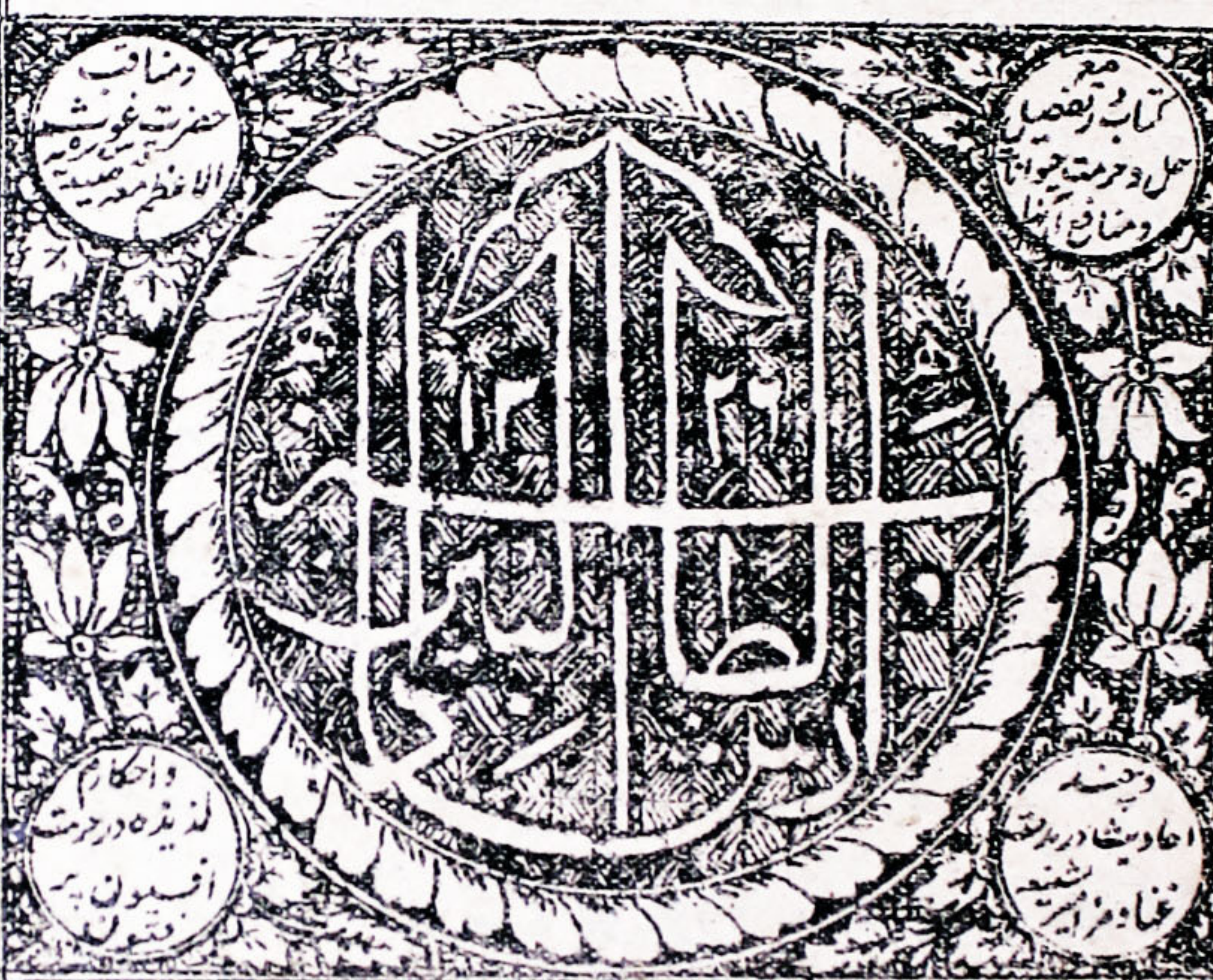


وَكَلَّمْنَا أَيُّدًا لَمْ يَهْدِنَا سَبِيلًا

حمد وافر قادر لایزال که کتاب مستطاب تصنیف نفیس کامل الدیور سالک العصر حضرت
اخوند درویش صاحب شگهار می قدس سره تصحیح و تفسیر حاجی محمد امیر صیاد مرحوم یار محرم



حسب فرمایش کترین بنده گان احد الصمد نیازمند فضل احد و ابسم
میان عبدالرحیم جان سلمه المناجیر ان کتب شهر شیا و ربازار قصه الی محله

مَضَعُ كُتُبِكُمْ وَطَبَعُ

فہرست ابواب فضول و مسائل و حکایا و شاد و لطالین

۳۰	باب اول مستلیم جہاڑ فضل	۲۵	ہفت ایک چہار نوع است۔
۳۱	فضل اول در توحید۔	۲۶	نقل شیخ شبلی رحمہ اللہ۔
۳۲	توحید چہار نوع است۔	۲۷	قصہ محمد بادشاہ کہ پیغمبر اضان بہشت
۳۳	قرآن را مخلوق دانستن کفر است۔	۲۸	قصہ خالد بن ولید۔
۳۴	بیان عمل شیطان کہ مسلمانان را از دین برگرداند	۲۹	قصہ ہتر موسیٰ و فرعون۔
۳۵	احوال زہد کہ شیطان اورا خلل داد	۳۰	حیوانات ستعہ بخت روند۔
۳۶	حال خید بغدادی در توحید۔	۳۱	قصہ خالد و خلافت صدیق اکبر
۳۷	ذکر منصور و جوانے شاہد توحید حال	۳۲	بقایا ایمان در چہار حصہ
۳۸	حضرت ہارید بسطامی در ہنگام سکوت	۳۳	گفتار ہار و کار ہائے کفر۔
۳۹	درازی آدم علیہ السلام سے صد فرشتہ	۳۴	قصہ شیطان معہ شیخ جابل۔
۴۰	حکایت عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵	جبریل پانزدہ روز پیامہ بود۔
۴۱	ذکر مصنف این کتاب یعنی اخوند و دیگر	۳۶	سی و سہ ہار جبریل بصوت خود آمدہ بود
۴۲	فضل دوم در بیان ایمان	۳۷	قصہ ہتر نوح ہم و دقایا نوس۔
۴۳	قصہ دجیہ کلبی	۳۸	بیان صفت دوزخ۔
۴۴	ایمان مخلوق است۔	۳۹	ہفت طائفہ زیر عرش۔
۴۵	اخلاص چہار نوع است۔	۴۰	قصہ رحم پیغمبر بر کنیزک۔
۴۶	قصہ شیخ احمد خرویدہ۔	۴۱	قصہ رحم بزرگوار سے بر کنیزک۔
۴۷	ذکر ابراہیم خلیل اللہ کہ آتش بر او گلزار شد	۴۲	رحم بزرگوار سے بر عیلام۔
۴۸	در خبر است کہ نہ نان اکنون حیات اند	۴۳	ہفت شرط ایمان بجان کردن۔
۴۹	قصہ امیر حمزہ رض	۴۴	حلال دانستن شیرہ جو کفر است۔
۵۰	قصہ رشتی نوح علیہ السلام	۴۵	بیان خمر خوردن۔



۴۴	خمر بیخ نوع است -	۵۸	یاری و شفاعت یکدیگر رضای قیامت -
۴۵	شپیلیدہ غلبہ چون تغیر یا بد حرام است	۵۹	بزدور و خواہر دینی گرفتار فایده دارد -
۴۶	دخول در مسجد -	۶۰	قصہ مروی کہ سوای جمع کردن نام ہائے صالحان دیگر عمل نہ کردہ بود -
۴۷	ساقط شدن جواب سلام -	۶۱	باد وستان حق دوستی کردن مثل سلطان عالم
۴۸	ساقط شدن حج درین زمانہ -	۶۲	قصہ بزرگے و صاحبش -
۴۹	چند جا امام عظیم رضہ توقف کردہ اند	۶۳	لعاب ہن ہندوختن بطرف کعبہ مکہ است
۵۰	چون از مسجد بیرون آید پای چپ بر زمین	۶۴	چون کہ عیسیٰ بادشاہ روم فوت شد
۵۱	عالمان کہ پیش ملوکان روند	۶۵	بدترین مردمان آنکسی است کہ چیزے بخود فرض گرداند و وفانہ کند -
۵۲	علم بے عمل دشمنی با خدا است	۶۶	قصہ ہشتم یوسف علیہ السلام و طبیب عاقل
۵۳	گفتہ بزرگچہر در صحبت عالمان	۶۷	بیان عدل سنجہ ماضی -
۵۴	خاک گرفتار از دیوار غیرے -	۶۸	در بیان احسان و مقام حضور -
۵۵	حکایت امام سلیمان علیہ السلام	۶۹	قصہ بادشاہ فزن باغبان -
۵۶	فضیلت عالم برزاہد -	۷۰	ذکر سخاوت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ
۵۷	قصہ ہارون الرشید	۷۱	حکایت عمر ابن عبدالعزیز -
۵۸	شفاعت چہار فرقہ حق است	۷۲	اگر کسی پیش امیر جابر معروف نہ کند -
۵۹	ذکر مرید حسن بصری رضہ	۷۳	اگر کسی خود فاسق است امر معروف کند
۶۰	بیان خانوادہ با ۱۲	۷۴	امر معروف نہ نوع است -
۶۱	ہر کہ بغیر اذن پیر کامل ارشاد کند	۷۵	من ہتل دینی فاقلوہ -
۶۲	ذکر سید جلال و شیخ فرید	۷۶	آنحضرت بلے او چادر انداخت کہ غنشین
۶۳	مشالہائے گرہ کہ از خوف خدا کند	۷۷	قصہ اولیاء اللہ کہ بر کافران برگشتہ بود
۶۴	مسئلہ در بیان کمال ایمان -	۷۸	قصہ غلامان فرعون کہ مسلمانان بودند
۶۵	المبتدع من یجمل غیر طریق اشع		
۶۶	دوستی باد وستان حق -		

۶۴	فرعون معطل پچہار علت بود -	۹۹	بیان ثواب رتہا و ادعیہ پس از وضو -
۶۵	ذکر درخت پرستان -	۱۰۰	طریقہ نشانی کردن -
۶۶	سبب یکسختی بہ بہشت رود -	۱۰۱	مناجات برق نام و زمان سحری -
۶۷	در حق کلمہ شہادت -	۱۰۲	وضو باطن -
۶۸	در بیان آنکہ بسبب آن حد لازم نمیشود -	۱۰۳	مبالغہ در مسواک -
۶۹	خمر و وقت اصحاب طالع بود -	۱۰۴	مسئلہ در بیان نمکندہ وضو -
۷۰	در آغاز و تمام سخن کلمہ -	۱۰۵	پرسیان جواسنہ در حق زن کردن -
۷۱	قصہ ولی کہ بہ قبول نہ قبول عبادت نظر کرد -	۱۰۶	چهار خندہ وضو نکند -
۷۲	ابراہیم خواص و از دہ سال در میان مسکین -	۱۰۷	واجب شدن غسل -
۷۳	ثواب زیارت عالم و بزرگ -	۱۰۸	در بیان حیض و طہر تخلل -
۷۴	قصہ ظالمی کہ نمود و نہ کس کشہ بود -	۱۰۹	استحاضہ و نفاسہ و حالضہ
۷۵	منازعت مالک دینار -	۱۱۰	غسل کردن میت -
۷۶	سوال دل از جان -	۱۱۱	مامور کردن مرید بہ تہجد -
۷۷	مسئلہ در بیان محاضرات -	۱۱۲	در بیان دخول باذن -
۷۸	قصہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ -	۱۱۳	در بیان مقدار استعمال آب در غسل وضو -
۷۹	فضل سوگند در وضو و تلاطم	۱۱۴	خاک خور و بایع بشر -
۸۰	در بیان وضو کہ پنچہ نوع است -	۱۱۵	حضرت علی و بہر شب چہ بار بار غسل کرد -
۸۱	قصہ حضرت زابعہ بصری -	۱۱۶	مرگ سلیمان علیہ السلام -
۸۲	زنی کہ خود را خوشبو کند -	۱۱۷	در بیان موت کہ چہرہ آید -
۸۳	مسئلہ در بیان رفتن بقدیم حاجت -	۱۱۸	قصہ بلعم باعولہ -
۸۴	سنگ در برے سنجہ -	۱۱۹	قصہ داود علیہ السلام و بادشاہ کافر -
۸۵	در بیان وضو و مسواک -	۱۲۰	عمر مسخ شدہ -
۸۶	خلال انگشتان و فراموشی استنجا -	۱۲۱	قصہ ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

۱۳۰	قصہ خواجہ گرگ	۱۵۵	در بیان نماز جنازہ
۱۳۱	قصہ بنید و جولانی	۱۵۶	قائم مقام ادعید جنازہ
۱۳۲	دیوانہ لالہ بابلی	۱۵۸	نماز بلا جماعت -
۱۳۳	در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک	۱۵۹	در بیان دستار بستن -
۱۳۴	در بیان آب ده درده و چاہ -	۱۶۰	در بیان نماز در مسجد -
۱۳۵	فصل چہارم در بیان نماز	۱۶۱	بیان خاک آدم علیہ السلام
۱۳۶	نماز بہ بیت المقدس -	۱۶۲	بیت المعور کعبہ طائفہ -
۱۳۷	صلوۃ خمسہ مثل پنج جوئے مست -	۱۶۳	برہنہ با مصلی انگلند -
۱۳۸	چند جا ذکر نماز در قرآن -	۱۶۴	حکایت ہادشاہ یوسف نام
۱۳۹	چند نفر بگمان مسلمان اند -	۱۶۵	بیان نماز بر پوست حیوان
۱۴۰	بحث تراویح -	۱۶۶	در بیان پنج بنائے مسلمانی -
۱۴۱	چون مستقبل قبلہ شوی بھن نینداز	۱۶۸	کلائی آسمانہا وغیرہ -
۱۴۲	بیان غیر المضروب -	۱۶۹	چون عالم وفات یابد
۱۴۳	المحرم را الہد گفت	۱۷۰	کلائی و شالی آفتاب -
۱۴۴	اگر مخرج و معنی یک باشد نماز رو بہ	۱۷۱	در بیان خسوف و کسوف -
۱۴۵	وقوف منزل در قرآن -	۱۷۲	در بیان شہور شمسی و قمری -
۱۴۶	وصل و فصل در نماز -	۱۷۳	قصہ عادیان -
۱۴۷	نماز را چہار رکعت -	۱۷۴	یک اندام شیطان نہ بہت و یک اندام
۱۴۸	ختم درود روز باید کرد -	۱۷۵	مقدار گاو زمین -
۱۴۹	کسے کہ سہلست دراز کردہ -	۱۷۶	بیان مقدار ماہی -
۱۵۰	در اعم ماضیہ قعدہ نماز نبود -	۱۷۷	چہار طایفہ را نشان برابر باشند -
۱۵۱	عدم قبول شاہدی کہ قنوت ندارند	۱۷۸	در بیان دوزخ ہاکہ ہفت اند -
۱۵۲	در بیان سر نہادن سجده بعد از فراغ و	۱۷۹	در بیان مار کہ دوزخ بر پشت اوست -

در بیان آن مردم که نماز ختن بروی نیست	۱۷۶	در بیان منکر و نکیر و سراج القبر	۱۹۶
بیان ولایتی که شش ماه شب دارد و شش ماه روز	۱۷۷	نماز آورده جبرائیل بحکم رب الجبیل	۱۹۷
غلام چیست در خدمت	۱۷۸	کنیزک را و ششام و ادن	۱۹۸
در بیان فضل نماز و روزہ	۱۷۹	نماز ہفتہ و ستیا استغفار	۱۹۹
مسئلہ در بیان اوراد	۱۸۰	و عاتے شب جمعہ برائے حاجت و دجانی	۲۰۱
برائے گم شدہ بخوانند	۱۸۱	قضا عمری پیش از وتر	۲۰۲
بعد فجر و سوسے و بتلہ نشیند	۱۸۲	نماز فضل از قیام اللیل	۲۰۳
ورد اخوند جو رحمة اللہ تعالیٰ	۱۸۳	نقل بی بی عالیہ رضی اللہ عنہا	۲۰۴
تسبیح ہانگشان طمشہ	۱۸۴	نماز ہفت وضو	۲۰۵
برائے کشائش رزق	۱۸۵	آیتہا عقیب صلوٰۃ خمسہ	۲۰۶
اسم اللہ را خواندن	۱۸۶	برائے مرادات و دجانی	۲۰۷
خطاب حق باموسی و ترس	۱۸۷	خواب کردن بظہارت	۲۰۸
در بیان آسانی جان کنندن	۱۸۸	در ثواب سحر بر خاستن	۲۰۹
نماز ہائے ہفتہ روز یکشنبہ	۱۸۹	سیرت و شصت رگ آدمی	۲۱۰
نماز برائے خوشنودی خصمان	۱۹۰	سہ کث صلوٰۃ بر آدم علیہ السلام	۲۱۱
برائے حاجت دارین	۱۹۱	ثواب ہیجہ گذاردن	۲۱۲
چهار رکعت نقل از برائے معاش نعمی	۱۹۲	دوازده کس سوائی حضرت صلعم کہ ہمراہ	۲۱۳
نواقض سنت ظہر و باہادہ	۱۹۳	ایشان سیرہ میشوند	۲۱۴
سہ کث کلمہ طیبہ بعد از نماز	۱۹۴	ورد خود را ترک نہ کنند	۲۱۵
وظیفہ فرمودہ حضرت مرئی بی فاطمہ	۱۹۵	صلوٰۃ العاشقین	۲۱۶
در باب خطایین	۱۹۶	در بیان نماز اوابین	۲۱۷
نماز در باب خوشنودی مشائخان	۱۹۷	بیان ثواب لفظ اللہ گفتن	۲۱۸
نماز ہفتہ	۱۹۸	مسئلہ نماز استغفار	۲۱۹

۲۱۶	نماز دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۷	بیان نفل مجرب
۲۱۷	در بیان دعائے نور	۲۳۸	نماز ہجر رجب المرجب
۲۱۹	بیان نماز حاجات	۲۳۹	بیان احکام سفر
۲۲۰	ندائے پروردگار وقت سحر	۲۴۰	مسئلہ دزد
۲۲۱	در بیان نماز ہائے ہفتہ	۲۴۱	آوردن عروس نوہ
۲۲۲	نماز قضا عمری	۲۴۲	شبِ روزہ طیفہ یکدیگر اندر
۲۲۳	بیان شبی کہ ہمہ گناہانِ ران بخشید شوند	۲۴۳	بیان موجبات سجدہ سہو
۲۲۴	نماز برائے دیدن مطلب خواب	۲۴۴	الدعاء مفروضتان
۲۲۵	در بیان شب قدر	۲۴۵	نفل پس از وضو کہ البتہ بکند
۲۲۶	در بیان عید فطر	۲۴۶	کلمہ طیبہ عقب ہر نماز گفتن سنت است
۲۲۷	نماز عیدین و بحیرات آن	۲۴۷	دعاء استخاره و بیان احوال مردہ
۲۲۸	قصہ عید ضحیٰ	۲۴۸	بیان فضیلت بسم اللہ پیش مردہ
۲۲۹	بیخ از آب منی شیطان است بہت	۲۴۹	دعاء قہریت و سورہ یس خواندن بوقت نذر
۲۳۰	اشارت باندا ہما کہ شستن آہنا در وضو	۲۵۰	در بیان تلقین کردن میت
۲۳۱	وجہ تسمیہ ایام بیض و عرفات	۲۵۱	بیان خیرات کردن پس میت
۲۳۲	بیان قربانی کردن	۲۵۲	قصہ پیرہ زنی
۲۳۳	مسئلہ نماز عاشورہ	۲۵۳	ابن سیم غیل اللہ خواب بد کہ پسر در آب کش
۲۳۴	بیان روزہ ہائے و بیان ہا عہد	۲۵۴	ثواب روزہ ایام بیض
۲۳۵	ذکر ماہ رجب المرجب	۲۵۵	بیان حضرت خیر البشر
۲۳۶	علامت شناختن شبِ معراج	۲۵۶	در تمام روزہ ہائے یکی
۲۳۷	ذکر ماہ شعبان	۲۵۷	روزہ ہائے ممنوع
۲۳۸	ذکر ماہ رمضان	۲۵۸	فصل ادعیات مجربہ
۲۳۹	بیان شفاعت ماہ رمضان	۲۵۹	بیان آنکہ حضرت علیہ السلام را بخواب طیب

۲۸۸	بیان خلقت ہفت آسمان زمین۔	۲۶۳	شکستن صوم نفی در صیافت۔
۲۸۹	بیان لوح و قلم و درازی پیمائی آن۔	۲۶۴	اکرام بہتر ابراہیم خلیل اللہ مرکا فرما۔
۲۹۰	بیان درخت طوبی و امت حضرت صلعم	۲۶۵	امتحان بر خلیل اللہ
۲۹۱	ذکر عزرائیل علیہ السلام۔	۲۶۶	بنی بہتر از ولی۔
۲۹۲	در آسمان چہارم قطار اشتران۔	۲۶۷	در بیان آنکہ علی الصبح گفتہ میشود
۲۹۳	بیان اصل و دخیل و سیحون و جیحون و ہامون	۲۶۸	در بیان دفع جزام و برص و دانہ۔
۲۹۴	السنان در ارادہ مقدم است۔	۲۶۹	برائی دفع جملہ انواع دانہ ہا۔
۲۹۵	ذکر ایام سبعمہ۔	۲۷۰	دُعَا و دہقان و حکایت فرشتہ
۲۹۶	آغاز باد شاہی بر سر این زمین۔	۲۷۱	دعائے کہ شیطان یاد دارد۔
۲۹۷	بیان خلقت جن و ابلیس کہ پسر جن است	۲۷۲	دعائے ضروریہ و بکار آمد۔
۲۹۸	آغاز ایجاد آدم علیہ السلام۔	۲۷۳	دعائے عہدہ کہ در گور ہمراہ مرہ نہند
۲۹۹	بیان خلقت ارواحان۔	۲۷۴	دعائے زیادت عمر و ماہ نو دین
۳۰۰	بیان حقیقت حجر اسود۔	۲۷۵	قصّہ در مجالس و آیت کریمہ
۳۰۱	سر زلفش دادن خدای تعالی مرطابک	۲۷۶	گوشت و پوست حافظ نرزد
۳۰۲	عدو جنت زائیدن حوا۔	۲۷۷	افسونہای سہم باد۔
۳۰۳	قصہ مہر ایل۔	۲۷۸	صفت بسم اللہ و کلمہ واعوذ باللہ
۳۰۴	قصّہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲۷۹	بیان درود بزرگ۔
۳۰۵	بیان نسل ابراہیم علیہ السلام	۲۸۰	افسون ہندی برائے دفع مانہ ہلوت
۳۰۶	قصّہ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۱	برائے ہاد و ہد و سر و مار گزیدہ مجرب است
۳۰۷	بیان فرزندان ازواج مطہرات آنحضرت	۲۸۲	دُعَاے ملازمتی عمر۔
۳۰۸	انواع آدمی و چہار طائفہ مکلف	۲۸۳	و جادخی گفتن حضرت جبرائیل را۔
۳۰۹	در بیان دعائے بزرگ۔	۲۸۴	قصّہ مرغ کہ عمر شریف بسیار بود۔
۳۱۰	ذکر مستبغات عشر۔	۲۸۵	و عا طیر کہ امام عظیم ہر شب میخواند

۳۱۱	دعا و استغفار۔	۳۲۳	مناقب شیخ نور قطب عالم۔
۳۱۲	بیان کشتن زہر قاتل و دلد و سخن ہرگز	۳۲۴	مناقب شیخ نظام الدین۔
۳۱۳	باب دوم شتمبر چار فصل	۳۲۵	مناقب شیخ فرید شکر گنج۔
۳۱۴	فصل اول در بیان انواع توبہ	۳۲۸	مناقب قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
۳۱۵	اگر صد کرت گناہ کند و صد کرت توبہ کند	۳۲۹	بختیار راوشی چشتی قدس سر۔
۳۱۶	بدانکہ غیبت بر چند نوع است۔	۳۳۰	مناقب حسن بنجرمی۔
۳۱۷	بہتان آن را گویند۔	۳۳۱	شجرہ شہروردیہ۔
۳۱۸	چہار خیر را غیبت نگویند۔	۳۳۲	در مناقب شیخ جنید بغدادی قدس سرہ
۳۱۹	بدانکہ نفس بر چہار قسم است۔	۳۳۳	مناقب شیخ داود طائی۔
۳۲۰	توبہ خاص۔	۳۳۴	بیان حال اول شیخ حبیب عجیب
۳۲۱	توبہ خاص الخاص۔	۳۳۵	مناقب امام حسن بصری رضی اللہ عنہ
۳۲۲	توبہ خاص الخاص۔	۳۳۶	شجرہ سیوم از سلسلہ بکرویدہ از آقاخان
۳۲۳	فصل دوم در علمائے کبار	۳۳۷	و بحث بیان رسول اللہ علیہ السلام
۳۲۴	اگر صرف و بخوندہ اند جملہ علوم ناقص شدہ	۳۳۸	بیان ایمان آوردن حضرت علی کرم اللہ
۳۲۵	پیری را چہار شرط است۔	۳۳۹	ایمان آوردن صدیق اکبر و عثمان غنی
۳۲۶	قصہ منصور علاج۔	۳۴۰	ایمان آوردن عمر خطاب رض
۳۲۷	رفض حرام اتفاقی است۔	۳۴۱	آمدن بادشاہ بن برائے معجزہ
۳۲۸	چہل تن امت عیسیٰ علیہ السلام	۳۴۲	قصہ غار۔
۳۲۹	سماع را چند شرط است۔	۳۴۳	کشتہ شدن ابو جہل۔
۳۳۰	خراب حالی شیطان۔	۳۴۴	قصہ سفیان بادشاہ مکہ۔
۳۳۱	شجرہ چشتیہ۔	۳۴۵	ابو بکر صدیق استاذ جبرائیل
۳۳۲	مناقب بہا والدین صامت قدس سرہ	۳۴۶	در فضیلت حضرت عمر رض
۳۳۳	مناقب سید حامد الدین۔	۳۴۷	بیان قوت حضرت علی کرم اللہ
		۳۴۸	تعالیٰ وجہ۔

۳۷۹	جہانی عثمان حضرت علیہ السلام را۔	۴۲۳	کسیکے خوش و خاشاک دست بکنند تبسم طیب
۳۸۰	نزد آنحضرت ہر وہ کاتب بودند۔	۴۲۴	در بیان فضیلت کلمہ طیبہ۔
۳۸۱	عدد آیتہات قرآن مجید۔	۴۲۶	تغیب از چہار نفر۔
۳۸۲	بیان خلافت علی رض	۴۲۷	باب سوم در بیان سیر سلوک۔
۳۸۳	کرسی چہار یار و یزید۔	۴۲۸	در بیان سیر من اللہ۔
۳۸۵	شہادت حمزہ رض	۴۲۹	در بیان سیر الی اللہ۔
۳۸۶	بیان آیات پند از مولوی حاجی رح	۴۳۰	در بیان سیر فی اللہ۔
۳۸۷	فضل سویم۔ در بیان چہار علم	۴۳۱	در بیان سیر مع اللہ۔
۳۹۱	در بیان اذان۔	۴۳۲	بیان فائدہ تعمیر خواب۔
۳۹۳	در بیان آن کہ در اذان کافر میشود	۴۳۳	باب چہارم شتمبر چہار فضل۔
۳۹۴	در بیان کفارت۔	۴۳۴	فضل اول در اخلاق حمیدہ۔
۳۹۵	در بیان حیض و نفاس۔	۴۳۵	بیان کلمہ رد کفر۔
۳۹۶	مذہب اربعہ و حیلہ مطلقہ ثلاثہ	۴۳۶	بیان فتح کردن گاؤں معجزہ موسیٰ م بعد
۳۹۸	مناقب امام عظیم رض	۴۳۷	قصہ یوسف علی سینا۔
۴۰۵	مناقب امام شافعی رض	۴۳۸	فضل دوم در بیان اخلاق فسیہ
۴۰۶	مناقب امام مالک و امام احمد خیل رح	۴۳۹	اشادہ بنام نخواند۔
۴۰۷	در بیان ذکر کردن۔	۴۴۰	در بیان حق ماور و پدر
۴۰۸	در بیان ذکر عالم۔	۴۴۱	فضل سویم در بیان صبر۔
۴۱۰	در بیان ذکر خاص الخاص۔	۴۴۲	ذکر کردن اسمائی گویند برای جہانی
۴۱۲	در بیان ذکر خاص الخاص۔	۴۴۳	یکے را در ہند دو پسر مردہ۔
۴۱۵	آقاب ذکر دادن پیر مرید خود را	۴۴۴	مخفی اسم با ستارہ۔
	در بیان اسم ذات۔	۴۴۵	قصہ ایوب علیہ السلام
		۴۴۶	فضل چہارم در شکر

۴۹۹	دعوت کردن شیطان با خدا۔	۴۷۷	در بیان شکر ایمانی۔
۵۰۱	در خبر است که هر مومن را هفت ستری باشد	۴۷۸	در بیان شکر عملی۔
۵۰۲	در دخول جن در بهشت امام عظیم توقف کرده اند	۴۷۹	خاتمه کتاب
۵۰۳	در سیرا بهر یکی را باغبانند۔	۴۸۰	مضل اول در علامات قیامت
۵۰۴	دانه ناز بهشت چون هفت برابر این دنیا باشد	۴۸۱	در بیان دجال لعین۔
۵۰۵	در بهشت سفوف شب نباشد۔	۴۸۲	خروج دجال چه وقت باشد
۵۰۶	جهانی کردن غنایان به نختن و کشتن نباشد	۴۸۳	ذکر مهدی آخر زمان۔
۵۰۷	بیان این آیت عالیهم ثیاب سندس خضرا	۴۸۴	کیفیت اظهار یا جوج و ما جوج
۵۰۸	چهار چیز در بهشت بهتر از بهشت اند	۴۸۵	قصه سید سکندری۔
۵۰۹	بیان مجادله در میان بهشت و دوزخ۔	۴۸۶	بیان اظهار دانه الارض۔
۵۱۰	نیکبها همه برابر چنان چون قطره بمقابل دریا	۴۸۷	ذکر طلوع شمس از مغرب۔
۵۱۱	مضل سوم در اجناس مسایل۔	۴۸۸	بعد از این علامات باد پیدا میشود
۵۱۲	لعنت راندن بر نرید رسالت یلانی	۴۸۹	دسوزی غزاسیل علیه السلام
۵۱۳	در بیان قصه یزید۔	۴۹۰	قصه رشاد و بلخ ارم۔
۵۱۴	در بیان آسانی مدینه زنان۔	۴۹۱	در بیان صورت و حشر خلایق۔
۵۱۵	هر کراش لزه آید این کلمات بخواند	۴۹۲	مضل دوم در کیفیت استادن خلایق
۵۱۶	قصه آویس قرنی۔	۴۹۳	در بیان پل صراط۔
۵۱۷	برای حاجت دفع دشمنان۔	۴۹۴	خوک از دوزخ آید۔
۵۱۸	در بیان صلح مال۔	۴۹۵	هفت کوتل۔
۵۱۹	در بیان خلقت آدمی۔	۴۹۶	چهار چیز در دوزخ بدتر از دوزخ
۵۲۰	نفس جد است و روح جدا۔	۴۹۷	امت حضرت هر چند گنهگار باشد روی او سیاه
۵۲۱	در بیان خوردن طعام در خانه ماتم	۴۹۸	شفاعت طفلان و علما۔
۵۲۲	در بیان دار و براس روشنائی چشم		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بروت افتاده ام یا غوف عظم دیگر

هم توفی نوزدها یا غوث عظمیٰ دم

[illegible]

محمد رضوان اللہ

	سرخرو کن این رخم یا غوث اعظم و شگیر	
چونکرا تو د شگیری دست من گیر از کرم	شاد ما کن با برادرم بر کن اگر اب غم	
جمله عصیانم بخشا ساز مقبول حکم	مطلب دنیا و دین و آرزو حال و برم	
	جمله مقصودم رسان یا غوث اعظم و شگیر	
دایما داری مرا در پیش ویت و ویر	تا نماند در دلم و دیگر بجز حق آرزو	
بر در مخلوق ز روم چون گدایان سوسو	در جمال نور مطلق جوگر و دم موی	
	ماوی با حق تویی یا غوث اعظم و شگیر	
یکدمی نگذشت برین غم عصیان گنا	با حضور دل نخر دم طاعت در هیچگاه	
غم خود ضایع نمودم همه کار تبا	کن شفاعت پیش ماوی کس حق بنما	
	جرم بخشاینده یا غوث اعظم و شگیر	
همه از لطف خود سانس کن در راه دین	کز به عین البصیر برسم به تحقیق البصیر	
هم غنا بخشی به دنیا یا کریم الاکرمین	تا سازم آرزو گاه بی خان و گاه چین	
	ساز مستغنا مرا یا غوث اعظم و شگیر	

کتاب مجازات در خانقاه

۱۶

و از کتب معتبره است

اینچنین کن نیست یگر و دستار دستگیر

دشگیرم باش وایم باشی میران میر

ناصر هر کار شو یا غوث عظم دشگیر

گر چه بیدارم گناه بجز و بی ایتها

هم بدست خود رسان بارگاه کبریا

راه بر مرشد رقتی یا غوث عظم دشگیر

چو تو باشی یا ر حق باشی همه کس با نیست

بهران هر لحظه شو هر روز و شب با نیست

شو خردم تو خود یا غوث عظم دشگیر

بر دست بر کائنات می کنی بالاجا

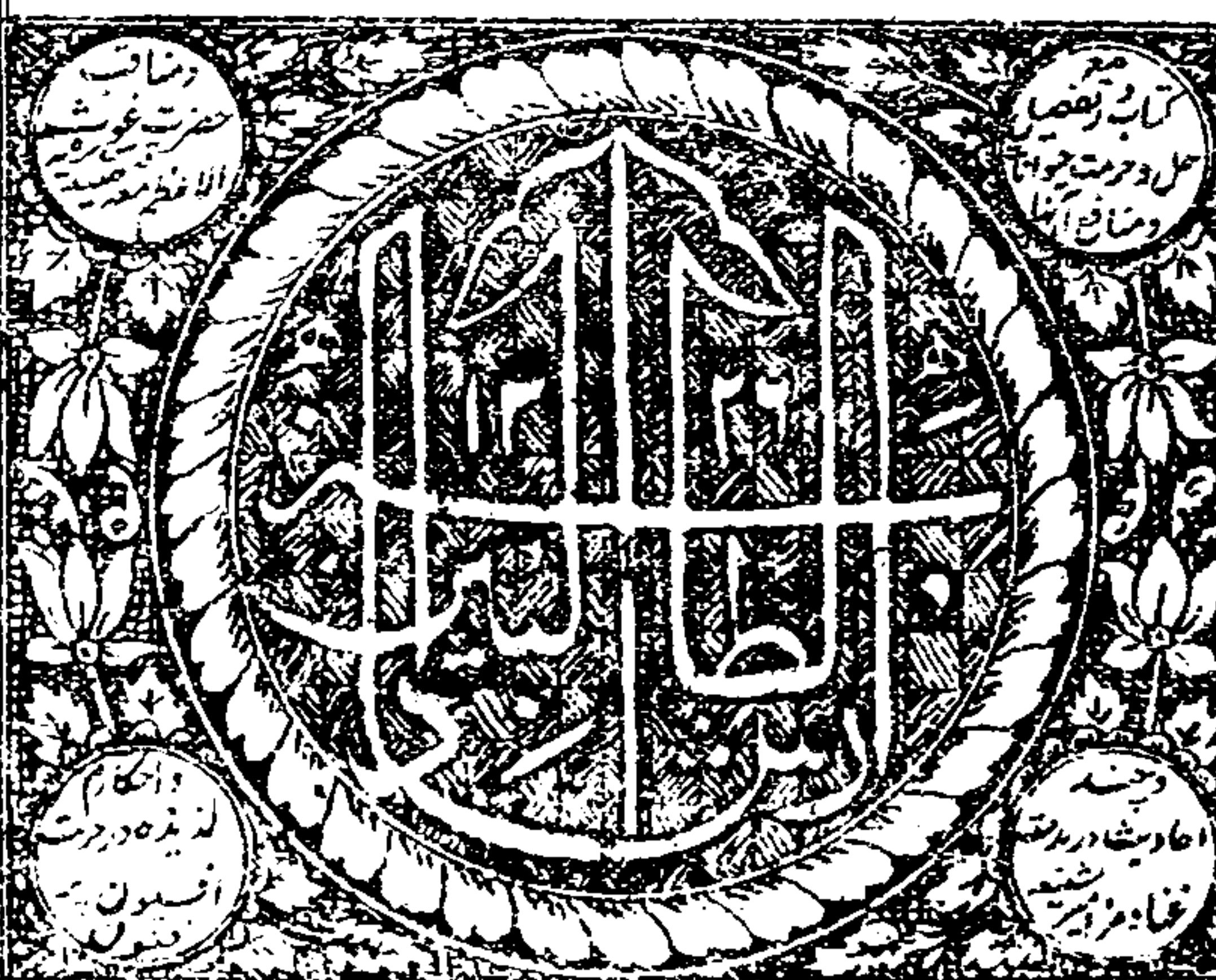
در همه کارم مرد کن اما بهر خدا

در دو عالم بار شو یا غوث عظم دشگیر

کلام فخر مناجات پیر و شکر

وَكَلِمَاتُهَا أَيْدِي لَيْسَتْ بِهَدَنٍ مُّزْمَنَةٍ
وَكَلِمَاتُهَا أَيْدِي لَيْسَتْ بِهَدَنٍ مُّزْمَنَةٍ

خدا وافر قادر لایزال که کتاب استطاب تصنیف مفید کامل الدیر سالک العصر حضرت
انوند درویش صاحب شگهار می سنه الباری تصنیف توحیدی حاجی محمد امین صاحب مرحوم بار خیم



حسب فرمایش کترین بنده گان احد الصمد نیازمند فضل احد و ابسم
میان عبد الرحیم جان سلمه المناجیر ان کتب شهر شاپور بازار قصه غالی محله

مُطَبَّعَةٌ لِكُنْزِ الْكَلِمَاتِ
وَكَلِمَاتُهَا أَيْدِي لَيْسَتْ بِهَدَنٍ مُّزْمَنَةٍ

هست چنانکه اگر کسی از مکان بعید مشاہد کند دودے پس ہر کس معین و بدی
 میدانستہ باشد کہ در اینجا آتش هست کہ بغیر آتش دود را وجود ممکن نیست پس
 همچنین بدانستندی کہ ہر حادث را پیدا کنندہ هست و یگانگی او ہر یک قائل
 باشد کہ آفرینندہ عالم واحد است بلا شریک و جزا و دیگرے را نہ پرستید ہر کہ جز
 او دیگرے پرستد او کافر مطلق است و او را خداوند کہ ہمتاے مخالف بہم ستیزندہ و یا
 موافق بہم سازندہ باشد نیست و نباشد ذات پاک او را شیئی موجود و ایند چون شد
 کہ تجزی پذیر است و ہر کہ او را یگانگی ذات و صفات شناخت او را عارف گویند
 چنان کہ ذات او قدیم است صفات او نیز قدیم دانند کہ اگر صفاتش قدیم نبودے
 پس علم کہ صفت قدیمہ است بعد از چہل بودہ است و باشد و این در حضرت پاک
 او نسبت کردن کفر محض است و از وہ صفت دانستن خلق ناچار است اقل حتی است
 کہ زندگی او ہم چون زندگی ما کہ بہ بدن و جان باشد دوم علم کہ ظاہر و باطن جملہ
 ممکنات و جزئیات و کلیات در علم او آسان تر از سپند دانہ کہ بردست است و
 قدرت کہ اگر بصفت قادری آسمان را با این عظمت در پوست بادام گنجد کہ آسمان را
 بنظمی خود دارد و این را با صغر خود اگر چہ در افہام خلق نگنجد اما در پس قدرت
 او کمتر و آسان تر از آوردن رشتہ در سوزانہ است و آراوت کہ ہر چہ از تمامی
 مخلوقات و افعال ایشان در وجود آوردن جملہ ممکنات از ازل تا ابد در آراوت
 او روشن تر از شمس منیر بود کہ ذرہ از ان تجاوز و تناقص نخواہد شد و این چہار
 صفت ذاتی را اہمائی گویند کہ جملہ اسماء و صفات را اگر چہ قدیم اند اصناف با
 ایشانست و سمیع کہ منہ آلت گوش شنواست بصفت شنوائی و بصیر کہ بے
 حدیقہ و مرد ما کہ چشم اگر در شب تا یک برنگ سیاہ مورچہ و پشہ سیاہ میرود
 بصفت بصارت او را ستہ بیند و بصفت سمیعت شکستگی پاس مورچہ و پشہ
 پشہ و آواز پشہ و جنبش رفتن او ستہ شود و بصفت عالمی استخوان پشہ و مغز
 مورچہ میدانند پس گویا کہ یک صفت از دیگر ممتاز نباشد آنجا کہ یک است

۴

سے حقیقہ و صحت
 یک نشانی است

همه باشند و تکلم یعنی گویا است بکلام ازلی که کلام اواز جنس صوت و حرف نیست
 که ان جبرائیل یسمع صوتا ذاکا لا علی کلام الله تعالی و علی ما اراده الله تعالی یعنی
 دال و حجت بر کلام حق سبحانه چه چیز است بکلام آنکه در تفسیر حسینی آورده است چون حضرت
 رسالت پناه در آسمان دنیا رسید سلامی شنید که **السلام علیک یا رسول الله**
 حضرت رسالت متخیر شد که آواز شنید و صورت ندید مگر جبرائیل علیه السلام گفت که
 جواب سلام باز گوی یا رسول الله بعد از جواب حضرت رسالت پناه از جبرائیل پرسید که ایشان
 کیانند گفت این دو فرشته اند که ایشان را در تنزیل سقره و برزه گویند کقولہ تعالی بایدی
 سفره کلام بر سر قیس آن نازنین گویند از جبرائیل هم پرسید که یا اخی شما اولی
 بنید گفت یا رسول الله بلک آواز ایشان می شنوم و مبرهن و بلا محال
 میدانم که هنوز آدم در وجود نیامده بود که جمله کتب منزل از ایشان شنودم و
 یجاری در دل من محفوظ شدند و در آسمان دنیا پیش باروت و ماروت
 که ایشان نیز مقرب بودند گفتم و ایشان بر اوراق درختان یا قوت که
 در آسمان اند نوشتند و بهر حادثه بنحیران را بامرا ایشان رساندم که ذره از آن
 کم و بیش نشود و دلیل دوم آنکه کلام راسته نوع تقریر کرده اند یکے آنکه
 گفتم که این را کلام صوتی گویند دیگر کلام صورتی و سیوم کلام معنوی و مراد
 از کلام صورتی لوح محفوظ است آنرا جبرائیل معاینه میکند و کلام معنوی
 چون در دوش در انجمن شسته باشد و هر دو از خود متغی شده و خود را
 تبصره حق سپرده پس بحد روح سلحی یک دیگری با گاهند چنانکه عامه
 خلق را طمان اطلع نباشد پس این کلام بزبانهای مامقرو است و در
 دلهاست ما محفوظ است قرطاس و مداد و مخلوق اما معنی که قایم بذات است
 و صفت ازلی است چنانست چنانکه بود پس حضرت رسالت پناه بر ما خواند و اواز
 جبرائیل شنید و جبرائیل از سفره کرام پورده و ایشان از حضرت پاک لم یزل بیگام
 و سیران آگاهی یافته اند ذره از ان بیش و کم ندارند و غیر مخلوق و اند تا ایمان سلامت

سلام تحقیق جبرائیل علیه السلام می شنود و اوز را

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین

بر قائل مخلوقیت قرآن مجید کا ضرر و

و در بیان ابولیت آورده است قال علیہ السلام من قال
القرآن مخلوق فهو کافر بالله و میث که آنرا نگویین گویند که هر چه در ادوات قدیم
خواستہ است اکنون پیچ فتره از ذات ممکنات از ان کم و بیش و تغیر و تبدل و غیر
مشیت او گیا ہی و در قے در شجر زوید و نفاقت و این را صفات مولودانی و
لازمی گویند که آن چهار اقل متعدی اند بلکه جمله صفات و اسماء و ثبوتی و قدیمی اند
بخلات صفات مخلوقات که حادث و عارضی اند و چون و بیچگون و بی عیب و بی نقصان
چون سبوح قدوس صفات سببی و تنزیہی گویند که بغیر ذات پاک و اطلاق نتوان کرد
و مغر و مدل و محی و ممیت از صفات اضافی گویند پس عارفان را چنانکه در توحید ایمان اگر
تفصی و ضرر از حق تعالی ندانند و از انها بطل چون مشرکان دانند از دایره ایمان
بیرون آیند و در مرتبه کفر افتند و طائفه عرفا را توحید علمی است چنانکه در
طوال شمس در بیان توحید ایمان آورده است که در یگانگی او چنان بیشک باشد چنانکه
وقتی صاحب تفسیر کشاف بر دہقان گذر کرد و پرسید کہ ای دہقان میدانی کہ خدا
یک است گفت بیشک بے شبه میدانم کہ خدای یک است شیخ گفت اگر کسی دو گویند چه گوی
رنگ روی آن دہقان متغیر شد و بیله کہ در دست داشت سیارہ از غایت بیطاعتی
برداشت و گفت اگر تو گوی ہمین زمان در سرت کو بزم و گردنت را بشکنم شیخ تبسم کرد و
گفت از ہفتاد و یک دلیل کہ من نقلی و عقلی دانستہ ام و اندر تم ہاست کہ ہمین یک اعتقاد شما
پسند است و در مشارق الانوار آورده است کہ شیطان ہر روز تخت خود را بر سر آب
در بیابان می زند و شیاطین در پیش خود میخوانند و میگویند کہ بروید و در عالم مردمان از دین
حق بگردانید چون باز پیش سے میروند ہر یکے را میپرسد کہ چه کرده اید یکی گوید کہ یکے
خمر خورائیدہ ام و دیگرے را زنا کنائیدہ ام و بدین طریق ہر یکے از گناہ کبائر و صفایر عرض
کنند کہ سہل است آنکہ کردہ اید و چون یکی گوید کہ فلان را در اوان خشم طلاق گویانیدم و یا من
وزیرا اعتقاد بر پرستش منجم گردانیدم وزن و شوی بر یکدیگر طلاق شدند پس شیطان گوید
کہ تو ندیدم منی نزد یک من بیا کہ کار کردہ کہ اگر از خود جدا کنند نسل آدم کم شود و اگر

و طائفہ عرفا را توحید علمی است + بیان عل التمسیر لعین کہ مسلمانان از دین حق بگردانند

فان احوال زائده و غایبہ و غیرہ

فان احوال زائده و غایبہ و غیرہ

فان احوال زائده و غایبہ و غیرہ

بغیر توبہ و نکاح جدید باشند و حلال باشند و ہرگز نہ ہوں و ہرگز نہ ہوں
یکے از ندیمان آن ملعون پیش زاہدے رفت کہ ہفتاد سال در صومعہ مستقبل
قبلہ گذرانیدہ بود و پیشانی و زانو و کف دست و نماز مانند گردن گاؤدشت
کردہ بود او را پرسید کہ سائے زاہد اگر خدائے تبارک و تعالی ہفت طبق آسمان
و زمین را در سوراخ سوزن گذرانند تو اندر یا نہ او گفت چہ دانم و آن ملعون از
پیش و سائے پرید پیش غازیل آمد گفت چہ کردی گفت فلان زاہد را باین نسق
پرسیدم و باین طریق جواب داد گفت ندیم خاص منی کہ او را کافر کردی پس عرفا
را واضح است کہ نفعی و ضرری از سبب است نہ از سبب پس جملہ ممکن را در قبضہ
قدرت او دانند و آلتی پیشتر نہ بنیند پس ہر چہ بایشان رسد از حق تعالی دانند و نہ
بنیند از خلق چنانکہ منقول است کہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ چون مریدان
نزدش رسیدند و دیدند کہ بدوئی مبارک او چون مگس غل کہ بر عسل جمع
آیند بچنان مگس گرفته بود کہ یاران میگفتند کہ یا شیخ خدا دست دادہ است باین
کہ بجنباتی تا بر خیزند گفت کرتے جنبا بندہ بودم و چون نظر در علم یقین کردم
و جوہر بدین مگس از ایشان ندیدم بلکہ از حق پس از تصرف و تدبیر و رضا
خود گذشتم چنانکہ عراقی گوید نظم تا جنبش دست است ما دام + سایہ
متحرک است ناکام + چون سایہ زد دست یافت مایہ + پس خود در اصل نیست سایہ
بلکہ پنجرے کہ وجود او از خود نیست + ہیش نشہا دن از خود نیست + ہر آنچیز کہ
بحق قیام دارد + او نیست ولیکن نام دارد + پس عرفا چون نظر از آلت منقطع
شد دیدند کہ غیر نامے بیش نیست کہ شرک ایمان عوام این است کہ در عبادت
غیر اللہ را شریک کنند کہ مدح ایشان التَّوْحِيدُ اسقاطاً لا ضافاتاً تا
اگر اضافت بغیر اللہ کنند در پرستش از دائرہ ایمان بدہ شوند اما ایشان را از
استقاطہ ضافات از جملہ اشیاء است کہ اشیاء الہی بیش نیست قولہ تعالی واللہ
خَلَقَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اَيْضاً قولہ تعالی فَاِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

فان احوال زائده و غایبہ و غیرہ

و نشان و صفتهای قدیم خود مستثنی بود چون با قضا و قدرت در واحدیت
معدّه او ممکنات وجود ذہنی یافت که آن را عیان ثابت گویند و برسم خواہان اثر
خود شد اسما ہائے جلالیہ خواہان اثر خود شد و جمالیہ خواہان اثر خود شد پس وحدت
امی و احدیت ابا چنانکہ **شاہ قاسم** میفرماید بیت عشقت
کہ باباے عالم ست بہ تحقیق بہ جز عشق کسی را پدرے ہست بگوید۔ یعنی
آنچہ در ذات حرف معنی بود بغلغلہ وحدت در واحدیت خود بخود مشاہدہ کرد
کہ علم و نور و شہو و از لولزم واحدیت ست و ممکنات چون خود را در معنی یافتند
فرزند نامند و اکنون ہر اسمی بہچنان در پے شان اثر خود ست چنانکہ مروبات
تعلق بر رب دارند و مرز و قات تعلق بر ارق پس تا فتن لمحہ در لمحہ غذا بہا
و شرارہ سفر کہ مے افزاید تعلق بہتاری و جلالی دارد و آنانکہ ممکن ست گویا
کہ در کنار دایگان اسما اند و دلیل بر آنکہ در آوان دار منصور را دست
و پاس بریند و خندہ میگرد چہ کہ در اسخا کہ خلق اورا سنگسار میگردند
ندیدہ بجز حق کہ در شیف تمام سالکان اَلَسْتُ را ہم نہ بیند و پرودہ بایار باشند
از ان سبب الم و زحمت بایشان نمیرسد چنانکہ قاضی حمید الدین
ناگوری در تصنیف خویش در طوابع شمس آورده ہست کہ جوانی را بہ بہمت
عاشقی و معشوقی گرفتہ بودند و سیصد چوب زدند و ویرا خبر از الم چوب
نبود خلق متحیر شدند کہ اینچہ حال ست یکی کہ واقف اینحال بود گفت محبوب ام
در میان این جمع ست و نظر او در محبوب ست و خلق و چوب در نظر او بنی آیا
و او نیز در نظر محبوب خود ست از ان سبب مصنون ست کہ خبر از چوب ندارد
و آورده اند کہ حسن نوری رحمہ اللہ مشاہدہ بروحالی رسید بہفت
روز در میان فی زار دیدہ برقص میرفت چون وقت نماز شدی بخود آمد
و نماز گزار دے و باز درقص شدے و پیچ آنارے بوجود او نرسید کہ در
عصمت محبوب خود و او جز محبوب بنی دید و نیز در طوابع شمس

فان منصور و جوانی
شایستہ توبہ

۹

ایضا ذکر نماید
شاید و بصر حال

۱۰

ست که وقتی در بنی اسرائیل زاهدی بود بیست سال تحریم نماز بسته بود و حد
 او مستغرق و از خود بجز استاده بود بعد از آن آگاهش کردند بخود آمد و گفتندش
 حال چه بود گفت چون تحریم بستم غیر الله را پس پشت انداختم و چشم حق بین باز
 شد غیر الله جمله سمت را بلکه بتله را هم فراموش کردم و بتصرف و محبت الله
 استاده بودم و منقول است که بزرگے مراد آن جان خود دوازده
 روز چشم او کشاده بر یکے قرار بودند و بر هم نمیزد و مجموعه خلق مضطرب شدند و بزرگ
 دیگر را در پیش او دعوت نمودند چون چنان بدید روئے مبارک او بجانب خود گردانید
 در حال چشم پوشید و طیر روح او از قفس قالب پرید گفتند ای شیخ در حق او چه کردی
 گفت چشم حق بین او در مشاهد حق بود چون روی او بجانب خود گردانیدم جان را
 تسلیم کردم که این دوازده روز در ذوق محبوب همچنان بود که گویا پلک بر پلک نزده
 است در تذکره الاولیاء مذکور است که چون حضرت بایزید
 بسطامی قدس سره در هنگام سکر است انا سبحانی و ما اعظم شأنی گفت بعد
 مریدانش گفتند که یا شیخ شما سخن بے موزون شرع گفته اید شیخ قدس سره گفت اگر
 بار دیگر بگویم مرا بکشید و بقلم تراش پاره پاره کنید چون روزی باز در خانه
 نشسته بود وجود او بظاہر چندان بزرگ شد که تمام خانه پر شد و سرش از خانه بر
 گذشت باز انا سبحانی و ما اعظم شأنی گفت مریدانش بکار دزدند و سرچشم اثر کار و برو
 ظاہر نشد پس در وقتیکه باز بخود آمد پرسیدند که یا شیخ چرا سخن بے موزون شریعت گفتی گفت
 مرا چرا نزدی گفتند فرمان بجا آمدیم اما کار و بر شما اثر نکرد گفت پس من نبودم که الوهیت
 او وجود مرا محو کرده بود و هر چه گفت خود بخود گفت من در میان نبودم و بعضی گویند که سر
 سر سوزنی در گریست خلائق چندان خون و الم ظاہر شد که فریاد برآورد و گفت که من این
 نه آن نبودم که او بود و گفتند که آن چه بود که سرت از خانه گذشت و خانه پر شد گفت که از حال
 مردان نشینده بودید وقتی که آدم صفتی الله از خاک پاک و آب مرتب کردند سراورا
 در مکه معظمه و پاسے او در طایف که دلازمی و سه صد فرسنگ و چون از بهشت

حضرت بایزید بسطامی در
 هنگام سکر است انا سبحانی و ما
 اعظم شأنی گفت

۱۰

و از ای ابو البشر سرچشمه

ملفت عرب کافر یعنی سائر باشد چنانچه ایشان زمین را نیز کافره گویند که زمین پوشیده
 تخم گیاه است و شب تاریک نیز کافره گویند که همه چیزها را می پوشد و محب محبوب
 برسد بنا برین است که پیغمبر علیه السلام گفت الْكَافِرُ إِذَا مَاتَ فِي كَفْرِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ و اینجا
 کافر یعنی کفارت نهاده است یعنی دوستی من چه ظاهر و باطن در متابعت رسول علیه السلام
 است پس چون رسول علیه السلام در آوان سکر است دوستی خود را و ملک مقرب را در میان
 نه بیند پس چاکران او که لاف دوستی زنند بطریق اولی شایان دوستی من شوند لعلوله علیه السلام
إِصْنَالَهُ فِي الْفَصَالِ وَأَنْصَالَهُ فِي الْفَصَالِ یعنی اتصال حق با انفصال شدن از خود و
 انفصال از حق با اتصال شدن بخود پس در چشم سالک حق هر چه غیر الله است محو و مضمحل شود
 و ماسوس الله چنان پوشیده باشد که خود را و غیر را نداند پس چون جمله عبارات و
 اشارات از او پوشیده شد گویا که سائر مطلق شد آنگاه پیشوائے خلق را شاید و نام
 سالکی بر او طلاق توان کرد و توحید چهارم را توحید الهی گویند و آن چنانست که در ازل
 الا انه و غیب الغیوب بلا نشان و عبارت بود اکنون هم چنانست که هر چند که کسی از
 انبیا و اولیا بیان عبارت کنند ایشان محدود اند از حد خود گویند که محدود در
 نامحدود و در مقالات و مفهومات آوردن محال است که مصنوعات او در مقولات
 عقل و دینی آید پس چه جلای آنکه ذات پاکش را کس در عقل و وهم تواند آورد چنانکه
 این فقیر را سخن با ملحد و غیر افتاده بود که غیر چیست آن ملحد که اکثر مسلمانان را از
 دین برده بود و شریعت مصطفی صلی الله علیه و سلم در پس پشت انداخته و محرمات
 را مباح داشته چنان تقریر نمود که غیر غیر خدا را گویند فقیر بکلامیت پیش آمد و گفت آنرا که
 چشم حق بین باشد غیر در مذہب ایشان چه باشد ملحد بیکه که از اینجا ملحدی و بود اظهار
 کرد و گفت چون کسی آرد را خمیر سازد و از آن نان پزند و از وجود نان باد سے خیزد
 که میان او مجوف سازد یک طرف را پوست و دیگر طرف را پشت و میانش را مغز
 نامند و حله جز یک نان پیش نیست پس گفتیم که ازین باب مردمان جاہل را مرید خود ساخته
 و از راه راست بیرون برده و مذہب با حقیان پیش گرفته بعده او گفت که در مذہب صوفیان

اذلک کفایت چون
 تلمذ و دقت آوردن کفایت
 حاصل شود پس

بیان توحید الهی

۱۲

ذکر مصنف این کتاب یعنی اخوند مرید علی بن ابی طالب و توحید الهی است

شما غیر حسیست گفتنش صوفیان با ازان رو که در غیب النیوب مایات و در تحت او معدوم و ندم
 و خود میگویند و غیر را جز نامے پیش نیست و اما چون شب تنزلات حدیث از علی و اسفل
 سزده انشاء اللہ تکا وجود حسی یافته ممکن و عجیب گوید چنانکه عراقی فرماید
 برگردائی مرد سلطان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود + بواسطہ حاجت رست پس تا کہ
 رہی + این چون عین انست آن کے شود + پس عجب اینست کہین مرد گرد + چونکہ
 سلطان نیست سلطان کی شود + اگر چه غیر از کبریا لی تا محتاج بود اما در فضیلت صفاتیہ چون تعالیت
 داشت گوید کہ شور انگیزی پیدا گردد و وجود را کہ در عیان ثابت بود و ظہور حسن و زناہم غیریت پیدا و حالا باز قوا
 بخود راہ ندر و عجب ازان رو کہ غیر محل واقع شدہ است کہ جبار ازان گویند کہ جبر را در غیر
 محل ہند کہ اولک میم فردے بر دے نزد ازان است کہ حق را جبروت گویند -
 چون سخن با بدینجائے رساندم ملحد گفت کہ غیر محل چگونه باشد گفتیم کہ چون ازان
 چوب خشک کہ مے بنید و حال آنکہ وقت میوہ نیست و این چوب ما از جنس درختان
 میوہ نیست و در خیال از وی زردا لو با نواع میوہ ظاهر شود و چوب تنیر و تبدیل نیابد
 و ہر کس ازان میوہ بخورد لذت میوہ یابد و چوب ہمچنانکہ بود وہمان باشد و چوب ہر جا
 خود و میوہ ہر جگہ خود ملحد سختم را شنود از اینجا کہ جاہلی او بود خندہ آغاز کرد و قسم یاد کرد و
 گفت و اللہ ثم باللہ آنچه شما گفتید محقق است زیرا کہ ہر چه در ان چیز نباشد صادر شدن از
 محالست و آنجائے کہ مریدان او بودند نماز سخن او خوشدل و خورم شدند پس باز
 فقیر در تقریر آمد و گفت کہ اگر این را در فرقان مجید خود یاد کردہ باشد پس باید کہ شما
 از ملحدی خود باز گردید و تائب شوید و مین بعد دست انابت ندید و خلوق را
 گمراہ سازید و دین شرط بخرم کرد کہ ہرگز در کلام شریف چنین نباشد
 گفتیم در وقتیکہ متودیان مردمان کوچی و ترک بودند و مالہا بسیار و
 آب اندک داشتند و متود کم آبی را مے گویند باری از وفات ہو و ہنبر
 علیہ السلام صالح پنمبر علیہ السلام برایشان از طرف دیگر پیدا شد
 و رسالت خود با قوم متودیان انہما را کرد و ایشان قبول نکردند

تا آورده اند که روز عید ایشان بود و ایشان در صحرای بیابان گرد آمده
 بودند و جمع شدند و سنگ سیاه را بخداے پرستیدند حضرت صالح علیہ السلام
 نیز آبا حاضر بود و گفت ای بد بختان سنگ هرگز لایق خدای نباشد ایشان همه
 گفتند ای صالح برائے ما معجزه پیدا کن که هم ازین سنگ شرعے پیدا شود که کلان
 ازین سنگ باشد و امان شتر بچه بزاید که آن نیز بقدر برابر مادر باشد و بر پیامبری شما
 گواهی دهد و ما را از ایشان نفع بسیار باشد پیغامبر خدا گفت ای بد بختان هر معجزه که شما خواستید
 بفرمان خدای تعالی پیدا خواهد شد اما بعد از آن شما ایمان نخواهید آورد و بنزداب گرفتار خواهید
 شد و ایشان شرط کردند که ما ایمان خواهیم آورد پس صالح علیہ السلام دو گانه ادا
 کرد و بعد از ادائی دو گانه سر بر زمین نهاد و زرب لغزت درخواست چون سر از سجده
 برداشت از سنگ اشترے برخواست و از آن سنگ سیاه که بت ایشان بود همچون رد
 زه که عورات را باشد آوازے برآمد و از او اشتر ماده پیدا شد که سر و سینه او سه صد و بیست
 گز بود و او نیز به ستم در زه آغاز کرد و از آن اشتر ماده بچه بزاید که سر و سینه او نیز
 به صد و بیست گز بود و هر دو بزبان فصیح بر سالت صالح علیہ السلام گواهی دادند
 که لا اله الا الله صلی الله علیه و آله پس ایشان را کاریزے بود که آب با و در یک
 حوض آمدے و فقرا و بمقدار قدم مرد بود و در آنجا آب جمع میکردند و در شب پرے شد
 در روز چهار پایان و نمواشی ایشان همه آب را سے خوردند چون این دوا شتر پیدا
 شد از آب را بنوبت کردند یک و زایں هر دو اشتر میخوردند و آن حوض پر از شیر
 ایشان میشد و روز دیگر نمواشی ایشان میخوردند و از ششم ایشان صوفیها است
 سے کردند و از شیر ایشان میخوردند و آن بد بختان و بد عهدان ایمان نیاوردند مدت
 مدید بر ایشان برآمد که دو پہلوانان ایشان بودند و هر دو بہرہ یار و وزیر در خانہ دو
 بیوہ زنان برآمدند و آن دزن را مال بسیار بود و آن بیوہ زنان طاعت گفتند که زود شہید
 برائے ما طعام لطیف و گوناگون پیدا کنید آن بیوہ زنان از سرنواز گفتند که خون شما بہ
 پریم آن پہلوانان گفتند کہ چرا چنین گفتید گفتند از ترس شتران خدای جل جلالہ

۱۴
 در روز عید ایشان بود

لا نیست چه برقی که از سنگ
 آفات که نطق الله علم است
 از صالح علی نبی و علیہ السلام
 و از شتر ماده خلاص است

پس بایزید گفت روزی جوان در پس من می آمد و پی در پی من نهاد چون پس نگاه
 کردم جوان گفت یا بایزید اگر از پوستین خود پارچه تبرک دهی تا من در زند
 خود دوزم گفتمش اگر پوست خود را بگشتم و بتو پوشانم بایزید نشوی تا بمقام رصیت
 من نه آئی جوان گفت یکی از کمینہ ریاضت خویش بمن بنجائی گفتم مجاہدہ من این است
 کہ روزی در تہجد تکامل نمودم اندیشہ کردم از آن بود آب پیشتر از وظیفہ خوردہ بودم بعد
 از آن قسم خوردم کہ مدت یکسال آب نخورم چون زبانه از تشنگی و خشکی بیرون آمدی
 در خاک سرد میگرفتمش باز بجای خود گرفتمش گفت عفاک اللہ کہ مقام خاصان ہمین است
 و عامہ خلق را آنجا گنجایش نباشد پس بعد از سیرہ سال گویا کہ از نفس خود زندہ ساختم
 و شش سال در بوتہ آتش مجاہدہ بنوع ریاضات و مجاہدات گذارتم از فائینہ پیدا شد و بعد
 از سه سال بصقل ریاضات مصقل ساختم روی در و نمودہ شد بعد از آن سه سال دیگر
 بنوع ریاضت و تزکیہ و تصفیہ نفس و دل و شن مصفی ساختم کہ وجود من از روی معنی ناز
 روی صورت کنخشک شد سی ہزار سال چنانکہ ہوش صوفیانست در باطنیت در روح
 سلجی پرواز کردم سی ہزار سال در توحید و سی ہزار سال در الوہیت چون نود ہزار سال
 شد بایزیدی از من رفت و خود را منہی نداشتیم تا چند مثل نہ نار در گردن آویختم و نشستم
 بر سر من نفی آواز داد و عتاب کرد کہ عرفنی و ماعرفت جیبی خارج الیہ پس تار را گرد
 بگسلانیدم و سی ہزار سال در فدائیت پرواز کردم دیدم کہ میان من و میان جیب اود و قدم
 مانده بود و خواستم تا قدم بردارم و پیشتر روم در ہر قدم ہزار و ہزار آتشین از قہاری جباری
 دیدم کہ یک بایزید چہ باشد اگر ہزار ہزار بایزید باشند معدوم و مضمحل شوند کم بہت بودم بنا
 گشتم پس ای برادر آنجا کہ انتہای اولیاست ابتدای انبیاست کہ آن یک قدم زدن مجال بایزید
 نبود آنرا وحدیت نامند و آنجا کہ انتہای حضرت رسالت پناہ صلی علیہ و آلہ است و انتہای جملہ
 انبیاست آن قدم را وحدت نامند پس گویا کہ از ذات حرفش بیچکس دم نزودہ است چنانکہ
 حضرت رسالت پناہ صلی علیہ وسلم فرمودہ است سُبْحَانَكَ لَا مِثْلَ لَكَ شَاءَ عَلَيْكَ كَمَا
 أَتَلَيْتَ عَلٰی أَنْفُسِكَ پس چون آن نازمین کوہین کہ از زبان درشار و چندین حمد و ثناء

لہ شافعیہ نور و دانشنا جیب را پس را جمع شود بیکی او ۱۲ سالہ بایک است ترا شمار نوازم کرد و شافعیہ بر شاخہ چہ شافعیہ شمار نفس خود کرد و بہت ۱۲

از ایمان داند تا هر که ایمان را غیر از عمل نداند در روز قیامت که حشر شود در پیشانی او
 نوشته باشد هذا یا ایس عن روح الله ولا ینال شفاعته رسول الله پس اگر کسی خطی
 را شناخت چنانکه حق است آنرا اگر ویدن بر رسول و آورده او قبول نکرد کافرست زیرا که
 در حق اهل کتاب و دست قوله تعالی کفر خوفه کما یعرفون آباءهم پس شناخت ایمان
 آن نیست که فرعون دانست و نکرد و بدو رخ رفت و در حدیث است که چون وحیه
 کلمی باو شاه عرب بود و چند عریبا و جنگها با صاحب رسول الصلی الله علیه وسلم کرده است
 که صاحب ضوان الصلیم از دست او بغایت حرمت یافته بودند پس چون وی با مقصد کسر
 لشکر با خان مان خود برائی خلقت ایمان پیش رسول السلام و صاحب رضی الله عنهم گفتند کاش که
 ویرا به تیغ گرفته می بودم که از دست او رنج بسیار یافته بودم پس پیش محمد رسول الله ایستادند
 و گفتند که یا رسول الله ایمان را بمن عرض کن که در اسلام شویم پیغمبر گفت بگوئید - اَشْهَدُ
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ چون وے گفت همه تابان و
 گفتند وحیه کلمی در گریه شد و نیا ساید هر چند منع می کردنی ایستاد و میگفت که یا رسول
 الله چنان گناه کردم که هرگز در دل من آرام نمی آید رسول الله صلی الله علیه وسلم گفت که گناه است
 چیست وحیه کلمی گفت یا رسول الله در ملک و ولایت خود رسم من این بود که دختر ده ساله
 را با همای خوی می پوشانیدم و در بیابان در چاه می انداختم و آن در همان
 چاه هلاک می شد و من باو شاه ایشان بودم از عاریه اینکه دختر را چگونه
 بکس دهم بفقار و دختر را که همه جانب می دیدند و من بشمشیر می کشتم چون چنین گفت
 رسول الصلی الله علیه وسلم با جمیع اصحاب در گریه شدند در حال مهر جبرائیل ۳۰ میامد از درگاه
 رب العالمین و گفت که ای خواجه کائنات و خلاصه موجودات خداوند تبارک و تعالی بگو
 افضل الصلوات فرستاده است و بعد از بعزت و جلال خود و پیغمبری تو قسم یاد کرده است
 که چون وحیه کلمی بوجدانیت من و بر رسالت شما گواهی داد آن خونهائے طفلان
 بیگانه و شصت هزار گناه کبیره دیگر بر و بخشیدم و عفو کردم و ویدار خود و بهشت
 کرامت وے کنم زیرا که انی اذا صالحت عبد لم اسأله عما مضی پس اے برادر چون گوا

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است
 این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

حبیبی

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

این آیه در باره ۲۰
 سوره بقره است

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
الطاهر المصطفى
الطاهر المصطفى
الطاهر المصطفى

ایمان است که ایمان مخلوق
باید

مع نوشته است خداوند
یعنی ثابت است و در باران
ایمان را اعطای این آیت در
پایه سوم در سوره بقره

۱۹

اما است خود را بغیر شک مومن الی که هر که در یافتن ایمان الشاء الله گوید بگوید
ایمان عظم رحمة الله کافر گردد و ایمان مخلوق باید و الشاء الله لقوله تعالى
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا يَعْلَمُونَ الْاٰیة - زیرا که ایمان اقرار و تصدیق است و قول
و تصدیق فعل بنده است و بنده مخلوق است و فعل او نیز مخلوق است
و در بستان ابواللیث سمرقندی آورده است که محض غلط است آنکه در
بعضی نسخه گفته اند که ایمان لا اله الا الله است و لا اله الا الله از قرآن
است و قرآن غیر مخلوق است پس ایمان غیر مخلوق باشد زیرا که قرآن مومن
به است نه ایمان به این هفت چیز که مومن به اند تا اگر کسی همه را باور کرد و
بآن همه اقرار و تصدیق آورد و یکے را نه کافر است پس خدا کے تعالی
و کتابها و تقدیر غیر مخلوق اند و فرشتگان و رسولان و روز قیامت
مخلوق خواهد شد و بعثت نیز مخلوق است پس ایمان آوردن بغیر مخلوق و بر
مخلوق مساوی شد - اما هدایت که توفیق الهی است و بنده را در وادار
کرده است - کقولہ تعالی کتبت فی قلوبہم الایمان الایة و ایضاً قوله
تعالى وَلِلّٰهِ قُلُوبُ الَّذِينَ اٰمَنُوا يَخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ الایة پس آن هدایت
الله غیر مخلوق است و ایمان حاصل نشود مگر با خلاص و اخلاص حاصل نشود الا
به نیت نیک و اخلاص بر چهار نوع است اخلاص عام که باطن خود را از شرکها
و کفرها خلاص سازد و بزبان نیز گوید تا داخل در آیت - يٰثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا شَوْكَهُمْ اَنْبِيَا وَاَوْلِيَا وَاَعَامَ خَلْقَ رَا مَسَاوِي سَت که اگر فتنه از او اماره
نواهی شرع را میسر کند کافر گردد - لقوله عليه الصلوة والسلام -
الْاِيْمَانُ كَالْوُضُوْءِ وَالْكَفْرُ كَالْحَذَثِ دوم اخلاص خاص و آن تسلیم است که
تکیه از غیر الله بگسلاند و دل را بدو سپارد و چنانکه در توحید علمی او را بنده مگر به
قلب سلیم چنانکه فعل است که بنده شیخ احمد خضر زید قدس سره که هزار مریدان پرند داشت بکلمه
میرفت و مشرخرای در پائے او خیمه و او را نه کشید و پائے او درم شد و از در یکم روان شد و

عنه خداوند
است که دوست آید
ایمان را از تاریکی باس نور
و ضلالت بسوی هدایت
و هدایت
منش بعضی
مع ایمان بنی و در

هر جا که پای ۲

بہنا دوزمین تر شد کہ مریدانش اطلاع یافتند و پایش را بگرفتند و آن خار را کشیدند
 و چون از طواف مکہ مبارک بازگشت گفت بیا مید کہ شہادت بایزدید رویم کہ زیارت
 اولیاء الدجیم مساکین است و چون زیارت ششم رفتند حضرت بایزدید بعد از طوافات ایشان
 پرسید آن نعمت کہ در پاس داشتی چه کردی گفت مریدان از پام کشیدند گفت شہا چرا نکشید
 گفت ضا، خود بر ضا، او گماشتہ بودیم حضرت بایزدید گفت کہ پس مشرکی کہ دور ضا موجود کردی
 یک ضا، خود و یک ضا، او پس اخلاص خاصان خالی کردن دل بہت از صافیت خود و غلام
 خاص الخاص نفی وجود است بقولے و كما قال علی بن ابي طالب من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی
 قول محققان برین است کسی کہ بشناسد نفس او رعایت نیستی پس بشناسد حق را در رعایت ہستی
 و این تعلق بہ خدمات اوردن ادا و از ہستی و دیدن و دانستن خود و از جملہ ممکنات خالی
 گرداند۔ بلیت من بیچارہ ازین گنج نہ نہ خود آمدہ ام + میکشد جاذبہ عشق بسوی تو مرا + نہ
 بطریق ملحدان کہ بصورت تقلید فاسدی خود را ندانند مگر خود را در ورطہ کفر و ضلالت ہلاک
 کند بنا بر این شیعہ سعدی شیرازی فرمودہ است۔ بلیت اگر از کوہ فرو افتد آسیا سنگ + نہ عارت
 کہ از راہ سنگ برخیزد + پس عارف تسلیم است نہ موزی خلق آزار و اخلاص خاص الخاص
 انبیاء را کہ حضرت رسالت پناہ را بود کہ چون ہتہ را براہیم علیہ السلام را در محالینق انداختند
 و در ہوا برای آتش میبردند و درازی و عرض آتش چہا میل بود و چون بہبودی آسمان
 رسید و از چشم مردم غائب شد و ہتہ را جبرائیل آمد و گفت کہ اگر گوی پناہ رسن دیوار
 برایشان فلنم تا ہمہ یزدیوار ہلاک شوند ہتہ را براہیم گفت کہ تو میگوی یا خداے تعالی گفت
 من میگویم ہتہ را براہیم گفت کار تو نیست و کار من بخداست تعالی است بعد از ان ہتہ را سرفیل آمد
 و گفت اگر گوی صور بد ہم تا جاہنماے ایشان قبض شوند و ترا باستان برم گفت ہا مریزی
 میگوی یا خود گفت خود آمدہ ام ویرانیز سوال و جواب مذکورہ کرد چون ہتہ را میکائیل رسید
 گفت اگر گوی تمام دیوار را برایشان فروریزم تا ہلاک شوند و ترا باستان برم اورانیز سوال
 و جواب مذکورہ کرد بعد از ان ہتہ را عزرائیل آمد و گفت کہ اگر گوی جاہنماے ہمہ را قبض کنم
 و ترا نجات دہم اورانیز ہمین گفت و دل او غیر خدا چنان خالی بود و اخلاص بکمال داشت کہ در آن

بیستم اخلاص خاص الخاص است

۲۰

بیستم اخلاص خاص الخاص است

در آن تنگ درختان بشیخ حق مشغول شد و چنانکه ملائیم این است که دختر نمرود در کوثر
 نشسته بود و حال ابراهیم علیہ السلام دید که در عصمت اللہ معصوم شد آن دختر نیز ایمان
 آورد و گفت لا اله الا الله ابراهیم خلیل الله کہ دین پنہر بر حق است و دین گفت باطل
 باطل است و آن ملعون را خبر کردند کہ دخترت ایمان آورد و فرمود کہ اورا نیز در آن مجاہدین
 کردند و در آتش انداختند و بہتر جبرائیل را حکم رب العالمین شد کہ اورا از ہوا برگرفت و در
 سرانندیب برد و در خبرست کہ شہ زمان اکنون حیات اندی کی دختر نمرود دوم خواہر بہتر
 موسی علیہ السلام بیوم مادر خضر علیہ السلام عاصفا و باصفا و ساہرہ ہر سہ در یک طای
 عبادت اللہ میکنند امیر المومنین امیر حمزہ ابن عبد المطلب را گفتہ اند کہ در الوقت کہ تولد
 شد چون کسی بہ ماہ کلان مے شد و سہ بیک روز مے شد و چون دیگرے بیک سال
 کلان مے شد و سہ بیک ماہ میشدے و چون بیکال رسید پہلوان روئے زمین
 شد۔ **تقلید است** کہ دیوے بود اورا دیوسفندے گفتند آن دیو در
 تنگ پائے خود خشت زہر بہا وے و میگفت ہر کہ پائے من بردار و این زہر از نو
 باشد چون امیر حمزہ رض پیش او رفت و پائے او بیک دست گرفت و برداشت و اورا
 بر انداخت چندان رفت کہ دیدہ شد و خشت زہر با سباب خود با سباب عمر کہ با او
 یار بود صرف کرد و عمر پہلوانے بود کہ چہل گزے جہت و ہمہ خلق را در دین ابراهیم
 علیہ السلام خلیل اللہ مے آوردند و عمر تیر و کمان بچگانہ داشت کہ تیر او پیکان بود و
 کمان او کمانگر راست میکرد بلکہ خود از چوب گرفتہ بود و کلاہ کاغذ بر سر مے کرد و در
 وقت مقابلہ عدو و ہر دشمنی کہ پیش ایشان آمدے عمر چہل گزے جہت و تیر را
 تیز کرد و در چشم دشمن میزد و امیر المومنین حمزہ را بیچ اسب طاقت بندہ داشت
 و بیچ کمان بدست راست نمے آمد و عمر کہ یار او بود در بیابان مے گشت
 از جہت اہتمام براق او ناگاہ بیک وادی رسید حصارے دید و در آن حصا
 یک ایسے سہمناک دید کہ از ترس پیش او رفتن نتوانست و سبز جل برو افتادہ
 کہ از جاے برداشتن نتوانست و تمامی براق برین نوع بود و قریب

ایشان برسکے نوشتہ بود کہ ہر کہ این اسپ را زین کند و این براق را بردارد ازوے
 باشد و کس نتواند مگر سپر عبدالمطلب کہ او حمزہ باشد و آن براق از مہتر اسحاق صلوات
 علیہ نبیا و علیہ و السلام مانده بود چون عمر پیش حمزہ آمد واقعہ را اعلام کرد و امیر حمزہ
 روان شد چون رسیدند اسپ را دیدند کہ بجراگاہ خود آمد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ را سپ حملہ کرد
 و گرفت و گفتہ اند کہ سہ روز خود را گرفتند و بعد از ان زبون کرد و گرفت و بیکدست
 لجام وزین کنایند و شمشیر بست و سپر در گردن انداخت و جملہ براق آہنی و غیر ذلک
 پوشید و سوار شد و عمر پیش او چہل گز مے جست و مے رفت ناگاہ بر سر راہ
 شش ہزار لشکر دید کہ راہ را نگاہ مے داشتند و سالار لشکر پہلوان بود عمر پیش او
 رفت ازو پرسیدند کہ این سوار کیست گفت خداوند این راہ ست گفت خداوند ہم
 وے کہ باشد گفت خداوند راہ مے ست کہ بشرف ایمان مشرف شدہ سپر
 عبدالمطلب قریشی امیر حمزہ ست آن ملعون در غضب شد و شکر خود را ساختہ پیش
 آمد و بہارزش ہر کہ پیش آمدے خمر او را ہلاک می کرد و تیر در چشم او مے زد
 چون پہلوان دید کہ این ہمہ را ہلاک خواہد کرد خود پیش آمد عمر گفت یا امیر باین پہلوان
 شما خود پیش آید چون مقابلہ شدند اول حملہ پہلوان کرد امیر حمزہ سپر پیش گرفت زخم او
 بر سپر گرفت و امیر حمزہ گرز زد گردن او نہاد و از اسپ زیر پائے خود انداخت و گفت
 سر تو بر من و یا ایمان آرمی کا فر گفت دین اسلام بر من عرض کن امیر گفت بگو لا الہ الا اللہ
 انہم خلیل اللہ و آن شش ہزار لشکر مسلمان شدند و آن راہ را با و سپرند و چون در
 خانہ آمد چند قریش را مسلمان کرد و گفتہ اند کہ ہفتاد ہزار کس را از لشکر نوشیروان عادل را
 مسلمان کردہ بود حتی کہ پریان بیک دیگر خصومت داشتند از بیک جانب دیوان بسیار بودند
 و آنجا نب دیگر کہ ضعیف بودند و ایشان امیر حمزہ را ہمراہ خود بردند و موضع ایشان و راے
 دیار عمان و امیر باد یوان و پریان حرب کرد و چندان را قتل کرد کہ در حساب نیایند و
 ہزیمت ساختند و عاجز شدند و پیش امیر حمزہ آمدند و آن امیر جنیان و پریان و دیوان بہت
 بازہا و ہمراہ ساختند کہ امیر حمزہ را از دریا گذرانیدہ ہماینہ و ایشان کہ عکس و عداوت

نیت نیک بر چاروں نیت

۲۵

نیت نیک بر چاروں نیت

یا جو دی چرا آرزوی نکردی گفت یارب من کہ ہا ستم کہ کشتی دوست بر من فرود آید حق تعالی گفت کہ ہم بر تو خواہم آورد کہ عابری آوردہ چون پیرنے از خواب بیدار شد بعد از شش ماہ و نہ روز دید کہ ہمچہ جائے نام و نشان ہے و شہرے و آبادانی نماندہ است و تمام دنیا را آب بر ہم زدہ و خراب ساختہ است پیرنے متحیر شد و خانہ خود بر قرار و گاؤ و گاؤ سالہ و متاع خانہ بر قرار دید چون نظر کردہ کہ وہ جو دی عیال فوج را دید جزرات گرفتہ پیش ایشان رفت ہتر فوج گفت کہ ہمچہ میدانی کہ دنیا چہ شد و طوفان گذشت و من ترا فراموش کردہ بودم ما محتالی بہرکت اخلاص ترا نگاہ داشت بدان ای عزیز کہ اخلاص نجات ہر دو جہانت نہ بچسب و نسب و نفاق ہلاکت ہر دو جہانت و بہ نسب نجات نیابد چنانکہ کنعان نیافت و نیت نیک نیز بر چارہ نوعست نیت عام کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ است ہر کہ مؤمن را چنان نخواہد چنانکہ نفس خود را پس اوار من نیست ایمہ اصحاب گفتند یا رسول اللہ ما یان دین نیت بسیار مضطر شدیم زیرا کہ ہر یکے میخواہیم کہ اصحاب دنیاوی چون زن و فرزند و اسب و سلام حتی کہ نعلین بہتر از من دیگران را نباشد حضرت علیہ السلام فرمود کہ ما این طریق نمیگویم ما آن میگویم تا در اقصائی زمین یک فر شود یا کافرے ایمان آورد و شما بنیم او غمناک و بشادی او شاد نہ شوید حتی کہ اگر دشمن دنیاوی باشد بد دعائی بایمان نتواند کرد کہ خوف کفرست اصحاب خرم و دلشاد شدند کہ این نیت را بہمال داریم اگر تمامی دنیا را بدین پیغمبر خودے آوردیم بہترے بود و دوم نیت خاص ست چون نظر در علم الیقین دارند و حبلہ ممکن را از ازل تا ابد در تصرفات اسما و صفات الہی بنیند و دانند و نیت پاک ایشان بجلہ اشیا مساوی باشد چنانکہ نقلست کہ رئیس متحقان شیخ شبلی قدس اللہ سرہ کہ از جائے گندم خرید و از مسافت دور در خانہ آورد چون دہن انہان باز کرد مورچہ را دید کہ سرگردان میہ وید مورچہ را گرفت و در دست مبارک خود میداشت و روز دیگر کہ بدان منزل کہ گندم خریدہ بود برد و گفت بہیت مروت نباشد کہ آن مورچہ را پرانندہ گردانم از جائے خویش و سوم نیت خاص الخاص فاین منازل تیر روان طریقت و شہبازان حقیقت بہت کہ چون حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرا لا شاء کما ہی فرمودہ است

پس ایشان اشیاء را بچشم حقیقت می بیند بلکه وجود ایشان از خودی خود محصل و بجمعه
 اشیاء وجود شامل مساوی بیند و هر نفع و مضرت که بایشان برسد گویا که بوجود ایشان
 میرسد زیرا که ایشان همیشه در محضره خمس مشغول اند هم از آنست که اثر بوجود ایشان ظاهر
 می شود چنانکه تخلص است که روزی ملائے روم نشسته بود سوارے در راه گذشت و سپ
 را بتازیانه زد و کمیز کرد شیخ آواز دردناک از سینه مہارک کشید و آہ کرد چون عالمان ظاہری
 باو کم اعتقاد بودند گفتند یا ابو الحسن خرقالی اینجا مرے ست که اسب را میزنند و شما آہ میکنید
 شیخ ران خود را نمود که زخم تازیانه بران او ظاهر بود یقین کردند کہ آلفناء فی اللہ بقائے
 باللہ۔ دست اودہ بود و این فقیر نیز رونے ہمراہ یارے بودم پسندیدہ خصال و سنجیدہ
 اقوال چشم غیر بین را پوشیدہ و سر اوقات غیریت را دیدہ ہمیشہ غرق دریائے الوہیت میبود
 بلکه چنان حقیقت باو دست اودہ بود کہ از خواب و خوردن و آشامیدن و جماع کردن پنج ماہ مبرا
 شدہ بود از جہت حضوری گفت حیا دارم کہ پیش حق بے ادبی کنم ناگاہ قطع طریق از
 جانب پیش آمدہ خم خورده بود و بان درویش بمجادلہ کذب کرد کہ من بشما حق دارم و در
 فقیر نشسته بود و وے از آنجہ کہ حالت درویشاںست باو التفات نکرد و گریبان
 خرفت باز کرده نشسته بود و استخوان سینہ او بمانند چوب خشک مے بود و
 آن ظالم نے اضااف سنگے کلان در دست گرفتہ بود و بوسے بالائے کمر
 و آن درویش باو نمی نگریست بلکه ناگاہ از جا مے شد و چندانکہ قوت داشتہ
 بود بر سینہ او کوفت درویش تبسم کرد و فقیر در عین مراقبہ بود چندان الم ضرب
 بفقر رسید کہ مقدار دو فرسنگ زمین رفتم و از خود خبر نداشتم و مے پنداشتم کہ دلم
 از پس پشت برآمدہ ہست چون بعد از آن از وے سوال کردم کہ ہیچ الم ضرب بشما رسید
 وے قسم یاد کرد و الدنم ہاں کہ من بمقدار گل از زخم این سنگ خبر نداشتم و محضرہ خمس
 مدین رباعی رہے ظل ارواح اندا شباح ہمہ ظل اعیان اندا رواح ہمہ + باز اعیان
 ظل اسما حقند + باز اسما ظل ذات مطلقند + پس چون صورت جملہ ممکنات کہ ظہور شدہ
 ہست از اثر و تفسیض روح سراجی کہ آنرا حقیقت الاشیا و حقایق کیا ہست۔

کہ نیست شدن و معرفت و محبت خدای جل جلالہ ہست شدن بخند نیست

و بکنه عالم کن و غیر ذلک از اسماء و صفات اضافی گویند گویا که ظل است و ظل را وجود
 نباشد مگر شخصی و مراتب اسماء اضافی که بمرتبه از اعیان ثابت که آن را نور و شهود گویند و نور
 تر است گویا که ظل اعیان اند که نور دیدن خود را و غیرے را گویند چون وجود جمله معالوت
 که در غیب غیوب بود در علم آورد و از علم در نور و شهود که استعداد هر ذره چنانکه حق است
 تعین کرد پس گویا که در پی هر مزوئی آب را تعین کرده است تا بحسب اوست پرورد
 و عیان چون اقتضای واحدیت اسماء صفاتی مفصلست گویا که ظل اسم است از روست مرتبه
 نه از روست تبیض پس اسماء تعدد دارند و هر یک خواهان اثر خود شده اند گویا که خواهان
 نام و نشان اند بزرگ گفته است **بیت** تشریف است سلطان چو گان بود و لیکر
 نے گوے روز میدان چو گان چه کار آید پس اعیان با طوار خود تا بطور حسی گوے پندار
 و اسماء را چو گان و ذات مطلق ازان روی که بحت و سافج است گویا که اقتضا را اسماء
 صفات قدیم خود هم ندارد پس اسماء ظل ذات مطلقند و ذات رب الوجود از ابتدا و انتها
 معرا و مبراست پس نیت خاص الخاص متابعت بنظر دارند که چون در نظر ایشان غیر الله
 نیاید به نیت نیز مساوی اند نفع و ضرر خلق و نیت خاص الخاص حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه وسلم و انبیا را بود علیهم السلام که چندین معارضه و خلاف و کید
 کفار میدیدند و ایشان هر روز بلکه هر ساعت دعوت میکردند و با سلام می خواندند
 نیت و مقصود ایشان ایمان و اسلام حق بود هر چند که این را به دیدند دعوت با سلام
 میکردند از جهت شفقت بر خلق خدا و تعالی از برای خدا تعالی چنان که **نقل است** که
 چون حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم مبعوث شد در بین بادشاهیه بود محمد نام او
 گفت بروم او را امتحان کنم و چون نزدیک مکہ مبارک رسید جامه را از تن خود کشید و
 جامه زننده وار و کهنه وار پوشیده و خود را مثل دیوانه ساخت و در مسجد حضرت رسالت
 پناه رفت و هر چند که پیغمبر علیه السلام الطاف و مرحبا میکرد دیوانه ناسزا و بدگفتن میکرد
 چون دید که به بدگفتن بردباری میکند و هیچ خشم و غضب در وجود پاک او نمی آید بول
 و غایط در مسجد گردن گرفت اصحاب رض و غضب شدند حضرت صلی الله علیه و آله وسلم

و بکنه عالم کن و غیر ذلک از اسماء و صفات اضافی گویند گویا که ظل است و ظل را وجود
 نباشد مگر شخصی و مراتب اسماء اضافی که بمرتبه از اعیان ثابت که آن را نور و شهود گویند و نور
 تر است گویا که ظل اعیان اند که نور دیدن خود را و غیرے را گویند چون وجود جمله معالوت
 که در غیب غیوب بود در علم آورد و از علم در نور و شهود که استعداد هر ذره چنانکه حق است
 تعین کرد پس گویا که در پی هر مزوئی آب را تعین کرده است تا بحسب اوست پرورد
 و عیان چون اقتضای واحدیت اسماء صفاتی مفصلست گویا که ظل اسم است از روست مرتبه
 نه از روست تبیض پس اسماء تعدد دارند و هر یک خواهان اثر خود شده اند گویا که خواهان
 نام و نشان اند بزرگ گفته است **بیت** تشریف است سلطان چو گان بود و لیکر
 نے گوے روز میدان چو گان چه کار آید پس اعیان با طوار خود تا بطور حسی گوے پندار
 و اسماء را چو گان و ذات مطلق ازان روی که بحت و سافج است گویا که اقتضا را اسماء
 صفات قدیم خود هم ندارد پس اسماء ظل ذات مطلقند و ذات رب الوجود از ابتدا و انتها
 معرا و مبراست پس نیت خاص الخاص متابعت بنظر دارند که چون در نظر ایشان غیر الله
 نیاید به نیت نیز مساوی اند نفع و ضرر خلق و نیت خاص الخاص حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه وسلم و انبیا را بود علیهم السلام که چندین معارضه و خلاف و کید
 کفار میدیدند و ایشان هر روز بلکه هر ساعت دعوت میکردند و با سلام می خواندند
 نیت و مقصود ایشان ایمان و اسلام حق بود هر چند که این را به دیدند دعوت با سلام
 میکردند از جهت شفقت بر خلق خدا و تعالی از برای خدا تعالی چنان که **نقل است** که
 چون حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم مبعوث شد در بین بادشاهیه بود محمد نام او
 گفت بروم او را امتحان کنم و چون نزدیک مکہ مبارک رسید جامه را از تن خود کشید و
 جامه زننده وار و کهنه وار پوشیده و خود را مثل دیوانه ساخت و در مسجد حضرت رسالت
 پناه رفت و هر چند که پیغمبر علیه السلام الطاف و مرحبا میکرد دیوانه ناسزا و بدگفتن میکرد
 چون دید که به بدگفتن بردباری میکند و هیچ خشم و غضب در وجود پاک او نمی آید بول
 و غایط در مسجد گردن گرفت اصحاب رض و غضب شدند حضرت صلی الله علیه و آله وسلم

۲۷

قصه محمد نام بادشاه بن کعبه
 در زمانه حضرت صلی الله علیه وسلم
 و پیغمبر خدا علیه الصلوة
 و السلام بنیت گرفته بود

دل من سے تو خراب ست تو ہم میدانی بہ جگر منبتو کہا بت تو ہم میدانی بہ دوستی نیست کہ در
 باغ نشینم سے تو بہ باغ بیدوست عذاب ست تو ہم میدانی بہ ۵ روز و شب گریم و در وقت
 سحر بپائی بہ نیست بیدوست مرا ذوق جهان بتانی و نیز آورده اند کہ طایم ابن ولید ہمیشہ
 حضرت را ایذا رساندے رسول گفت ای خداوند از ایذا ولید در ماندہ شدم جبرائیل آمد و گفت
 یا رسول اللہ خداوند تبارک تعالیٰ ترا سلام و درو میرساند و میفرماید دعا تو مستجاب خواہم کرد اما
 اگر خواہی از پشت ولید فرزندے تولد خواہد شد خالد نام کہ چندان ہزار خلق از برکت او بشرف
 ایمان مشرف خواہم کرد حضرت گفت خداوند از حمت دنیا بگذرد اگرچہ ولید و چندان ایذا
 بمن رساند عمر او را فدا کردان تا آن فرزندے از وی تولد شود چون خالد از ولید در وجود آمد
 و مراہق شد پیش حضرت علیہ السلام رفت ایمان آورد و در پیش حضرت ہمیشہ می بود و در
 لشکر رسول علیہ السلام مشابہ رغال کرد و این خالد ہمراہ بود خواب ویرا غلبہ کرد و عنان از دست رفت
 و اسب و را از لشکر خود جدا کرد چون بیدار شد لشکر خود را ندید و اسب را بہر طرف میدوانید
 روز شد ناگاہ دید کہ در کنارہ ہای اوای ست و ہا بنجا ہفتاد ہزار خیمہ بکروہ دید و است کہ
 لشکر است و آن لشکر از کفار بود خالد بن ولید اسب خود را در جائے پنهان بست و خود را بنہاد
 ایشان کرد و در میان لشکر درآمد دید کہ کفار را یکے معلّم ترسا بود و منبر راست کردہ بودند
 و آن معلّم بر سر منبر درآمدہ و ہا و شاہ و سائر ارکان دولت ہمہ حاضر بودند و آن معلّم منجاست کہ
 وعظ ہاں کند و حق را بہ پوشد خالد بن ولید گفت و دعا کرد خداوند! بجز راست زبان این بکا
 بدو غ گفتن بر بند آن معلّم ترسا ہر خند خواست کہ سخن از دہان او بدرنی آمد معلّم ترسا گفت اے
 قوم ہر آیند کہ در میان ما محمدی آمدہ است و در حق من سخن کردہ و زبان من بسے شدہ است شاہ
 کفار را امر کرد تا تمام لشکر را تقصم کردند چون خود را ہاندا ایشان کردہ بودند شناختند تر گفتند یا
 امیر یافتہ نیست و معلّم گفت کہ سے محمدی ترسا گوئد بآن محمد است کہ خود را بنا و بگو کہ در حق من
 سخن کردہ خالد بن خود اندیشید کہ یک جان چہ باشد اگر ہزار و ہزار جان مرا بوسے فداے
 حضرت میکردم برخاست و گفت ای قوم من محمدی واسے بد بختان بنجر و دین محمد حرام ست و کنندہ بنجر
 کافر است و ای معلّم چون تو بر منبر برآمدی و خواستی کہ ہاں را حق گوئی و حق را ہاں منہی تو دعا کردم کہ

تہ خالد بن ولید

مسئلہ اول معلم زریسا

مسئلہ دوم معلم زریسا

۱۱

مسئلہ سوم معلم زریسا و قصہ ہتھرموسی علیہ السلام بمعہ فرعون علیہ اللعنة

خداوند بجز راست از زبان او دروغ بیرون میارم معلم ترسا گفت من از تو پنج سوال می
پرسم اگر گفتمی نهی والا از جان خود دست بشو خالد رضا گفت قبول دارم اما بشرط آنکه من
از تو یک مسئلہ پرسم جواب آن بگوی بادشاه و ارکان دولت در میان گواه شدند معلم
گفت در توریت خوانده ام کہ ہر بہشتی در بہشت چندین طعام و شراب خورد و اورا بیچ بول و
غایط نباشد و نظیر او در دنیا کدام است **جواب داد** کہ چون فرزند در شکم مادر بعد از چہار ماہ
و دہ شب زندہ میشود و روح در قالب او در می آید و روزی و رزق خداوند تعالی با و
میرساند و چون تولد شود در حال بول و غایط کند و اگر در شکم مادر بول و غایط را
کروے مادر او ہلاک شدہ است اینست قدرت خدا تعالی **پازر گفت** در توریت
دیدہ ام کہ در بہشت درختی ست و طوبی نام کہ بیچ کوشکے و سرائے و خانہ و جاسے
بہشت نیست کہ شاخ و برگ و میوہ و سایہ آن درخت طوبی در و نرسیدہ است نظیر او
در دنیا چگونه است **جواب داد** و گفت چون آفتاب در نیمروز بایستد - ریچ جائے
نیست کہ اثر و پرتوے و روشنائی آفتاب در و نرسیدہ است پس درخت طوبی
مثل آفتاب ست و در قدرت خدا تعالی شک نیست **پازر گفت** کہ آن کدام زمین است
کہ یک کرت آفتاب را دیدہ است گفت آن قعر و دخیل است کہ چون بنی اسرائیل را
قبطیان کہ قوم فرعون بودند بندہ ساختہ بودند و قبطیان برایشان سوارے شدند
وزن و فرزندان ایشان را بندہ ساختہ خورد و کلان ایشان را تیر و کمان بدست
گرفتند و میدادند و محنت ہائے بسیار برایشان می راندند پس ہتھرموسی مد
را گفتند کہ اگر ما را از ایشان خلاص کنانی بتو ایمان آریم ہتھرموسے علیہ السلام گفت
کہ ہر کس پیش صاحب خود بروید و اسب و براق بطلبید تا از ایشان بگریزم و خلاص
شوم قوم ہتھرموسے علیہ السلام ہر یک پیش صاحب خود رفتند و گفتند کہ ما را جائے
جہانی ست و ہر یک بندہ خود را سوار کردہ میفرستد شمانیز ما را سوار کنسید ہر یک بندگان
خود را سوار کردند و روانہ شدند و برایشان خندہ می کردند و پیچگاہ بر اسب سوار
نشده ہمہ از اسبان خواہند افتاد چون سہ روز گذشت ہامان ملعون کہ بد و وزیر بود گفت

کہ غلامان گر نختند و شمایان سخن مرا قبول نکردید کہ ایشان خواهند گر نخت اکنون در پس ایشان باید رفت فرعون فرمود کہ ہشتاد لک سوار در عقب ایشان از عال کنید چون لشکر فرعون شنیدند شش لک عقب ایشان رفت چون لشکر مہتر موسی علیہ السلام برویل رسید از عقب غوغائے لشکر فرعون شنیدند و قوم مہتر موسی علیہ السلام شش لک سوار بودند ہمہ از خود نا امید شدند چون لشکر رسید و آفتاب بکلم جلیل یک نیزہ وار نزدیک پہچان ایستادہ بود ایشان دوازده قوم بودند برائے ہر قوم یک یک راہ آب بشکافت و دوازده نقش شدند چنانکہ جملہ لشکر یکدیگر را می دیدند و آب و آفتاب بکلم جلیل یک نیزہ وار نزدیک شد تا زمین کہ زیر آب بود خشک شد و قوم مہتر موسی علیہ السلام در گذشت و فرعون رسید آب پہچان ایستادہ بود و دید و بہامان پذیر خود گفت شاید کہ بدعا مہتر موسی علیہ السلام شدہ باشد ما مان بد نخت گفت شرم نداری کہ دعویٰ خدائی می کردی و این زمان مہتر موسی علیہ السلام گذشت و تو می ترسی و این آب آن ست کہ بفرمان تو پیدا شدہ بود باز از بہر تو شکافتہ است فرعون ہر چند ہمارا سپ می گرفت اما اسپ سرکش بود نتوانست در آورد و آورده اند کہ در مقدار سوار یک اسپ مادہ نبود بلکہ جملہ ز بودند مہتر جبرائیل عم مادیان ابلق از بہشت سوار شدہ آمد و بران دروازہ کہ فرعون بود در پیش شد و اسپ سرکش بود در عقب او رفت و منع نتوانست کرد و فرشتگان از آسمان فرود آمدند و تمام اسپان لشکر را بتازیانہ زدند چنان کہ دروازہ آب درآمد مگر ماری و ہامان پذیر کہ خود را از اسپ انداختند و سامری از زیر سم مادیان جبرائیل علیہ السلام کف خاک گرفت و ہمراہ کرد و نگام می داشت چون سر لشکر قریب بہ بیرون آمدن شد و از عقب تمامی درآمدند آب بر ہم زد و شکست و چنان آواز داد کہ جملہ لشکر موسی علیہ السلام بر زمین افتادند و بکلم خدای تمام لشکر فرعون را آب بطرف لشکر موسی علیہ السلام انداخت و ہامان ایشان قبض شدند و لیکن بکتار موسی از سلام و بلاق و ہامان و اسپان ایشان ہلاک شدہ بود بلکہ ہمہ

سلامت برآمدند تا قوم موسی علیہ السلام غنیمت کردند و فرعون را نیاقتند چون نیک
 طلب کردند پایان تر از جملہ شکر اورا یافتند و دیدند کہ پیرہ زن بر سر او شسته بود
 آورده اند کہ ریش فرعون بر وارید غتہ و گرفتہ بود و آن پیرہ زن مروارید از ریش او
 بیچیدہ گفتند کہ تو کیستی گفت من زن مسلمہ و روزی در فل آورده بودم کہ فرعون را مرده بیابم
 تا مروارید ریش دینی بچینم چہ خوش بود این زمان حق تعالی این امر دست من انداخت کہ
 من مروارید را بچینم پس خالد بن ولید گفت کہ آن زمین و دیل ست کہ کیا آفتاب اودیدہ است
 باز معلّم تر سا گفت کہ آن کدام جانور ست کہ از جن والنس و ملک نیت و با سلیمان پیغمبر سحر
 می کرد جواب گفت آن مورچہ بود کہ قوم خود را گفت کہ در سوراخ ہلے خود در آید کہ ظالمان آنند
 مباد کہ زیر سیم اسپان و شران ہلاک شوید باورفتہ پیش مہتر سلیمان علیہ السلام غمازی کرد کہ
 مورچہ چنین گفتہ است حضرت سلیمان مورچہ را در پیش خود طلب کرد کہ شکر مرا چرا ظالمان
 گفتی گفت در حق مورچگان ہمہ کسان ظالم اند کہ از احوال ایشان خبر ندارند پس سلیمان گفت
 کہ سے مورچہ سرت چرا کلان ست مورچہ بلیخا نام گفت کہ سرم پر از عقلمت سلیمان با
 گفت کمرت چرا بار کیست گفت خور و نم اند کست باز سلیمان گفت کہ و نہالت چرا کلان
 ست گفت ہر کہ و نہالہ خود داشتہ باشد از و نہالہ دیگران پیرہ گفت چند خور و نہالت خوری
 گفت در سال دو دانہ گندم بعدہ مورچہ را در شیشہ حبس کردند و دو دانہ گندم پیش او نہادند
 چون بعد از امداد سال کشیدند یک و نیم دانہ خورده بود مہتر سلیمان گفت کہ چرا
 نخوردی مورچہ گفت از ضعیفی خود اندیشیدم کہ مرا یا د آرند یا نہ ہا سے این را نیز قوت
 چند روزینہ سازم با مورچہ گفت کہ یا پیغمبر خدا نامت چرا سلیمان کردہ اند مہتر سلیمان
 گفت کہ شما بگوئید مورچہ گفت سلیمان این ست کہ تا سلیم باشی بر بندگان خدا سے
 و بیچم زندہ سرے از تونہ رنجد مورچہ گفت کہ تحت شما بر ہوا کہ میبرد گفت باد سے برد
 گفت در روز قیامت خرابی جہان باشد گفت بہ باد پس گفت کہ بہ باد اعتماد نباید کرد
 حضرت سلیمان را از حبس کشید و باز او معلّم تر سا گفت آن نازادہ کدام بود کہ زادہ
 را کشت و آن جانور کدام ست کہ از جن والنس و ملک نیست و در بہشت

مکہ حرام معلّم تر سا

۳۲

مکہ حرام معلّم تر سا

در آید خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جواب داد و گفت کہ ما زادہٴ مہرود لعین بود کہ ابراہیم ہم
 را گفت کہ بکدام لشکر تو ہا من برابری کنی لشکر را بمن بنما خلیل اللہ گفت کہ اے لعین
 سگ لشکر خود را بمن بنما کہ لشکر من خدای سست ہا مر خداے تعالیٰ غر و جل خواہم مہرود
 پس مہرود فرمود کہ سہ صد فرسنگ در سہ صد فرسنگ لشکر او جمع شدند و ابراہیم ہم
 و عاکر و یا اللہ صغر ترین لشکر شما پیش بہت لشکر پیش را بفرست تا قوم مہرود را
 ہلاک کند بعد ازان از حق سبحانہ و تعالیٰ ندا شنید کہ یا ابراہیم اگر پیشہ کنی
 گفتی اصغر ترین لشکر ہاے من آن بود کہ اگر وہ تن از ایشان جمع ہوں کرد
 یک پیشہ تمام بنشد و ہمہ ایشان را ہلاک می کرد و غار ہا کہ نزدیک کوہ قاف
 پر از پیشہ بودند از آنجا بر سر ہر سوار سے بر قوم مہرود یک پیشہ آمد آوردہ اند
 کہ ایشان چندان کوس و طبل و سرنا نواختند کہ مرغان از ہوا سے افتادند اما چون لشکر
 پیشہ در رسید چندان غوغا بر خاست کہ جملہ ہر سوار الجام از دست رفت و ہر یک را
 نیش میزد کہ بیک نیش ندون ایشان آدم از اسب بدر سے افتاد و ہلاک ہوں
 شدند و بادشاہ پیشہ کلیچا نام رفت و در دماغ مہرود جا گرفت و آن ملعون
 در خانہ آمد و مہتر ابراہیم علیہ السلام پیش او رفت و گفت کہ اے مہرود مسلمان
 شو و ایمان آر مہرود گفت کہ مے گوید پیغمبر دید ابراہیم علیہ السلام گفت اہل بیت
 تو و جملہ عیال تو مے گفتند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابراہیم خلیل اللہ چون مہرود بد بخت
 شنید شمشیر گرفت و ہمگی را شربت شہادت نوشانید باز گفت مسلمان شو گفت
 کہ مے گوید کہ تو پیغمبری گفت کوشک و سراے تو از ہر چوب و خشت آواز
 بر آمد کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابراہیم خلیل اللہ مہرود آتش دزد و ہمہ را بسخت
 و از آنجا بجای شد و در باغ رفت پس از زیر درخت کہ رفتے آوازی
 شنیدے کہ ہر شلخ مے گفتی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ابراہیم خلیل اللہ ہمہ
 درختان را قطع کرد و چہل روز ہر جا کہ پہلوزدے ہماں زمین و سنگ کلہ گفتے
 و از آنجا گرختہ دیگر جا میرفتے خود را بہ یک میزد و از چہتہ سخت تر پیشہ کہ در رفتہ بود تا بدرین موضع

۱۲
 صلوات بر پیغمبر و آلہ و صحابہ و ائمہ علیہم السلام و دست خداست

ذکر ایشا رضی اللہ عنہا کہ با لشکر بہشت روضہ سبب خلاصہ

عذاب ہلاک شد زاده نمرود و نازا و پشہ این بود کہ اصل پشہ از گاہ بہت و آن جانوران کہ در بہشت روند آتش نمرود و ناقہ صالح علیہ السلام و حمار عیسیٰ علیہ السلام و قوچ ابراہیم و قوچ آن گو سفند را گویند کہ خصی کردہ نباشد و سنگ اصحاب کہف و فیل اصحاب الفیل و ذنب یعقوب علیہ السلام و دلدل امیر المومنین علی رضی و بغل حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باز معلم ترسا گفت کہ اے خاندان ہمہ راست گفتی و من در اہل ہمار دین باطل را میخواستم کہ چیزے بگویم اما چون شما دعا کردہ اید بقول و علمے شما بجز راست دروغ از دہن من صادر نشد خالد گفت اے معلم راست بگو کہ بر در بہشت چہ نوشتہ است و ہر کہ آن را گویند جزا را و چہ باشد معلم ترسا بسوسے بادشاہ دیدہ بادشاہ و ارکان دولت گفتند چہ مے بینی تو نیز جواب او بگوے معلم گفت کہ در توریت دیدہ ام کہ بر در جنت نوشتہ است **كَلَامُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** و ہر کہ این کلمہ گوید از عذاب دوزخ خلاصی یابد و بہ بہشت پر نعمت میرسد و حور و دیدار حق تعالیٰ بیا بد بادشاہ گفت کہ ولے صد ولے بر تو کہ مارا ازین پر نعمت محرم داشتہ بودی پس بادشاہ و معلم ترسا و تمامی ہفتاد و ہزار شکر مسلمان شدند و بادشاہ خالد را پیش خود نشاند و گفت مارا از محمد رسول اللہ خبر دہ کہ کجاست خالد واقعہ از سر گفت کہ من نیز ہمراہ بودم و راہ غلط کردہ ام و با بیجا بہت در شما اقدام و اساعت ہمت جبرائیل علیہ السلام بر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل شد و گفت ہرچ میدانی کہ خالد کجاست و چہ شد در تمامی شکر تفحص کرد اورا نیافت و از ہمت جبرائیل علیہ السلام پرسید کہ کجا باشد ہمت جبرائیل علیہ السلام جواب داد کہ در فلان وادی است و انی مقدار شکر را مسلمان کردہ است حضرت علیہ السلام ہمہ اساعت پیک بجانب او فرستاد و پیک ہوس توشہ ہم نگرفت و حکم خدای کریم ہمدان روز پیش خالد رسید و پیغام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم نمود و خالد و بادشاہ مع تمامی شکر روان می شدند چون قریب رسیدند حضرت ایشا را قریب خود نشاند و مرحبا و تملطف بسیار کرد پس حضرت گفت کہ الحمد للہ کہ از نسل ولید خالد پیدا شد کہ دین مرا روشن کند و آمدہ اند

سوال یکم شد خالد کہ ول
مقدور کردہ و از تعلیم حضرت
۳۳
بہشت چہ بود و رفتی
خداست

که در هنگام خلافت امیر المومنین حضرت ابابکر الصدیق رضی الله عنه شش هزار شکر را
 مسلمان کرده بود پس نیت خاص الاخص انبیا برین جمله است که تمامی خلق بوحدا نیت
 الله تعالی و با و امر و مہیات او مقرر باشند و ایمان بر پیغمبران و آنچه بر پیغمبران وارد
 شده است آورده باشند و باید خلق تحمل بگردند تا ایشان ایمان آرند و بعد از
 سمری گرفتار نشوند **امی عزیز** چون ایمان **مرہ** السورہ رسالت مصطفی صلی اللہ
 علیہ وسلم آوردی شاید کہ ایمان را عزیز داری و شرفیتر و دوستتر از جان و زن و فرزند داری
 و عصمت و بقاء او در چهار چیز است **اول** بیافتن ایمان شاد باشد بیشک و یقین داند
 کہ ایمان همین است کہ ہر کہ در حکم او درآمد در پیچان جان و مال و فرزندمان و از گمان
 بد کردن و او را بناحق رنجانیدن و امان در آید و دران جهان از عذاب ابدی
 خلاصی یابد و بہ بہشت پر نعم و بدیدار عظیم حق جل و علی مشرف گردد و از برکت
 ایمان و و حکیم ترسناک بودن از زوال ایمان اینچنین نعمت کہ نجات ہر دو جهان
 است پس زبان را از گفتار کفر نگاہدار و چنان کہ در **وسور القصاص** است کہ
 اگر کسی مسئلہ شریعت شنید کہ شمن بہشت **لا اله الا الله محمد رسول الله** است و یا شنید
 کہ سبب گناہ اندک خیر شایان سقر شود و سماع گوید اگر اینچنین است ما را غم نیت
 و یا طرب نیست کا فر گردد و نیز اگر کسی مسئلہ شرعیہ کرد سماع گفت کہ باین کار کہ
 میرسد کا فر گردد و نیز اگر کسی مسئلہ بطریق و عطا گوی کہ چنین نعمت ہائے بہشت اند
 و یا چنین عذاب ہائے سقر و او گفت کہ ازان جهان کسی نیامدہ است کا فر گردد و زیراکہ
 بکتب آسمانی ایمان نیامدہ باشد و نیز مومن ہیفت چیز اند اگر یک از ایشان را بگوید
 گفت **قولا و فعلا و اعتقادا** کا فر گردد چنانکہ گوید اگر فلان خدا سے جہاں گردد و یا
 فرزند خدا گردد و دام خود از و سے بستانم کا فر باشد و یا فرشتہ را منکر شود و یا
 دشمن دارد چنانکہ گوید کہ دیدار فلان بر من چون عزرائیل و یا منکر و نکیر را بد گوید
 و یا خازنان دوزخ را بد گوید و دشمن دارد کا فر گردد و زیراکہ ایشان ہر چه سے کنند
 بفرمان رب العزت میکنند پس گو یا کہ بکلم حق راضی نباشد و یا گوید آنچه در کتاب ہاست ہمہ دعو

خالد در هنگام خلافت
 حضرت ابابکر الصدیق رضی
 اللہ عنہ شش ہزار شکر را
 مسلمان
 کرده بود و نیت خاص
 انبیا علیہ السلام
 و عصمت و بقاء ایمان در چهار
 چیز است اول بیافتن ایمان
 شاد و دوم ترسناک بودن از
 زوال ایمان خود و شایان

بہشت ہائے بہشت

و افسانه است و عالمان از سیاهی گویند و در ویش از علم باطنی و مفید است و در ویش
 و عالما از قدیم الایام دشمنی است کافر گرد و زیرا که عالمان از کتاب گویند پس گویا
 که بکتب عداوت کرده باشند و اگر بنمبران را بزرگ و افضل از همه خلق و ملک و از اولیا
 ندانند کافر گرد و چنانکه بعضی عوام که خود را پیشوا سے خلق دانند و باین حدیث چنگ می
 زنند که **الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ** با فتراد و رفع و گمراهی معنی حدیث به تحت لفظ
 بمریدان بیان می کنند و ولایت خود را افضل از نبوت مہتر موسی عم و غیر ذلک میدانند
 و خود را و مریدان خود را از دائرہ شریعت و ایمان بیرون می آرند و در مدعہ کفر و طاقت
 گردند و خبر ندارند چنانکه در رسالہ **عبد اللہ کافعی** آورده است کہ چون شیطان
 شیخ عامی را در خلوت یا بدخندہ و شادی سے کند کہ بسبب این خلوت و
 را کافر سازم و صراحی را در دست سے گیرد و دوران بول سے کند و گنبر سے
 اندازد و میبرد و و سے را سے گوید کہ مہارک باد ترا این مرتبہ و ولایت کہ این
 کلاب خوشبوی بہشت است و بعضی دیو و پری را مینماید کہ چراغها و دست دارند و مرغزارها
 و جایہا خوب کہ این منزل گاہ شہادت و بہشت و بعضی دیو و پری را بد و بنا بد بصورت
 حوران و بعضی بصورت پیر و عصا و دست و ایش از می آید تا او را بدان میل و عنبت
 شود آورده اند کہ شیطان عرش و کرسی و سبع سموات بد و نما مید کہ الحال از عرش گذشتی بلکہ
 یک صحنی را بد و نما مید کہ این خداوند جهان است آن شیخ جاہل بد و معتقد شود و گوید کہ
 خداوند جهان را دیدم پیش او سجدہ کند و شیطان او را گوید کار شما از ہتر موسی سم در گذشت
 زیرا کہ برو تجلی صفایتہ شدہ باشد و بر شما تجلی فایتہ شدہ است شیخ عامی بد و معتقد شود
 کافر گرد و معنی حدیث بظاہر از روی تحقیق این است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ولایت خود را از نبوت افضل گفته است زیرا کہ ولایت با دوست بودن و از خود محو شدن
 بود و نبوت اشیہار و دعوت خلق و طلب بخت و متعلقان با خلق است از یہتہ است کہ حضرت
 رسالت پناہ نماز تہجد را و شب بیداری بر خود فرض کرده بود کہ شب خلوت عاشقان است و وصلت
 محبوبانست بہرست اگر روز نیا پیش ز غوغا سے عرب بہ شب محرم عاشقانست بشہاش طلب

ست از نبوت
 ولایت بہتر

اما زوی حقیقتی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل از ملک مقرب
 و از خود که نبی مرسل بود خبر نداشت اما صوفیان ولایت را عبارات از وحدت ندانند که قبله واحد موجود
 که کو لا ک لا خلقت الا فلاک اشارت بدوست که راوستی و اجد را از ان جهت که خواهان او حلیه
 خلق شد قبله بود و موجود را جواز طفیل وجود و بی ثبات تا ظهور نور محمدی تا اسفل السافلین
 ظهور شد تر قبله بود و نبوت مراتب است که مذکور شد که چند کثرت مضطر شده بود بسبب آن که
 پانزده روز از دست حق منقطع شده بود چنانکه در مصباح العاشقین است که روزی
 اهل کتاب مشورت کردند و عالمان را جمع کردند تا پیش حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام روند
 و چهار مسئله از او پرسند اگر دور گفت و دور نگفت پنجم است والا فتر اگو است نفوذ باشد منها که
 فتر اگویان و گمراهان از روی دیگر نیز می گویند چون پیش حضرت آمدند و گفتند که اگر شمار
 خدا پند بگویند که قصه مترفع و دقایق کون بود و مثل و مانند روح چیست بجا گو و قیامت
 که خواهد شد حضرت بی توقف گفت فردا بگویم و انشا الله در میان نه آید و پانزده
 روز مہتر جبرائیل علیہ السلام از رب العزت بنامد و حضرت زنده پوشید و بد گوشه رفت و
 می گزیت و کافران هر روز می آمدند و یک دیگر را می گفتند که خذ لہم اللہ کہ
 این مرد پنجم نبود اما خدا می وے را بگذاشت و بد شمنی گرفت و شرم نداشت
 کہ دعوت پنجمی می کرد خاک و دین ایشان باد بعد از پانزده روز مہتر جبرائیل دم
 آمد و گفت چنانکہ از مشرق تا مغرب برات خود را گسترانیده بود و در خبر است
 کہ نبی و سہ بار مہتر جبرائیل علیہ السلام بصورت خود بان عظمتی کہ او داشت حضرت
 رسالت پناہ صلی الله علیہ وسلم را و کفار مکہ را نماندہ بود و در اوقات دیگر بصورت
 یار سے می آمد کہ در آن مجلس حاضر بود و اکثر بصورت وحیہ کلی رہا می
 و بیامد و گفت بسم الله الرحمن الرحیم وَالضُّحٰی وَاللَّیْلَۃِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّ عَلٰکَ رَبُّکَ
 وَمَا قُلٰی وَفِیْ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ الْاَوَّلٰی سَالِمٌ یُّسَیِّ یا محمد خداوند تبارک تعالی تحفه در
 لطیف الود و دے رساند و ششم یاد کرده است بوقت چاشت یعنی بر دشنامی روز
 و تبارکی شب تار یک چون تار یک شود یعنی از شب تار یک روز

عاشق علی بن ابی طالب
 و از خود که نبی مرسل بود و خبر نداشت اما صوفیان ولایت را عبارات از وحدت ندانند که قبله واحد موجود
 که کو لا ک لا خلقت الا فلاک اشارت بدوست که راوستی و اجد را از ان جهت که خواهان او حلیه
 خلق شد قبله بود و موجود را جواز طفیل وجود و بی ثبات تا ظهور نور محمدی تا اسفل السافلین
 ظهور شد تر قبله بود و نبوت مراتب است که مذکور شد که چند کثرت مضطر شده بود بسبب آن که
 پانزده روز از دست حق منقطع شده بود چنانکه در مصباح العاشقین است که روزی
 اهل کتاب مشورت کردند و عالمان را جمع کردند تا پیش حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام روند
 و چهار مسئله از او پرسند اگر دور گفت و دور نگفت پنجم است والا فتر اگو است نفوذ باشد منها که
 فتر اگویان و گمراهان از روی دیگر نیز می گویند چون پیش حضرت آمدند و گفتند که اگر شمار
 خدا پند بگویند که قصه مترفع و دقایق کون بود و مثل و مانند روح چیست بجا گو و قیامت
 که خواهد شد حضرت بی توقف گفت فردا بگویم و انشا الله در میان نه آید و پانزده
 روز مہتر جبرائیل علیہ السلام از رب العزت بنامد و حضرت زنده پوشید و بد گوشه رفت و
 می گزیت و کافران هر روز می آمدند و یک دیگر را می گفتند که خذ لہم اللہ کہ
 این مرد پنجم نبود اما خدا می وے را بگذاشت و بد شمنی گرفت و شرم نداشت
 کہ دعوت پنجمی می کرد خاک و دین ایشان باد بعد از پانزده روز مہتر جبرائیل دم
 آمد و گفت چنانکہ از مشرق تا مغرب برات خود را گسترانیده بود و در خبر است
 کہ نبی و سہ بار مہتر جبرائیل علیہ السلام بصورت خود بان عظمتی کہ او داشت حضرت
 رسالت پناہ صلی الله علیہ وسلم را و کفار مکہ را نماندہ بود و در اوقات دیگر بصورت
 یار سے می آمد کہ در آن مجلس حاضر بود و اکثر بصورت وحیہ کلی رہا می
 و بیامد و گفت بسم الله الرحمن الرحیم وَالضُّحٰی وَاللَّیْلَۃِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّ عَلٰکَ رَبُّکَ
 وَمَا قُلٰی وَفِیْ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ الْاَوَّلٰی سَالِمٌ یُّسَیِّ یا محمد خداوند تبارک تعالی تحفه در
 لطیف الود و دے رساند و ششم یاد کرده است بوقت چاشت یعنی بر دشنامی روز
 و تبارکی شب تار یک چون تار یک شود یعنی از شب تار یک روز

تار و قیامت بالا میکشند و کلائی ہر فرشتہ چندانست کہ یک پراو در آسمان زمین
 بگنجد چون دوزخ را باین زمین نزدیک کنند و شرارہ او چون سراسے بسے کلان دروا
 پا نصدا مال راہ دارد و آواز زبانیہ او چون آواز خرد گوش ہر مکسے رسد و پانصد
 سالہ راہ بعضی را زبانیہ دوزخ سے گیرند و از ششم خدائے چون دیک مسین میجو شد و از
 آواز آتش آواز یک دیگر متنازع میشوند و باز ہم سے زند و آسمان از بالا بشگافند و چون گل
 سخی گردد و مانند رخن گداخته گردد و موی کو دکان از ہیبت سفید گردد و ہتر ابراہیم علیہ السلام
 در یک دست ہتر اسماعیل و در دست دیگر ہتر اسحاق ہر دو دست را گرفته باشند و ہتر موسی
 ہتر یونس صلوات اللہ علیہ یکدیکر دست گرفته باشند و ہتر عیسی و بی بی مریم نیز دست
 یکدیکر گرفته باشند و چون در آن روز قیامت کہ خدا تعالی آن روز را عظیم خواندہ است
 شاید و ہولہا را و معاینہ کنند ہمگی از یکدیکر دست بکشند و بہ ستون عرش چنگ زنند
 و ہر یک گویند نفسی نفسی مگر حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام در آن روز امتی امتی گوید
 و چون یار از یار و فرزند از مادر و پسر از پدر و پیر از مرید و زن از شوہر ہر ہمہ ہزار
 و النعراہ بنمایند و فرشتگان عذاب شعلہا را آتشین بردست گرفته پیر و مرید را یکجا کنند
 و گویند کہ چرا دعوائے باطل کردید کہ پیر خود را و پیغمبر گفتید و تجلی شیطانی را تجلے
 ذاتیہ و صفاتیہ سے گفتید و سخن علم و علما را قبول نکردید ایشان گویند کہ ما طالب دیدار
 و نجات بودیم و ہمین شیخان و پیران ما را گمراہ کردند و بعضی بایان ضامن سے شدند
 کہ ما شیخ زادہ و پیر زادہ و ستیز زادہ ایم چون ما را دیدی نجات یافتی بلکہ تکلیف عبادت
 از میان برداشت و ہر باطلے کہ پیش ایشان سے کردیم و سے گفتیم ما را منع مینکرد پس
 پیران را گویند کہ شما چرا چنین پیری و پیشوائی سے کردید کہ بندگان حق را و امت محمدی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم را از راہ راست کہ شریعت محمدی است بیرون میکردید از زمان پیران گویند کہ
 چون ایشان را بطریق جہم جاہلان پیش آمدند ما نیز چیزے از شرم خود میفہیم و بعضی از یکدیکر
 منکر شوند کہ پیر و مرید نہ ایم چون خدا سے علیم و عذیم است حکم کند کہ ہر ہمہ را یعنی
 پیر و مرید و شیطان را در دوزخ اندازید و آن کہ پیران کامل اند و مریدان خود را

خود را در متابعت حضرت رسول علیه السلام مستقیم داشته اند و روز قیامت در
گرمای قیامت استاده شوند که گفته اند آفتاب را بشوده روی ست الحال در چهارم
آسمان ست و یک وی بجا نبست و پیش این یک روی هفتاد و حجاب برفست
که پیش رو آفتاب می رود و اگر نه تمام عالم را بسوختی و در آن روز زمین دیگر
میفرشید که آن زمین سفید باشد کما قال الله تعالی یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غِلْظًا وَرَخًا
و آن روز آفتاب را یک نمره وار بر زمین نزدیک کنند و هر همه رویهای آفتاب
را پایان کنند و فرس را چندان عرق پیدا شود که ششاد شتر نشنه اگر خورد سیراب شوند
و هفت طایفه بر سر عرش باشند چنانکه عالمان عال و امیران عادل و آنکسایکه شرب و
و صدایت از قرآن بخوانند و مؤمنان حی و کسی که خدمت علماء کنند و کسی که در خرید و
فروخت خود را فریب دهد و کسی که بر زنا قادر شود و از ترس خدای عزوجل دور شود و
روزه داران بیض و استغفار گویان در وقت سحر و بر اثران بهشت سوار باشند در آن
روز پیران کامل را فرمان شود که در زیر عرش روید ایشان گویند مریدان مایان ایمان
بخدا و رسول آورده بودند و امرو بنی را قبول کرده بودند اما بسبب گناهان در دوزخ
روند الهی بجا به بخش فرمان شود که ایشان گنهگار بودند همه را بدوزخ فرستم پیران کامل
در آن وقت سوگند یاد کنند که مایان به بهشت نرویم تا مریدان خود همراه خود به بهشت نبریم
چنانکه در کلام مجید فرموده بودی قوله تعالی یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْ مَوْلَیْ شَيْئًا وَلَا هُمْ
یُنْصَرِفُونَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ که در روز قیامت یاری را از یارهای دنیا
نماند و از عذاب مگر کسی که ایمان آورده باشد حکم شود از حق تعالی که ایشان را
سلاسل در گردن و کمر اندازد و بسوخت بهشت کشید چنانکه در خبر است ع اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
یُسَوِّقُونَ إِلَیَّ الْجَنَّةِ سِلَاسِلَ اگر جمله ملائک در یک پله بچیند از جای جنانین
توانند و جمله مریدان بایشان بچینند و اگر در آمدن قیامت شکی آید که خواهد شد یا بگوید که قیامت
چونیشود کافر رود و اگر تقدیر نیکی و بدی هر و از حق نداند کافر شود و اگر بعد از مردن زنده شدن رحمت
نداند کافر شود و سیوم شرط از شرایط بقای ایمان آنیکه دست زبان از سخنانیدن خلق نکاهد و دو
از آن که مبادا که سخنانیدن خلق خدا را حلال اند کافر شود و حینا که

Marfat.com

تقاضاست کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ رونے بندہ او بی ادبی و بی
فرمانی کرد حضرت امیر گوش اور بتافت باز گوش مبارک خود پیش غلام داشت
و گفت کہ گوش من نیز مال غلام گوش او کشید امیر گفت کہ بیشتر مال کہ از خدا میترسم
غلام گفت شما کہ خواہ من اید از خدا سے میترسید من چنانترسم گفت ترا آزاد کردم و
نیز از من سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک بدست بجای نشو
نشسته بود و کنیزک بآب رفته بود و روینا مد حضرت گفت نماز مرا ناوقت کردی اگر از
خدا نترسیدی باین مسواک ترا میزدم بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا گفت یا رسول اللہ خدای الطاف
میکنی کہ بمسواک ویرا پیچ المی نزد حضرت گفت یا حمیرا اگر بمسواک بزخم سوگند بخدا
تا حساب نکند پرہشت راہ نہدی بی بی در گریہ شد و ہر دو چندان گریستند کہ بہوش
شدند و ایضا بزرگوار سے بود پس رک خورد در کنار داشت از غایت دوستی از کنا
خود جدا نمیکرد روزی نشسته بود و کنیزکش آمد و سیخ در دست داشت و بر صاحب خود
دست دراز کرد سیخ از دستش افتاد و بہ پسک رسید پسک در سیخ کشیدہ شد در حال افتاد
و بمرد کنیزک از انجا بزمن افتاد و بہوش شد صاحبش برخواست و سر کنیزک را در کنا
گرفت و پسر خود را ہما نجا بسیخ کشیدہ ماند تا مردمان دیگر آمدند و سیخ را از پسش کشیدند
چون کنیزک بہوش آمد گفت چہ حال بود کہ بہوش شدی کنیزک گفت از ترس شما
کہ در حق ما چہ خواہید کرد صاحبش گفت ترا آزاد کردم و از من مترس نہیرا کہ تقدیر خدا
بود کہ فزہ زیادہ و کم نمیشود و ایضا گفتہ اند کہ بزرگوار سے بود غلام خود را از
سبب بیفرمانی طباطبائی چند روز باز ب غلام گفت کہ تو نیز مارا طباطبائی بزن تا برابر شویم غلام
گفت کہ غلام را از رون خواہد عارت گفت من نیز صاحب دارم و از از رون او میترسم
غلام گفت شما از رون صاحب خویش تنگ نہاید از ہیبت بزرگ زمین افتاد و جان را
بحق تسلیم کرد آوردہ اند کہ غلام سیاہ در پیش او لیا آمد و توبہ کشید و آن بزرگوار
گفت برو ہر گز از بنجائندہ ازو سے طلب بخشش کن تا ترا ہم بہ بخشد آن غلام ہچنان
کرد ناگاہ بجای رسید و بہوش شدہ افتاد چون بہوش آمد پرسیدندش کہ حال چہ بود

گفت

قصہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر کنیزک رحم کردہ بود

۲

از کنیزک کہ بہوش شد و سیخ را از دستش افتاد و بہ پسک رسید

قصہ بزرگوار کی کہ غلام خود را بسبب دن معذرت کردہ

عذاب خدایتعالی مستحق
رحمت واسید رحمت افزان
پیدا می شود ازین مردودات
ایمان "

فصل چهارم در شرایط بقای ایمان
شرط دیگر ایمان بجا آوردن
چین چو در کتاب مسطور است "

۴۴

گفت حکم پیرا بجای آوردم و درین جا نگه خردی را چند چوب زده بودم بیاوم
آمد که بخشش از که جویم و کل از که خواهم و هم از اینجا گفته اند که جوانی در پیش پیر تو بر
کرد چون از جانب پیر بازگشت باز پیش پیر آمد و گفت در وقتی که گناه می کردم
خدایتعالی میدید پیر گفت ای غافل تو ندانستی که خدای عالم ستر و اخفی است
گفت وای بر من که پیش اینچنین خدای گناه می کردم نفسی سرور آورده و جان
بحق تسلیم کرد و بعضی گفته اند که حکم ایمان خوف و رجاست و ایمان تعلق بهر دو دارد
چنانکه گفته اند: الْخَوْفُ ذِكْرُ وَالرَّجَاءُ أَنْتَى يَتَوَلَّدُ مِنْهُمَا حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ بیست
مرغ ایمان را دو پر خوف و رجاست + مرغ بے پر را پرا شدن خطاست چهارم
سبع شرایط مشهوره ایمان را بجا آوردن شرط بقای ایمان است - اول هستی خدا
را و بهشت و دوزخ را بغیب باور داشتن دوم علم غیب را خاصه حق تعالی
دانستن سوم با اختیار خود ایمان آوردن چهارم حلاله های خدای را حلال
اعتقاد کردن پنجم حرامهای خدای را حرام اعتقاد کردن ششم بر حمت حق تعالی
امیدوار بودن هفتم از عذاب او ترسیدن و تفصیل ایشان در رساله عصمه الایمان بیان
کرده ام و اینجا از برائے آن گفته شد تا اگر یکی از ایشان منکر شود و بجا نیار و ایمان را
زوال پذیرد و اما دانستن حلال و حرام هم همت ایمانست که کثرت و قوعها و انان عینها
غافلون - قوله علیه السلام الْوَيْلُ لِلْجَاهِلِ مَرَّةً وَلِلْعَالِمِ سَبْعِينَ مَرَّةً زیرا که عالم
را بر میزدین از شبهات و بدعات و مباهات که در نظر جاهل تبیح نماید لازم است
تا در متابعت ایشان عامه خلق در ضلالت نیفتند لقوله علیه السلام ضَلَّ عَالِمٌ ضَلَّ
عَالِمٌ چون عالم در بعضی امور که بعضی مباح گفته اند امید عا میان در گذرند و در حرام
افتند و حلال دانند کافر گردند چنانکه در مجموع خانی معاملات آورده اند که هر که شیره
جو و گندم و برنج و ارزن را بخورد و حلال داند کافر شود و اگر نمز بخورد و چون شلیده
انگور که نهید تا کف پیدا کند و مست کننده شود و یا مویز و خرمای و نیشکر شی مست کننده عا
شود زیرا که این را مطلق حرام دانسته باشند و در آن شبهه حلال آرد و حال آن که حلال

عالم انوس باوادی
دو فرخ عالم را بهت بیکار
عالم را بهت و بار "

عالم را بهت و بار
عالم را بهت و بار
عالم را بهت و بار

عالم را بهت و بار
عالم را بهت و بار
عالم را بهت و بار

فصل فی تعظیم البیت و مسجد نبوی

مسجد نبوی

۲۵

سلامتی از آفات و بیماریات و در آن
باید بایمان و برائت از کفر و فسق
و عبادت حق تعالی و عبادت خداوند

نخده فقه را حلال دانند کافر شوند و من ما خود با شتم و شینم سُفیان ثوری قدس سره الغیر در پلوان غیری سے رفت ناگاہ پایش بلغزید و در زراعت غیر رسید باقی آواز داد کہ لے ثور نعلین در پائے چگونه در پلوان دیگران میرفتی و نیز روزی پائے چپ در مسجد اول نہاد برے دخول باز آوازے شنید کہ یا ثور و نام او ابو سعید بود بعد ازان لقب خود را ثوری کرد و آورده اند کہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ رضی اللہ عنہ پائی چپ در مسجد برای درآمدن نہاد و از برے کفارت برده آواز داد کہ پس در وقت دخول مسجد پاپہارا از نعلین بکش و بدامن پاک کند بعد ازان در مسجد نہد لقلست کہ روزی در وقت خلافت امیر المومنین مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ از اصحاب آمد و پائی از نعلین کشید و بنگ دروازہ مسجد بایزید مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ گفت اگر بروی من مالیہی بہتر ازان بود کہ بنگ مسجد مالیہی پس باید کہ چون در مسجد در آید بنید کہ در مسجد اگر کسانی باشند کہ مشغول بذکر و تلاوت قرآن نباشند و سنتی با مداد و یا پیشین نگذارند باشند سلام بگوید و اگر کسی نباشند سلام برین طریق گوید السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ و

تحت مسجد بگذار و دو رکعت در رکعت اول بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی یک بار و سورہ اخلاص سہ بار و دو رکعت دوم بعد از فاتحہ اخلاص سہ بار و بعد از فراغ روقبہ بذکر و یا تلاوت مشغول باشد و ما دام کہ در مسجد است بہ نیت اعتکاف باشد اگر چہ یک ساعت باشد و سخن و دنیاوی نکند کہ گفتہ اند چون سخن و دنیاوی کنند از دہن ایشان گندہ نوسے در مسجد پراگندہ شود و فرشتگان از مسجد بیرون آیند و بحضرت رب العزت بنالند کہ مایان را از بیت مبارک بیرون کشیدند از حق تعالی ندا آید کہ صبر کن سید کہ تا مکافات شما در روز قیامت از ایشان بگیرم و در خبر حضرت کہ توبہ چہار کس قبول نہ افتد سہ کس سخن کنند دنیاوی در مسجد دوم کسی کہ در حالت مجامعت و بول و غایط و استنجا سخن کند

برگردد و بر آن حرف اندازد و در دل اندیشہ کرد کہ حق غیرست بازگشتنا می کرد
 و دست پیش برد کہ چہ سہل است چون خاک بسروک گرفت ہاتھے آواز داد
 کہ باش چون سہل دانستی در قیامت مکافات یابی کا تب از ہول آن بہوش شد و کما
 سسرے برآمد و سرش را در بغل گرفت چون بہوش آمد پرسید شہ کہ حال چہ بود
 واقعہ را باو بازگفت صاحب دیوار نیز در گریہ شد گفت ترا بخشیدم و آن درہ
 علما را معلوم ست پس برای استنجا از ملک و دیوار غیر کلونے نگیرند اگر گرفتند باز
 در اینجا اندازند و از ملک غیرے چوب برائے دندان نگیرند و آوردہ اند کہ
 روزے حضرت مرتضیٰ علی رض با خاتون جنت بی بی زہرا رضی اللہ عنہا حکایت
 از داماد ہتر سلیمان میگرد کہ در وقت کار خیر و خیر داماد خود را تلبے دادہ بود کہ
 تمام تاج را بگو ہر شب چراغ مکل کردہ بود کہ ہر یک گوہر از نشان خراج ولایت می
 آید و خاتون جنت غمگین گشت و دانست کہ مگر حضرت علی رض در دامادی پدر من
 چہ چیز نیافتہ ست از مال دنیاوی پس از نیجت بجا حکایت اوسے کند و ازین
 اندوہ در خواب بے فت ناگاہ جمال جہان آراے پدر را در خواب دید و گفت
 ای جان پدر حوران بہشت و من و مادر تو مشتاق لقاے تو شدہ ام شاید کہ
 از دار الفنا بدر البقا دین ایام رحلت نمایی چون از خواب بیدار شد حسن و حسین
 رضی اللہ عنہما را در پیش خود خواند و در روے ایشان سے دید گاہ خندہ سے کرد
 و گاہ گریہ سے کرد چون مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ آمد حالش چنان دید گفت اے
 خاتون جنت گاہی خندہ میکنی و گاہی گریہ سے کنی اینچہ حال ست بی بی گفت کہ
 من در خواب چنان دیدہ ام چون دیدار و لقاے جمال پدر و مادر و لقاے ایشان
 خواہم دید از فرحت میخندم و چون جدایی جگر گوشگان بیاوم آید از غم سے گریہم
 و چون بی بی وفات یافت و دفن کردند بشی علی مرتضیٰ اورا در خواب دید کہ مضطرب
 فرمود کہ یا خاتون چرا مضطرب و دلگیر است اوہ گفت سوزن از ہمسایہ آوردہ بودم از برای
 دوختن جامہ کہنہ خود چون کہنہ را دوختم در فلان گوشہ دیوار خلایندرہ ام و پارہ

و باز گشته با و ندادم مرا به بیشت راه نمیدهند چون حضرت علی بیدار شد آن سوزن
را یافت و بصباحش رساند شب دیگر در خواب دید که در قصری از قصرهای بهشت نشسته است
و حوران در پیش او صف زده استادان خدمت یک زن از زنان دنیا وی نیز در خدمت
خاتون جنت استاد بود مرضی گفت که یا خاتون بهشت این زن کیست گفت این همان دختر
همتر سلیمان پنجم است که شوهر او را شرافت میکرد و بعد الغرض چون فروای روز قیامت شود علم
حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم که هفتاد ساله راه باشد استاد کنند و جمله ملکوت در جنبانشند
از جای جنبایش نماند پس ما تفسیر از غیب آواز دهد که خدای عزوجل امر میکند که شیر من در دنیا
ز قوت خود کس ننموده بود و این زمان علم پنجم علیه السلام برگرد بسبب مادی وی مرضی علی یک
دست بر علم زند چون گلدرسته بردارد و جمله صلحا و علما بر آن علم باشند هر یک مانند گوهر شبنم بدخشند
داما دهمتر سلیمان هم تاج دنیا وی وفائی یافت و شتاب علم مصطفی در عرصه عرصات یابید و گوهر
شبلیغ در اندرون باشند و از شرط گذرانیده باشند پس ای عزیز جهل و کوشش تمام باید نمود در طلب علم
که عالم از ذره گنه احتراز کند و اگر در ان افتد و حرام داند کافر نشود و جاهل از ذره مناهی قولاً و فعلاً و
اعتقاداً بخیر نباشد و جهل در اسلام حجت نیست پس بحال دانستن او کفر بود و در خبر است که
گناه بزرگ اگر همیشه یاد دارد و ارباب آن از عقوبت حقارت تاک بود آن گناه خورد و شود تا بصبح
رسد عفو شود و اگر گناه خورد را فراموش کند و خورد و اند بزرگ میشود تا بکبیره رسد پس از نهیت
پنجم مردم فرمود فضّل العالم علی العابد کفّضنی علی امّتی لأنّ العلماء سراج الدین و ایضا قال مم
منّت جبرائیل عن فضيلة العلماء قال هم سراج امتك في الدنيا والاخرة وحى الله الى نبيه محمد
العلماء اهلي وعيالي وسائر الناس عبدي وما لهم مالي على عيال فله الجنة ولا ابالي ومن مالي على
عیالی وله النار ولا ابالي وقوله مم من كان في قلبه نذرة من بعض العلماء يتقى في مهم دهن
طویلاً قلست که در زمانه هارون الرشید ارکان ولایت ها و مجاهد کردند که تمام ایمه خزان
بر علماء صرف میکنی و باین طایفه در ایشان که مستقبل قبله نشسته اند و در عبادت حق تعالی
مشغول اند و علاقه از خان و مان بمیدانند میل کم داری او گفت که استحکام دین نبوی و قوام شریعت
مصطفوی و احکام عقاید یقینی بعالم است و عالم هر چند که بعمل باشد چهل کس بشفاعت می پریشان

در بیان این امر

و عابد اگر چه در متابعت عالم باشد نهاده بهشت رود والا بدین فرخ لقوله علیه السلام
 شَفَاعَةُ اَرْبَعَةٍ لَفَرَحٌ اَوْ لَمْ اَوْ لَمْ لَا يَنْبِئُ عَنْهُمْ اَللّٰهُ ثُمَّ اَلْاَطْفَالُ لَا يُوْنِسُ رِيسُ اَرْكَانِ
 دولت گفتند بیاید که امتحان کنیم یک شخص را در میان زجابه در آورند و آن زجابه بیکل
 آدمی درست اندام راست کرده بودند و مانند آن زجابه های رعن و آتش کرده
 بودند چون شب شد آتش در و زد پس تمام از ستر پاست یک نفر می نمود و آن شخص را گفتند
 که در صومعه فلان عابد برو و امتحان کن چون آن شخص در صومعه درآمد تمام صومعه پر
 نور شد عابد از جای بر حست و گفت مَنْ اَنْتَ آن شخص گفت اَنَا جِبْرَائِيلُ گفتم شمارا
 مراتبه پنجمی شد زیرا که ریاضت بسیار بجا آورد و مشقت تمام کشید بدین حال حکم
 باری تعالی غراسمه بر اینست که شما پنجمی شوید و من جبرائیل ام هر مجزیه که از شما خلق می
 خواهند من بر شما خواهم آمد و با تمام خواهم رسایند شما باید که فردا دعوی پنجمی را
 بکنید و دعوت نماید عابد گفت اگر فردا شما نیاید من چگونه خواهم کرد گفت روا باشد
 که جبرائیل هرگز دعوای نرفته است عابد قبول کرد و آن شخص با کرام تمام از صومعه
 بیرون آمد باز پیش عالمی رفت که بغیر از فرض خدا هیچ نوافل بجا نیاروده بود و شب
 بفرغت خواب میکرد چون در پیش او رفت از انگشت پایش کشید عالم به هیبت بیدار
 شد و خانه را پر نور دید کلمه تحمید گفتن آغاز کرد و دید که از پیش او می رود و گفت کیتی
 آن شخص گفت منم جبرائیل که تو پنجمی شدی و حق تعالی در دوس فرستد که شما علم
 بسیار کردید بحال باید که پنجمی قبول کنید عالم گفت که ای ملعون بعد محمد بن
 عبد الله کسی را پنجمی نیست دست بر چوب برد و سقط شد گفت و خواست که چوب
 بر سرش کو بد آن شخص از پیش او گریخت در خانه خود آمد و چون روز شد پادشاه
 و ارکان دولت آن شخص را در پیش خود خواندند و پرسیدند واقعه باز نمود
 همه ارکان دولت و پادشاه امام یوسف را پسندیدند که عابد کافر شد
 زیرا که این مقدار ندانست که بعد از محمد صلی الله علیه و سلم پنجمی دیگر نباشد و عالم
 ایمان خود را بسلامت برد پس معلوم شد که استحکام شریعت محمدی بعالمان

خاست چهار فرقی است چنانچه در حدیث است

۵

درین فقره فضیلت عالم بر جاهل که عابد یکفر رسیده و عالم جان خود محفوظ داشته

لله شفاعت چنانچه
 از آنجا که این است
 عالم را از این است
 است بر این است
 شفاعت عالم

در بیان خانواده پاک چهارده اند

۵۲

ذکر شہد جلال بختاری

و سوار میشد چون من امروز نظر کردم نتوانست زنجیر را پایان کردن لذت من چون
لنت کرد مش گم شد و گفته اند که بعد از وفات بغیر اذن و اهل خود را پیر و پیشوا
خلق کرد و بسیار جمال را از دین حق بر باطل انداخت و معتزل کرد از انجمله مریدان
عبدالواحد بن زید و حبیب عجمی را اذن داده بود که بنح خانوادہ از عبد الواحد بن زید
پیدا شد اول زید و دوم فضلیہ کہ فضیل بن عیاض دارد سیوم او ہمیشہ چهارم ابو ہریرہ
پنجم حشیشہ کہ تعلق بمبشاد دارند و نہ خانوادہ از حبیب عجمی پیدا شدہ اند چون عجمیہ دوم
داوید سیوم کہ چہنہ چہارم مقطیہ پنجم فردوسیہ کہ تعلق بجنید بغدادی رحمۃ اللہ دارند
ششم عباسیہ کہ تعلق بجواہر عثمان مغربی دارد ہفتم سہروردیہ کہ تعلق بشیخ ابو نجیب
سہروردی دارند ہشتم کہرودیہ کہ تعلق بشیخ نجم الدین کہیر دارند نہم ستاریہ کہ تعلق
بہ عبداللہ ستاری دارند **تھامست** از امام حسن بصری رح کہ ہر کہ بغیر اذن پیر کامل
ارشاد خلق کند ضال و مضل باشد و این چہار دہ خانوادہ بر حق اند و ہر یکے بعض
یک و بعضی تا چہارتا پنج کس را مرید میگرفتند این کہ ہجوم و جماعتی مردمان مے
روند و پیر مے گیرند و پیر میگویند کہ شما را چہیز سے ینما یم از طوار و الوار گویا کہ ہمان پیر
او ہمان نیست بلکہ شیطانست کہ ایشانرا از راہ حق بر باطل خواہد انداخت و در مضلت اندازند
چنانکہ روزی امام حسن بصری رضی اللہ عنہ مرا صاحب خود را گفت کہ شما مثل اصحاب رسول خدا
مستند ایشان خوشحال شدہ اند امام گفت بریش و فشنگہ از روی عمل کہ اگر شما ایشانرا دیدہ
بودید ہمہ را دیوانہ میدانستید بسبب آنکہ از جملہ تعلقات دنیاوی منقطع شدہ بودند
اگر ایشانرا شما را میدیدند ہمہ را کافر مے دانستند و نیز روزی کسی امام را پرسید
کہ امام مسلمان کیست گفت مسلمانان در زیر خاک خفتہ اند و مسلمانانی در کتابست
تھامست کہ روزی امام بر قبر مرید خود شستہ بود و گریہ مے کرد و گفت
اے یاران ہر کسے این گور را گور خود بنامید از میان کسے گفت کہ آری
خواہد آمد امام رضی اللہ عنہ گفت لابل ہر چہ آمدنی نہست آمدہ پندارید مر
ہمہ خندان گریستند کہ آن خاک اگلا بہ کردند اینست طریق مریدان از بنجاست کہ

سید جلال جانیان بخاری ثانی که پیراست در روضه حضرت رسالت پناه صلی
 علیه وسلم نشسته بود که بالا کبوتری آمد از روضه مبارک میگشت حضرت ایشان
 میگفتند ای درویش من ادب بنشین چون بنشست شیخ فرید عطار بود از گفته
 سادات دل تنگ شد حضرت گفت که یا شیخ شما علم کرده اید یا نه گفت من سفید
 طلب دارم سید جلال بخاری رحمت الله علیه گفت گوی شیطان را دیدی شیخ فرید الدین
 گفت یک مرتبه دیده ام اگر آن باشد خواهد باشد حضرت ایشان گفت چگونه بود شیخ عطار
 گفت یک مرتبه دیده ام در الهانوز چهار مستوره سید زاده خواهران بودند بی بی نور
 و بی بی حور و بی بی قاج و بی بی شاه باز دختران بی بی تاج در باب هر
 اولیا بودند بی بی نور در بیست و نهم روز افطار میکردی من هم کمر بهت مردانه
 بستم که من نیز بدارم چون نظر کردم از چهار توده روز بیشتر رفتن نتوانستم روز چهارم
 علی الصبح رو بمشرق افتاده بودم و چون شعله آفتاب برآمد در میان او چیز
 سفید بود و آمد و در دامنم رفت تشنگی و گرسنگی از من برفت اما در دلم چندان کدورت
 و سیاهی بنشست که آنچه از علم بواطن و مراتب درویشان می دانستم از باطنم جمله
 رفت خواستم تا خود را در چاه آویزان کنم چون آویزان کردم آواز داد که
 کار تو بمراد آمد برای چون برآمدم هیچ سیاهی از دل من نرفته بود باز خود را
 آویزان کردم باز آواز کرد که برآ که باز برآمدم باز از خاطر سیاهی نرفته بود
 همچنان مدت شش ماه آویزان می شدم و مرا بیرون میکشید و بعد از شش ماه
 چون آویزان شدم باز آواز کرد که کار تو برآمد از اینجا برآ که گفتم من ملعون
 توانم چه میطلبی چون شناختمش باز دیگر آواز نکرد و آن سفید از دامن بیرون
 شد و در خاطر صفائی پدید شد تا پنجاه بواطن من چسبیده رفته بود باز آمد
 پس سید جلال گفت که سفیدی در عین سیاهی است زیرا که اگر شمار علم می بود
 شیطان روزه شما نمی شکست و در مدت شش ماه شمار فریب نمیداد
 و از روضه مبارک بالا نمی پرید که با کسی نهایت بالا می روضه بودی

پس شیخ عطار گفت که یاسید جلال شما که علم کرده آید شیطان را هم بکشد و دیده آید گفت
 دو مرتبه یک کرت دین رمان دیدم زیرا که چون من درون روضه شمرده آوردم
 از عقب کسی فریاد کرد و یاسید جلال بشما کارسے دارم من بفرست علم دریا فتم که
 در اینجا من محل که من زیارت روضه حضرت مے روم و مرا منع مے کند نباشد مگر
 شیطان گفت مے لغت الله چه کار داری و دیگر رونے دیدم که کلام الله در دست
 گرفته بود گا ہی پیدا میشد و گا ہی غائب گفتم مے لغت الله بکلام حق چه کار داری
 شیطان کلام الله را دوست اندخت و رفت بعد از آن حضرت خواجہ عطار در طلب علم
 مشغول شد ای برادر خوف این مبلغ باید کردن که همت را فدای علیہ السلام همیشه گریه میکرد و
 از گریه کردن نمی آسود و چشمان مبارکش و دم گرفت همت جبرائیل علیہ السلام آمد گفت
 ای او در یلذ بر سے چیست گفت از برای آنکه اگر مار از کار آخربیا گا باشد همت جبرائیل
 گفت که خدا میفرماید که اگر چندان گریه کنی که سنگ را بابت چشم بگدازی آگاه است
 کنیم و محمد آخر الزمان آید که از طفیل او جمله موجودات در وجود آوردم او را نه آگاهانم
 مرا با دو لام کارست یا از جانب راست بعد از خروج ارواح آواز آید کالینخافون
 و یا از جانب چپ آواز آید کالیشرون و نیز همت جبرائیل علیہ السلام چون بخایه
 جوی رسید چندان گریه میکرد که رخساره مبارک او ریش شد و چون افتاد هر دو طرف
 استخوان می نمود و همت ذکر یا علیہ السلام گفت که ای پسر من دعا کرده بودم که خداوند
 پسر ده که پنجم مرسل باشد و پیش ازین نام بنام او کسی نهاده باشد بفرمان
 خدا نام شما بجای نهادم و شما چندان گریه مے کنید که روز روشن بر من تاریک
 شد حال چیست گفت ای پدر جبرائیل آمد و گفت که میان دوزخ و بهشت اوی
 ست که مسافت او قطع نشود مگر بابت چشم همت ذکر یا علیہ السلام گریه کرد و گفت
 مے پسر گریه دراز شد مرا نیز گریه باید و رجا بیشتر از خوف باید لقوله تعالیٰ سُبْحَانَ
 رَبِّيَ عَمَّا يَشْرُونَ چنانکه حضرت رسالت پند صلی الله علیه وسلم با خداوند خود التماس
 کرد که یا رب العزت حساب امت من بدست من بده در پیش پیغمبران دیگر

بہ دور کو دیکھو کہ کس قدر غصہ ہے
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ
 ان کے دل پر یہ لکھا ہے کہ

رحمت شما امرور عاصیان را در کارست پس مارا چه غم از گناہ بسیارست
 آورده اند کہ وحی کرد حق تعالی بسوی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ یا محمد اگر
 تمامی خلق پیش تجلیترین مخلوقات باشد و خستہ خرم از و طلبید بدید یا نہ پیغمبر گفت
 یا خداوند خستہ خرم ما پیغم کار وے نباشد و بی تکلیف خواهد داد گفت منکہ ارحم
 الراحمین ام و کمال صفت غفاری من اگر گناہ ہر یک مقدار پری آسمان و زمین
 باشند چون در مغفرت و آید آسان تر باشند از بخشیدن خستہ خرم و اگر گناہ بندگان
 بنودی پس صفت غفاری ما ہمل بودی و اینچنین بذات پاک من روانیست
 کہ این معاد گفت خداوند اتو کہ بچندین عز و عظمت ما بچندین ذلت و فجوری
 عبادی میگوئی و اصناف بذات پاک خود میخی ازین شرف و بزرگی مارا دیگر چہ بہتر
 مارا ہمین اصناف پسندست و لا تقنطوا ہنوز بجائے خود باشد و در نصیر
 منیر در بیان این آیت است یا ایہا الانسان ما عرک بریک الکریم الذی
 خلقک فتوالت ہرگز گوارے گفتہ است کہ مارا خطاب شود کہ چہ چیز غرہ کردہ
 بود ترا جواب گویم کہ یارب کرم شما و کریم آنرا گوید کہ بخشد و منت نہ ہند و اکرم
 الاکرمین آنرا گوید کہ چون شخصی گنہگار را خطاب شود کہ فلان گناہ شما را بخشیدم
 پس مانند آن گناہ از تمام عالم بہ بخشید اسے برادر ہر خند گنہگاری با مید
 کرم او امیدوار باش کہ امن و ناامیدی بغایت ہر دو کفرست و چون ایمان
 را دانستی کمال او را باید دانست۔ در ذخیرۃ الملوک آورده است
 کہ ایمان را چارہ کمال است۔ اقرار و تصدیق و عمل بالارکان و متابعت رسول
 علیہ السلام و ہر کرا اقرار نیست او کا فرست و ہر کرا اقرار نیست و تصدیق نیست او
 منافق است و منافق بدتر از کا فرست کما قال اللہ تعالیٰ المنافقین فی الدار الاستقل
 من النار و این ہر دو طائفہ را جاوید در دوزخ باید بود برین اعتقاد باید کرد و ہر کرا
 اقرار و تصدیق بہت اتما عمل بارکان نیست اورا مومن عاصی گویند بقول ہمہ ال
 سنت و جماعت کہ ایمان زیاد و کم ہستے شود چنانکہ قرص آفتاب ہر چند

بدینکہ ناخشان و بدینکہ زبیرین اندر دوزخ پس عذاب ایشان از انقدر بیشتر باشد بچندین آنکہ ایشان بدل کاوانند و کفر با ما فواء و کفر و استہزاء ہم کردہ اندازند
 صحت
 این کتاب
 در بیان
 حقایق
 دینی
 و
 اخلاقی
 است
 و
 بہ
 ہر
 کس
 کہ
 بخواہد
 بداند
 کہ
 حق
 تعالی
 چقدر
 مہربان
 است
 بہ
 بندگانش
 و
 چقدر
 عذاب
 دارد
 بر
 کافران
 و
 منافقان
 و
 بدینکہ
 زبیرین
 اندر
 دوزخ
 پس
 عذاب
 ایشان
 از
 انقدر
 بیشتر
 باشد
 بچندین
 آنکہ
 ایشان
 بدل
 کاوانند
 و
 کفر
 با
 ما
 فواء
 و
 کفر
 و
 استہزاء
 ہم
 کردہ
 اندازند
 صحت
 این
 کتاب
 در
 بیان
 حقایق
 دینی
 و
 اخلاقی
 است
 و
 بہ
 ہر
 کس
 کہ
 بخواہد
 بداند
 کہ
 حق
 تعالی
 چقدر
 مہربان
 است
 بہ
 بندگانش
 و
 چقدر
 عذاب
 دارد
 بر
 کافران
 و
 منافقان
 و
 بدینکہ
 زبیرین
 اندر
 دوزخ
 پس
 عذاب
 ایشان
 از
 انقدر
 بیشتر
 باشد
 بچندین
 آنکہ
 ایشان
 بدل
 کاوانند
 و
 کفر
 با
 ما
 فواء
 و
 کفر
 و
 استہزاء
 ہم
 کردہ
 اندازند

در بیان کمال ایمان

هر چند کرد و عیار و کسوف میشود که او را سیاه کند اما قرض او را هیچ نقصان نمیشود
و هر چند که روشن شود قرض و نیز زیاده نمیشود پس ایمان بعمل زیاده نشود و یگانه
کمی و نقصان نه پذیرد پس عمل حسنه بارکان کردن از کمالات است نه زیادتی
و نه نقصان و عمل نیک کمالیت ایمان است چنانکه صیقل مرآینه را و عمل سستیه مر
که درت است ایمان را نه نقصان چنانکه زنگ آئینه را و هر که اقرار و تصدیق و عمل
بالارکان است و متابعت رسول الله صلی الله علیه و سلم نیست او را مبتدع گویند و
مبتدع نیز همیشه در دوزخ باشد لَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَهْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابٌ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ و بدعت کننده مانند کسی است که نان را باب تر میازد و میخورد
و میگوید که نان خورش را خود یافته ام پس از مبتدع احمق تر نباشد که متابعت حضرت
رسول الله را مانع و فعل خود ساخته را دین دانسته هر که غیر عمل را مقصود اند مقصود
نرسد که غیر علی الصلوة والسلام گفت كُلُّ بِدْعَةٍ مُّحَدَّثٌ وَكُلُّ مُحَدَّثٍ ضَلَالَةٌ وَ
كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ گفته اند لِلْبِدْعَةِ مَنْ يَجْعَلُ طَرِيقًا غَيْرَ طَرِيقِ الشَّرْعِ وَالشَّارِعِ باشد
و دشمنی و دشمنی یکی از اصول دین است کما سنده انشاء الله تعالی و بایشان دوستی ترس و ال
ایمان است هر که ایشان را در مجلس بدست و یا بزبان غیبت کند و یا بر بنجاند خداوند
تبارک و تعالی از فرع اکبر که هر کسی را در پیش است او را امان بخشد قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَانَ
أَهْلُ الْبِدْعَةِ أَمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فَرْجٍ أَلَا كَبُرَ وَنِيرُ كَسٍ بایشان دوستی دارد و سخن نرم و
چرب گوید و ویراد شدت یاری دهد و لَقَدْ سَمِعْتُ سُلْطَانَ أِبْرَاهِيمَ دَهْمِ قَدَسَ سِرِّهِ
گفته است که نور ایمان و خلاوت شریعت از او برگزیده هر که اندویناک شود از جدائی
یا رابل بدعت گو یا که کوشش بخزالی عالم می کند لَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَدَّ هُنَّ
لِأَهْلِ الْبِدْعَةِ سَلَبَتْ عَنْهُ نُوْدُ الْإِيمَانِ وَخَلَاوَةُ الشُّوْقَةِ و ایضا مَنْ تَبَسَّمَ عَلَى وَجْهِهِ
الْبِدْعَةُ قَدْ آعَانَ عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَامِ چنانکه در حیرت که استر او درم زنده شود
در غاری فت و از خلق کیسوده بحق مشغول شد و حکم بالغزت جبرائیل هم آید گفت یا داود
چرا در غار رفتی گفت از قهاری و جباری میترسم جبرائیل هم گفت که خداوند تعالی بغزت و جلال
سوگند یاد کردم است که اگر تا مثل طاووس بجای آن بنامه پذیرم تمید و رسان من دوستی و دشمنی

سوگند یاد کردم است که اگر تا مثل طاووس بجای آن بنامه پذیرم تمید و رسان من دوستی و دشمنی

دیدستان خداوند تعالی
دوستان کونین از اصول دین
تو دوستی و شفاعت یکدیگر
در قیامت خواهد کرد و اگر کسی
ایمان بخدا و رسول داده باشد

باز دو فراموشی را فرغ
خامنه بسیار از شفاعت
بروز قیامت است

۵۸
شفاعت کرده بود و در دنیا
سوی جمع نمودن در کاخ اسما
اولیا و صلحا را که در دنیا بودند
و از کمال دوستی کاغذ داشتند
میگذاشتند چون نقض را می
کاغذ شد از بافت دوستی
اینها داخل مجلس حضرت عیسی
اصولت و السلام شد

بمکنی چنانچه آورده اند که مهتر عیسی علیه السلام نیز پنهان کرد و در ختم مغارت نشست
بر و نیز همین خطاب آمد و بدوستان و دوستی کردن نیز یکی از اصول دین است قوله تعالی
یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ مَوْلَى شَيْءٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ إِلَّا مَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ و در روز قیامت هیچکس
که بهشت و خود را باشد بی نیازی از دیار ابراهیم خلاص شفاعت نتواند کرد مگر
کسی که ایمان بخدا و رسول خدا داده باشد و در متابعت رسول الله استقیم شده
باشد بدیگری شفاعت کند و در ذخیره الملوک مذکور است که هر مؤمن با اید که
چهل کس را از مؤمنان و مؤمنات برادر خوانده و خواهر خوانده گیرد که فراق قیامت
بصفت شاری هر یک را به بهشت چنان برد که هر یک از ایشان پندارد که شفاعت
و برکت مست و دیگر از اخلاص کردم تقاضاست که مری بود و بیج عمل ناخدا چنانچه طریق
اولیا است نداشت که اما هر طایفه که نام انبیا و اولیا و صلحا و علمای شهودی نوشت تا بنایت
نوشته که یاد کرده بر پشت خود میگذاشتند قضا را روزی در آب غرق شد و از دفرها آب
برو و او خود دست و پا زده بصدر حیده بیرون آمد و چون بر ساحل افتاد غمگین نشست که
همچو علم نداشتم مگر اینکه از جهت دوستی دوستان خدای ما ایشان جمع کرده بودم این
نیز از دست رفت بمهر بن غم در خواب رفت دید که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم
بجمله انبیا و اولیا در چهارم آسمان نشسته است او خود را نیز در میان ایشان در آورد و تملقی
و پنهان نشسته بود ناگاه دید که فرشتگان آمدند و کوزه انداخته گرفتند و طبعهای
پیر از الوان نعمت آوردند چون بفریب او رسیدند او را منع کردند و گفتند که شما ازین عجت
نیستید و بر چیزید ناگاه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را بر و نظر افتاد و گفت
که او را کوزه دست شستن بدیدید و بهمه این جماعت بخورد زیرا که دوست دارند
این جماعت است چون خود را با ایشان همراه خورد و بیدار شد تمام معانی ولایت
در جمع شده بود و نیز تقاضاست که سلطان ابراهیم بن ادهم قدس سره العزیز
در وقتی که میرن بلخ بود خواب دید که دو شخص پیش او آمدند و دست یکدیگر دوات و
دست دیگری پارچه کاغذ گفت شما یان کیانید گفتند که ما یان هر دو فرشته ایم

دیدستان خداوند تعالی
دوستان کونین از اصول دین
تو دوستی و شفاعت یکدیگر
در قیامت خواهد کرد و اگر کسی
ایمان بخدا و رسول داده باشد

و این حدیث را در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی

اگر دوستان حق باشند حق دوستان خود را ضلوع نکند و اگر دشمنان حق باشند
 غمخواری دشمنان حق نخواهم کرد و عبارت از عین عدل است یعنی انصاف هر یک اند
 خود و خود بجا آوردن چنانکه با دشمنان برادریت عدل واجب است کما قال علیه السلام
صَاحِبُ الْوَدِّ يَلْعُونُ وَ تَارِكُ الْوَدِّ يَلْعُونُ چنانکه منقول است در قاطع غراب
 با دشا هی زبرگوار سے را پر سید کہ معنی این حدیث یہ باشد گفت صاحب دشمنان و
 تارک و دمن کہ بر شما بغیر فرضیہ نافله انصاف و عدالتی خلق مقدم است کہ پیغمبر
 فرموده است الْعَدْلُ سَاعَةٌ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ اَيْضًا الْعَدْلُ سَاعَةٌ كَوْا زِي
حَمَلِ الثَّقَلَيْنِ وَ تَارِكُ و دمن کہ عمل را ترک دادیم گفته اند کہ خوف بیدل خالی
 ولایت و قاتل و اگر نہ خانہ را چارہ نیست کہ ضرب شود و در ذخیرہ الملوك
 کہ وقتی بادشاہ روم کہ نام او عیسی بود فوت شد و اتفاق کردند کہ ہارون الرشید
 را خلیفہ باید کرد کہ مروتیہ و دوستدار علماء و فقہاء است چون ہارون رشید خلیفہ شد
 تمام ائمہ اسلام پیش او رفتند و ہمہ را بمفروضات خود قرار کرد مگر سفیان ثوری کہ پیش
 از ان ایستاد و ایام طالب علمی و روشی محبت و دوستی بسیار بود الحال از صحبت او
 او ابا نمود و حاضر نمیشد ہارون رشید نوشته فرستاد کہ در دوستی ما و شما چه نقصان
 افتاد کہ دین ایام حاضر نمی شوید اگر قدم شریف خود را رنجہ فرمای غنایتی کردہ با شی
 شیخ نیز نوشته فرستاد کہ در ان ایام کہ طلب علم میکردی بہ میراث محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم شستہ بودی کما قال علیہ السلام الْعُلَمَاءُ وَارِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ و در شرح
 قصص مرده است کما قال علیہ السلام الْعُلَمَاءُ مَا وَرَثُوا دِينًا وَ كَلَامًا وَ دِينًا وَ الْعِلْمَ وَ
الْحِلَّ بِمِيرَاثِ فِرْعَوْنَ نشستی را بشما دوستی دانشانی دیگر نشاید چون امیر این سخن شنید و وقت
 نیم شب آفتابہ را گرم کرد و در لہ کند شیخ سفیان استاد چون شیخ از دروازہ برآمد
 ہارون رشید کوزہ پیش داشت شیخ روی اندوی بگردانید ہارون رشید بیکدست
 طامنہ را گرفت و بدست دیگر کوزہ بدست گرفته استاد شیخ گفت دست خود را از ما ہم
 برد کہ روی ترا نخواہم دید خلیفہ گفت شما را باید کہ روسے ما را نہ بنید کہ روی ما ملوث

و این حدیث را در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی
 و این حدیث را در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی
 و این حدیث را در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی و در کتاب غیبت مدنی

علمان میراث نبوی یافتہ اند نہ ملک یا مومن یک ہم یکہ است برودہ اند علم ۱۳۱۲

دنیاست و من دامن شما را نخواهم مانند که دامن شما دین است و دست از دین نمی
کشم چون شیخ امین از خلیفه بشنید روی بد آورد و معانقه گردید و گفت که شما
ببخدا سپرده ام باز از من طمع مجالست ندارید پس مرا ورا عدل یکساعت بهتر
است از درد و آوار و درویشان را باید که درد و آوار خود را در میچم حال ترک کند
مگر بغیر از ضرورت که بضرورت فرض نیز ساقط شود و اگر در ترک کند بیلا گرفتار
شود چنانکه آورده اند که نماز تهجد بر محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و آغاز سلام
فرض بود و بر اولیاء الله که در متابعت حضرت اند واجب است که بزرگوارے را گفته
اند که یک شب از وقت شد و آن رفت شسته بود ناگاه اسی از بالائے او گذشت
و پائے او شکست بیچاره هنوز بمصیبت پائے گرفتار بود و تاپ و پیچ می کرد
ناگاه هائے آواز داد که باز نماز تهجد را فوت خواهی کرد چندان اندوه و غمخواری بدو
رسید و تاسف خورد که مضرت پائے را فراموش کرد زیرا که هر که امرے را در پیش گیرد
و لائے آن زند باید که بچارساند و ترک دهد که شرمندگی دو جهانست چنانکه نقل است
که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود که من خواستم از خلاے خود که مرا از
گناه منغیره و کبیره آگاه کند خدا تعالی بمن نمود حتی که از گناه ذره نیز آگاهم کرد پس
گناهی بدتر از آن ندیده ام که کسی یک آیت کلام الله را یاد داشته باشد باز فراموش
کند و در شرح مشارق آورده است که پیغمبر فرمود علیه السلام که بدترین مردمان
کسے است آنچه بدوے فرض نباشد بر خود فرض گرداند یعنی نذر کند و عهد کند و وعده
و فاکند و تا جائے نرساند و آورده اند که مهتر یوسف علیه السلام را طیب پسر
یا رسول الله و ایام که بادشاه مصر نبودی و مرا غلام میگشتند و دوازده هزار مردمان
و دوازده هزار زنان و دوازده هزار دختران بکره از شوق محبت شما مرده بودند و
اکنون زانچمال جهان شده باقی نماند است اگر گویی هر ضعیفی شما که باشد فقیر علاج
کند مهتر یوسف علیه السلام فرمود که ای طیب من محتاج علاج نه ام و رنج من
ظاہرست و رنج من آنست که مدت سی سال است که من بادشاه مصر شدم و چهار

فیض طبیب عاقل کہ یوسف علیہ السلام پر ای معالجہ التجا نمودہ

خزان و اموال و خراجات بیت المال که دارم همه صرف فقرا میکنم و در روزی روزی
 میدارم و چون وقت افطار شود نان از مزدوری زبیل بانی که بدست آورده باشم
 میخواهم که بخورم در خاطر من آید که مبادا در ولایت من فقیر گرسنه خفته باشد و
 من از احوال و خبر نباشم و طاعت قیامت ما خود شوم پس بموافقت او من نیز گرسنه
 خواهم خفت پس درین سال من بنان جوی یک وقت خود را سیر نموده ام این ضعیفی
 از آن سبب است ای برادر و نعل است و عدل بر سلاطین فرض است پس ترک
 نعل از برای فرض اہم ہماست است از یہیت کہ حج مکہ اللہ اگر چه فرض است اما
 از بادشاہ و امراء و سلاطین بسبب عدل و انصاف خلق ماقط گردانیدہ
 است زیرا کہ درین امر حق الناس از حق اللہ اسبق است زیرا کہ اللہ رحم الرحمن
 است اگر خواہد بہ بخشد و اگر خواہد عقوبت کند و آدمی ہرگز حق خود را نہ گذارد
 نقلست کہ بنجر ماضی بادشاہ بود از ہر جائے قلعہ رہنمائے بیرون
 قلعہ زمین بستہ بود و سربائے آن رہنما را در درون کشید بستہ بود و بیک
 جا کردہ بستہ بود از ہر طرف کہ فریاد خواہے آمد آن رہنما را میجنبا بند بادشاہ
 اورا درے آورد و کارش بالضاف میرسانید آوردہ اند کہ روزے مر کے
 از سوداگران آمد و بدان رسن پشت خود را خرید فرمود کہ مگر فریاد خواہ باشد یا نہ
 چون حاجبان رسیدند دیدند کہ خر بود پیش کردہ بنزدش آوردند و گفتند کہ بغیر
 این خر دیگر نبود چون دیدند کہ پشت آنخراکار و زخمی بود فرمود تا پشت او بستند
 و ببالیدند زیرا کہ این خرفرا دی پشت خود بود کہ پشت او را کسی نمی شست و در
 مناسبت آوردہ است کہ کبیری داشت از طلا و ہر روز در ہر یک جانب
 یک یک را می انداخت و حکم کردہ بود تا ہر کہ بگیرد از او باشد ناگاہ روزے
 این کبیری بترکیم پسر رسید و آن پسر کہ بمر و مادر و پدرش گرفتند و در پیش
 او آوردند گفت مرا نیز مخصص کنید ہمہ مردم ازین ابا نمودند کہ کشتن بادشاہ
 از بہت یک پسر کہ در شرع روانیت بعد از آن زود خزان بسیار بر مادر و پدرش

۶۴

در بیان فضیلت صل کہ از باہشت صل بہ سلاطین و حج ماقط است

داد و راضی گردانید و بعد از آن ترک آن انداختن گرفت و بطریق دیگر مال را
 بفقرا صرف میکرد **بدران** سے برادر چون عدل را دانستی و بجا آوردی
 احسان را نیز بدان و بجا آر که احسان از قبیلہ عدل است و احسان شفقست کردن
 است بر خلق خدا سے تعلق و خدای را چنان پرستی گویا که اورا سے مبنی و چون اورا
 دیدی خود را در میان آوردن و شمردن نشاید چنانکه ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 در وقت سجدہ بر پیشانی گزرمی بگزید و تا تمام کردن آن نماز کر و در پیشانی امیر المؤمنین
 آویخته بود و دور نمی کرد و بعد از سلام دور کردش چون خبر بر رسول علیہ السلام رسید
 گفت ای صدیق من فرموده بودم کہ **اَقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنَ وَلَوْ کُنتُمْ فِي الصَّلَاةِ وَشَا**
حَرَا کَرْتُمْ را در پیشانی آویخته بودید گفت حضرت شما این را فرموده بودید کہ خدای
 چنان پرستید گویا کہ می بیند اورا پس در مشاہدہ حق دست جنانیدن بے ادبی دیدم
 و نیز این فقیر را حلتے پیش آمدہ بود چنانکہ در نیمشب در مسجد رفتم و تحریمہ
 دو گانہ بستم و آن شب از جہت بسیاری ابر بگایئی تاریک بود و ناگاہ برق
 جہیدن گرفت بچشم سر دیدم کہ در میان من و سجدہ گاہ من ماری دراز کشیدہ
 افتاده است و چون نظر در عین الیقین کردم دست داده بودم خود را ندیدم و بخت
 صدیق کردم و چون سجدہ کردم اورا خبر نشد و بار دیگر نیز سجدہ کردم بفرمان
 خدای او بجانستی من رسید کہ خبر یابد و چون از نماز فارغ شدم اورا بحکم
 حدیث **اَقْتُلُوا الْمُؤَذِّیَاتِ قَبْلَ الْاَبْدَانِ** فرسودم تا کشتندش و اگر در
 سنگام پرستیدن اورا نمی بینی او بے شک و شبہ ترا سے بیند از نجات
 است کہ سہیل بن عبداللہ چل سال خواب نکرده بود کہ گفت کہ چرا
 پا سے را دراز نمی کنی گفت شما در نظر بادشاہ مجازی پا سے را دراز نمی کنید من
 در نظر بادشاہ عالین کہ جبّاری و قہّاری صفت اوست چگونه پای دراز خواہم کرد
 و نیز خواہہ ضیاء الدین نقشبند ہمیشہ خواب میکرد و اگر خواب کرے پیشانی خود را بر زانوئے خود
 مے نہادے و گفتی کہ زانورا خدا سے تعلقے برائے پیشانی آفریدہ است

ختم و بیان احسان

ختم و بیان مقام

ختم و بیان در نماز

۶۵

سک و بیان در نماز

تقصیر از کلمات بشر حافی رحمت الله علیه

۴۴

گفتند پاس را چرا دراز نمیکنی گفت هر چه پافتمم از زانو یافته ام اما بکلمات مرآت
 پاس را دراز کرده بودم پایم بر در و درخ رسید و بشر حافی و پاس برهنه میگشت گفتند
 چرا پای پوش را نه پوشی گفت خداوند تبارک و تعالی زمین را بساط خود خوانده است
 شما یان بر بساط بادشاهان مجازی تعلین در پاس کرده رفتن نمیتوانید پس من بر بساط
 رب العزت چگونه تعلین نمود پاس گریه و چون بشر حافی باین مراتب رسید حق تعالی
 چندان نیکنامی و نیک آوازی او در مخلوقات پرانده کرد حتی که چهار پاییان مدت عمر خود
 حصار روم سرگین میکردند و روزی دو کاخداران اندرون حصار سرگین دیدند فریاد
 کردن گرفت که مگر بشر حافی در عالم نماند که سرگین اندرون حصار پیدا شد چون تعجب کردند
 بر حمت حق تعالی از دار الفنا به دار البقا رحلت کرده بود آوردند که با دوشاهی بود و روزی
 در باغ در آمد زن باغبان را یافت که بغایتی صاحب جمال بود چون جمالش دید دلش از
 دست رفت دست بدافش زد که ترا من نخواهم گذاشت و آن زن فقیره و پارسا بود
 گفت تحمل کن تا دروازه باغ بهوشم چون دروازه را پوشید و پیش او آمد و گفت
 که دروازه را را پوشیدم اما یک دروازه هست که هیچ وجه پوشیده نمیشود گفت آن
 کدام است عاجزه گفت ای امیر خدا را هنوز نشناخته ام که بصفت بینای هیچ
 فده در ممکنات نیست که در نظر حق تعالی درون و بیرون طول و عرض آن بقدر پسندد و نه
 چیزی نیست که بر او پوشیده باشد امیر چون این شنید گفت ای معصومه تو خواهر منی و من
 برادرتو و من تو به کردم و باز گشتم با نخواست که دانا و میناست **فقلت** که عجب مقام
 قدس سره یکس از مریدان ذوالنون مصری بود و در ششم روز افطار میکرد و درین هفته یک
 وضو میبود گفتند چرا چیزی نمجوزی گفت شرم میدارم از دانا و مینا که در پیش او بول
 و غایط کردن بے بی ادبیت آوردند که رفد سے در بازار می گذشت و
 دکانداری با عجب گفت که با عجب گوشت فربه است و لایق شامت گفت که این گوشت لایق
 کس است که مردم دردمند و من دردم ندارم و کانداز گفت بشما چند روز نسیمه خواهیم کرد و گفت
 من نسیمه بنفشه خود بکنم هر گاه که مردم با فتم نفس خود را گوشت خواهند داد و کانداز گفت

ازین ست کہ در وجودت گوشت نماند است وے گفت بڑے کرمان نور پوست
ہم ہووے خوب ہووے اما اسخوان درونگاہ داشتہ اند و زمستان سرد و دیک
پیرہن میوے گاہ گاہ روے رنگ و تغیرے شد و تمامی وجودش عرق سے
گرفت گفتند چرا گفت ماوان خوردی گناہی کردہ ام اگرچہ تائب شدم آہ چون یاد سے آید
اور من خدای بلخالت میرسم آوردہ اند کہ روز سے پیرہن نو پوشیدہ بود و استن
در از کردہ بیماری حیرت ذوالنون مصری رامع ہیل عبداللہ با و با قات سد ہیل
گفت اسی غلام بچہ بکر شدہ میروی گفت چون مرا غلام خدا سے گویند چہرا بیماری
نروم بھر و گفتن شوق در و پیدا شدہ رفیق نہ وہ بر زمین افتاد چون بتزد کیش رفتند
ویدند کہ جان بحق تسلیم کردہ بود بعد از دفن او را بخواب دیدند کہ یک جانب وی
اوسپاہ شدہ بود گفتندش چرا گفتیست رفتے از مجلس امام حسن بصری رح
بخانہ سے رفتم کود کے امروہ پیش من آمد و بگوشہ چشم درونگاہ کردم از تائب
شدم چون بر پطراط با اولیا پرآن سے رفتم از دوزخ ماری آمد و آن جانب کہ برای یزید
امرد کز شدہ بود در رویم گزید و گفت اگر تمام دیدہ بودی حال خود امید بیدار آن ای برادر
اخوان شفقت بر خلق خدای کرونت آوردہ اند کہ رفتے بادشاہ یکے را
بکشتن امر کرد و آنکس بادشاہ را دشنام داد و بادشاہ گفت چہ میگوید وزیر نیک
محضر گفت کہ میگوید **وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظُ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ**
بادشاہ از سر خون او گذشت آہ و زور سے پیش مرضی علی رض سخن ممان سے
رفت کہ کیا نند از افاوہ مبارک او برآمد کہ محسن آنکس ست کہ بر روی ہمان تبسم کند و
آمن ہمان مرحبا گوید آوردہ اند کہ در سراہی فقیر کا سادہ ہوو گفت یا
مرضی گر سہام یک وقتی نان سے باید بخلام خود گفت این فقیر را نان بدہ غلام
گفت نان در بارست گفت بار را نیز بدہ گفت ہار بر شتر ست گفت اشتر ہم
بدہ گفت اشتر و قطار ست جہا نہیں شود گفت تمامی قطار را با و بدہ غلام گفت ہن
میتیرسم کہ مرا نیرا و خواہی بخشید کہ از خدمت تو محروم خواہم ماند آوردہ اند

نحوہ گفتار و شیوہ بیان
صحت کہ گفتار و بیان
سنان کہ شمر در بیان
رضای دوست دار و نیکوکار
حلیہ ابنا تب و پانچ
رسوۃ ال عملان در ربع
بانی واقع ست

۶۷

ذکر خاوت مرضی علی اکرم اللہ وجہہ

را و ہنی منکر را از دست ندہند چنانکہ در خبر سبت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر کسی پیش امیر جابر امر معروف نکند ما خود نہا شد و اگر بکند و کشتہ شود ثواب ہفتاد شہیدان یا بد و اگر از کشتن نجات یافت گناہی را بعد از ان نامہ اعمال و نویسند و این فقیر نیز یک چند روز پیش امیر جابر نظر بند بود و آن ظالم ہمیشہ بخون ریختن مردم مشغول بود و ہر روز ہفت یا بیشتر راے کشت بناحق کرورے و پیش او دانشندان نشستہ بودند و تفسیر حسینی میخواندند چون درین سخن رسیدند کہ روزے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوارا ستادہ بود با جمع اصحاب ناگاہ مرکب بول کرد عبداللہ بن عبید کہ منافق بود پیش حضرت استادہ بود چون بول دید بینی خود را گرفت و خود را پس کرد از جهت مرکوب النبی عم حضرت رسالت پناہ فرمودند ہذا طیب من مسیک عبد اللہ بن عباس چوب خراب بر سرش زد و و سر او بشکست و جنگ بسیار در میان اصحاب و منافقان افتاد و فیما بین بسیار سربا شکستند چون امیر جابر این سخن بشنید خاک در دہن آن سگ ہاد گفت کہ ہنمبر بدگفتہ است و عبداللہ ہم بدکرده است کہ سرش را شکست و آن استادش از ترس و ہیبت او چیزے نگفت و این فقیر چنانکہ رسم نظر بندان است دور نشستہ بودم و چون این سخن شنیدم آتش غیرت در دلم چنان شعلہ زد کہ از جان خود در گذشتم و گفتم ہر کہ قول ہنمبر را زشت پندارد و زشت گوید کافر گردد و گفتم کہ از جهت این گفتم کہ مسک حلال است و بول مردار پس بول را چون بہتر از مسک فرمود فقیر گفتم کہ حضرت درینجا تخصیم کردہ است کہ بحد سے پلیدی کافران بود کہ بول اگر بر زمین رسد بعد از سه روز پاک مے شود و کافر ہمیشہ پلید است و در نظر امام المؤمنین آلودہ است کہ دست کافر نتوان گرفت بمصافحت زیرا پنچہ پلید است و اگر بگیرد باید کہ بشوید کما قال اللہ تعالیٰ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ پس چون دست مؤمن و کافر ہر دو خشک باشند و ہر دو

این خبر سبت از
شکست و شکست
سبت کہ مشرکین پلیدند
سبت جنت باطن و ناپاکی
عقیدہ با سبب آن کہ از
نجاست اغصاب بپلیدند و این خبر
جنت علی بپلیدند و این خبر
خبر فرمودہ کہ خبر العین است
ہند کلام
صحبی

این آیت در بارہ
دعای سولہ ہدایت
در کلمہ نصف و اذیت

بہم متلاحق شوند پلید شوند و دہمت مومن کشتن واجب میشود پس بطریق اولیٰ
 پلید شود و عبد اللہ کہ سر او شکست امر معروف بجا آورد بعد از ان ظالم بغایتی خوشحال
 شد و قول بندہ را پسندید و اگر این شخص خود فاسق و فاجر باشد پس لازمست کہ امر
 معروف نہی منکر کند و قوس برین فعل است زیرا کہ بحق خود اگر بیکت ملنا باید کہ برادر
 مومن را نصیحت کند و او را از راہ بد و دور دارد و این بمانند کہے مت کہ در چاہ
 افتادہ باشد پس امر اشاید کہ فریاد کند و دیگرے را کہ شما برین راہ نیامدہ و اگر
 فریاد نکند دیگران نیز در ان چاہ افتند و وبال آن متعاقبان کہ بعد از او در چاہ افتند
 بزور مسا و شود چنانکہ **آوردہ اند** کہ سر برادران بودند ہر سہ شب کہ چون شب شد
 ہر سہ چکا میرفتند آنکا اول میرفت در چاہ افتاد و فریاد میکرد و آنکہ عقب و آمد نیز
 در چاہ افتاد و فریاد نکرد ثالث نیز در ان چاہ افتاد پس ہر دوی اولیٰ ہزیمت آن
 ثالث شریک شدند و منقولست کہ در عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانے بوفت
 و فاجر شنید کہ اصحاب رسول آمد بر کافران ظفر یافتند و قتل کردند و سیران کفار
 و غنائیم بسیار آوردند دل دشا شد بجزرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آمد
 کہ فلان جوان فاجر را خداے سبب نیت نیک بسلیمان داشت پیامزید **آپ**
 بدانکہ ہر معروف را درجہ اول آنست کہ قول او را قبول کند و از گناہ باز گردد پس امر
 معروف کردن واجبست و نشاید ترک کردن و اگر می دانند کہ قول او را نداشت خواہد
 و دشنام داد پس ترک افضلست و نیز اگر او را نیت سبب امر معروف و او بران
 صبر نخواہد کرد و کار میان ایشان بعد اوت رسد پس ترک افضلست و اگر او را برتند
 و صبر متوانند کرد و شکایت ہم در پیش کہے نکنند پاک نیت کہ او را باز دارد از نہی منکر
 کردن باز دارد کہ انکار انبیا است چنانکہ جر جبین یغیر علیہ السلام کہ در طرہ ہند
 دہ بار میرفت و دعوت میکرد و ہندوان را بہر سجدن خداے دعوت و خوش
 نمی آمد بفت ہار کشتندش باز زندہ میشد بامر خداے تعالیٰ چنانکہ در پیش شیرانند
 و بشمشیر زدند و در آب غرق کردند او باز زندہ میشد آخر الامر او را باکش سوختند

۹ حجت چہ سہ

شہادت یافت و ایشان ایمان نیاوردند باز آن آتش برایشان نازل شد همه ہلاک شدند و اگر میدانند کہ قول او قبول نمیکند و از خدا نمیرسند محض بہت میان ایشان ترک کردن و امر کردن والا امر فاضل است و ابو سعید خدری روایت کرده است از رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آنحضرت گفت چون یکے را گھنگار بینی پس او را بضرب چوب و غیرہ بازدار و اگر نتوانی بزبان پس اگر بزبان ہم نتوانی ہارسے بدل عداوت او نگاہ دار کہ این خاصیت ضعیفان اہل ایمانست و آوردہ اند کہ امر معروف بہت امر است و بزبان مرعلما را و بدل مرعامہ مومنا را کہ گفتہ اند کہ اگر کسی بمسجد برای اداء فریضہ نمی آید و یا در حرب کافران و مبتدعان و شرک مسلمانان شکست اختیار کند و یا برائے کافتن جوئے کہ نفع مسلمانان است نزود باید کہ او را تعزیر باخذ المال کنند و بحکم روایت اخذ آن حلال باشد و اگر میدانی کہ اہل بدعت و ضلالت است کہ امر معروف و نہی منکر را و مسئلہ شرعیہ یا طعن سے کنند و محبت در پیش نمی آرند و علم و علما را دشمن سے دارند و بگفتہ عالمان عمل نمی کنند و آتش امر معروف و سیزم تر بدعت شان اثر نمی کنند پس از ان ترک اولی است و اگر قوت داشتہ باشی پس بظہیر گفتہ است مَنْ ہَدَّیْ دِیْنَهُ فَاَقْتُلُوْهُ یَتَوَانِ کُتْ و اگر قوت قتل و تعزیر ندارے اگر میدانی کہ بلائیت و خوبی باز گرد پس لاچار است بدو ملائیت کردن چنانکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گفتہ اند کہ روزے جوائے کافرے پیش او آمد و حضرت چادر خود را در زیر او انداخت و گفت نبشین جوان چادر را برداشت و بمردمک چشم نہاد و گفت کہ یان آدم دم و بگر و یدم ہاں خلا سے تو کہ ترا بہ پئمیری بر خلق فرستادہ است زیرا کہ شما دوست خدا باشید و با دشمنان خدای چندین ملائیت کنید کہ ایشان شرمندہ شوند و اگر ہرچہ نوع باز نگرود بگذارش کہ تا مدخری خود باشد چنانکہ گفتہ اند رباعی آنکہ محرم نیست برہ باش کو + مدعی سے ہاں بے پر باش کو + نو بنادان پند دانی + مدہ + تا قیامت بچنان خراباش کو + کما قال علیہ السلام لا تظروا الدنیا فی افواہ النکلاب و در وقتے کہ این فقیہ در قدیموسی شیخ الشافعی سید

خبریں من نبی

خبریں من نبی

۱۱

۱۱

برنجاند و اگر حساب گوی فقیر احتساب یافته است با دوشاه گفت از که یافته گفت از
کسی که ترا با دوشاه کرده است او مرا محاسب کرده است با دوشاه از جرم او و گذشته او و
کرد و اگر در آمدن امر معروف و نهی منکر کردن خوف سر و مال او باشد باید که لاف حق
بینی زنده باز نگردد و چنانکه آورده اند که اولیاء اللہ را گذر بر کافران افتاد و دید که همه
ایشان پیش یک سنگ گرد فراهم آمدند و او را بخدائی پرستیدند و آن را بت دیوی
نامیدند گفت ای بد بختان شما چه حالت است که خدای بمثل و نه نظیر را مانده و سنگ را
بخدائی می گیرید و این بیدست و بیربان را معبود پندارید که اگر شما رخصت دهید من
این را بکشم و او دست من نگیرد و گفتند شتر شما را رخصت دادیم اگر شکستید فیها و الا نه شما را
بکشم و رویش تهر را گرفت و در پیش آن بت شد چون بر بدست بالا کرد دست او خشک شد
دانست که از سنگ چه می آید این نصیب من بود بدست چپ برداشت آن نیز خشک شد
گفت هم نصیب من بود اما باید که بیک لگت بزخم چون لگت بزخم چنان خشک شد
پس چپ زد آن نیز خشک شد دانست که خدا سے مرا می خواهد که مرا از دار فنا بدر بگذارد
بسبب این برداشتم را باید که سر خود را بر همین بت زخم یا سرم شکند یا بمیرم و یا بت
شکند و رویش چون اشارت کرد بت پارچه پارچه شد و بر زمین افتاد و همه اعضا را و
صیحه شدند بلطف آواز داد که من صدق و یقین شما را امتحان کردم که در یگانگی من چگونه
صدق دارید و الا نه سنگ را به اول کرت پاره پاره میکردی در معراج نامه حضرت رسالت پنا
صلی اللہ علیہ وسلم خواند ام کہ حضرت در شب معراج چون بکوه طور رسید بو سے مشک از جانب
مے رسید گفت یا جبریل این بوی مشک از کجا می آید گفت این بو سے مشک غلامان
فرعون می آید و آنچنان بود که زن فرعون را دایه بود مسلمان روز سے سر آن زن را شانه میکرد
و شانه از دستش افتاد و گفت لعنت بر فرعون و بر کسی که او را خدا گوید زنش گفت مگر غیر فرعون
خدا سے دو آسمان دانسته کنیزک گفت خدای من از شش جهت منزه و مبرا است اما امنت ربنا
و دبتک و دبت فرعون رب السموات و دبت الارض و دبت العالمین گفت از پیشین باز گروئی الا
فرعون را گویم تا ترا چنان عذاب کند که کسی را نه کرده باشد کنیزک گفت آعوذ بالمد آخدا سے

قصۃ اولیاء اللہ کہ بہ کافران گریختہ ہو دینت الشک متہ ہو و لب

67

سلسلہ ایمان بنادو
 ونگر ویدہ رب ایمان
 درپ مراد رب فرعون
 رب ہم آسمان درپ ہم
 زمین درپ ہم عالم

فصل در بیان احوال و عیون
مسلمانان و غیر مسلمانان
در این شهر

خوانی و خلق را گفتن و خود غافل بودن و محتاجی چیز از کس باشد بقوله تعالی جل
 آتَمَرُونَ النَّاسَ بِالْبَرِّ وَ تَكْسُونَ أَنْفُسَكُمْ چنانکه آورده اند که در یک ولایت دخت
 بود که جمیع اهل آن ولایت بدان دخت متعقد بودند و اقتدای او کردند و زیارتش
 می کردند و در میان عالمی بود که بگفته او ایشان عمل نمیکرد چون شب در آمدن عالم تبر
 را برگرفت و راهی شد که آن دخت را از بیخ برکنم قضا را شیطان در اثنائے راه با و
 ملاقی شد و گفت کجا میروی عالم گفت برای قطع آن دخت میروم شیطان گفت من
 شمار نخواهم ماند هر روز خود را و بختند و میان خود و شیگر آمدند عالم بر شیطان
 نصرت یافت و زد شد و شیطان را بر داشته بر زمین مثل پستتاره زد و زیر گرفت
 بعد از آن شیطان مکار بلا میست پیش آمد و گفت هر روز در وقت با ما دوزیر مصنی خود
 به بین که یک بیمار از زرد مسخ انداخته باشم و این دخت بر من بیان که بقطع کردن
 او چه خواهی کرد آن عالم برگشت دوسه روز همچنان یافت بعد از چند روز
 و بیمار را نیافت باز آن عالم بر دست کرده روان شد شیطان در اثنائے راه
 با و ملاقی شد و گفت کجا خواهی رفت گفت برائے بریدن دخت شیطان گفت شمار
 نخواهم ماند باز خود با یکدیگر یافت اند شیطان عالم را بر زمین زد و عالم گفت شیطان
 را که اینچه کاریست شیطان گفت اے عالم بعقل اول برائے رضا خدا آمدی و اسحال
 از جهت دنیا پس ظفر نیافتی - **و آورده اند** که پیر زنی در پیش امام یوسف خیم
 رحمت الله علیه آمد و پسک بیمار را آورد و گفت که این پسک گره بسیار می خورد
 که گره اثر خاک دارد امام یوسف رحمه الله گفت بعد از هفت روز بیمار تا د عاکم
 چون بعد از هفت روز بان آورد امام دعا کرد و در بخش زایل شد و دلش از گره خوردن
 باز ماند گفتند که یا امام اول چرا دعا نکردی گفت مانیز گره خورده بودم و گره چربی
 دارد و هر چیز که چربی دارد تا هفت روز اثر آن میماند بعد از هفت روز اثر آن برود و اگر
 آنوقت دعا میکردم قبول نمیشد اکنون چون اثر گره گانده است حاجت پس مرونی برین حکم
 است تا هر که امر بجا آورد و از نواهی اجتناب نمود امر و نهی او

ذکر دخت پرستان و عالم دنیا اندر
 دشتواره

۷۵

این آیه در باره
 اول و در بیج ثانی در سوره
 بقره واقع است

لا یجوز فی ذلک
 که از بیج ثانی

بسیار سخن بدین دوست

۶۶

سخن بدین دوست
ما بیان و بیان و بیان و بیان
صفت و صفت و صفت و صفت
فصل و فصل و فصل و فصل
و غیره و غیره و غیره و غیره

او دیگر از هزار مرتبه باشد از آن کسی که میگوید و خود کند و از عالمی نه عمل امر
و نهی قبول باید کرد و صحبت با ایشان نباید کرد که فائده نیابد و مبادا که بدان
مبتلا شود در شرح **مشارق** آورده است که به سبب یک سخن راست گفتن
به بیست رود اگر چه یک کلمه است و از سبب یک سخن دوزخ به دوزخ رود اگر چه یک
کلمه است پس در سخن گفتن نیز امر و نهی آمده است که غیبت گوے را منع کند که بزه کاری
از غیبت گوینده بشنوند بسیار است که بر غیبت او میگوید و هزل گوے را نیز منع کند
که گفته اند که اگر کسی سخن بیاه گوید که در آن کفر باشد و عامه خلق بخزند و گویند
و شنوند همه کافر شوند در **تعریف اللغات** آورده است که سخن بر سه
نوع است یکی اجراً گوید چون مسئله شرعی و ذکر خدا و امر و نهی کردن که بر این اجر
و ثواب یابد و دیگر زجر چون غیبت و غمزہ و هزل که در حق هزل گو گفته اند که سرنگون
در دوزخ شود که زجر و عذاب یابد و یکی حلال چون سخن لابی چنانکه طلب اکل و شرب
و بازی و فرزند که گفته اند هر که فرزند و طفل را سخن نرم و بخوشی دل گوید همه
تسلیات است اگر چه لایعنی نماید **کما قال علیه الصلوٰۃ والسلام من لم یترحم صغیراً و**
لم یؤت علی کینوناً چنانکه روضه حضرت در جرحه با امیر حسن و حسین شسته بود رضی الله
عنهما و ایشان هر دو بنایت خورد بودند حضرت را گفتند که شما شتر شوید تا من سوار
شویم حضرت هر دو دست بر زمین نهاد و پشت را خم کرد و ایشان هر دو سوار شدند
و گفتند که مانند شتران روان شو حضرت روان شدند گفتند مانند شتر فریاد کن
حضرت دو کرت عفو عفو کرد و گفت از بیرون حجره کسی گفت که درون حجره رسول
اشرست حضرت صلی الله علیه و سلم شرم کرد و ایشان را از پشت فرود آورد
در آن زمان هتر جبرائیل علیه السلام حکم رب الجلیل بیامد و گفت یا رسول الله چون
دو کرت عفو کردی دو حجره امت تو بخشیدم و اگر سه کرت کرده بودی همه امت
تو می بخشید **آورده اند** هر که زن را بر دلب و پسر را بر رخ و دختر را بنا صیه
مادر و پدر را بقدیم بوسه بدهد این چهار بوسه بغایت شریف تر اند و بهر بوسه

ہفتاد گناہ از و محو شود و ہفتاد نیکی در دیوان اعمال او بنویسند دیگر مباح و آن
 آن بود اگر کسی ترا پرسد و سوال کند باید کہ جواب او را باختصار و اختصار گوئی و
 دیگر فضول و آن آن است کہ کسی گوید کہ آب بدرہ تا بخورم و میزم میزم و طبق ہوت
 ناری بری و غیر ذلک صریح مختصر نہ گنج کہ فضولی نیز در جانب زجر آرد و کہ گفتہ
 اند از جہت یکے سخن بیہودہ تا نہم روزا و در آن زمین گرم روز قیامت استادہ
 کنند و آن نیم روز مقدار پانصد سال باشد و گویند کہ چرا گفتی و از اینجا
 ست کہ ہر روز و ہر شب بزبان حال این شخص رائے گوید کہ مارا مہل مگذار
 زیرا کہ من رفتنی ام و آنچه فرما آید شب و روز دیگر باشد و من گواہ
 شام در روز قیامت بر اعمال حسنہ و سیئہ و در عجب بہرست کہ روز
 و شب بیت و چہار ساعت اند و ہر ساعت برائے این کس یک صندوق
 راست میکنند پس در روز و شب بیت و چہار ساعت میشود و در روز قیامت
 در ترازو ہمہ را حاضر کنند مثل کوہا نمایند بعضے پر نور و بعضے پر اندام
 و بعضے خالی باشند آنچه در ذکر و فکر و صوم و صلوات و غیر ذلک من افعال
 الصالحہ کردہ باشد پر نور باشد و آنچه در عمل سیئہ کردہ باشند پر نار باشند
 و آنچه در و بیچ نکردہ باشند آن خالی باشند بسیار تاسف و پشیمانی خورد
 کہ کاشکے اینہارا ہم پر کردہ مے بودم از نور و **میکی بن جبل رضی اللہ**
 روزے حضرت رسالت پناہ را گفت کہ یا رسول اللہ مرا پند بدہ حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم فرمود زبان را نگہدار مے کرت تکرار کرد حضرت صاحب بہین جواب
 گفت باز گفت باز حضرت فرمود مادرت بمیرد بہتر ازین پندی دیگر نیست کہ
 چون با مادہ کسے بر خیزد تمامی جوارح بزبان حال مے گوید کہ راست راستی کہ
 راستی از راستی است و کجی از کجی است و در شرح مشارق آوردہ است کہ از
 جہت یک سخن راست نہات یا بی و از جہت یک سخن دروغ و ہلاک رفتی زیرا کہ ایمان و
 کفر بہتر از یک کلمہ بیش نیست کہ سخن گفتن بزبان آسان است و در وزن دشوار

لَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَلَاثًا اصْحَابُ كَقَوْلِهِ يَارَسُولَ اللَّهِ قِيلَ
 كَقَوْلِهِ طَبِيعُهُ وَسَخَنُ رَأْسُهُ مَوْتَانِ رَأْبُ زَبَانِ آسَانِ سِتُّ وَبِرُّوْزِ نَزَارِ وَكَرَّانِ كَقَوْلِهِ
 رَوْزِ قِيَامَتِ يَكِي رَأْبَارِ نَدِ كَنَانِ اَوْدِ پِلَهْ بَدِي چُونِ كَوْبِهَا نَمَانِدِ وِرَ پَرَسَنْدِ كَقَوْلِهِ
 عِلْمِي دَارِي اَو كَوِيدِ خَدَاوَنْدَاوِ عَالَمِ الْعَبْوِي كَقَوْلِهِ مَن يَمِجْ عَلَيَّ يَادَنْدَارِ مَن نَجَاتِ مَن بَاشَدِ
 مَقْدَارِ دَوَا كَشْتِ كَاغْذِ رَأْبَارِ نَدِ كَقَوْلِهِ طَبِيعُهُ نَوْشْتِ بَاشَدِ دِ پِلَهْ نِيكِي اَو اَنْدازَنْدِ
 هَمِهْ كَنَانِ اَو بَمَانْدِ سَخْتِ بَالَا كَسَنْدِ وَدَرْ حَقِّ كَلِمَةِ شَهَادَتِ آوَرْدِهْ
 كَقَوْلِهِ رَوْزِ قِيَامَتِ نَوْدَنْدِ كِتَابِ سِيَاهِ بَدِي اَيْنِ كَسِ بِمَقْدَارِ مَدْبُورِ بَارِ نَدِ وِرَ پِلَهْ
 بَدِي اَو اَنْدازَنْدِ وِ بِمَقْدَارِ كَاغْذِ بَارِ نَدِ كَقَوْلِهِ شَهَادَتِ بَاشَدِ وِرَ پِلَهْ نِيكِي
 اَو اَنْدازَنْدِ كَقَوْلِهِ هَمِهْ كِتَابِ دِ هَوَا بَرِوَارِ دَوَا وَاَزْ جَلَسِ نَهْ جَنْبِ وِ كَلِمَةِ كُفْرِ وِ يَهُودِ مَر
 فَاسْتَانِ رَا وِ فَاجِرَانِ رَا بَرِ زَبَانِ آسَانِ بَاشَدِ اَتَا بِيَكِ كَلِمَةِ كُفْرِ جَمْلَةِ اَعْمَالِ حَسَنَةِ وِ
 اِيْمَانِ اَو اِيچُونِ كَاغْذِ دِ آتَشِ سَبُورَانْدِ وَحَضْرَتِ رَسَالَتِ پَنَاهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ رَا پَرِسِيْدَنْدِ يَارَسُولَ اللَّهِ مَقْدَفِ كَرْدَنْ حَرَّهْ رَا هَشْتَادِرْدِهْ لَازِمِ سِتُّ وِ مَقْدَفِ
 كَرْدَنْ مَمْلُوكِ حَكْمِ حَيْثِ دِ رَا بِنِجَانِ حَضْرَتِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمُودِ هَرِ كِهْ بَنْدِهْ خُودِ رَا دُشْمَنِ
 دِ هَرِ كِهْ مَادِ فُلَانِ دَرِي خَوَا بَرِ فُلَانِ وِ يَا صَدِّ هَرَارِ كُنِيْزِ رَا چُونِ وِ چَنَانِ كَوِيْدِ اِگَرِ
 وَاقِعِ رَأْسِ بَاشَدِ فِهْمَا وَاَلَا اَوْرَادِ رَوْزِ قِيَامَتِ هَشْتَادِرْدِهْ اَتَا زِيَادِ اَتَشِينِ بَرِ نَنْدِ
 وِ بَعْضِي دِرْ حَكْمِ كَقَوْلِهِ اَنْدِ كِهْ زَبَانِ يَكِ وِ كُوشِ وِ بَرَايِ اَيْنِ سِتُّ مَادِ وِ بَشْنُوِي مَعْنِي
 دِ وِ سَخَنِ يَكِ كَوِي يَعْنِي يَكِ جَوَابِ اَكْثَرِ اَمُورِ اَتَا كِهْ دِ بِنِجَانِ حُدُودِ تَغْزِيْرِ وِ مَقْصَاصِ
 اَو نِيَا مَدِهْ اَتَا دِرَانِ جِهَانِ مَخُودِ خَوَا بَرِ شَدِ چَانَكِهْ لَوَا طَتِ كِهْ اَوْرَا حُدُودِ دَرِي
 جِهَانِ اَتَا پَنْجَمِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقَوْلِهِ اَنْدِ تَعَالَى بَعْرَتِ وِ جَلَالِ خُودِ سُوْگِيْدِ
 كَرْدِهْ اَسْتِ اِگَرِ اَبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهُ وِ مُوسَى كَلِيْمِ اللّٰهُ وِ عِيْسَى رُوحِ اللّٰهُ بَاشَدِ اَوْرَا بَعِيْشِ
 خَوَا بَرِ كَزَا شَتِ وِ كَقَوْلِهِ اَنْدِ وِقْتِي كِهْ اَوْرَادِ رُكُورِ دَفْنِ كَنْدِ اَوْرَا بِقَالَتِ اِهْمِ كَرَفْتِهْ بَدِ رُخِ
 بَرِ نَدِ وِ رَا اِهْمِ وِرْدِهْ اَسْتِ قَالِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاكِمُ الْبَيْدِ وَنَاكِمُ الْبَهِيْمَةِ مَلْعُونٌ
 وَهَمِيْشَهْ مَلْعُنَتِ خَدَايِ بَاشَدِ اَتَا اِگَرِ دَسْتِ مَالِ نَدِ وِ وِرْ وِقْتِ

بدی که زود باشد که ما و کیم و منزل گردانیم بدی و دشواری کلامی مشتمل بر کالیف شافعی که اگران باشد آن بر مکتب انیسیرینی
 در بیان آنکه بسبب آن حد لازم نمی شود
 در بیان آنکه بسبب آن حد لازم نمی شود
 در بیان آنکه بسبب آن حد لازم نمی شود

حذر ازینکه در حرام افتد پاک نیست و بهین تمثیل اگر پدر پسر را بکشد و یا صاحب
 غلام را و یا مضاف نیست و اما اگر این حلال داند کافر شود و در روز قیامت برائے
 این قتل مأخوذ و خونیان باشد و یا پدر کنیزک پسر را گرفت و زنا کرد و او را حد نیست اما
 عقر لازم آید اگر چه تکرار کرده است و اگر پسر کنیزک پدر را و طی کرد و گفتند چرا کردی
 گفت حرام ندانستم حد ساقط شد و عقر لازم شود و بهر دخول عقر جدا گانه است کنیزک
 زن نیز ازین قبیل است و اما اگر کسی گمان برد که بسقوط حد این اشیائے مذکوره
 دیان جهان نیز عذاب نیست کافر شود که در زنا کردن با جنبیه و بخرمه علی الثابید فرقی
 نیست و وبال اگر کنیزک خود را بغلام خود داده باشد و با و و طی کند و یا با و و خواهر
 زنا کند در میان ایشان فرق آید کافر شود زیرا که فرق بخراین نیست که اجنبیه نیکاح
 حلال شود و مادر و خواهر هرگز حلال نشود اگر کسی تا سف غور و دینا که اگر زنا حلال
 بود کافر شود زیرا که در هیچ عصر زنا حلال نبود لقوله لَعَنَّا وَكَاتَمَرُوا الزَّانَا اِنَّ
 كَانَ فَاحِشَةً و لفظ کان ماضی است یعنی در همه اعصار ما ضیه زنا منع بود و اگر تا سف
 غور و که کاشکے نکاح خواهر و یا خمر و یا فروختن فرزند و یا بیک دیگری کشتن حلال بود
 کافر نشود اما عاصی شود که دین پیغمبر افضل از همه ادیان است پس گویا که تا سف
 آن ادیان منوخته کرده باشد زیرا که در زمان ابوالبشر تا وقت نوح علیه السلام
 نکاح خواهر حلال بود و بعد از آن منوخ شد و خمر در وقت اصحاب میخور و در وقتیکه
 امیر المومنین عمر رضی الله عنه مست بود و در نماز مغرب امامت میکرد و سوره الکافرون
 میخواند جمله لا اله الا الله این آیت نازل شد بر حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَانْتُمْ سُكَرَىٰ بَعْدَ زَانٍ و وقت نماز
 خوردند و سایر اوقات میخورند بعد از آن چون فتنه انگیزی بسبب خمر خوردن پیدا
 شد حرام مطلق شد و آنچنان بود که روزی جمله اصحاب در خانه بودند
 نشسته بودند و خمر می خوردند امیر المومنین عمر چون مست شد صراحی را بر
 یکے زد و سرش را بشکست بعد از آن این آیت منزل شد لقوله لَعَنَّا اِنَّمَا الْخَمْرُ

۱۰ نزد یک شیخ بزرگوار آن مردید بپرسید که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۱
۱۱ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۲
۱۲ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۳
۱۳ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۴
۱۴ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۵
۱۵ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۶
۱۶ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۷
۱۷ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۸
۱۸ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۱۹
۱۹ ایستادند و بپرسیدند که زنا چیست؟ گفت عیانی زناست ۲۰

بر یعقوب فرساده چون بکنعان رسید کنیزک پیرے را دید کہ جامہ می شست
و گفت ای مادر میچ میدانی کہ خانہ ہتر یعقوب کجاست گفت چہ کار داری گفت
خبر یوسف آودہ ام آن پیرہ زن فریاد بر آورد کہ خداوند بامدوغ وعدہ کردہ
بودی پس گفت چگونہ گفت پسرا یعقوب فروختہ بود خداوند بامدوغ وعدہ کردہ بود کہ
تا اول پسر شمانیا بد خبر سپرا و بدوزر ساختم گفت بام پسر تو چہ بود گفت عزیز گفت
بر خیز کہ منم و قتل در وقت قوم ہتر موسی علیہ السلام چون گو سالہ را پرستیدند
برایشان حکم شد **قَاتِلُوا أَنْفُسَكُمْ** ہفتاد ہزار یک دیگر را کشتند بشرط
اینکہ ہر کہ روی از تیغ بگرداند کافر باشد باز حکم شد کہ یک بنشیند و دیگرے
بگردنش بزنند اگر بطرف شمشیر بہ بیند ایمان او نباشد و این دین را از جہت این
قبول مے کردند کہ بمعجزہ ہتر موسی علیہ السلام کوہی بر سر مجالس ایشان فرود
مے آید و چون آواز شکستن قبر عنہاے ایشان مے شنیدند دیگران دین را قبول
مے کردند پس در زمانکم و بیش فرق نیست چنانکہ بعضے عوام بلکہ عالمان جہال
بزن بیوہ حلال داند کافر مے شود اما کلمہ طیبہ بر کافران گرانست تا بغایتے
کہ اگر کسی کافر را بزور گیرد کہ کلمہ گوے والا بکشتت خود را بکشد اما کلمہ را
نمیگوید و گفت **مندر** ہر کرا این توفیق دست دہد کہ در آغاز سخن و تمام
سخن کلمہ طیبہ گوید اگر وہ ہزار سال عمر او باشد و در ہر روز صد گناہ گنہ او
نویسند پس بر دوستان او آسانست این وید کردن و بر منافقان و کافران
چنان گرانست کہ سنگ را بدندان گزیدن و سخنہاے ناشایستہ گویند و ازین بعد
مینایند گفتہ اند کہ اگر کسی سخن بازن بیگانہ بشہوت کند یا صد سال در دوزخ بماند
و عبارت از تا تولاست و تا ثانی تیرا و تولادوستی بدوستان خدای تا حدی کند کہ اگر
چاہ آتش باشد خود را بیند از دوستی دوست چنانکہ آودہ اند کہ یہودی بود زن و مخفی اند
ایمان بحضرت رسالت پناہ آودہ بود و ہر فرد آن زن پیش از اکل و شرب روی مبارک حضرت
لا میدید و بعد از آن بنحانہ مخود میرفت رفتہ سے آن یہود گفت کہ تو ہر روز کجا میروی

این آیت ہا و اول و دوم تا بیستم تا بیستم واقع است ۱۲

۱۱

بیشتر نصیحت خود را با صاحب طاق متفلس این کتابین عبادات است ۱۲

۱۲

چهار صد سال در صومعه مشغف بود و عبادت اللہ میکرد و فرشتگان گفتند کہ بندہ
 شمار و خدمت شما چیست و چالاک و یدیم اما امتحانش کنیم گفت بکنید
 فرشتگان بحکم رب العزت پیش او لباء اللہ رفتند و گفتند کہ اے بندہ
 چہ مشقت بیفاین میری و رنج بیجمل می کشی عبادت تو بدرگاہ حق مقبول
 نیست گفت چون شمار بندہ گفتید بندگان را خدمت می باید کرد و مقبول
 و ناقبول مرا کارے نیست و ملائیم این ست رباعی و در بخوانی بندہ مقبول
 توام + و رد کنی چاکری معزول توام + برد و قبول تو مرا کارے نیست +
 بارے بہر دو حال مشغول توام + بعد از آن خطاب حضرت عزت در رسید کہ ملائکہ
 چگونه دیدید بندہ خاص مرا کہ در هیچ اوقات روئے از من نمیگرداند گفتند
 یا رب العالمین بندہ تو خاص خواص ست و دوستان او را از جہت دوستی
 او خود را در مجاہدات فراموش باید کرد - چنانکہ ابراہیم خواص قدس اللہ سرہ
 الغیر ذوار دہ سال در بیابان کشیدہ بود کہ برگ درختان قوت می
 ساخت روزی در بیابان درخت انار را دید بخود اندیشہ کرد کہ ازین
 انار بخورم اما نباید کہ ملک غیر باشد از اینجا گذشت کہ حضرت خضر پنمبر باو
 ملاقات کرد و گفت بیا تا دوستان حق بتو بنمایم دستش گرفت و در غارے
 رسید کہ دران غار یکے زندہ پوشے را دید کہ سر پوشیدہ بود و مار
 و کرژوم بر وجہ شدہ بودند و میخوردش ابراہیم را گفت برو پایش را
 بگیر چون ابراہیم پایش گرفت گفت اے ابراہیم بن خواص چہ می طلبی
 گفت از کجادی کہ من ابراہیم بن خواص باشم گفت کہے کہ خود را در تصرفات
 حق سپردہ ست از جملہ ذرات مخلوقات بہر دارد و نہ اینکہ انار را از ترس
 کسے نخوردی کہ ملک کسے باشد و الا حظوظ نفس سے گرفتی چون ازین
 در گذشت حضرت خضر علیہ السلام گفت اے ابراہیم در بیابان دواز دہ
 سال برائے چہ میگذرانی گفت تو کل را در دست میگیری خضر علیہ السلام و سلام

۸۳

قصہ ابراہیم خواص کہ دواز دہ سال در بیابان گذشت

شود آنکه اندوخته با آنکه
باشند با قدرت کنند
در سیر از دنیا کاران پس
از آنکه بدیدیم حق غیر ازین
از آنکه چهار گانه بی بال

گفت توکل این نیست که شما میگویند توکل خود را سپردن است نه خط لغز طلب
کردن بیا تا متوکلان را ببینیم چون رفتند دیدند که کسی افتاده است سر خود را
برنده پوشیده و تمام وجود او را ز نوران سُرخ گرفته و به پیش می زدند گفت این
اند متوکلان خدا و مردان خدا ابراهیم را پیش کرد و خود پس استاد چون ابراهیم بطرف
سر میرفت همتی خضر پاسبان مبارک بدو رساند گفت ای همتی خضر چه میطلبی ابراهیم
التفات بوی کرد که همراه من خضر است و من نمیدانم آن اولیا از و غائب شد چون
باز بدو دید خضر نیز غائب شد بعد از آن ابراهیم از محابرات خود پشیمان شد لقوله

عليه السلام كن عالما او متعلما او سامعا او خادما ولا تكن من الخسرين فان تكن خامسا

فهلك زیرا که دوستی جاہلان هلاکت است - بیت سگے که تر شود از بول پاکتر باشد
از آن کسی که کند اختلاط با عامی و در رساله شاه قاسم بدر الزین

کرودی آمده است که مأمون خلیفه هفت روز در خدمت مجالس ابو حفص کبیر حاضر
میشد چون روز هفتم وداع می کرد شیخ گفت از نشستن خلیفه چه سود که درین ایام
از من یک مسئله هم نه آموخت گفت کدام اند گفت اینکه من از شما چهار مسئله آموخته
ام و گفتند که این لا حضرت رسالت پناه فرموده است من بهما نزد عمل می آرم هیچ
گفت کدام اند گفت اینکه شما گفتید که حضرت فرموده است که نظر کردن بر روی عالم
بهتر است از دنیا و هر چه در دنیا است و زائرانشاید که هنگام زیارت در تبسم و تهلل
مشغول شود باز گفتید که رسول گفته است که یک ساعت نشستن با عالمان بهتر است از
آزاد کردن هزار بنده و هزار اسپ کنفی بیل السد بغازیان داده باشد و هزار گرسنه
را طعام داده باشد و آب داده باشد و هزار برهنه را جامه داده باشد و حدیث
سیوم گفتید که هر که در حلقه مذاکره عالمان بنشیند و یک مسئله شرعی بداند بهتر است
از عبادات هزار ساله و هر مسئله که در آن مجلس شود سامع با قایل برابر باشد
و حدیث چهارم گفتید که چون کسی زیارت علما رود و روان شود صد فرشته
بفرمان حق تعالی می آیند بسمیت برابر سر او میروند که در هر قدم درجه او بلند میکنند

۸۴

در بیان آنکه کسی زیارت عالم و بزرگان برود و در بیان آن

و بیت در پیش او می روند که در هر قدم نیکی در دفتر اعمال او می نویسند و بیت
در عقب او می روند که در هر قدم بدی از نامه اعمال او محو کنند و بیت برابر دست
راست او می روند که در هر قدم میان او و میان دوزخ صند و قمار راست میکنند پس چون
بدین راه رسیدند خداوند تبارک و تعالی بیکام و بپیربان نداد و بد که گواه باشد که
فرشتگان که در آسمان و زمین هستند که **إِنِّي عَفْرَتُكَ وَلَا تَوَقِّرْ قَبْلَ اِزْنِ** که قدم
در راه میزد و نیز در **خبر مست** که چون مومن زیارت مومن روان شود
فرشتگان گویند خداوند آنکه در زیارت کرده می شود مروت فقیه و پارسا
ست و این زائر ملوث گناه است پس چه کنیم فرمان رب العزت در رسد که گناه
از او بر دارید و در دوزخ اندازید باز گویند آن عالم نیز تعلقات دنیاوی
در مانع است حکم شود که گناه او نیز بر دارید و در دوزخ اندازید تا هر دو برادر
پاک به هم رسند و هر چند راه که زائر می رود آن زمین تا هضم زمین در پله اعمال
او نهت چنانکه آورده اند که در بنی اسرائیل ظالمی بود که نود و نه کس را
کشته بود روزی پیش زاهدترین بنی اسرائیل رفت و گفت که گناه بچهارم دارم
که نود و نه کس را کشته ام اگر توبه کنم خدای کریم قبول کند یا نکند زاهد گفت
از پیش من دور شو تا از شومیت تو مرا به عذاب نگیرد و تیغ را از نیام کشید زاهد
را بکشت و بعد از آن به یکی از عالم ترین بنی اسرائیل رفت و گفت صد کس را
کشته ام که یکی از آن مجموعه فلان زاهد است اگر توبه کنم تیغ روئے صلاحیت
دارد عالم گفت پیش اهل صلاح برو توبه تو خدا را بپذیرد از اسخار روان شد
آورده اند که تا بمقصود نرسید و او را در راه مرده
یافتند و دیدند که یکی خطی از غیب بر وافته بود
چون **مطالع** کردند چنان نوشته بود که برین کس
فرشتگان رحمت بحث کردند فرشتگان **عذاب**
گفتند که فاسق و فاجر است ما بان ارواحش تبصیر کنیم

خاکه بر قدم گویند و در پیش راست میکنند و بیت برابر دست چپ و بر دوزخ

۸۵

له تحقیق بنشینم و
را و ما در دوزخ است

و فرشتگان رحمت گفتند کہ زائر و تائب است چنانکہ عزم توبہ کرده بود و احوال
 مایان قبض میکنیم برایشان حکم شد کہ ہر دو طرف زمین را وزن کنند چون وزن
 کردند دیدند کہ یک طرف زمین یک بالشت از خانہ خود بخانہ آن صالح نزدیک
 شدہ بود حکم برین شد کہ فرشتگان رحمت جانش قبض کنند بسبب برکت
 آن صالح آوردہ اند کہ مالک بنار را باد ہریہ منازعت افتاد ہر یکے ہمین
 گفتے کہ من جہنم چون در میان مردمان جہال بودند اتفافی کردند بقول ہریہ
 کہ ہر دو را دست بدست بر بندند و در خانہ در آرند و در آسنانہ آتش
 زنند چون چنان کردند خانہ بسوخت و ایشان ہر دو سلامت ماندند
 مالک بنار مناجاہت کرد کہ یا رب مرا با کافر کردی خطاب حضرت عزت و
 رسید کہ اسے مالک بنار اورا از برکت شما خلاص کردم اگر تنہا مے بودے
 سوخت و خدمت و مودت بدوستان حق چنان باید کرد **قطب الاقطاب**
 حسین الحقی والدین حسن بنحری در کتاب خود آورده است کہ روزے در خدمت
 مرشد خود شیخ المشائخ والاویا شیخ عثمان ہارونی در سفر بودم از افوا و
 مبارک خواجہ برآمد کہ بقول امام اعظم رحمہ اللہ چون دو کس در سفر
 روند باید کہ یکے را بادشاہ کنند تا خلاف سنت و جماعت نہ باشد پس
 آفتابہ و مصلی ازو گرفتہ و گفتم کہ بادشاہی لایق شماست چون شب شد او
 در خواب رفت بیک ناگاہ باران ہاریدن گرفت برخاستم و زنہ خود را بر
 سر او گرفتہ تا باد بر و استاده بودم چون شیخ بیدار شد عالم چنان دید کہ گفت
 چرا گفتم چون شمار بادشاہ گرفتہ پس خدمت بادشاہان چنان باید کرد شیخ
 بنظر نیک و من نگاہ کرد بمقصود رسیدم **اسے عزیز چنانکہ دانستی بدوستان**
 حق دوستی کردن ثواب است پس بدشمنان او دشمنی کردن ثواب است
 و نیرو جات رفیع است و اگر دشمنی بدست نشود بدل البتہ باید کرد چنان کہ
 در **معشایح الجہان** است کہ جوئے بود فاجر و ظالم کہ در عہد عمر خویش گناہ

بجز گناہی کرد و آنہم را باز در یک دفترے نوشت و جمع مے کرد و روزے در خوردن
 شراب نشسته بود کہ کسی بہ نزدیکش رسید اورا گفت کہ بیا خمر بخور چون آنکس
 ساغر بدست گرفت یا شاہ گفت جوان فاجر و است کہ این کس را فضیلت
 بر دیش زو چون مرد جوان بخود آمد و گفت کہ نادانستہ قتل کردہ ام این را
 نیز دران دفتر نویسم چون دران دفتر رفت و کشاد دید و ہر جائے کہ خون
 وزنا و خمر کردہ بود در آنجا چنان تبدیل یافتہ بود کہ این کس چندان برودہ آزاد
 کردہ است و چندان ختم کردہ است و چندان گرسنہ را طعام دادہ است پس ہمہ
 اعمال سیئہ او بسبب دشمنی بدشمنان حق بہ نیکی مبدل شد و در
 رسالہ خواندہ ام کہ آسمان وزمین و عرش و کرسی و لوح و قلم نبود کہ دل
 از جان سوال کرد کہ اول کار چیست و آخر کار چیست و ثمرہ کار چیست گفت
 اول وفاست و آخر کار بقاست و ثمرہ کار وفاست گفت فنا چیست و بقا
 چیست و وفا چیست جان گفت فنا از خودی بیرون آمدن و بقا بدوستی
 و وفای میان بخدمت دوستان بستن اگر سائلے گوید کہ چون پیچ نمود دل جان
 از کجا بودند **جواب** این فقیر مے گوید کہ جان مفیض کہ اورا فیض اقدس و
 وحدت و حقیقت محمدی و قبلہ واحد مے گویند و دل اسماء اللہ کہ ہر یک بحسب
 استعداد و اثر خود وجود یافت گویا کہ یکے از دیگرے سوال کرد کہ ارادہ حق بایجاد
 خلق مقصود ہمین است والا خلق در وجود نیامدے و **محاضرہ دوم** کہ جان اسماء
 اللہ و دل اعیان ثابت کہ از علم و نور و شہود آمدند گویا کہ آن حقیقت قبلہ
 این موجودات شد و از نیجاست کہ ہمہ را را قبلہ واحد و موجود گویند کہ چون
 روئے ارادت بد آورد قبلہ واحد شد و چون موجودات از طفیل خود یافتند
 قبلہ موجود شد **محاضرہ سوم** چون از علم و نور و شہود کہ اعیان ثابت معدہ
 ممکن وجود بہنی یافت عیان را جان گویند و چون بصورت خانہ وحدت ہر اسماء
 تجلے فاضلہ گردید کہ چنین و چنان باید کرد این را بکنہ و ارواح سراچی

سوال دل از جان

۸۷

بیان محاضرات

و دل توان گفت محاضرہ چہارم چون در محل کن و عقل آمدند کہ ہر اسم عقب خود شدند و بحسب استعداد جملہ ذات پلور شدند پس کن را کہ حقیقت کمالی گویند جان توان گفت و موجودات پلوری کہ آزا ہیولی و عرش کل و عقل کل گویند دل توان گفت محاضرہ پنجم جملہ ممکن و پلورات چون در قبضہ الوہیت اسیر اند مغلوب و مہتور اند پس از روی حقیقت از اثر قطع نظر باید کرد و موثر را باید باید پس موثر را جان و اثر را دل توان گفت کہ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْآسَاطُ پس خلق چون کیفیات و امر چون روح و ملکوت ہمہ مراد است تو در میان مباحث اے عزیز این راہ بس باریک و خون انابت رنجین ست پس تابع کسے باید بود و در خدمت او خود را باید سپرد کہ او خود را بحق سپردہ است و در لبا کر شریعت خود را چنان پوشیدہ کہ هیچکس از احوال او خبر ندارد اگر چہ منصور مشہور بود او مستور باشد تا بمقصود برسد چنانچہ مورچہ پیائے خود بکعبہ سجد تا خود را در پر کبوتر تیر و ضم کند رہا سے تو بدین رفتن بمنزل کے رسی + تو بدین جستن بجا صل کے رسی + پس گران جانی و بس اثر دلی + با سبک و جان بدین دل کے رسی + و چون نظر در عین الیقین و حقیقت کنی الوہیت واحد بیش نیست باختلاف خاصیت موجودات و استعداد ایشان تعدد و اسما شد از انجہت الدر ذات جملہ اسما گویند کہ ذات از صفات ممتاز نیست و چون صفات قدیم اقتضاء ایجاد ممکنات کردند از روی نامیدن و تعدد و اسما را اول و غیر ذات گویند اما چون همان ذات است کہ ہر تبتہ تنزل کردہ است و با طواریات سبعہ و تکثیرات مختلفہ پلور شدہ صفات را عین ذات توان گفت کہ قول الشاعر - بروح خود دست فتنہ نقاش + کس نیست مدنیان تو خوش باش + فہم من فہم پس سوال دل از جان اقتضاء ہر مراتب و تنزلات خویش و جان کہ مسئول است فیض اقدس کہ بہر مرتبہ نزول و پلور آمدن پس سائل و مسئول واحد بیش نیست چنانکہ

دل این شخص جمله ضمیر است و از مراتب ارواح می باید بچنین مراتب اسما
را دل سلجی و بکنه و حقایق کیانی و غیر ذلک من کلام الصوفیه میگوید و بحقیقت
گویا که مسایل انداز وحدت که آن را ابوالارواح و برزخ کبریه و حقیقت
محمدی گویند قال الله تعا و ما خلقت الجن و الا انس الا ليعبدون
ای لیعرفون سر این معنی است اما جمله متابعت هدایت است و جمله افترا و خود
روئی ضلالت است و سماعت از مرشد محقق طاب الله ثراه و جعل الجنة
مشواه شنیدم که کشتی در دریای عمان شکسته بود و مردی و دوست به تخت
برده فریاد کرد که یا حضرت خواجه خضر فریاد من مهتر خضر آمد و دستش گرفت و
بر روی آب میرفتند آنکس نام خضر بر زبان میزد و خضر نام الله بر زبان میزد
آنکس چون دید که خضر نام الله یاد میکند من نیز یاد کنم چون آنکس نیز نام
الله گفتن آغاز کرد پایهاش در آب غرق شد مهتر خضر گفت که شمارا بدرگاه
او مجال نیست شما نام او گیرید و من نام او امام محمد غزالی
را پرسیدند که چندین علم و فضایل را بچه سبب یافتی گفت هر چه دانستم از کس
و ریغ نداشتم و بعام و خاص می گفتم و بخیل نبودم و آنچه ندانستم از دانشین اولا
و ننگ نکردم اگر چه یک مسئله بودی لقوله علیه السلام ليس من اخلاق المؤمنين التملق
الا في طلب العلم و آورده اند که روزی مهتر عیسی علیه الصلوات و السلام در میان
میگذشت راعی را دید گفت ای راعی چرا طلب علم نمیکنی تا بحداست خود
نزدیکی بدست آری راعی گفت من پنج مسئله در عالم دانسته ام پنج دیگر شما
نمائید تا هر سه ه شود مهتر عیسی علیه السلام گفت آن کدام اند راعی گفت
شمارا باید اول بیان کردن مهتر عیسی گفت اول شما بگوئید تا من دانم راعی
گفت اول اینکه حلال خوب است و حرام بد حلال میخورم و حرام نه ددم راست خوب
است و دروغ بد راست میگویم و دروغ نه سیوم اینکه طاعت خوب است و معصیت بد
است طاعت میکنم و معصیت نه چهارم تا عیب خود دارم عیب دیگران نگویم

19

۹

در بیان وضو کہ چند نوع است

۹۰

فصل در بیان بصری قدس و جہا

بہم آشنائی با خدا باید کرد و با خلق نے پس با خدا کنیم و با خلق نکنم جہتر
عیسی علیہ السلام گفت کہ علم اولین و آخرین ہمین است کہ شما را و ما را و ہمہ خلق را
بس است کہ بجای آر و پس حاجت دیگر اموختن نیست زیرا کہ آموختن علم برائے عمل
ست تا عر و دنیا و شرف عقبی بدو دست و ہر خوش گفت آنچه گفت۔ بہت
چو کب علم آردی در عمل کوش کہ عمل بعمل نہرست بے نوش۔ **فصل سیوم۔**
در بیان وضو و طایم آن ہدائیکہ وضو بر چہار نوع است وضو ظاہر و وضو باطن او
وضو فرض و وضو مستحب ہدائیکہ وضو بضم الواو مشتق از وضاء است و آن
پاکی را گویند و وضو بفتح الواو آب را گویند و وضو بفتح الواو و الہمزہ روشنائی
را گویند و در اصطلاح غسل اعضا ثلاثہ و مسح الرأس را گویند و چون ظاہر را چنانکہ
مشرط است پاک ساختن با طنت نیز منور و روشن گردد کہ از نتیجہ وضو ظاہرے
وضو باطنی دست و ہر چنانکہ از حسد و کینہ و حقد و عجب و ریا خلاص یا بے
خوش گفت آنچه گفت بہت چون بیاری طہارت ظاہرہ با طنت نیز حق کند ظاہر
جملہ نامشروعات ظاہر را ظاہر باید داشت چنانکہ آوردہ اند کہ شبیبی بی
را بصری قدس و جہا نشسته بود کہ چراغ ہاے بادشاہان افروختن گرفت بی بی
را غرقہ پارہ بود و بدان چراغ دوخت ہر چہ از انوار و اطوار و احوال اولیا و اللہ
بود از و رفت بخود اندیشید کہ چہ نامرئی از من در وجود آمد کہ بمن این حال
رسید بعد مدت مدید در خمیر منیرش آمد کہ خرقہ را بدان چراغ دوختہ بودم
آن چراغ از نامشروع بودہ باشد بدکردم آن تار را از خرقہ باز کشید
آنچہ از و رفتہ بود باز بدو رسید و ازینجا است کہ بزرگوارے پرسید کہ
بمشحلہ بادشاہان چیزے میتوان کرد یا نہ گفت شما کیستید کہ ازین احوال اولیا
السد و معقیان خبر میجوئید گفت من خواہر بشر حافی ام گفت از شما باید پرسیدن
و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مربی بی فاطمہ زہرا را گفت کہ خود
را ہمیشہ خوش بوے داری گفت یا بابا بچہ خبر گفت با وضو زیرا کہ ہمیشہ در

در وضو باشد تا عرش خوشبوئے او میرسد و نه بخوشبوئے مجازی که هر آن
 زنی که خود را بشک و غیره خوشبونی کند و بوئے او باشد و غیر برسد عذاب زنا
 و نامہ اعمال او نویسد که رنگ و ابریشم و زر و نرغان است و خوشبونی بمردان
 است و سمرمه هر دو را سنت است - شیخ نجم الدین کبری را
 مریدے بود چنانکه شرط وضو است بجا آورده بود و در آن صومعه رفت چون
 برآمد گفت خداے جهان را دیدم شیخ گفت غلط کرده زیرا که این نور وضو بود
 و وضو را بجنور تمام باید کرد که هفتاد و دو نور سالکان را روئے نماید و همه
 از نتیجہ وضو تا آخر سلام است پس چون اول سجاعت انسانی رود باید که در
 آمدن خلا اول پائے چپ پیش نهاد و بگوید اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ رَجْسٍ وَنَجَسٍ
 مِنْ شَرِّ خَبْثٍ اَلْحَبْثِ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ فِتْرَةٍ وَهَاطَةٍ وَحَيْثٍ وَ
 عَقَارِبٍ و چون بنشیند روئے بچانه آرد که پهلوی چپ او بقبله باشد که
 روی و پشت بقبله آوردن مکروه است و در طرف هندوستان نیز مکروه است
 که حضرت بابا آدم صلوات اللہ علیہ در هند است و خود را بسیار برهنه نکند و
 نور بیائے چپ کند و بول را آهسته رها کند تا ششم باو زرسد و اگر پشت بقبله
 آرد بغیر برداشتن پاک نیست تا خلاف مردم هندوستان شود و چون بر خیزد اول
 پائے راست بر دارد و بگوید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْرَجَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِيْنِيْ وَاسْتَكْنٰى بِيْمَا
 يَنْفَعْنِيْ وَرَهْ كَرْتُ كُوَيْدُ غَضْرَا نَكَ رَبَّنَا وَاَلَيْكَ الْمَصِيْرُ و چون پیش از خاستن
 خود را بسنگ و کلوخ چنان پاک کند که دل او یقین گیرد و شاید که تمیم زند اگر
 میان او آب مسافت باشد اگر چه اندک باشد چنانکه حضرت رسالت پناه صلی
 علیہ وسلم روزه بول کرد و چون برخاست تمیم زد و یاران گفتند یا رسول اللہ
 آب نزدیک است گفت از آب مرگ نزدیک است و استنجائے نوع است چهار فرض است
 و آن چون پیدی از خنجر بمقدار مردم شرعی تجاوز کند دوم از جنابت سویم از
 حیض چهارم از نفاس و سیکه واجب و آن چون مقدار مردم شرعی

در بیان رفتن بجاهت

۹۱

در بیان رفتن بجاهت

در بیان رفتن بجاهت ۹۱

باشد و یکے سنت ست و آن چون کم از دم شرعی باشد و یکے مستحب ست
 و آن از بول ست و یکے احیاط و آن چون بماند شکل اشتر خشک افتد و آلا یتر
 بخرج نشود و یکے بدعت ست و آن چون از جهت باد و گرم خشک پس هر چه فرو
 ست بآب میتوان شست که فرض ست و دیگران بسنگ و کلوخ و لست که نه
 کافست و چنانکه بعضی عوام میگویند که بستر سنگ سنت ست غلط کرده
 اند زیرا که آن مذهب امام شافعی ست رحمت اللہ علیہ و آورده اند
 که در سلسلہ ابجد هفتاد و هزار سرداران جن آمده بودند و بر رسول مابیت میگردید
 و حضرت رسالت پناه بجاست انسانی میرفت از عبدالمد مسعود سنگ طلب کرد
 و دو دو سنگ یک سرگین داد حضرت سرگین را پرتاب کرد پس امام اعظم ابو حنیفہ
 کوفی مے گوید اگر سه سنگ سنت بودے حضرت سنگ دیگر را طلب مے کرے
 و امام شافعی مے میگوید که اگر سنت بودے عبدالمد سه سنگ نداده و متاخران
 بر این اند که درین زمانہ بآب باید شست زیرا که دیانت از مردان کم شد است
 و زہد و رفته اند و عوام الناس کالبہایم اند و از نیجاست کہ گفتہ اند الاستنجا چنانکہ
 مذکور شد و الاستفتاء تا حدیکہ دل و قرار گیر و بیای کی او امانہ چنانکہ بمانند عوام
 الناس کہ وسوسہ کنند و آب بسیار برند کہ در کتاب ہائے معتبر از ہفت
 کرت زیادت آب ریختن رخصت نداده اند و استبراء دست خود را بر
 دیوار یا بر زمین بحالہ از بوسے بیزار شود و شاید کہ استنجا با ستخوان
 و چوب و پنبہ و جامہ نو و دوست راست نکند کہ مکروه است و نیز بخی غیرے
 نکند چنانکہ از دیوار و زمین غیر کلوخ گیر و نکند و اگر از زمین کسے کلوخ گیرد باز در
 زمین اندازد آورده اند کہ امام شافعی رح مذهب خود را انتشار کرد و لافے از
 دین مبارک او برآمد کہ اگر من در عصر امام اعظم بودے اورا در اول مسئلہ الزام
 میدادم اسراج سراج المومنین اورا در خواب نمود و گفت کہ اول مسئلہ من این ست کہ
 لا اله الا الله محمد رسول الله الزام من چون از خواب بیدار شد

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

در بالائے پیشانی او می باشد وریش تنگ را پوست باموے باید شستن
و اما کلان ریش را که پوست روے را پوشیده باشد شستن پوست ساقط
است و سفیدی که در میان و زلف و گوش است شستن او نیز فرض است
بقول امام اعظم رحم و بعضی متدعان که زیر زخم می تراشد اگر تیرے زخم ترشید
باشد و در وقت وضو آنرا نشوید و بمس کردن و یا خشک شدن نماز بگذارد و کافر
شود زیرا که فرض بجائے نیاورده باشد و هر که بک تار موے در غسل و وضو
از خشک شدن آن وضو محبوب نباشد پس بے وضو نماز گزاردن کفر است
و فرضیت در مسح ریش در وقتی معلوم شود که رنگ کرده باشد و
خلال ریش از جانب چپ از فرو و سوے بالائے اوست و در او ان شستن

روے گوید اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ يُنْزَلُ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَوْلِيَاءِكَ

وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِي يَوْمَ تُسَوِّدُ وُجُوهُ أَعْدَائِكَ اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي وَتَسْرِحْ

قَلْبِي وَصَدْرِي وَتَهْرِقْ لَبِّي وَأَبْ رَابِرُ رُوَيْ سَخْتِ نَزْدِ وَچشم را کشا

ندارد و نه سخت پشد که مکروه است و دست تا آرنج بشوید و سنت این

ست که سه مرتب بر کف دستها ریزد و تا جانب آرنج کشد که روافض بر آرنج

و جانب کف دست میکشند و در وقت دست راست شستن گوید اللَّهُمَّ

أَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَحَاسِبِي حَسَابًا يَسِيرًا و در دست چپ گوید وَلَا تَعْطِنِي

كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَدَّ أَنْ ظَهَرِي يَوْمَ يَدْعُوا ثُبُولًا وَتَصِلِي سَعِيرًا

و از سه مرتب رختن آب کم و زیاده مکروه است بر اندام اما یک بار فرض

است و سه بار سنت است و آب را روان باید کردن تا اگر جای شستن را

مسح کردن یعنی ترک نشود روان باشد و اگر بے مسح را بشوید روا باشد اما بعضی

مسکلمان گفته اند آن ترکب المکر و و لا یستحق جرمان الشفاعة چهارم حش

مسح سرفرض است و تمام سر مسح سنت است پس باید که آب نو بگیرد و اگر از جائے

شسته مانده باشد نیز رواست و مسح سر را خپان مسح کند که خضر و بنصر و

تتبع تحقیق کنند کار مکروه مسخی و لاین بینگردد و نایاق شفاعت را

۹۹

۹۹

۹۹

۹۹

۹۹

بود آمد و سلام داد امام چون از وضو فارغ شد گفت دیوانه چرا سلام کردی نداشتی
 که در آوان وضو سلام می آید بی است گفت شمار وضو ندیدم بلکه بازاء دیدم *
و در تفسیر کامل است که اگر در میان وضو سخن کرد و یا شسته خواب کرد و بغیر
 تکیه وضو نکند اما عاده وضو افضل است زیرا که نتیجه وضو که ثواب است و طهارت
 باطن آنرا نیابد که پنجم فرموده است اَسْبَاغُ الْوُضُوءِ يَجْرِي الْقُتُوبُ كَمَا يَجْرِي النَّارُ
الْحَشِيشُ و بعد از وضو سه مرتبه سوره انا انزلناه بخواند که بهتر عزرائیل را بچشم نه
 بیند و خداوند تبارک تعالی بطرف خویش جان او قبض کند و در شرح ابواللیث
 سمرقندی آمده است پنجم گفت صلی اللہ علیہ وسلم هر که بعد از وضو سه مرتبه سوره
 انا انزلناه بخواند ثواب ابراهیم خلیل الله و موسی کلیم الله و عیسی روح الله و محمد
 رسول الله یا بد صاحب گفتند یا رسول الله چنانکه مراتب این پنجم است تمام باید
 با تشال گفت به تمام باید و ده مرتبه سوره اخلاص بخواند بعد از وضو آمرزیده
 شود هر حاجتی که داشته باشد برآید و سه مرتبه انا اعطیناک و سه مرتبه
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَآلَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ و اگر ده مرتبه این دو و گوید
 افضل باشد فایده الکرسی و من الرسول و سوره اذا نزلت و الم ترکیف و لا یدلف
 یگان بار خواند که در کمر او هرگز نباشد **در خیر است** هر که بعد از وضو سه مرتبه گوید
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مَحْبُوبًا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَلِّغْنِي عُمُرِي اِلَى مِائَةِ وَ عِشْرِينَ سَنَةً
مِنْ غَيْرِ هَلَةٍ وَ هَرَمٍ عمر او صد و بیست ساله شود و نیز اگر پنج بار گوید اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
مَحْبُوبًا مَقْبُولًا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَلِّغْنِي عُمُرِي اِلَى مِائَةِ وَ سِتِّينَ سَنَةً
وَ اجْعَلْنِي مَحْبُوبًا وَ مَقْبُولًا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَلَائِكَةِ الْمَقَرَّبِينَ وَ الرُّوحَانِيَّينَ وَ
بَلِّغْنِي وَ بَشِّرْنِي عُمُرِي اِلَى مِائَةِ وَ سِتِّينَ سَنَةً وَ اجْعَلْنِي مَحْبُوبًا وَ مَقْبُولًا فِي قُلُوبِ
الْاَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلَيْنِ وَ بَلِّغْنِي عُمُرِي اِلَى مِائَةِ وَ سِتِّينَ سَنَةً من غیر عاقبت
 و هَرَمِ خداوند تبارک و تعالی عمر او صد و بیست ساله گرداند بعد از متصل دو گانه
 بگذارد و شانہ را اول بار و سے راست راند و بار بار و سے چپ اند و این دعا بخواند

در بیان ثواب سوره تبارک که پس از وضو خوانند
 در دعا ۱۲
 در بیان ثواب سوره تبارک که پس از وضو خوانند
 در دعا ۱۲
 در بیان ثواب سوره تبارک که پس از وضو خوانند
 در دعا ۱۲

در بیان ثواب سوره تبارک که پس از وضو خوانند
 در دعا ۱۲

در آداب شاکرین
مروان ۱۲

اللهم اغفر لي ولوالدي ولجميع المسلمين
والمسلمين ووزنان وجميعهم

در آداب شاکرین
مروان ۱۲

در آداب شاکرین
مروان ۱۲

اللَّهُمَّ ذِيْنَا بِزِينَةِ الرِّجَالِ وَرَأْسِ كَوَيْدٍ وَوَجْهِ كَوَيْدٍ اللَّهُمَّ ذَيْنِ الرِّجَالِ بِاللَّحْيَةِ
وَالنِّسَاءِ بِدَوَائِبِهَا وَازْجَابِ رَأْسِ أَزْطُفٍ بِالْأَرِيشِ شَانَهُ دَارِدٍ وَبَهْتَرِ اِيْنِ سِتِ
كَشْمَةِ بَاشِدٍ وَكَوَيْدِ اللَّهُمَّ سَتْرِجِ لِحْيَتِي وَفَرِّجْنِي مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَازْ
جَانِبِ چپ از فرو د به بالا یعنی زیر زخم بسوی خدشده و سورة الهلکم التکاثر نیز بخواند بعد
بر دو جانبین از فرو د و بالا یعنی هر طور که بخواهد شانه کند و سورة و اضحی و الم نشرح یکبار
و انا اعطینا سه بار بخواند و نیز سه کزت بگوید اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَافِيَّتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ
و در خمس الاوقات و هر گاه که وضو سازد شانه کند که در شرح ابوالمکارم آمده است
که حضرت رسالت پناه شانه از استخوان سلخوات در دست داشت و بعد از نماز شام
استاده بود و ریش را شانه میکرد و گفت این را چیزی خوب است و بعد از نماز خفتن
اگر وضو جدید کند چنها و الا نه شانه را ترکند و ریش را ترکند ثواب بجدت و مغفور
گردد و نیز شاید که شانه منکسر نباشد که در ویشی آرد بعد از وضو آفتابه پر کند برای
وضوء دیگر که مستحب است و سر او پوشد و در اجتناب الفقر صدق
نبوی مذکور است که هر آنکس که سر او دهن او پوشید و بسته نباشد
شیطان لعاب من خود دران اندازد و هر آفت و در ده که آنگس میرسد سبب
ان لعاب شیطان است و نیز آفتابه نکسته نباشد که در ویشی آرد و آفتابه را چاه
برای خود کردن بدعت است بدان ای عزیز که وضوء ظاهری صلاح مؤثر
ست لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوُضُوءُ سَلَامٌ الْمُؤْمِنِ وَمَالِكٌ رَأْيُكَ بَغْيٌ سَلَامٌ
از نیکه و همیشه با نفس خود و شیطان محاربه آرد و در سلسله چشتیان
مرید را مقدم از همه نصایح بدوام وضوء فرمایند حتی که اگر از خواب
بیدار شود بچیز پاک از جنس زمین چون سنگ و کلوخ و غیر ذلک تمیز
و حضرت شیخ المشایخ والاولیا فر زمانه سید علی بنی
که مرشد انفقیر بود قدس الله سره خاصیت این دهر گاه که تعلیم علم تصوف فاکت میشد فی الحال

وضوء جدید سے کرو و میگفت کہ الوضوء علی الوضوء کالتور علی النور
و ان مشکلات راحل میگردان برکت وضوء چون کسی در دوام وضوء باشد
باطش همیشه بحق مشغول و حاضر باشد و در نظر آسمانیان همچون ستاره
روشن مینماید چنانکه اہل زمین آرزوی ستارگان ارزند ایشان نیز آرزوی آنکس دارند
پس وضوء باطنی گویا کہ نتیجہ وضوء ظاہری است بدانکہ در اجتناب الفقر آوردہ است
کہ بعد از وضوء روی را بدامن و آستین پاک نکند کہ در ویشی ہر دو جہانت باید کہ
دستارچہ را با خود نگاہارد تا بدان روی پاک کند در خیر است کہ فردا سے
رفتہ قیامت اگر جبری کسی بماند کہ ہوا باشد دستارچہ را بطرف پلہ نیکی نہند آن پلہ بدی
ہمہ بالا شود و باید کہ بدستارچہ غیر رو سے را پاک نکند کہ محبت میان ایشان منقطع
شود حتی کہ اگر بحلال خود مجامعت کند ہر یک بہ لہ جلا گاہ اندام خود را پاک سازند
الا عدوت میان ایشان میخیزد و شرعے افتد و چون وضوءے ظاہر را بجای آوردی
باید کہ باطن را از غش و کدورات دنیاوی و از حقد و عجب و کینہ خلق و از ہر چہ
ماسوی الدست پاک دارد چنانکہ شیخ شبلج گفتہ است ہر گاہ کہ میل دنیاوی
بخاطر رسد وضوء جدید لازم مے شود اگر میل عقبے بخاطر رسد غسل
جدید لازم مے شود پس ہر دو را بجاسے مے آرم و غسل از نیجۃ لازم مے آید
کہ در عقبی خطر شتر چیزت چنانکہ در نبی اسرائیل پنج
سال باران نہ بارید حتی کہ برگ درختان و بنج گیاہ را بہواشی مے دادند
و ہر روز ہتر موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام را باستقا بیرون مے بردند و کہ
بخدایے خود مناجات کرد کہ خداوند ما فضاحت کردی زیرا کہ مدت پنج سال
ست کہ دعا میکنم بدرگاہ تو مستجاب نمیشود بیا وسطہ نداشند کہ تو
در میان خلق بیباخی کہ خوردن و پوشیدن ایشان ہمہ تا موجہات ست
د بیابان برو و مردے سیاہ باشد سر و پا سے بر مہ و ژن پوش و موسے
سرا و تافتہ باشد و نام او برق ست اورا بگو کہ دعا کند مستجاب شود

۱۰
باید کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء

باید کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء

باید کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء

باید کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء
کسی کہ در وضوء

کتاب فیہ است اگر بیت
بیک کلمہ جو بیکی یا بدو
بیت کار بدو کند اچو بیاید

شایان و میگرد با عمل شایان
درستی که خدا تعالی می گردید
ربا بعض کفرست ۱۲ ۱۲

۱۰۲

اولیائے خدا تعالی

وقت بار بار
اولیاء اللہ میباشند
و منہم من جنت

چو از مہتر موسیٰ علیہ السلام مدیابان رفت آدمی موصوف را یافت و نام سر
پرسید گفت نام من برق است گفت طلب باران کن کہ حکم است ہمدان جا ستادہ
شد و گفت بطریق ناز کہ ہاد از حکم شما بیرون رفت کہ ابر را پرانندہ نمیکند و یا خزائن
رحمت تو خالی شد و یا گنہگار ان را در انجمن عذاب نتوانی کرد کہ درین جهان
میکنی چون ہمد بر جاست زود باش باران بکن ہمدان ساعت چنان باران
باریدن گرفت کہ بندی و پستی ہمد را بہوار کرد بفرمان خدا
در یک روز گیا بہا تا ساق آمدند مہتر موسیٰ علیہ السلام گفت خداوند شما را
چہ خاصہ بندگان فرمان شد کہ خاص میستند اگر چہ دوازده سال مدیابان
رفته و از خلق علاقہ بریدہ و بمن پیوستہ است اما در باطن کدورت و چرک دارد
کہ لایق خواصی من نیست کہ روزی در گرماء سخت خرقہ را باز کرد و شمال را بر سینه
خود گرفت زیرا کہ در سینه کہ خیمہ محبت من زودہ باشد از ضرر و نفع دنیاوی خبر نباشد
پس وضو باطن بسبب این میکند پیغمبر گفتہ است کہ الْأَعْمَالُ بِالْإِنِّيَّاتِ و نیز فرمودہ است
کہ حد و کینہ در با عمل ظاہری را چون آتش گیاہ خشک را میسوزاند و در خبر است کہ
ذلت آدم از نفس و شہوت بود آمرزیدہ شد و نعرش ملعون از کبر و حسد بود آمرزیدہ
شد پس چون عمل را بہ نیت بستہ اند بغیر نیت عمل را قبول نفرمودہ اند
الْقَوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ إِلَيْ نِيَّاتِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْ أَعْمَالِكُمْ کہ با عمل باشد
کہ خاصہ شد نباشد الا بر یاد نمایش خلق پس عمل باریا بزمیب امام عظیم رح
کفرست کہ الیاء من الکفر و عمل او عند الناس عمل سے نماید و عند اللہ باطل
پس سر نیت کہ غیر اللہ است فاسد کنندہ وضو و شادی عزیز چون وضو باطنی را
و انستی و میدانی باید کہ حکایتے چند از اولیاء اللہ نیز بشنو کہ در خبر است کہ الْأَوْلِيَاءُ
جُنُودُ اللَّهِ و نیز فرمودہ است کہ عِنْدَ تَذَكُّرِ الْأَوْلِيَاءِ تَزُولُ الرَّجْزَةُ و در تسوید این
حکایت غرض آنست کہ فرزند فقیر الناس آن دارد کہ احوال و اقوال اولیاء اللہ
را قریب ہر عمل توان آورد تا مگر از فضیلت و رتبہ ایشان بر دل او

عنه که دوست بسیار بودی
در آن زمان

او شود چنان که در تذکره الایات است هر که هر روز دو حکایت از اقوال و احوال اولیای
مذکور سازد بیشک و به شبه بمراتب ولایت برسد و دوست ایشان گردد که
مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا كَثُرَ ذِكْرُهُ منقول است که در پیش بی بی رابعه بصری هفت
بود بسیار دنیا را بد میگفت و ذلیل میدانست بی بی گفت ای شیخ چرا این
تجد دنیا را دوست میداری کسی گفت که بی بی او دشنام میداد بی بی گفت که
ازین حدیث خبر نداری که مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا كَثُرَ ذِكْرُهُ پس کثرت ذکر گو یا که کثرت
دوستی است و بی بی رابعه را عدویه ازینها می گفتند که بغیر الله دشمنی
داشت که **تورن** او را پرسیدند که خدا را دوست میداری گفت
آری پس گفتند که شیطان را دشمن میداری گفت دل من چنان بدوستی او مستغرق
ست که از دشمنی کسی خبر ندارم پس کم التفالی بچیز دشمنی باشد و نیز حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم را در خواب دید که بدو میگفت ای رابعه مراد دوست
میداری بی بی گفت هر آن دل که در دوستی شمانست ترفیده با او اما دلم چنان بدوستی
حق گرفته است که از دوستی غیر خبر ندارم **تورن** از روی مکاشفه
بهشت را دید خوشحال شد با تفسه آواز داد که ای رابعه نگفته بودی که بغیر شما
بهر دوست را رضی نشوم و بدیدین بهشت دل شاد شدی رابعه از هیبت
تپ لرزه در وجود آمد **تورن** امام حسن بصری رضا پیش او رفت دید که
با رون رشید خلیفه چهارم دنیا را آورده بود و پیش او استاده بود و او را
رخصت نمیداد چون امام را منت کرد و تضرع نمود که مگر بگفته شما مستوح
را قبول کند چون امام در صومعه درآمد گفت خلیفه زمان تصدق آورده پیش
استاده است اگر قبول شود بی بی گفت بمن در کار نیست باید که تصرف
فقر کند که مراد از **تورن** بهشت دل شاد شده بود خطاب عتاب برهم
آمد این پنج ماه است که از ان هیبت افتاده ام و گفته اند که هم از ان هیبت بحق
رسید **تورن** بی بی گفت که خداوند را هر چه نصیب من است درین

۱۰۳

در ذکر حضرت رابعه بصری

دنیا کا فان رہا و ہرچہ ازان بہشت ہست مرموننا نرا بدہ مرادین دنیا درودہ
 و دران دیدار تخلص است کہ سلطان العارفین ابراہیم دہم قدس سرہ
 چاروہ سال در راہ کعبہ میرفت بہر قدم رکعتین میکرد تا بہ مکہ المہ رسید
 و بی بی را بعدہ در آخر قافلہ بود چون سلطان ابراہیم رسید مکہ را بر جا یافت متحیر
 شد از بالا ہاتفی آواز داد کہ در آخر قافلہ مستورہ است کہ مکہ بزرگارت اورفتہ است
 چون مکہ پیش بی بی رسید بہشت داد و گفت مرا صاحب خانہ سے باید چون برگشتہ
 بخانہ رسید و خاطرش آمد کہ حرمت مکہ المہ بر من فرض بود نہ کردم وعدہ کرد کہ
 پہلوی بروم پا بر زمین دراز میکشید و بازمی اشد و دو رکعت نماز سے کرو چنان
 محنت کشیدہ بہ مدت ہفت سال از بصرہ بکہ رسید چون بر عرفات برآمد گفت خداوند
 عشقم تمام کن ہاتفی ندا کرد کہ عشق خشکالی ست کہ ہیچ گیا ہی صوزوید چون بطرف
 آسمان نگاہ کرد دریا ہائے خون دید گفت اینچہ دریا ہاست ندا آمد کہ این خون عاشقان
 من ست کہ خون ریختہ رفتہ اند گفت ادنی ترین مقام ایشان
 بہن بنما سے دران زمان بدو حیض رسید ندا آمد کہ کمترین منزل در راہ
 عشق این ست کہ مدت ہفت از برائے دوستی من بزیارت گلرخی آید
 و زیارت آن گل رخ روزیش نگر و انم و او محنت خود را در میان نہ آرد کہ
 من چہیز سے کردہ ام گریان شدہ بازگشت و گفتا سے ملے بر بے نصیبی من
 چون کعبہ بہن آمد و بول نہ کردم و چون من آمدم لا یقش نہدم وار کرامت او
 گفتہ اند کہ شبی مشایخان کبار در صومعہ اوجہ شدہ بودند و چراغ بنو نہشت
 خنصر خود دف زدن آتش دروا فروخت و بہانہ نہ چراغ در گرفتہ بود آورده اند
 کہ روز سے بکہ میرفت کسی گفت بی بی پشت مرکب شمارخی ست تو شہ چگونہ خواہد
 برو گفت بہن چون آن شخص تقصیر کرد و دید کہ آن بار برابر پشت آن مرکب
 بہو میرفت آورده اند کہ ہمدان سفر از غایت بیطاعتی مرکب لقران
 شدہ بافتا و میچکس حمایت نہ کرد سے نیز ہمراہ مرکب در بیابان

بیان ماند چون قافله بکمر رسید اورا در مکہ یافتند ہا مکرش ہم گفتندش ترا چه کس آورد
گفت کسے کہ مرکب غلطانہ بود و روزے وہ درویش بزیارت در صومعہ او
رفت پیش او و دونان جوے بود در پیش آورد ناگاہ سائلے بر در رسید و یا اللہ
کرد از پیش ایشان گرفت بایل فلان ایشان متحیر شدند و دم نمیکشیدند کہ
کنیز کے از در آمد طبق پر نعمت و دست داشت و پیش بی بی آمد بی بی چون
سر پوش برداشت و دید کہ دونان و حلواست آن نانہا را بشمرد کہ ہر شروہ
نان ست برگشتاں بر کنیزک او چون آن کنیزک در خانہ رسید بی بی اس
پر سید چرا گفت رابعہ میگویی کہ غلط کردہ گفت چرا گفت کہ چند ناست گفت
شروہ نان ست گفت کہ دونان دیگر بہرے و ببر کہ من بیت نان نذر کردہ ام
چون بیت نان برد و کنیزک معذرت کرد کہ من غلط کردہ بودم و وہاں
ماندہ بود پیش ہر یک درویش و دونان و مقدارے حلوا نہاد بعد از فراغ طعام
گفتندش کہ چرا در اول مرتبہ این نان باز فرستادی گفت منافذ بیت نان نذر
کردہ بود گفتند از کجا دستی گفت چون شامہ کس بودید و دونان
بمحلے خود سودا کردم کہ یکے را بدہ دیہنجان و عدہ کردہ است و ہفتصد
طمان جہان پس وہ نان مرا دین جہان دست بدست بداد تا بہانان
بدہم کہ جہان گر سمنہ زوند چون کنیزک ہر شروہ نان آوردہ بود
ناستم کہ وعدہ حق دروغ نیست اما کنیزک غلط کردہ باشد
برگشتہ دادم کما قال اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنة فله
عشر أمثالها و آوردہ اند کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ دنیا
و شقیق بلخی پیش او رفتند بی بی گفت کہ چیزے از عشق بگوئید ایشان
گفتند کہ شما را سخن مانوش نے آید خود بگوئید گفت ہا رہے چسپیکر گوئید امام
گفت لم یصدق فی دعواه من لم یصدق علی ضرب مولاہ گفت از سخن شاہوے منی
اید مالک گفت کہ یصدق فی دعواه من لم یصدق علی ضرب مولاہ گفت

بہرے و ببر کہ من بیت نان نذر کردہ ام
چون بیت نان برد و کنیزک معذرت کرد کہ من غلط کردہ بودم و وہاں
ماندہ بود پیش ہر یک درویش و دونان و مقدارے حلوا نہاد بعد از فراغ طعام
گفتندش کہ چرا در اول مرتبہ این نان باز فرستادی گفت منافذ بیت نان نذر
کردہ بود گفتند از کجا دستی گفت چون شامہ کس بودید و دونان
بمحلے خود سودا کردم کہ یکے را بدہ دیہنجان و عدہ کردہ است و ہفتصد
طمان جہان پس وہ نان مرا دین جہان دست بدست بداد تا بہانان
بدہم کہ جہان گر سمنہ زوند چون کنیزک ہر شروہ نان آوردہ بود
ناستم کہ وعدہ حق دروغ نیست اما کنیزک غلط کردہ باشد
برگشتہ دادم کما قال اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها و آوردہ اند کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ دنیا
و شقیق بلخی پیش او رفتند بی بی گفت کہ چیزے از عشق بگوئید ایشان
گفتند کہ شما را سخن مانوش نے آید خود بگوئید گفت ہا رہے چسپیکر گوئید امام
گفت لم یصدق فی دعواه من لم یصدق علی ضرب مولاہ گفت از سخن شاہوے منی
اید مالک گفت کہ یصدق فی دعواه من لم یصدق علی ضرب مولاہ گفت

گفت شما در کوچه و گیر رفته اید شقیق گفت که تصدیق دعوای من لم یسجدوا
 علی ضرب مولا گفت شما نیز طریقہ او نیافتہ اید گفتند کہ یابی بی شما عنایت فرمائید
 گفت ام تصدیق دعوای من لم یسجدوا ضرب فی مشاہدہ مولا و گفت
 کہ تصدیق قول من کلام البدن است و آن آنست کہ چون زنان مصر و پیر
 زنجار قند و طاعت کردندش زنجار بدست ہر یکے یک تہنج و کار و داد و گفت وقتی
 کہ بشما امر کنیم بخورید و بوسفت ہم فرمود تا جامہ خوب پوشیدہ و آراستہ بر آید چون
 یوسف برآمد گفت بخورید ہر یکے چون روئے یوسف دیدند کار و ہا از ترہنج غلط
 کردہ بدست میزدند و میگفتند کما قال اللہ تعالیٰ فلما داینہ الکبرۃ و قطعن ایدیہن
 و قلن جاش للہ ما ہذا لبشراء ان ہذا الا ملک کریم پس
 چون بشما ہدہ مخلوق زنان مصر از الم دست خبر نمودند کسی کہ بر عشق خالق عاشق
 باشد چگونه از خود خبر داشتہ باشد۔ آورده اند کہ خون حیض ہر از ایشان پیدا شد
 پس غرق خون شدند و بہوش افتادند پس در مشاہدہ خالق چگونہ کسے از
 خود خبر داشتہ باشد نقلست کہ وقتی در مصر باران می شد و ہمہ اہل آن
 ولایت پیش ذوالنون رفتند گفتند یا شیخ طلب باران کن شیخ بیست روز
 از مصر بیرون رفت چون برگشتہ آمد دید کہ باران شدہ و مرغزار ہا سبز شدہ
 و ہر کس معمور شدہ مردمان پیش او رفتند و گفتند کہ ما از شما طلب باران
 کردہ بودیم شما کجا رفتہ بودید شیخ گفت کہ حدیث خوانم ام کہ اکثر اوقات
 باران بہ سبب بدکاران گرفتہ میشود پس از خود بدکار تر در میان کسے را ندیم
 بیرون رفتیم و بر شما باران بارید پس سخن از وضو بود اما کلام اولیاء
 در خاطر بسیار بسیار دلکش بود پس وضوئے باطن پاک داشتن دل و نیت است
 بدول را از ہفت چیز کہ آن را شرف نفس گویند پاک توان کرد کہ طہارت باطنی است
 اول از حرص کہ قناعت در زاید دوم ہوا کہ خوف و رہا در زاید سوم کینہ کہ علم
 در زاید چهارم حسد کہ شفقت خلق در زاید پنجم کبر کہ تواضع در زاید ششم اندیشہ

زنان مصر و پیر زنجار قند و طاعت کردندش زنجار بدست ہر یکے یک تہنج و کار و داد و گفت وقتی کہ بشما امر کنیم بخورید و بوسفت ہم فرمود تا جامہ خوب پوشیدہ و آراستہ بر آید چون یوسف برآمد گفت بخورید ہر یکے چون روئے یوسف دیدند کار و ہا از ترہنج غلط کردہ بدست میزدند و میگفتند کما قال اللہ تعالیٰ فلما داینہ الکبرۃ و قطعن ایدیہن و قلن جاش للہ ما ہذا لبشراء ان ہذا الا ملک کریم پس چون بشما ہدہ مخلوق زنان مصر از الم دست خبر نمودند کسی کہ بر عشق خالق عاشق باشد چگونه از خود خبر داشتہ باشد۔ آورده اند کہ خون حیض ہر از ایشان پیدا شد پس غرق خون شدند و بہوش افتادند پس در مشاہدہ خالق چگونہ کسے از خود خبر داشتہ باشد نقلست کہ وقتی در مصر باران می شد و ہمہ اہل آن ولایت پیش ذوالنون رفتند گفتند یا شیخ طلب باران کن شیخ بیست روز از مصر بیرون رفت چون برگشتہ آمد دید کہ باران شدہ و مرغزار ہا سبز شدہ و ہر کس معمور شدہ مردمان پیش او رفتند و گفتند کہ ما از شما طلب باران کردہ بودیم شما کجا رفتہ بودید شیخ گفت کہ حدیث خوانم ام کہ اکثر اوقات باران بہ سبب بدکاران گرفتہ میشود پس از خود بدکار تر در میان کسے را ندیم بیرون رفتیم و بر شما باران بارید پس سخن از وضو بود اما کلام اولیاء در خاطر بسیار بسیار دلکش بود پس وضوئے باطن پاک داشتن دل و نیت است بدول را از ہفت چیز کہ آن را شرف نفس گویند پاک توان کرد کہ طہارت باطنی است اول از حرص کہ قناعت در زاید دوم ہوا کہ خوف و رہا در زاید سوم کینہ کہ علم در زاید چهارم حسد کہ شفقت خلق در زاید پنجم کبر کہ تواضع در زاید ششم اندیشہ

نکند که اگر مار و یا کژدم بیرون آید ز رحمت رساند والا نه که دیو و پری اکثر
 ایشان در سوراخ و شکاف میباشند اگر ببول تر شوند مضرت بدو رسانند
 بعد از فراغ ذکر خود را تا حیل بدوشد و پائے چپ را بر راست و راست را
 بر چپ بند و بهر پیکر خود را و همچون عوام الناس روئے بخلق دست را بر زمین ندارد
 و از زنان آن حال دور تر باشد که مکروه است و مکروه ترین مکروه است که کسی دست
 در آزار باشد و با کسی سخن کند و عبارت از غایط است و عبارت از هم منی است
 و منی وقتی شکسته مروضو است که بشهوت نباشد چنانکه از گرسنگی و زحمت
 و بعضی گفته اند که منی هرگز بغیر شهوت نباشد مگر وقتی که او را بزور گرفت باشند
 و پشماره بارگران در سرا و باشد و کسی از عجب بچوب زند و
 از آن بهیبت منی آید آن بے شهوت باشد اما اصح قول اول است و عبارت از
وادی است و وادی چیز است بحدیث که بعد از خروج بول بر آید و صورت
 این مسئله وقتی ظاهر شود که کسی را شل بول باشد زیرا که او معذور است
 و طهارت معذور بخروج وقت ناقص می شود پس هرگاه که قبل از خروج وقت
 مان بول و وادی ظاهر شود ناقص طهارت او باشد و طهارت او بدخول
 وقت ناقص نشود چنانکه پیش از ظهر وضو ساخت و ظهر داخل شد وضوئے او شکسته
 و عبارت از هم دوم ندی است و آن آب سیاه است که در وقت ملاعبت
 بزن و بنظر نیز فرو می آید و عبارت از **لعل سنگینه** که مرد را از راه بول
 می آید و برابر سنگ ریزه زنانه است احضه است و عبارت از **کرم**
 که از پس افتد تا اگر از راه بول افتد ناقص وضو نباشد و عبارت از **سب**
 پاؤ که از دبر باشد اما اگر از قبل باشد ناقص وضو نباشد مگر گنده بوس باشد و یا
 و راه زن یک شده باشد و عبارت از **سرخ خواب** بدانکه خواب بهر حال
 شکسته وضو نیست اما اگر تکیه زده باشد بیک سرین و یا خسته باشد اندک و
 بسیار شکسته وضو میباشد زیرا که توهم با در فتن باشد والا نه محذور

۱۰۸

بدانکه خواب بهر حال شکسته وضو نیست

خواب نمیشکنند نیست تا اگر زانو و سرین بر زمین محکم داشته باشد و افتاد از غلبه خواب پس بیدار شد و زمین راه پیش از آنکه پیوسته او بر زمین نرسیده باشد نمیشکند و اگر بعد از افتادن بر زمین بیدار شد می شکند و عبارت از آنکه کسی است که بطبع و قوت خود بیرون آید و از سر جراحت بسوخته اندامیکه پاک کرده می شود در وضو یا در غسل بگذرد و اگر بر سر جراحت استاده باشد و بجامه و یا بست بر داشته شود وضو شکند و نیز اگر دانه سخته باشد و بر آن انگشت بند و ریم بیرون آید اگر مادام که انگشت بر نهاده است بیرون می آید و وقتی که انگشت باز دارد بیرون نمی آید پس بر نیطریق هر چند بر آید شکند و وضو نباشد و در زمانه که این فقیر و قدیموسی حضرت مرشد محقق پیر دستگیر شیخ المشائخ والاویا معین الاسرار منفضل الاخیار سیادت پناه میر سید علی تبریزی بود و در وقت بر جوبار رسیدیم حضرت شیخ وضو جدید ساخت و چون متوجه نماز شدیم به پایش دانه بود و او را بزور شپیلیم ریم برآمد از فقیر رسید که چگونه است گفتم وضو بر جاست گفت اگر وضو جدید کنم گفتم مخیرید حضرت شیخ تا شیط بهر رفت باز برگشت که مبادا خلاف شریعت کرده باشم باز بطرف آب رفت و بکذا چند کرت تا آب می رفت باز می آمد آخر گفت دو رکعت سجده الوضو کنیم تا از بدعت دور باشیم زیرا که آورده اند که هر که وضو کند و سجده و وضو گذارد و باز وضو جدید کند بدعت است بعده گفت که پیغمبر علیه الصلوة والسلام فرموده است الوضوء علی الوضوء کالتؤد علی التؤد پس نور بر نور زیادت کند و عبارت از آنست که در آب است و علم او چون حکم ریم است اما اگر چشم کسی سخته باشد و از آب زرد میرود و نیز ناقص باشد و این اکثر و قویهاست وَالنَّاسُ جُنَّهَا غَافِلُونَ و عبارت از آنست که بر دهن باشد اگر چنانچه باطعام باشد و اما اگر خون بسته باشد نیز حکم آن بر دهن باشد و اگر خون باریک بآب دهن غالب نه آید شکند و اگر خون بر آب غالب بود وضو شکند و اگر برابر است از برای احتیاط وضو می توان کرد و اگر خون در

سید آکر بیرون آید ناقض است و اگر بیرون آید و در شکر نشین
سطح و حال نیست که آدمیان ازین غافل باشند ۱۲ و لا محاله

لے دینے کے لئے مندرجہ وضو و نفل کنندہ
بلکہ بڑی جدت و غیر متعارف لکھتے ہیں

چشم آمد و بیرون نه برآمد وضو نکند زیرا که اندرون چشم را در غسل وضو نشسته
فرض نیست و اگر در سر چوب خلال ندان خون ظاهر شود و دیگر پیدانشود
وضو نکند آورده اند که چهار اولیاء اللہ در مجالس با هم نشسته بودند
شنیدند که حاجبان بیرون ریشد میگردند و میگویند که یکے ازین اولیاء اللہ
را قاضی میسازیم چون چنان شنیدند ایشان هر چهار مشورت کردند که ما هر یک
بیک حال شویم یکے دیوانه شد و دیوانگی در پیش گرفت و یکے خود را مرده رخت
و یکے گریخت امام عظمی رح بنور بر جلت بود که ایشان رسیدند آن مرده را برداشتند
دیدند که مرده افتاده است باز ماندند و امام عظمی رح و آن دیوانه را پیش بادشاه برد
بادشاه گفت که مرده را ببرید و دفن کنید و دیوانه را بر سید که بیاقضار قبول
کن دیوانه گفت بادشاه همه شتران شما کجا رفته اند و علی هذا بادشاه یکے میگفت دیوانه
و اگر میگفت او را نیز مانند و امام المسلمین را گفتند که قضا را قبول کن حضرت امام گفت
که خوانین شما مرا قبول نخواهند کرد زیرا که من بنده زاده ام در دل گفت که بنده خدایم
ایشان گفتند که بهر حال قبول فرمایم باز امام المسلمین گفت که دروغ گفتم من بنده
زاده نه ام بلکه پسر ثابت ام و دروغ گو سه را قضا نشاید بادشاه او را پنج قدمه زد
و گفت که بعد ازین بیستم مسله شرعیہ تکبیر روز سه و ختم اہام خلال ندان میکرد و در سر
چوب خون آمد گفت یا بابا وضو من شکست یا نه گفت مرا بادشاه مرا منع کرده است از برابر
خود پرس این سخن بگوش بادشاه رسانیدند بر بادشاه بنمایست و شوار آمد و گفت یا امام
المسلمین اگر شما شرع را بیان نکنید شریعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خراب خواهد
شد امام گفت امر شما فرض بود بجا آوردم و حالا چون امر کردید آن تکبیر و وضو
نمود اگر در عقب او خون دیگر پیدانشد او را بر سیدند که چرا قضا را قبول
نکردی گفت در روایتی خوانده ام که فردائے قیامت سه علم نصب شوند یکے
از شیطان دویم از بادشاه عادل سویم از حضرت رسالت پناه علیہ الصلوٰت و
السلام پس قاضی را شی و سلیم و حکم کنند و هر یک از این علم شیطان باشد

و قاضی کہ بحکم کتاب و سنت و کتب فقہ حکم کرده باشد در زیر علم بادشاه عادل
 باشد و آن عالم کہ با عمل است و قضا نمیکند در زیر علم حضرت رسالت پناه باشد
 پس من احقر از علم شیطان و علم بادشاه کردم و علم حضرت اختیار کردم و او را
 پرسیدندش کہ امام شما را چنان حالت دیدیم کہ زخم دہ بشما میرسد کہ بیچم بطرف
 نگاه نیکر وید گفت مادرے داشتم و دردم آمد کہ مبادا از عالم خبر شود و ناشکری کند
 و کلمہ کفر از وجود او صادر پس بنغم او بودم و از آن دہ خبر شدم و امام ہم از
 زخم آن درہ وفات یافت ملائم این سخن آن کہ آورده اند کہ بزرگوارے را
 حجاج بن یوسف حکم کرد کہ پیش شیران انداختندش و شیروان ہر چند شیر را
 در خشم و غضب مے آورد شیر بغیر از بوسے کردن او را در آسب نمیرساند حجاج
 متحیر شد و او را بنامد و بعد از آن پرسیدند کہ شما بطرف شیران نگاه ہم نکردید چرا گفت
 در خاطر م آمد کہ لعاب شیران بچرم میرسد بیدست یاسے و علما درین مسئلہ چه خواهند
 فرمود دین اندیشہ رفتم و از خود خبر نداشتم و آنکہ خود را دیوانہ کرده بود ہمیشہ بر سے
 سوار میگشت گفتم اندکہ یکے از جوانان وعده کرده بود کہ تا ہفتاد و یک کس را بپرسم
 نلنم آن جوان ہفتاد کس را پرسیدہ بود و وعده کرده یکے ماندہ است ہر کہ فردا از
 دروازہ آید از آنکس خواہم پرسید پس فردا کسے کہ از دروازہ درآمد گویند کہ
 آن دیوانہ بود بر سے سوار آمد جوان گفت کہ ازین دیوانہ چه پرسم باز گفت کہ وعده
 کرده ام پرسیدش کہ سے دیوانہ زن چگونہ باید کرد گفت باش تا اسپ را بر
 بندم بعد از آن گفت مرأۃ لك و مرأۃ لك و لغیرك و مرأۃ لك و لغیرك باز بیان
 نے سوار شد و گریخت این کس در عقبش رفت و گفت نزدیک من میا کہ اسپ را بلکہ زند
 باز جوان گفت کہ بیان کنید کہ چگونہ اند دیوانہ گفت آنکہ مر تر است بگرہت کہ شوہر دیگر نہ
 دیدہ باشد و آنکہ راست و ہم از دیگرے آن زن بیوہ است کہ از شوہر اول فرزند دارد کہ اگر
 خوشدل باشد از تو و الانہ اول را در خاطر آرد و آن کہ نہ از تو و نہ از غیر آن زن بیوہ و
 حقیقہ است و آن جوان و ازنت کہ سخندانی داشت نہ و خود تن دیوانہ است این چگونہ باشد

باز در عجبش رفت و گفت که احوال خود باز گوے که من فلان کسے بودم که از ترس خدا قضا را قبول نکردم از ترس بادشاه خود را دیوانه و چنان ساختم و عبارت از هم مباشرت فاحشه چون مرد وزن هر دو بهم اندام را مساس کنند بلا اظهار تری و بے دخول نیز ناقض وضو باشد و عبارت از هم چهارم مستی چون شراب و بنگ و بوزه بخورد و حدستی آن است که در رفتار او جنبش پیدا شود و درین زمانه فسق و برین نیز داده اند که طلاق نجی واقع است و عبارت از سب دوم بیہوشی چنانکه از خود خبر نباشد و اگر کسے رگ گردن کسے را بگیرد و بیہوش شود نیز ناقض وضو باشد و یا جنبی باشد و بیہوش شود و یا در حالت مدیثانه باشد و بیہوش شود نیز ناقض وضو باشد و عبارت از ددیوانگی و عبارت از سب سوم دوم خون و بیان و در بیان قے گفته شده است و عبارت از قے دوم قہقه خنده در نمازے که ذات الركوع و السجود باشد پس اگر در نماز جنازه بخندد تباہ نشود وضو او و اگر کودکے در نماز بخندد وضو شکند زیرا کہ خنده گناه است و کودک تا عاقل و بالغ نباشد گناه او بر نوشته نمی شود و در عمده الاحبار آورده است کہ چهار خنده تباہ کنند و وضو نیست یکے از کودک دوم در نماز جنازه سویم اگر در نماز خواب برود و خنده کرد و چهارم هر آن وضو کہ در جنب غسل حاصل باشد نیز بخنده شکند و خنده بر شش نوع است اول خنده استهراق و آن چون روی و پیشانی بدرخشد و دندان نماید آن خنده انبیاست دوم استکشاف و آن چون دندان بنماید و آواز نباشد آن خنده اولیاست برین هر دو نماز شکند و وضو ہم شکند سیوم تبسم است و آن چون دل و بلرزد و آواز نیاید این نیز شکند و وضو نماز نیست چهارم ضحک است و آن چون خود بشنود و غیر نشنود پس تبسم خنده مؤمنان خفے است و ضحک خنده عامہ مؤمنان و آن شکند نماز است بغیر وضو پنجم قہقه و آن چون دینے ظاہر کند چنانکه خود شنود و غیره نیز و این خنده عاصیان است ششم استفراق و آن

چون تمام بدن بلرزد و آن خنده کافران است درین هر دو هم نماز شکند و هم وضو و خنده قهقهه بیرون نماز در سبک زنا شمرده اند احتراز باید کرد که گناه بگیرد است و ابوذر غفاری گفت رضی الله عنه که من عجب میدانم از کسانی که خنده قهقهه میکنند و ده فرغ در پیش است که از هیچ یک نگذشته است و هر فعلی که از دست و زبان آید میکنند و نمیدانند که کرام کاتبین از و غافل نه اند و خانه ها و کاخ ها بزرگ است میکنند و نمیدانند که منزل ایشان گور است و در خبر است که در بنی اسرائیل اولیاء بود که خانه راست میکرد و منجی از قوم دانیال پنجم بر بدو گذشت و منجم را گفت که بهین عمر من چند سال است منجم گفت عمر شما سه صد سال باشد ولی الله دست از گل برداشت و راهی شد منجم گفتش چرا گفت عمر سه صد سال در زیر آسمان خواهیم گذرانید و آورده اند هتر عیسی علیه السلام تمامی عمر در بیابان گذرانیده بود و بخلق نه آمیخت و نه در بیابان خسته بود و سنگی را در زیر سر نهاده بود شیطان از پایش گرفت تا بیدار شد گفت ای ملعون از من چه میخواهی گفت اینکه شما نه گفته بودید که من تارک دنیا ام گفت ای ملعون در پیش من از دنیا چیست گفت این سنگ از دنیا است هتر عیسی علیه السلام آن سنگ را در زیر سر خود انداخت باز وی خود را در زیر سر نهاده و خبر است که مومن را هر چند که از دنیا فراید و در نقصان شود که در تنبیه ابواللیث است که منجم گفت صلعم که خداوند تبارک و تعالی بغیر واسطه مر گفته است که دو تنانم را سه نشان است بمن بیماری و سر انجام کار دنیا و را پیش نکنم و دلش غمناک دارم و دشمنانم را نیز سه نشان است بمن تندرست و کار دنیا وی او با سر انجام و دلش بینم و نیز در خبر است که حضرت گفت علیه الصلوة و السلام که خداوند تعالی بر من وحی کرد که دوستان خود را چنان از دنیا بگذردم چون شما بیا را که خود را از آب و نیز فرموده علیه السلام الدنیا شین عند الله و ذین عند الناس الفقراء بین عند الله و شین عند الناس حضرت جبرائیل علیه السلام حدیث قدسی فرمود که فقیرانیم روزه پیش از توانگران که زبردان افشانند بهیشت رسند و آن نیمروز با لصد ساله باشد

خنده قهقهه بیرون نماز در سبک زنا شمرده اند

منجم گفت عمر من چند سال است منجم گفت عمر شما سه صد سال باشد ولی الله دست از گل برداشت و راهی شد منجم گفتش چرا گفت عمر سه صد سال در زیر آسمان خواهیم گذرانید و آورده اند

۱۱۳

خطای نقلی و در دست از دنیا چیست گفت این سنگ از دنیا است هتر عیسی علیه السلام آن سنگ را در زیر سر خود انداخت باز وی خود را در زیر سر نهاده و خبر است که مومن را هر چند که از دنیا فراید و در نقصان شود که در تنبیه ابواللیث است که منجم گفت صلعم که خداوند تبارک و تعالی بغیر واسطه مر گفته است که دو تنانم را سه نشان است بمن بیماری و سر انجام کار دنیا و را پیش نکنم و دلش غمناک دارم و دشمنانم را نیز سه نشان است بمن تندرست و کار دنیا وی او با سر انجام و دلش بینم و نیز در خبر است که حضرت گفت علیه الصلوة و السلام که خداوند تعالی بر من وحی کرد که دوستان خود را چنان از دنیا بگذردم چون شما بیا را که خود را از آب و نیز فرموده

دوستان خود را چنان از دنیا بگذردم چون شما بیا را که خود را از آب و نیز فرموده

در بیان واجب غسل

۱۱۴

در بیان حیض و طهر متخلل

حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم چنان بخت از خوشی که دشوار مبارکش به
آسمان رسید و گفت که من فقیرم و برادرم سلیمان تو نگر با صد سال پیش از تو
بهشت رسم **غیر چنانچه** تطہیر از نجاست فرض بود تطہیر از نجاست نیز
فرض است و در صلوٰۃ ما چینی آورده است که غسل از شستن چیز لازم شود
اقل انزال منی بشہوت و جہدگی و خواب و بیداری دوم غائب شدن حشفہ
بنیر انزال و در مرده و بہایم اگر انزال نشود بدخول حشفہ لازم نیاید سیوم بعد
از انقطاع حیض کہ اقل او سه شبانہ روز است و اکثر او ده شبانہ روز است و
اگر سه شبانہ روز بمقدار تحریمہ نماز نقص شود استحاضہ باشد و اگر از ده
روز زیادہ شد نیز استحاضہ باشد و در فوز النجاست آورده است
کہ الظہر المتخلل بین الدائمین دم بدین نوع است کہ اگر زن نے یک روز خون دید
و یک روز طہر و سیوم روز تمام خون دید پس حیض باشد و اگر یک روز خون
دید و سه روز طہر و سیوم روز تمام خون دید پس حیض باشد و اگر یک روز خون
دید و پنج روز طہر باز یک روز اندک و بیش خون دید ہمہ حیض است کہ حیض او
ہفت روز شد و اگر یک روز خون دید و ہشت روز طہر باز یک روز خون
دید ہمہ حیض باشد و شاید کہ این مدت حیض باشد پس معنی **الظہر المتخلل**
بین الدائمین دم این است و باید کہ اگر مدت حیض او سه روز باشد پس اگر
متخلل شد روز سیوم باید کہ تمامہ خون باشد والا حیض نباشد مگر این کہ آخرین
روز را تمام خون باشد تا غروب این ہنگام نیز حیض باشد و در دیگر روز ہا
اگر اندک دید و یا بسیار حیض باشد و اقل طہر میان دو حیض پانزدہ روز
ست و اکثر او را حد نیست مگر در ایام استیمارہ و آن پناہست کہ اگر
دو روز حیض دید و منقطع نشد تا دہ روز و اگر آن وہ روز حیض باشد و دہ
استحاضہ پنجم روز طہر دید پس این پانزدہ روز در میان حکم پاکی دارد و اگر بعد
از حیض و از دہ روز طہر دید و سه روز خون این نیز حکم پاکست و اگر دو

و اگر دوازده روز طهر دید و پنج روز خون این نیز حکم پاکی دارد که حیض کم از سه روز
نیست و اگر دوازده طهر دید و شش روز خون یا نوزده روز طهر باشد و آن
سه روز حیض و استمرار آن باشد و اگر در ابتداء استمرار شده ده روز از
هر ماه حیض سمر و بیست روز پگی و اگر معده است ایام معرفه خود را نه
نگهدارد که ده اقل یا آخر یا اوسط است و اگر ایام خود را کم کردند اندک چند بود
و در کدام ده بود برائے هر پنج اوقات غسل کند و از فرائض قراعت که
سه آیت بوده باشد زیاده بخواند و روزه را تمام ماه دارد و بیست و یک روز
قضا کند و بر وایتی ده روز قضا کند و اگر یک کثرت خون دید و شش ماه ندید
بعد از خون استمرار شد و آن عادت معروفه را فراموش کرد پس عادت او شرده
ماه و سه ساعت کم باشد که طهر او شش ماه باشد یک ساعت کم و ساعت کم از
چهار آنکه مدت حمل او شش ماه است پس طهر او شش ماه است پس طهر او یک ساعت
کم باشد و چنانچه بعد از منقطع شدن نفاس و آن خونست که بعد از
زادن فرزند آید و خون که در حالت زادن پیش از بیرون شدن تمام سر ولد
می آید استحاضه است و آنست که فقیر جمال الحق والدین را پرسیده شد که استحاضه
گفتن این خون چه قید است گفت که هیچ فرض از وساقط نشده است و نزدیکی
شوهر با و رواست و اگر سر فرزند ظاهر شد سر او مدیگ بدارد و یا پخته در
زمین بکارد و اگر نه به پہلو خفته نماز ادا کند و نفاس توأمین از اقل است تا اگر
یک روز بزیاید و بعد از چهل روز دیگر بزیاید اگر خون برود رواست که وضو
بکند و نماز بگذارد و روزه بدارد و اقل نفاس را حدست نیست و اکثر او چهل شبانه
روز است چون پاک شود وضو کند و اماست فرائض نیز کند و در روز
النجات آورده است که اگر از فرزند اقل و چهل روز منتظر شود مستحب
ست و اگر نه عادت معروفه در نفاس کم از چهل روز چون سی مشا داشت
یک کثرت از روز زیاده شد و اگر در چهل است و فیهما والا نه نماز ده روزینه

در آنکه حیض و نفاس

را قضا کند و حیض را نیز همین حکم دارد اگر در چهل است و من بعد عادت او چهل باشد و اگر در چهل نه است و آن ده روز است محاضه باشد که در حالت حیض و نفاس شاید که در اوقات صلوٰۃ وضو سازد و رو بقبله نشیند و هفتاد بار بگوید استغفر الله ثواب هفتاد نماز بدو یوان او بنویسند و درین حالین و مانند یرناف از پوسته لمس منع نیست و شاید که از ریه پوشیده همراه شوهر خود خواب کند و زن را درین دو حال از خود جدا نکند همچون رسوم کافران پنجم غسل که اکثر قوعها و الناس عَفْوَ غَافِلُونَ اگر کسی خواب دید و زنی ندید غسل واجب نشود و اگر خواب دید و زنی یافت و لذت یا دودار غسل واجب شود اگر چه بول باشد و اگر خواب دید و یا در ندره و اما اگر منی یا بد غسل واجب شود و اگر چیزی دیگر یا بد واجب نشود بعضی گفته اند اگر در حالت خواب انتشار آلت نشده بود غسل واجب شود زیرا که مگر بلذت آن انتشار پیدا شده باشد و الا نه مسئله در کفایت الاسلام آورده است که عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما گفت هر که شب مستانه بخورد و مست بخسید پس دیو بچکان با او همان کار کنند که با زن خود کسی میکند باید که علی الصبح غسل کند و بنماز حاضر شود و الا نه از جنابت بیرون نیامده باشد ششم را نادر گویند و آن گم شدن ایام است کماثر بیت هر زنی را که گم شود ایام به غسل باید هر نماز مدام پس جمله عندها میسرده و چه شد ششم فریضه مذکور و چهار سنت اقل برائے نماز جمعه نه روز جمعه آورده اند که اگر بعد از غسل جمعه وضو کرد و غسل را بازا عاده کند که پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت زیر عرش زنده هستم و دیدم که او را صد هزار سزود و در هر سر صد هزار روی داشت و در هر روی صد هزار دهن داشت و در هر دهن صد هزار زبان داشت و با هر زبان به صد هزار لغت نداشت و ترا تسبیح و تهلیل می گفت یا ران گفتند یا رسول الله ثواب آن کرا باشد گفت مگر کسی را باشد که در روز جمعه برائے نماز جمعه غسل کند و در مسجد حاضر شود و بگوید سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

در بیان و طیفه

که نصیحت پیر بجای نه آرد و بمراد پیر رود و مراد خود طلبد گویا که جنب در طریقت
 است و در این عالم **عالم الثیقین** آورده است هر شخصی که مرید
 خود را اول بار بداشتن روزه ایام بیض و بگذار دن نماز و آیین و به نماز تجمد
 و در خمس الاوقات بحضور مسجد و اعراض از هنی نصیحت نکند او ضال و مضل
 است چون مرید درین اشیا مستقیم شد و مراد خود را بمراد پیر سپرد بجهده او را خلوت
 دهد اگر داند که او را از تجلیات شیطان نگاه خواهد کرد که اکثر جهال در خلوت یو
 و پری می بنیند و متابعت ایشان میکنند و کافر میشوند و بعضی دعوی سبع
 اطوار می کنند و ندانند که سبع اطوار چیست اگر ذات گویند یا صفات کفر محض
 است چنانکه **سید علی بهمدانی** در وارد خود آورده است **يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ**

از ما میباشند

عَنِ الْأَشْبَاهِ ذَاتَهُ وَتَنَزَّاهُ عَنْ مُشَابَهَةِ الْأَمْثَالِ صِفَاتُهُ زِيَارَةُ هِرْكَزِ ذَاتِ صِفَاتِ
 از مشابیهت و فریبستند و بعد از خلوت اگر داند که حرارت ذکر را تحمل تواند کرد
 ذکر الله و هدای **خیر** محققان هر گاه که بمراد خود آیند و مراد حق را فراموش
 کنند خود را جنب دانند که مراد محقق بشک ستر راه اوست چنانکه آورده اند
 که امام احمد خضرویه در حالت نزاع نوشته در پیش بایزید فرستاد و در آن
 نوشته که اگر آسمان و زمین از روئین شدی که از قطره باران نیامدی
 و از زمین گیاه نروئیدی و تمام عالم عیال من بودی پس توکل من بحق
 چنانست که فرده اندوه در خاطر من نیامدی حضرت بایزید گفت که مشرک ای
 از آنکه تا این نهایت هنوز در بند نفس خود مانده اید ایشان باز نوشته فرستادند که شما
 را چه حالت است حضرت بایزید **بسم الله الرحمن الرحيم** نوشته فرستاد چون خوابه
 احمد خضرویه دید جان را بحق تسلیم کرد و در تفسیر **طالع حقوب** است
 که آنچه در همه کتب نزول از روی معنی در قرآن است در سوره فاتحه است و آنچه
 در فاتحه است در **بسم الله الرحمن الرحيم** و آنچه در و است در **بسم الله الرحمن الرحيم**
قَدْ سَبَقَ لِي كَانَمَا كَانَ وَبَيَّ يَكُونُ مَا يَكُونُ و ایضا گفته اند **بِالْبَاءِ ظَهَرَ الوجود**

ببین باروشن و بیرون شدیدی

در بیان و طیفه

عالمی خدا و مولا
ما بین را دور و دور و در شیطانی
رازان که مغزی کرده ماران
اولاد

در بیان دخول بآستان منکوح

۱۱۹

در بیان استعمال آب که غسل در وضو چند باید تا خوب باشد

معنی حق تعالی اضافه ماسوا لدر بهستی خود کرد که مقام واحدیت را
حرف با گفت و از آن چنانکه حق تنزل است بارادت وحدت و مرتبای مذکور
را تمام مراتب ظهور خلق ظاهر گشت پس گویا که این زمان جمله ممکن در کنار دایگان آسمان
وصفات اند پس سالک که اصناف بخود کند و خود را بخود متوکل گوید مشرب
حقیقت است بر سر سخن باز آیم که در وقت خلوت جمله آداب با کسی بجا آوردن خود
را از مشارکت دیو و دور و دار و تا فرزند نیست ادب نراید که اول تلقین کند منکوح را
که هیچ سخن در میان نگوئیم که ملعون نشویم و نام خدا را بر زبان آریم یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ بوقت دخول و در تفسیر خوانم ام که این دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ
مِنْ رَزَقِنَا و اول بدست راست پائے چپ او را در زیر بغل ببرد و بدست
چپ پائے راست او را در گردن آرد و باز بدست راست پائے چپ در گردن آرد
و اگر در حال لبش بدان گیرد چنان از گناه پاک شود گویا که الحال از ما در زاده
است و چون جدا شود و بروی ساعته در کنار گرفته خواب کند که در خبر
ست که بعد از مجامعت اگر پشت بزن آرد از جهت خاطر زن آسمان بلرزده
شود و از حق تعالی حکم جوید که یارب فرمان ده تا بروا فتم و نیز در حضور آفتاب
و ماهتاب و ستارگان و چراغ و با طلع کس نکند تا گفته اند اگر غسل در جلای
کند که او را نه بیند و یا آواز غرغره او شنوند گویا که آنکس را بجلال خود شریک کرده
باشد و باید که در حالت مجامعت اسم یا مصور در باطن گوید تا که فرزند صالح
و شایسته زاید و آورده اند که آب در وضو یک و نیم من می باید و من
دو رطل است و هر رطل بیت بهلوی و در غسل یک صاع است و صاع چهار من است
پس در وضو به نیم من استنجا کند و به نیم من دست و روئے شود و به نیم من
پائے را شود و اگر مسح موزه باشد یک من کافی است و اگر مسح نباشد و
استنجا کند نیز یک و نیم من کافی است و در غسل به نیم من استنجا و به نیم من دست
و روئے شود و دو نیم من را بر تمام اندام همانند اول برکت راست

جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ درجہ شریف چل با غسل کرد

۱۲۲

اور شرم نکرے تا در عرصہ عرصات شرمسار نشود چنانکہ آورده اند کہ روزی
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نشسته بود کہ پیرہن نئے آمد و بر کنارہ
مسجد رسید و دست را بر بیرون لب زد و یک انگشت را درون برد حضرت انگشتان
را بر بیرون لب خود مالید و رفت اصحاب پر سیدند کہ یا رسول اللہ اینچہ بود گفت
کہ این را رموز گویند پیرہن زن از من سوال کرد کہ در استنجازن انگشتان خود را درون
فرج برو یا بیرون من گفتم بیرون منقول است کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم
اللہ تعالیٰ وجہہ قوت بسیار داشت چنانکہ چہل بار در یک شب غسل می کرد
و اگر در آوان صحبت اذان را می شنود می استاده و زن رحمت می یافت
بی بی زہرا رضی اللہ عنہا پیش پدر رفت و گفت یا رسول اللہ اگر کسی جبہ پر از
تیم وارد و بر بدفت می اندازد ہر یکے را جدا جدا باز بسیار و و یا ہمہ را بیکبار
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت یکبار بسیار و و این رموز بر صحبت است یعنی یکبار
غسل کند و باز گفت اگر کشتی در دریای رود و طاح اذان شود کشتی را از جریان
استادہ کند یا بکامد بر بہت خود حضرت گفت علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر بر کنارہ دریاست
بایستد و اگر داخل دریاست برو و بعد از آن مرتضیٰ علی یک غسل میکرد و در وقت اذان است
نیشد و باید کہ غسل و وضو را تاخیر نکند زیرا کہ ہمہ انفس حیات آدمی محسوب اند
نہ کہ کلام وقت حساب نفس تمام و منقطع شود و اگر در حین موت برو وضو و غسل باشد
از دوستان حق بود کہ ان الله يحب المتطهرين و در حیرت است کہ اگر در شب با وضو
بخشد رواج او را فرشتگان زیر عرش بر بند و بخداے تبارک و تعالیٰ را سجدہ
کنانند و بایشان نزول رحمت شود و بوقت بیداری روح را باز می آرند
و اگر بی وضو و غسل نغمہ باشد رواجش را ببالارہ اندہند پس ای عزیز
بہیات اعتقاد بناید کرد و با وضو و غسل باید بود کہ عز ہر دو جہانی است حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب را پر سیدند کہ شمارا بر حیات خود چند عتقاد
است ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گفت کہ من چون نماز با مدا و ادا کنم امیدم

در وقت بیداری و بخت
این آیت و روایت
دوم و سوم و آخر
سودہ بقدر واقعیت

امیدم نباشد کہ ظہر را واکنم و امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ گفت کہ من چون نماز پیشین را واکنیم تا
دیگر امید ندارم و ذی النورین رضی اللہ عنہ گفت کہ من از عصر تا مغرب توقع ندارم و رضی اللہ عنہ
علی گفت کہ من از مغرب تا عشاء امید ندارم رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت کہ ای یاران
من کہ بجانب راست سلام ہم تا جانب چپ امید ندارم چنانکہ برادر سلیمان عصا را بزرگترین
گرفتہ استادہ بود خواست کہ نشیند ہم در قیام جائز بحق تسلیم کرد و مدت ہزار
سال مرده استادہ بود بعدہ ابلیس لعین خاک را بر تخت زرین او پاشید تا
عصا و را خاک رساند و بر آن راہ مورچگان سرخ رفتند و عصا را خوردند
و مہتر جبرائیل اورا خوابانید تا این زمان چہا پوشیدہ و انگشتی در دست
نخستہ است و از ہر طرف تخت دیوان و پریان استادہ اند و سے پندارند کہ
مہتر سلیمان علیہ السلام در خواب رفتہ است مگر الحال بیدار خواہد شد و مایان
منتظر باشیم کہ مگر مایا نرا خدمت فرماید اگر ہم ایشان بدانند کہ مہتر سلیمان ہم
مرده است جملہ دیوان و پریان با دمیان نزاع کنند و تمام عالم را بدی و خرابی
رسانند و چون مہتر علیہ صلوات اللہ علیہ ربی بی بی مریم گروہ
بریان میکرد و سے سخت کہ ہر دو افطار کنیم گروہ ہنوز باقی ماند کہ بی بی مریم جائز بحق
تسلیم کرد و آوردہ اند کہ روزے مہتر جبرائیل مہتر سلیمان علیہ السلام
خبر داد کہ درین ہفت روز عاصف وزیر را عنکبوت بخورد و امیر و مہتر سلیمان
زجاجہ را بمقدار و سم خانہ راست کرد کہ در وجائے اکل و شرب و بول و غایط
بود و عاصف را در آن زجاجہ درون کردہ سر پوش کرد کہ راہ سوزن ہم نباشد
وزنش درین روز با پاسبان او بود و روز ہفتم عنکبوت آمد و بطرف شیشہ سے
دوید و آن زن از ہیبت شوہر چو بکے در دست پس او سے دوید و مینو و بیک
ناگاہ شیشہ از زخم آن چوب کہ در دست او بود شکستہ شد و عنکبوت اندرون در
آمد و زنش فریاد کرد کہ عاصف را خورد و چون شیشہ را شکستند اورا مرده
دیدند و ملائم این آوردہ اند کہ وقتے مہتر موسیٰ علیہ السلام

بیان حال حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوٰت و السلام کہ ہم نامہ دوم و ہشت و بیست و یک را پندارند کہ ہفت و ہشت

۱۲

در بیان موت کہ مہتر جبرائیل

قصه بلعم با عور

۱۲۲

قوم خود را از فرعون خلاص می کرد و خواست که بروم برو و و شکر او ده تیر بود
چون رومیان تیندند جمله کلانتران و سرانگهان پیش بلعم با عور که صوفی وقت
اوشان بود آمدند و گفتند که پیش ازین خدمت شما نمی کردیم الحال
بخدمت شما کوشیم اما باید که شما دعا کنید که هتروموسے در روم نیاید
او گفت که من در حق پهنمبر خدا دعائے بد نکنم هر چند تضرع و نزاری کردند قبول
نمیکرد ایشان غمگین شده در جاسے خود رفتند و گریه میکردند زنان ایشان خود را
آراسته کردند و از در و لعل و جواهر طبعها پر کردند و نعمتهای گوناگون گرفتند
و پیش زن او رفتند فتوحات دادند و جاهلے خوب پوشانیدند و نعمت
خورانیدند و الحاح کردند که شوهر از زن ناچار می باشد شمارا باید که بشوهر
خود بگویند که دعا کند آن زن جاهلے خوب پوشیده و خود را آراسته در پیش
شوهر شد شوهرش متحیر شد که اینچه فتنه باشد چون نزدیک رفت و فتنه
باز نمود و آنچه مکر زنان است از مالیدن اندام و دست اندازی و غیر ذلک
آغاز کرد چون شیخ برایشها غالب شد دست انداخت زن منع کرد و بیرون
رفت باز آمد و گفت دعا کنید شیخ ابا یوسف علی هذا القیاس چند کثرت بیرون
و اندرون می شد و میگفت اگر این بد باشد بعد از دعا توبه باید کرد شیخ ناچار
شده قبول کرد و عهد کردند و مجامعت کردند بعد از غسل در صومعه رفت دعا
کرد و عایش قبول شد هتروموسے علیه السلام مفتاد روز از تبه کوچ میکرد و شبانگاه
باز بهایا می بود مناجات کرد که خداوند اینچه کار است جبرائیل علیه السلام آمد
و گفت که در حق تو بلعم با عور دعا کرده است و اجابت شده است و شمارا باید
که الحال در تیه حصار راست کنید و اینجا باشید هتروموسے علیه السلام در حق
او دعا کرد که خداوند اینچه کار است از و بستان پس حصار راست کردند چون توبه
بهر او و دم رسید روز شنبه جمعه ایشان بود و حکم بود که در روز شنبه مایه نگیرند و مال دنیا و
رازیاده از یک فد و خیره نکنند و در روز شنبه چندان ماهی می آمدند که

روے آب ماہی میگر قند و بعضی بد سجتان روز شبہ ماہی گرفتہ در انجا آب
نگاہ مے کردند و روز دیگر مے آوردند و در بازار میفر و خند و ذخیرہ مے کردند
چهل سال برین گذشت از جملہ شش لکہ خانہ دوازده ہزار خانہ مسلمان شدند
و دیگر ہمہ کافر شدند زیرا کہ میگفتند اگر او پیغمبر بود مے بنا فرمائی بران
بلا مے رسید و انکار نبوت او کفر بود و مہتر داؤد علیہ السلام آن دوازده
ہزار خانہ را بیرون حصار آورد کہ زنان و کودکان و مسلمانان ایشان را
دیدہ کافر شوند از اینجا است کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کردہ است کہ
مسلمانان با مشرکان و کافران در یک ہے نباشند تا زن و فرزندان کافر شوند
و بعد از امضاء مدتے حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام ہمہ آن مسلمانان نیز
کافر شدند و بادشاہ ایشان دعوی خدائی مے کرد و مقصد سال در ایشان
موت پیدا شد و کسی نمرود پیغمبرے حالظہ نام برایشان مبعوث شد و دعوتش
قبول نکردند و از حصار بیرون کردند و یک کس امت او بود و بر سر کوہ مے
بود و مدت سہ صد سال اورا اندامیر ساینند روزے آن یک کس کہ امت او
بود گفت کہ اگر حق ایشان دعاے بد کنی سید چہ شود حالظہ گفت از جہتہ خاطر شما
سہ صد سال گذشتہ است چون سہ صد سال دیگر بگذرد و عاکنم دران شب ہفتاد کس از
کلا تران شہر بمردند علی الصبح چون بیدار مے کردند بیدار نمی شدند و فقہ
را ببادشاہ نمودند بادشاہ فرمود تا بران آتش اندازند و گوشت ایشان را
با بنور کشند ہیچ بیدار نمیشدند و بعد از سہ روز بوسے بد از ایشان مے
آمد فرمود تا آب انداختندش بعد از ان در ہر ساعت مردم مے مردند بادشاہ
نیز ترسید فرمود تا کوشکے راست کنند کہ اورا چہار دور بود و در ہر دورتہ
کمر ارجوانان ناوک انداز و تیر اندازان شانند و درون کوشک گنبد راست
کردند انند و یکسالہ نفقہ با خود اندیون برد و گنبد نیز اندیون برد کہ مقدار
سر سوزن راہ گذشت در وقت سحر مہتر عزرائیل علیہ السلام با بیت تمام خود را با

پیغمبر علیہ الصلوٰت و السلام مرغ کرده است از زیستن مسلمانان با کافران

اعلیٰ علیہ السلام
نفساے خود را پیش
زبان نہ بگفت

۷

لم یذکر
مقام علی بن
ابی طالب

۸
ولایت مابین
ست از نبوت

۱۲۷

۷

ما کہم از پیغم از رب خود
برو طریقت است برو صفت
یعنی او فدیماں و ما طاعت
بسم و اوفاد است و ما طاعت
یا غفر بسم

باموسی در بیابان میرفت درختی دید بے عظیم کہ من اواز در شمع و بر گہکے اواز
نقره و بر یک تخت زرین اساده بود کہ ہر طرف آن تخت مکمل بزر و جواہر بود و
بر آن بساط از نور گسترانیدہ بود کہ استر آن بساطا از استبرق بود ہارون گفت
کہ ساعتی درین تخت بیا سایم مہتر موسی گفت ندانم مگر ملک غیری باشد نخواہم رفت
مہتر ہارون نہ شنید و بالایش برآمد و سپید مہتر عزرا سیل جانش قبض کرد و آن
تخت بہوارفت مہتر موسی علیہ السلام چون در خانہ آمد واقعہ باز نمود و بیچکس گفتہ
اورا قبول کرد و ہفتش کردند کہ از جہت میراث اورا کشت و زدوم چون علی الصبح
برخاستند دیدند کہ آن تخت موصوفہ در میان شہر اساده است و مہتر ہارون
بروختہ تمامی عالم شہر بدو دیدند باز تخت بہوارفت و از چشم ایشان غائب شد
ایغیر از اعتبار سچایات نباید کرد و دل از دنیا باید بردید کہ دنیا جاکے باشش نیست
وضو و غسل را آخرین میتوان دانست کہ بدست دیگران میسر شدن نامعلوم است
چنانکہ شاہ قاسم فرماید **پیست** ایندم کہ در رکاب تو ام جامن نشان +
ترسم کہ مرگ مان نہ ہوتا فتمے گر + ہر بارہ من کہ مردم جان و گر ہر دم +
احسان نتوان کردن اعجاز مستحار + پس مراد از موت **موتوا قبل ان تموتوا**
ست چون خود را از ان روسے کہ واجب تصرف تو بتوندادہ است لاف خود بینی نہ
تصرف و ملاحظہ لجبہ وحدت کہ اسما اضافی اند در دین ہنگ الوہیت عاجز و
مخلوب بینی پس خود را زلزل مان کہ زندگی عارضی و نادرہست **التادیر کا لعدو**
پس در ہر مراقبتہ کہ خود را چنین دانستی گویا کہ صد مرا تہ از ولایت اولیاء بہت
آوردی کہ نبوت اشہار بہت و ولایت استار پس از پنجہ بہت کہ پیغمبر علیہ السلام
گفت **وَلَا تَيَافُضْ مِنْ نَبُوْنِي** یعنی نبوت من بخلق پر و ختن بہت و ولایت من
بدست ساخن بہت از نیکہ گفتہ است **صلى الله عليه وسلم** **أَنَا أَقْلُ مِنْ رَبِّي بِسِتِّينَ أَيْ**
بِصِفَتَيْنِ أَحَدُهُمَا الْقَدِيمُ وَآلِ الْحَادِثُ وَهُوَ الْقَادِرُ وَآلِ الْعَاجِزُ و سالکا را
باین دو اسمائے اضافی خود را باید سپرد یکے قابض کہ اسما جلالیہ بہت

دوم باسط کما ضافتن بحال است پس ہرچہ در عالم ظاہری برو صادر سے شود جملہ
مضرات از قابض و جملہ منفعات از باسط داند و خود را در میان نداند پس اورا مرتب
حاصل شود کہ اگرچہ نبوت افضل است لا بشہہ ولا محال اما شوق ولایت چیز سے
دیگر است ایشان دانند کہ داند آوردہ اند کہ جبریل با لفر سے چند از
اصحاب رضوان اللہ علیہم میرفت شاعر عرب میگفت کہ خاصیت محبوب من است
کہ اگر مردہ در کنار گیر و زندہ شود جبریل فریاد بر آورد کہ آن محبوب من است کہ
مردہ را زندہ کند فی الحال ہر دورگ شہرگ او بریں شد و بر زمین افتاد و خون بید
از او میرفت یکے از اصحاب ہر دورگ شہرگ او گرفت و پنبہ در دہنا و بر خاست و روان
شد و مرتبہ انبیا پہل چہار مرتبہ فضل از مرتبہ اولیا است کہ اورا مبعثرہ باشد و از
را کرامت اما انوار از رو سے شوق و اشتہار گفت کہ احسان نتوان کردن اعجاز
میخاراند از رو سے فضل چنانکہ روز سے امام جعفر صادق رضی جامعہ
ابریشی پوشیدہ میرفت دکاندار سے در باطن اندر شید کہ خاندان رسول علیہ
الصلوات والسلام را با انجامہ چہ حاجت است امام اول اولیا گفت کسیکہ یک کرت
بمیر و جامعہ ابرشی آبخان مر اورا مباح است و منکہ ہر روز صد بار میمیرم چہ لازم نیست
و دست دکاندار گرفت و در آستین برد کہ پاس درشت دلاسترا داشت کہ دست دکاندار
را خراشید و گفت هَذَا لِحَقِّي وَ هَذَا لِلْخَلْقِ بِمِيتَةٍ مے ناب حدت کسی فروش
کرد کہ دنیا و عقبی فراموش کردہ و وضو سے اولیاء اللہ فراموش کردن
ماسو سے اللہ تا آنکہ از خود نیز خبر نباشد و آوردہ اند کہ در ایام ماضی و ہلک
بود کہ ہرچہ از ماکولات دید سے میگفت و میخورد و ہرچہ یزدتہش سے آمد سے
میگفت اہل شریعت اورا نہ پسندیدند کہ سخن نامشروع بسیار از و صادر شد سے
عالمان فرمودند تا تنور را گرم کردند و او را در و انداختند و سر پوش بر آن
ہتا وند و جوانان طالب حق رفتند و تقصص کردند دیدند کہ سلامت نشسته
است و بجانب ایشان دید چندین گفت کہ ایشان ہم چیز سے کردند آن

آن هر دو مشورت کردند که شان خدمت است و سی سال در خدمت بودند
 او همیشه بخود بود بعد از سی سال از سر بخود آمد بایشان گفت که شما را
 مقصود چیست گفتند دیدار پنهان بهوش و مدحش رفت که بدتر از اقل
 شد بعد ده سال دیگر در خدمت او بودند باز بهوش آمد گفت دیدار از
 کم شده گانت و از اسخاں بدتر شد و آن جوانان دست از خدمت باز
 داشتند آوردند که خواجہ کرک دیوانه بود که بدتر بنگ فروش
 عاشق شده بود اما در آن مجاز بعین حقیقت رسید بود و از خود برید
 و بدوست پیوسته بود و از خود و ماسوس اللہ بخبر و از حق با خبر و از
 اولیاء اللہ و پیش او استاده بود و او بنگ راست می کرد و
 قبح پر کرد و پیش آن ولی ماند که زود باش این را بخور و از ترس
 دیوانه شدن در گریبان خود بر نخت و زود در خانه آمد و جامه را بکنیز داد
 که زود بشوے کنیزک جامه را به تمام بشت و اما نقطه از اثر خمر باقی
 ماند که زایل نمیشد و آن را بدین می گزید آن چرک از جامه رفت و از
 خلق آن کنیزک در گذشت چند آن علوم ظاهری و باطنی بدو دست داد
 که یکے از دوستان حق گشت چون بخانه آمد بحالت دیگر بود صاحبش پرسید
 که حالت چگونه می نماید واقعہ را باز نمود که از برکت آن یک نقطه
 بنگه یافتم آن ولی دوین باز آمد و در پیشش استاد و گفت ای برادر
 نصیب هر کس بر دین کس گمان فاسد نکند که از دست هر نفس و
 ناتمامی مہنات باید قبول کرد که این طایفه را لباس دیگرگون است
 چنانکه طبیب حاذق اگر کسی را زهر قاتل خوراند باید خورد که ایشان نیز
 طبیبان حاذق حقیقت اند که بهر کرشمه و جلوہ کس را بحق میرسانند چنانکه خواجہ
 حافظ شیرازی قدس سرہ العزیز می فرماید سمیت بی سجاده
 رنگین کن گرت ہر منخان گوید کہ سالک بخیر نبودند و رسم منراہا و ایضا

آورد و اندک روزی جوئے بخد مت جنید بغدادی آمد و گفت ای خواجه شکایت
نمیکنم و نمایش عمل نمیکنم اما از سخت بد چیزهای پیش شما میگویم اینکه مدت چهل
سال است قایم اللیل و صایم الدهر و قاری قرآن و چهل جم و چهل چله کشیدم اما
هیچ از احوال و حال اولیا و ائمه معاینه نمیشود بشم امر کرد که امروز بیج مکن جوان
فرض ادا کرد و بخفت آنچه مقصود او بود و دید علی الصبح چون بانه بخد متش آمد
گفت دیدی گفت دیدم جنید گفت چه گفت جنید را بگو که بان راه زن چرا
راه زوی که طالبان مرا از استقامت بسوی کشف و کرامت راه مولی من
کنی زیرا که درگاه مرا شان استقامت است نه کشف و کرامت جنید گفت عمل تو
سند راه تو بود چون از پندار عمل گذشته بختی پستی و ایضا آورد و اندک
روزی شیخ بها و الدین ذکر یا قریشی قدس سره خرقه خود را بخواجه کرک
فرستاد و خواجه آن خرقه را در آتش انداخت روز دیگر باز شیخ کس را فرستاد
که خرقه را بن خواجه او را در زیر دیگ بنگی سوخته بود اما باز بدان آتش میگرد
چون کس رسید و ازو طلب کرد دست در دیگدان کرد و خرقه را بر آورد و بر هم
زد و ازو غبار برآمد و بر آنکس برگشته داد تا شیخ بدید و این رباعی را بزبان
شرح داد: **له پالعه کرک پوشیده گئی خرقه + و زمونتر اشید بگو**
فدّه + خرقه چه پوشی چه تراشی ز سر + ازین دو دوکان ست ازین دو گذر +
ایضا دیوانه زنی را پرسیدند که چرا نماز را نمیکنی گفت من همیشه در نماز
و بیج اشتها میهر دو جهانی و ضوالت کسب ام و علامت از نماز و ایم من بعد
از دفن در قبر معلوم شود آورده اند که بعد از وفات چون او را در تابوت
نهادند و خواجه کرک رسید گفت ای زن رفتی این مقام را مانی سر بر آورد
و گفت زوم کرک گفت برو برو بعد از دفن چون به پهلوی راست رو بقبله
نهادند و دیدند که سرش بجانب قبله و پایش بجانب مشرق برگشته بود و الحال
در پناه مجاوران قبر او راست میکنند باز همچنان میگرد و پیر دستگیر این فقیر گفت

که من زیارت قبرش را کردم که بطرف هند است و ایضا دیوانه بود که خود را برهنه میکرد و در مسجد بول و غایط میکرد و در روزی نشسته بود عالمی گفتش که خود را بپوش گفت خاموش باش که پسر ترا شتم کسی خبر آورد که حضرتم پسر شامرو گفت رَضِينَا بِقَضَائِكَ وَصَدَدْنَا بِبِلَائِكَ عالم باز گفتش که خود را بپوش باز گفت که پسر دیگر شمارا شتم باز کسی خبر آورد از وفات پسر بکذا آن عالم راسته پسر بودند هر سه مردند و آن عالم باز گفتش خود را بپوش گفت ملا هر سه پسر ترا زنده کردم کسی خبر آورد که پسران شما هر سه زنده شدند و ایضا وقتی بیست کس از مجذوبان در ولایت ما و راه انهر پیدا شدند که هر چه از ماکولات میدیدند از حلال و حرام می خوردند و هر چه بزبان شان می آمد میگفتند عالمان حکم کردند تا جاها از ایشان برگیرند هیچ نگفتند و چند چوب و سنگ دند هیچ التفات نکردند گفتند گوشه ایشانشان بریدید هیچ یک التفات به برنده گوش نکردند مگر یک کس او را از ایشان جدا کردند و دیگران را مانده دادند و آنرا آورده اند که مسواک هر خیز خورد باشد استعمال کنند اما چون برابر انگشت شهادت ماند باید که او را به لته پیچیده دفن کنند که در روز قیامت در عرصه عرصات درخت عظیم گردد و بفرمان الهی که او را و اقربا را و از گرامه روز قیامت در زیر سایه خود گیر و بعد ازین بدانکه در وصیت نامه امام عظیم رحمه الله علیه آورده اند که هر که خاک را در حق طهارت چون آب نداند کافر و دوزیر آیه هر دو بآیه کلام الله ثابت شده اند کما قال الله تعالى وَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَمِنْكُمْ صَدِيقًا طَيِّبًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيْتُ طَهُوَالْمُسْلِمِ وَلَوْلَا الْعَشْرُ حَجَّ وَإِنْ تَمِيمُ مَرْبِي وَضُو وَجَنِبٌ حَالِضٌ وَنَعَا سَوِيٌّ هِيَ فَرَضٌ أَوَّلٌ وَوَضْرِبٌ هِيَ يَكْفِي بَرَأئِي رَوِي دَوِيمٌ بَرَأئِي هِرْدُ وَدَسْتُ وَتَيَوْمٌ نَيْتٌ وَتَهَارُمٌ خَاكٍ پَاكٍ وَتَهَارُ خَيْرٌ نَيْتٌ هِيَ اَنْكُشْتَانِ در وقت ضرب کشاده دارد علی حالها و استقبال و استدر بار یعنی دست را بر زمین نهاده و پیش و پس بر دبره بردارد و بنفشاند

در بیان تیمم
در بیان تیمم
در بیان تیمم

در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک
۱۲۰

در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک
در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک
در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک

در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک
در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک
در بیان تیمم و وضو و استعمال مسواک

آب دار و اما از ترس نفس خود که از ترس گشتگی بپاک خواهم شد و نیز نیم کند
و براس نماز جنازه غیر ولی و امام را اداء و بناء رواست از براس نماز عید اداء
روایت و بناء رواست که این و نماز خلیفه ندارند و از براس جمع اداء و بناء
روایت زیرا که اوصیاء در روایت و مسائل چند که از جهت شریعت آب حوض
در مجلس نه آوردیم الحال بنویسد آنکه آب استاده هر چند اندک باشد و یقین شود که پلیدی
در نیست کسی وضو و استنجاء غسل بطریق عوام الناس نکرده است باید که چند آنکه
کسی از کاسه بدست گیرد و درهای دیگر استعمال کند رواست تا آب مستعمل بدو نرسد و اگر
آب حوض عشرانی عشر باشد حکم جاری دارد اگر چه نجاست در افتاده باشد مگر که تغییر کند
نکته از اوصاف ثلثه آورده که طعم و لون و ریح او باشد و دیگر آن که مقصود از دوده آن
ست که تمامی نفس آب صد گز بود تا اگر مربع باشد چهار گوشه او دوده باشد تا چهل
شود و باز هرگز دوده تا دوی دیگر دوده شود تا صد گز حاصل آید اگر مرور باشد باید
که گرداگرد آب سی و شش باشد تا صد تمام شود و اگر مطول باشد باید که طولاً ۲۰
و پنج گز باشد و عرض او چهار گز باشد تا صد تمام شود و وقتی علی
هذا پس بدانکه عمق او اعتبار دیگر ندارد مگر آنکه گفت اند چون آب بعرفه
گیرد و باز همان زمین را آب میگیرد و شتاب کافی است و بدانکه آب چاه
پاک است در حق وضو و غسل و شرب و آورده اند که اکثر عمر امام محمد رح
بر سر چاه گذشته بود پس از نیت اما مان در حق چاه فتوای بقول
او قبول کرده اند و سخن او معتبر گفتند بلکه در جمله شرب چنان که
در تحریم عمر و بوزه و نیکی نیز فتوای بقول است و در مسائل حیض و
نفاس فتوای بقول امام ابوحنیفه کبیر است پس اگر چاه بر سر راه باشد
که کوکان بدست آب او گیرند و بخورند پلید نشود مگر بدست و پانی ایشان
نجاست حقیقی باشد تا اگر جنب پاس در آب چاه در آورده و پلید نشود و احتراز از
قول عوام الناس که ایشان میگویند تا رسد و دورا ناسته اند از آب پلید نشود

۱۳۳

در بیان آب چاه

و این است که در بعضی از نسخه ها آمده است که در بعضی از نسخه ها آمده است که در بعضی از نسخه ها آمده است

زیرا که در عرف رسن و دلو پدید نشود و آنچه در نزع آب لازم شود تا هر مقدار رس
که باشد پس به نزع دلو آخرین دلو و رسن و چاه هر سیمه پاک شوند و اگر چاه چشمه دار
باشد و استخراج جمله آب و لازم شده باشد و ممکن نباشد پس باید دانست که
فستوی بقول امام محمد رح است که دو بیت دلو باید کشید بدلو که یک صاع در
گنجد و دلو اصغر و اکبر را بدلو صاع حساب کنند فصل چهارم در ذکر

نَارُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ حَيَّضُوا تَكُمْ وَإِنَّمَا لِيُثَبِّتَ الصَّلَاةَ

بِالْإِيمَانِ لَا تَشْكُ عَلَا مَتَّ الْإِيمَانِ پس معلوم باد که نماز عین ایمان نیست بلکه علامت ایمان است و اهل کتاب را عین ایمان بود و شان نزول آیت آنست که بعد از آنکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بعد از پیغمبری بجانب بیت المقدس که بنامه یهودان و ترسایان بود نماز میگذارند و چون این آیت آمد قَوْلَ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ رُوسِ بجانب مکه آورد و بیت المقدس منسوخ شد و بعضی صحاب در وقت نزول آن حاضر نبودند و بغزار رفته بودند چون برگشتند و مطلع حوال شدند غمگین گشتند که حال نماز ما که بعد از نزول آیت بجانب بیت المقدس کرده ایم چه باشد این آیت مذکور در شان نماز ایشان نازل شد و جهت سیمه نماز ایمان این بود که یهودان نماز را ایمان میگفتند پس چون بیت المقدس منسوخ شد مجوسیان مطرح شدند که محمد قبله ما آورد و یهودان غمگین شدند چون میان هر دو طایفه کفار اختلاف شد از برای سرزنش ایشان این آیت آمد وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوْا فَمُؤْجِهٌ وَجْهَ اللّٰهِ یعنی قبله شرق و مغرب هر دو از آن خدای است پس هر کجا که بامر خدای روی آرید همان امری است و شایان تقا و بغیرم شوید بدانکه امر را وجه گفت زیرا که امر کردن کسی بغیر منزهت روی آوردن نیست و تا اول کسی که روی آورد بعد از آن امر کند که فلان کار و کسی گوید که صفت روی آوردن بچیز خدا را شاید زیرا که روی آوردن بچیز بر دو نوع است حقیقی و حکمی پس حقیقی در حیوانات است و

پاره دوم و در ربع اول از سوده بقرة واقعت ۱۲ **له** خیزن نیست که مسمی کرده شده صلوة بایمان
مرضای راست های برآمدن آفتاب و ده می فرو رفتن آن پس هر جا که روی آید آنگاه وضو بخالی است یعنی

مذابین سبب که نماز ملامت بایمان است ۱۲ **له** پس بگر دان روی خود را طوطی بهن است بسوی مسجد حرام که
جهت عبادت اوست ۱۲ تفسیر حسینی **له** این آیت در پاره دوم در دو عاقل در سوده بقرة واقعت است ۱۲

من اراد وجود قول خدا را
جلاله شمر و واجب است که

روی آنجا که میگوید

یعنی نماز پنجگانه بر سر و

سنت بدی بار که میگوید این

بایستد از آنجا که در

آیت و سوره آورده

باشد و واجب است

که اگر کسی از این

نماز را بخواند

در روز و شب

و در هر حال

و حکم و اوصاف بار خدای پس معلوم باد که وجه امر را گفته اند نه روی را چنانکه
بعضی صوفیان شیطان سیرت و آدم صورت گویند که بهر جانب و در هر جا با هر
روی خداست و هر جا خدای است محض کفر است زیرا که جارا نسبت کردن بخدا محض
کفر است بدان ای عزیز که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرموده است
که مثال صلوات خمس مثل پنج جوی هستند که در خانه هر کسی برود و آن کس هر روز
پنج کرت در آن جویها غسل کند پس هیچ اثر چرک بر بدن آنکس نماند پس بخیر
مصلی صلوات خمس اگر کما حقہ نماز را از رکوع و سجود و قیام و قرات و غیر ذلک
بجا آورد هیچ اثر گناه صغیره در دفتر او نماند چنانکه آورده اند که روزی یکی
از اصحاب در پیش امیر المومنین عمر فاروق آمد در ایام خلافت او میگرفت امیر گفت
که گریه چیست گفت یا امیر گناهی از من در وجود آمد گفت چگونه گفت روغن در
بازار میفروختم زنی صاحب جمال بر من آمد و گفت روغن میخرم گفتم این
روغن لایق شما نیست اگر بدان من آلی روغن خوب بشما فروشم چون بدان
خود آوردش اندرون بروم و بوسه کردمش زن گفت از خدا نمیترسی از سبب
خدا میترسم امیر المومنین عمر گفت که وقت خفتن بیا چون امیر خفتن ادا کرد و وعظ
آغاز کرد آنکس فریاد برآورد و گفت یا امیر مشکلم بجشاست امیر گفت که نماز پیش
و عصر و مغرب و خفتن را عجب من ادا کردمی گفت آری امیر گفت قال الله
تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ بدانکه توار گناه صغیره آزاد شدی
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلُ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَعْدَ التَّوْحِيدِ مِنَ الصَّالِحَاتِ
پس اگر خلاص شود از حساب نماز نشود که بر وای بنده چون در حساب نماز در دست
آمدی دیگر حسابها بر تو آسان کنم والا همه حسابها بر تو دشوار کنم ای عزیز پنجم گفته است
که نماز نیاز بنده است باید که بخور دل باین ده خاصیت داشته او آن را نماز
بنده قبول افتد والا هر دو دور شود و معنی آن ده خاصیت درین ده حرف است
سنت و واجب و فرض و اراد و سستی و کاهلی و نماز نشدن که کار منافقان

خواص نماز ده اند

است کما قال الله تعالى **قَوْلِ الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يَرَاوُنَ وَيَمْنَعُونَ الْمَسَاحُونَ** یعنی واسے کسی را کہ فراموش کند نماز را یعنی
 بگذارد نماز را از وقت خویش و بہناہ بسکی گذارند و در روی خلق ثقیل پس یا کرده
 باشد **وَالرَّيَاءُ مِنَ الْكُفْرِ** را ندانند و مراد از **ان** سرے نفس است کہ ہفت اند
 چون ریا و غیرت و کینہ و حرص و ہوا و آند و و باید کہ ہر ہمہ را در نماز میرند یعنی در خاطر
 آرند تا قبول شود و مراد از **ان** از غیر خدا تو بہ کند و خدا سے را چنان پرستد گویا
 کہ حق را سے بیند و لاحق اورا سے بیند و مراد از **قل** دل است یعنی در دوزخ
 چاہا اند کہ چہل ہزار سال راہ عمق دارند و از خون و زرداب عاصیان پرانند و
 وعید برے مصلیان غافل است پس مصلی را باید کہ در نماز آن چاہا را در
 خاطر آرد تا غافل نہا شد و مراد از **ان** خدا را شناسد کہ کار ساز بندگان
 است از عدم وجود آورد و قابل شہود گردد و مراد از **سج** آنکہ بہر دو
 کوشش تمام در نماز و عبادت خدا کند کہ بندہ مکلف فاعل مختار است و مراد
 از **ب** بدی و خلاف بانفس کردن کہ در حیرت بہر دشمنی کہ نیکی کنی
 بصلو آید الا نفس کہ ہر چند در حق او نیکی کنی بخلاف پیش آید لقولہ **عَلَيْهِ السَّلَام**
شَرَّ النَّفْسِ امْرَأَةً مِنَ الشَّيْطَانِ و مراد از **ف** دل را از ماسوے اللہ
 فارغ کند و چون تکبیر تحریمہ حرام کنندہ ہر فعل ظاہری است چہمان ہر خطرہ
 ماسوی اللہ حرام داند و مراد از **س** راحت گرفتن است بیا و خدا چون نماز یا و
 خدا سے است پس نیاز و راحت و مراد از **ض** ضایع کردن نماز است یعنی
 نماز را ضایع نکنند و نماز وقتی ضایع شود کہ در اول نیت مقارن تکبیر و یا
 متصل و یا منفصل سجا سے نیارد کہ فلان نماز بہت و معتدی گوید کہ خلف
 امام بہت و در آخر حضور کہ فلان نماز را ادا کردم بجا نہ آرد ضایع کردہ باشد نماز
 را کہ رسول علیہ السلام فرمودہ است ہر کہ این وہ خاصیت در دل نہا و و نہاند نماز
 است اگر چہ نماز میگذارد و دوزخی است پس **اسے** عزیز باید کہ ہفت نماز

لے بیستی غفلت و سہو
 نماز گذارندگان و سہو
 اینان را و سہو و سہو
 اینان از نماز خود و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو

۱۳۶

لے انما ابیہ و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو
 سہو و سہو و سہو

بیان صاع دهن و بیلولی

۱۳۹

بیان کنیت معراج رسول اکرم صلی الله علیه و آله وسلم

مال بقدر دولت دم رسد صدقه فطر بر و لازم شود پس صدقه فطر ادا کند
از جهت بنده و آزاد و کودک و از هر کسی نیم صاع دهن و من چهل بیلولی و دو کوزه
پشتاد و بیلولی میشود و از جو چهار من و هر که صدقه فطر را منع کند برابر پیر وانه مار و
گروم در گور او پیدا شوند و دویج بیست رکعت بده سلام و با جماعت گذاردن
سنت است و نیز ختم قرآن و روی سنت است باید که در هر رکعت آیت چهل سوره
والضحی بخواند تا ختم صل شود و در انیس الواعظین آورده است
که اگر کسی از سوره فیل تا آخر قرآن بخواند سست را بجای آورده باشد و فردای
قیامت مأخوذ شود و اگر جمعی از اهل قبله ترک تراویح متفق شوند با دشت
اسلام را باید که همان دیه را بتباز و تاراج کند بدان ای عزیز که چون
وقت نماز آید باعتقاد درست ظاهر و باطن را از ماسوی البدن پاک کن و غیر از
الشد چیری را در دل راه مده چنانکه شیخ المشایخ والا ولیا رئیس سالکان
زمان کبف امان شیخ عثمان هارونی قدس سره و پیر قطب قطاب شیخ جامی
شریف زندی هر دو روایت کرده اند که سر امامی که بدانند که در بین زیارت
و در بار عمر و نماز و نزد سالکان جوی نیر و لفظ علیه السلام الصلوة
مِعْزَجُ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا صَلَوةَ لَهُ لَا مِعْزَجَ لَهُ چون نماز که معراج باطنی مصلی
است و زمینه پایه است بقرب حق پس بجنور تمام باید کرد و خود را بمراتب
معیت او در میان بناید و بد چنانکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در
معراج ظاهری از حجابات نور گذشت آوازی شنید که یا محمد این است خدای تو
در نماز است یعنی در بیوح و قدوس است و این را صفات سببی گویند که پروانه عقل و
و هم و خیال را دین پر بسوزد پس حضرت رسول صلی الله علیه و سلم چون بالای
عرش رسید و در باطن او قطره از جزایات الوهیت می وحدت بکشد و او را از شعور
محری در بود اول هزار مراتب نورانی که بود آسمان رنگ و نامحدود که
آن را سالکان پرده بیست نفس گویند ازین و گذشت چنان

سوره نماز در زبان مومنان است هر کسی که نباشد نماز او روا نشود و زبان او

از تن بدل شد مراتب مذکور دید و چون از دل بخار رسید که محل اخذ معرفت
 است هفتاد هزار پرده های عتیق رنگ که از مراتب قلبی گویند و بدین چون باز
 فواید بر شد هفتاد هزار پرده های سرخ بنایت صاف دید و سر مراتبی است
 میان فواید و روح چون از سر روح شد هفتاد هزار پرده های ناز و دید چون
 از روح بخی شد هفتاد هزار پرده های سفید دید چون از خا با خا رسید هفتاد
 هزار پرده های بنزدید و از اینجا از نفی وجود بود و چون از انا خا بفرادیت صرف گذر
 کرد هفتاد هزار پرده های سیاه و پیش بود که آسمان نشان نبوت و شعور انانیت
 و اشارات خالقت مخلوقیت مضحل شد پس بوح قدوس انیمنی وارد که عبادت
 و اشارت راه و راه نیست یعنی سرور انیا و برهان اصغیا و تاج انقیاء محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم را چون اشارت شد که قربت حق کس تصور به تشخیص نکند
 و قربت جسم بحق کفر محض است بلکه قربت بمراتب است نه بحکم و حضرت بمراتب
 و پرده های مذکور که معراج باطنی بود و بعد از معراج ظاهری و گفتند ان
 بآلاء فی المبین یعنی چون در افق املاک رسید به شخص مبارک خویش گویا که ششم و
 بالائی عرش منع شد از سر جسم پس بمراتب مذکور که نفس و دل و فواید و سر
 روح و خفی و اخفاست و سیر مع السد گرد و دوا این پرده ها را اطلاق بذات و
 صفات حق نتوان کرد که این را عالمی نور و حجاب گویند اگر میان سالک مسلوک
 و نور محمدی و غیر ذلک من کلام گویند و هر پرده از این پرده ها چون هفتاد هزار
 مقدار اینجهانست از روی نمایش در افق املاک یعنی در جای که خارج از کشفیات
 نمایش دارند هر پرده چون هفتاد هزار برابر این دنیا مینماید اما چون از روی مشمول
 ایشان کسی نظر کند که در کل ایشان امتیاز و استخوانند پس نامتناهی اند زیرا که
 آنچه اولیاء الله را مینماید در عین عالمی کشفیات مینماید نه خارج از کشفیات و معلوم
 که چنانکه ذات و صفات باری نامتناهی و نامحدود و محیط جمله ممکنات بغیر اتصال
 و انفصال است و این پرده ها نیز همچنان است و بمراتب اطوارات حق تنزل

اگر غیر مخصوص باشد یا بدل یا به ظاهر خواند نماز جایز شود

۱۲۲

بیان مخرج و جهت حروف و طریق قرائت

چون خاتم را صبح و اگر نیت محققان که مبادی اوست ندانی بارے خود را در فهم
 هر کلمه در صلوة آید بجا که هر یک چه معنی دارد و میخواستم که از جمیع کلمات از
 کبیر تا سلام فهم سخن گویم اما چون در کتاب ارشاد المریدین آمده بود
 سکوت کردم و باید که بعد از اقتلح شروع در قرائت کنی و خود را در میقات حد
 گاه حاضر دانی و قرائت یک یک حساب با حق دانی و چون قرائت را غلط خوانی
 گویا که حساب را غلط کرده باشی و در رساله شیخ المشایخ قطب الاقطاب
قطب الدین بنجیاراوشی چشتی قدس الله سره العیز گفته است که اگر غیر مخصوص
 را بدل معجمه خواند گویند آن را گفته باشد و اگر بجا گوید پالان اشتران را گفته
 باشد پس بهر دو تقدیر نماز فاسد شود و در ترغیب الصلوة
 آورده است که اگر در اللهم صل بسین گوید نمازش تباه شود زیرا که استل تیغ
 کشیدن را گویند و خوف کفر است و در قنوت اگر ثنی بسین گوید نمازش
 تباه شود زیرا که ثنای معنی شایسته و بسین معنی فراموشی است و اگر بجای
 ثم سم گوید بسین نماز فاسد شود که ثم براس تعقیب است و سم سو فاع را گویند
 و در محافت قرائت بعد از خواندن که خود بشنود که قرائت و طلاق و عتاق و
 قسم و استثنایا خود نشنود معتبر نیست و واقعه نشنود پس چون قرائت
 کار صعبترین نماز است پاره از مخارج و طریق خواندن قرائت کلام الله قدر
 امکان خود بالناس فرزند عبد الکریم صلح الله شأنه بیان کنم بدانکه خلیل ابن
 احمد قدس الله سره مخارج حروف را بیان کرده اند هر همره ازین خلق قریب
 بسینه و قریب بخلق بالاتر از همره و عین فرد تر از مری و ح بالاتر
 و غ بالاتر از و و خ نزدیک کام این شش را حروف حلقی گویند و صر بخیر آمده
 است که مخصوص در قرائت اگر کسی را یا تا تبدیل و بدو یا بر عکس نمازش فاسد
 شود و در افان کسی لا اله الا الله چنان گوید که خبر خلق را نشود والا کفر گفته اند و
 هم ای تمام خلق گویند و در تذکره الاولیاء آمده است که روزی جمیع عجمی از

بسم الله الرحمن الرحیم

سره الغریز امامت میکرد و آن زمان امام حسن بصری رضی اللہ عنہ از جانب و
رسید و اقتدا کرد حبیب عجمی الحمد را الہد گفت امام انان نماز و شروع برگشت
و ہنہا نماز گذارد و روزی امام را و چہ در وی شان پیدا آمد و گفت یارب
نزدیکی خود بمن بڑا سے ہستے آواز داد کہ نزدیکی من یافتہ بودی ترک دی امام
گفت یارب کہ نام بود گفت نماز خلف حبیب گذاردن زیرا کہ دل اواز کہ و بات شہر
مصطفی شدہ بود و خود را بخود با پیوستہ بود چنانکہ در منابت آوردہ اند کہ
ہر گاہ کہ کلام اللہ خوانن میشد حبیب را شوق و جد پیدا سے شد میگفتند شہر کہ عجم
را چہ شوق کلام اللہ کہ خواندن نمیدانند گفت لیسانی عجمی قلبی عربی و معلوم
باد کہ این حکایت مفتی علیہ نیست زیرا کہ اگر جائزہ بود سے امام نماز بجماعت
را ترک نہا و سے و این حالت در وی شان است کہ تعلق بہ باطنہ دارد و نا در سے افتد
و گفتہ اند کہ النادر کالمعدوم اما عامۃ خلق را فتوای برین است کہ اوار
حروف فرض است چنانکہ اگر قُلْ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَاِيَّاكَ تَشْتَعِين کہ شد بد گذارد
نمازش فاسد شود و آوردہ اند کہ شی قاضی حماد الدین ناگوری امام شد
و شیخ قطب عالم قطب الدین اوشی و معین الدین حسن بصری و بہا الدین ذکریا
قریشی قدس اللہ سرہم اقتدا کردند و ہمہ بیک پای استادند تا نیم شب قاضی
قرآن را ہیک رکعت ختم کرد و جملہ سجدہ ہائے تلاوت و سجدہ ہائے نماز بجا
آوردند بعدہ برہائے چپ استادند و در رکعت دوم نیز ختمہ قرآن کردند بطریق
اقل و بعد از فراغ مناجات کردند کہ خداوند اچنانکہ حق شناخت است و حق عبادت
تست بجا نہ آید و ہم ہفتے آواز کرد کہ ای محبان کما حقہ عبادت پرستید و کما حقہ
معرفت شناختید شما را و ما شمارا بخشیدم شمارا و متابعان شمارا نیز بخشیدم
تقلست کہ رفد کی قاضی شہاب الدین ناگوری وفات یافت او را دفن
کردند منکر و نکیر ہمیش او آمدند و سوال کردند کہ مَنْ شَرِّبَكَ قاضی گفت
این کلام من است چون فرشتہ گارا علم خود علم حقیقت نیست در ماندند

کتاب بہار الدین
در بیان فضائل امامان و ائمہ
کرام علیہم السلام
جلد اول
فصل اول
در بیان فضائل امام حسن و امام حسین علیہم السلام
در بیان فضائل امام حسن علیہ السلام
در بیان فضائل امام حسین علیہ السلام
در بیان فضائل امام زین العابدین علیہ السلام
در بیان فضائل امام جعفر صادق علیہ السلام
در بیان فضائل امام محمد باقر علیہ السلام
در بیان فضائل امام کاظم علیہ السلام
در بیان فضائل امام رضا علیہ السلام
در بیان فضائل امام تقی علیہ السلام
در بیان فضائل امام مجتبی علیہ السلام
در بیان فضائل امام کاظم علیہ السلام
در بیان فضائل امام رضا علیہ السلام
در بیان فضائل امام تقی علیہ السلام
در بیان فضائل امام مجتبی علیہ السلام

و بر گشتند و مناجات کردند که خداوند اینده شما چنین میسر شد خطاب
از حق بر ایشان شد که بروید و جواب گویند زیرا که چندین هزار بنده گان من که
میسرید جواب میگویند و شما یک بنده مارا جواب نمی توانید گفت چون تضرع
و زاری کردند حکم شد که بگذارید پیش او بروید تقاضاست که روزی چندی
عابد الدین ناگوری قدس سره را باشا گردود شیخ قطب الدین بختیار اوشی
چشتی مباحثه شد که در آخر کلمه شهادت عبده در سوله مطلق است شیخ قطب
الدین گفت نیست و باو شاه زمانه مرید شیخ قطب الدین بود نیز حاضر بود
چون در کتب دیدند حق بجانب قاضی بود اما شیخ لوح محفوظ را نمود که
در وطام مطلق بود قاضی قبول نکرد و گفت خدا را یاد کرد و از جهت شما طاراه
حال دهد که وزیر که در کتب دروغ واقع نشده است باو شاه اعراض کرد که
عجب ازین قاضی که لوح محفوظ را قبول ندارد قاضی را صفت جلایه اثر کرد و
چون شیر شریزه بغرید و غضب تیراثرش کرد چون برق بدرخشید و بیاض
و شیخ کفش او را بست کرد و در عقب او دیدن گرفت قاضی روئے در بیابان
بنا و نمآب در پیش آمد همراه کفش نمآب رفت و چون برآمد شیخ قطب الدین
دامن او را بالا گرفت و دامن خود را بابت زد و برگردانده ماند چون مسافت
پیش رفت قاضی گفت دست از دامنم بردار که تحت باو شاه بگوت را دوم
شیخ گفت باو شاه فدای سر تو باد و بر فخر رحم کن گفت شما نیز بعد از
هفت روز خواهید رفت گفت عمرم فدای تو باد و بر ایمان من نظر کن بعد
از آن قاضی گفت که ایمان تو در امان حق باشد چون شیخ بخانه آمد باو شاه
را مرده یافت و بعد از هفت روز شیخ نیز وفات یافت و غرض ازین حکایت
اینکه تا هر کس را لازم است که حین تلاوت در شومد و فهم تمام کند پس مخبر حق
و ک درین کام هر دو را بپایه گویند و است بن کام را گویند چه و شی و می
میان زبان شجری گویند و حق معجزه دل را حافی گویند و حافی کس را نه

۱۰ اگر کسی در این کتاب متوجه شود که

کتابه زبان را بر زبان ضرب چپ برساند و یازده حروف بر سر
زبان تعلق دارند و مجمعه و ظ این را شویہ گویند یعنی بمحنت دندانها
زیرین و ط و ق بمحنت دندانها علیا این را طبعه گویند و ص و ث
و تر بمحنت سر زبان و میانه دندان و این را سالیہ گویند و سالیہ نیز سر زبان
باشد و و ح و ف از ان زون بمحنت سر زبان و این دندان علیا و این را
زلیقه گویند و ز لقی تیزی دو کرانه زبان باشد و از پنجم حروف نیز و ق و الف
و ب و م و و و این را شویہ گویند و این شش مخرج بسبب مجری باز آمدن مجری
حلق و مجری دبان و مجری لب و بدانکه اگر مخرج و معنی هر دو حرف یک باشد
اگر تبدیل کنند نازش روا باشد و اگر مخرج هر دو یک باشد و معنی جدا گانه
نازش فاسد شود چنانکه الحمد الصمد را سم گوید و یا صراط را سراط گوید که
هر دو لفظ معنی بی نیاز و راه دارد پس نازش روا باشد و اگر است علیهم بمصیطر
میسطر گوید ناز فاسد شود زیرا که مخرج و معنی هر دو یک نیست و هر دو بر یکما
شده را گویند قال علیه السلام من قرء القرآن علی قلبه فلیتقوا مقعده من
النار پس باید که کلام الله را در پیش استادی باید خواند که او نیز پیش استاد
خوانده باشد زیرا که اگر کسی صدزله القاری بخواند نمیتواند که کلام الله را
ترتیب دهد و آورده اند که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم
در هر سالی یگان کثرت بر مہتر جبریل میخواند و در آن سال که وفات
میکرد سه کثرت خواند بود پس قرآن را بالحن مطربان و قاریان خود رو
که غیر ملامد کشند برای تحمیل صوت نباید خواند که خوف کفر است اما باید
که مزین بر نیت اظهار با خطا و خام و مدوشد و تخفیم و ترقیق و قلقله و غشای
لقله نطق و زلل القرآن ثم یلا علی یوالقرآن ذنبه پس اظهار و آن شش
حرفست که نون ساکن و تنوین را اظهار کنند نون ساکن که مابعد او یکے از
حروف حلق آید بمحسوسه و اخم حقه اظهار کند چون الا انت ان هذا من

و این کتاب را در ۱۲ روز تمام خواند و هر روز ۱۲ بار بخواند و هر بار ۱۲ بار
و این کتاب را در ۱۲ روز تمام خواند و هر روز ۱۲ بار بخواند و هر بار ۱۲ بار

بسم الله الرحمن الرحیم و السلام بر کسی که خواند قرآن را بر قدر خود

و من حیث و من غل الغت علیهم و من خوف و نظائر نون و تنوین سواد
علیهم و غضاب الیم و دغدا حیث شتما محکات هن واجر عظیم و مروف اوغام
که جمع او بر ملون است قیام قن اوغام باغنه و غنه آواری با یک گویند و تره
آ اوغام بی غنه نظیر نون ساکن بی غنه چون بعد او دل آید چنانکه من دهم من
لدنه و باغنه چون بعد او چهار حروف مذکور آید چون من و مله و من نعه و من
یقول و اوغام باغنه مقدار مد پیدا آرند تا حسن و جمال کلمه ظهور یابد چون ان شاء
الله ان الله نظیر نون تنوین بی غنه چون هدی للمتقین و من ثمره ذقا و نظائر تنوین
باغنه از واجات بصن و بعد و برف و سر و ده نظیر و آیه مکان و حروف اخطا پاره
اند و چون بعد از نون ساکن تنوین یکی از ایشان آید نون را اخطا باید کرد و اخطا با
غنه او کنند حروف این است ت ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک
نظیر نون ساکن انفسهم من قبل ان کنتم فمن ثقلت من جاء من دون
الله من ذا الذی ان زواجه من شر من سبیل من قبل من ضل ان طلقتم
من ظهیر و نظیر تنوین چون د ک ا د ک ا صفا صفا قوم یجعلون و ذ قاکم و بعد
در عجم میسألون و در عما و مانون ساکن است اوغام باغنه باید کرد و هر جا که بعد
از نون ساکن و تنوین حرف با آید قلب برسیم باید کرد باغنه چون من بعد
بصیرن ما یعلون بدانکه هر جا که بعد از سیم ساکن چون هم و کم و لم حروف آید اظهار
باید کرد و دیگر همه جا اخطاست چنان الله یتخذه و هم و بعد هم و تمیم بحاجه و بعد هم
فی طغیانهم و بدانکه دال ساکن در هشت جا اوغام باید کرد و درت چون قد تبین و ورد
چون قد دخلوا و در حیم چون قد جعل و در سین چون قد سمع الله و در ش
چون قد شفها حنا و در ص چون قد صدق و در ظا چون قد ظم و در ذال
چون قد ذهب و بدانکه ر د و در ذ و در ظا اوغام شود چون اذ ظلموا و اذ
ذهب و در ج چون اذ جعل و تا تائیت مد و در ط و ت اوغام کنند چون جیت
دعوتکما فانت طائفة و ط ساکن در ت اوغام کنند چون بسطت و ان

فرطیم ولام بی و هل و قل و لام و را او غام کنند چون بل رخصه الله و هل لکم و
 بل لکم و قل ربی و هر جا که دو حرف از یک جنس بهم آیند اول آن ساکن و هم متحرک
 اول را در روم او غام کنند چون ید رکب الموت و اینها یوحده و من یکرهن و ما لم
 یسطع علیه و من و را بهم محیط مگر در محلی که حرف اول آن ساکن حرف علت باشد
 چون الذی یوصو و الذی یکذب و رکب الموت و خلقکم قاف و رکب الموت و غام شود
 بالاتفاق فقط و ث و رت او غام کنند اگر ت ساکن باشد چون کم لبثت قال لبثت
 لا یفتوح و مرفوع را نفخیم باید خواند یعنی بر باید خواند و نیز اگر ما قبل او مفتوح و مرفوع
 باشد و او ساکن باشد نفخیم باید خواند چون ربنا ربکم خیر و الم تر
 و کیف و کنت ترا با و نظیر را ساکن چون ارحمکم و قل ناعرها و اگر میوه و یا ساکن با قبل
 مکسوف باشد ترقیق باید خواند چون عسر یل و ساکن چون فرعون و ارجی مگر آن که
 بعد از حرف استعلا واقع شود و آن طاء و صاد و قاف است چون قرطاس و مرصا
 و ضرة و لفظ الله اگر ما قبل او مفتوح و یا مضموم باشد باید خواند چون والله و کان الله
 و الله و اگر قبل او مکسوف باشد ترقیق باید خواند چون الحمد لله و بسم الله و هر چه
 که در آیت و وقف منون و غیر منون قاری رسد اگر ما بعد ایشان الفی ساکن نباشد
 اگر با حرکت رفع بود اشام کند و اگر ساکن باشد روم کند چنانکه نستعین و اجر عظیم
 اشام با شامت لب اندکے رفع را بوی بدر چون قل هو الله احد و روم در
 کسر است یعنی اظهار حرکت کند و با و از نرم چون مالک يوم الدين و در آیت مفتوح
 فتح را بهیم طریق ظاهر نکند و در آیت مجزوا بهیم و جی نیست فی مدونی اشام مگر که
 انقطاع دم آستگی کنند و بعده بیشتر بخواند چنانکه فحدث و ثوابا و احدی در بیان
 و قوف منزل تم لازمست و گذشتن از و کفرست و آن در قرآن نود جا ط مطلق
 است گذشتن از و مطلق روانست منز جایزست و ستوی بین طرین است
 اما وقف و لی و صو مجزوا بهیم و جی نیست و نخت ص علامت رخصت
 است گذشتن از و مطلق علامت قبل یعنی اختلاف قراءه برائے

۱۴۷

نفهم

در بیان اوقات و زمان مجزوا

آیت است و معلوم باد که وقت نفس کشیدن است اما نه چنانکه ساکن شود
 بلکه چون طرقة العين نفس کشد و باز قراءت کند و بدانکه حروف قلعه نیم اند و
 بر ویست شش اند و قلعه بطریق دوم اظهار کردن حرکت را گویند اما البتة اظهار
 کند اول تب چون والتراب دوم حج چون پیچ سیوم و چون یوم الوعد چارم
 ظ چون فی لوح محفوظ پنجم ق چون من علق و در ضمن اختلاف و قلعه در کسر می
 باشد در حالت و فنی چون تب ط ج ط و ط ط ط ق ط ص ط و بعد ازین
 معلوم باد که جمله ملات بر هفت وجه اند اول متصل چون ما قبل همزه یک از حروف
 مداید و حرکت ما قبل آن حرف علت موافق می کنند چنانکه قالوا امنا
 بما انزل و بما انزل و فی انفسکم و در متصل چون یثاء و ما سوا و حی
 و متصل آنرا گویند که حرف مد و همزه در یک کلمه باشند کما ترومه
 مشد و و این را ضروری نیز گویند چون ولا الصالحین و حاجت بر آفیم و لا
 محاصون و محاصون چنانکه بر نده در هوا باشد و با هستگی زمین فرو آید چنان
 نفس را بالابر و فرو آرد چون و ما من دابة و مد قاتان و نضاحان و صناد
 و شاید که این مد ضروری بغیر از باب افعیلال نیامده باشد و در ولا الصالحین
 دو ملات یک ضروری دوم از برای وقت آیت و در حالت و قف آیت
 چون نزدیک طرف اخیر حرف علت ساکن واقع شود نیز باید کرد چون
 تستعین و المؤمنین و اولئک هم الکفرین و مد تهجی که در اول سورت
 از مقطعات واقع میشود اگر در لفظ او حرف علت آید چون الهم و ص و قی
 و ن و اگر در لفظ او حرف علت نباشد مذکور نخوت و در عین کعبص و جیم ص و
 دو و ط است هم مد و هم قصر و مد ضمیری چون ما بعد ضمیری همزه باشد و ما قبل
 او ساکن نباشد چون من یسقم عند الاذین و اگر ما قبل او ساکن باشد مد
 نباید کرد چون انا انزلناه و عنه و فیه و اگر ما بعد ایشان همزه آید مد نباید کرد و مد مد
 آنرا گویند که بدل از همزه و یا از تنوین باشد در حال وقت چنانکه امنوا و امنوا

آخر دعوت الیمع باشد اتصال باشد اتصال و اگر دم باشد اتصال و حرف آخر

۱۲۹

وَسَوَاءٌ وِیْرَ بَعْضُ قَاوِلٍ چُونِ دُو حَرْفِ عِلْتِ بِهَمِ اَیْنِدِ نِیْمِدِ کُنْدِ چُونِ اِنْ
 الذِّیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ اَمَّا اُنْذٰکَ مَرُکُنْدِ مَرُفَصْلٍ وَمُرُفَصْلٍ چَہَارِ الْفٰی اُنْ
 وِیْرَ سَاکِنِ سَہِ الْفٰی وِیْرَ مَبْدِلِ ہَمْرَہِ بَیْکِ الْفٰی وِیْرَ تَحْجٰی بِاتْفَاقِ سَہِ الْفٰی اِستِ وِیْرَ
 اَیْتِ وِیْرَ وَتَفِ بِاتْفَاقِ قَرَاءِ سَہِ الْفٰی اِستِ وِیْرَ فَوَیْدِ الْمُسْلِمِیْنَ وِیْرَ قَتَاوِیْ عَرَابِ
 اَوْرَدِہِ اِستِ کہ وِیْرَ اَخْرَ اَیْتِ کہ وَتَفِ مِیْثُودِہِ بِہِمِ کہ اَخْرَ بَیْکِ مَرُجِ اِستِ یَا بَرَّکَ
 ذِمِ اِگرَ اَزِ بَرَامِیْ مَرُجِ وَفَرُجِ اِستِ شَاہِدِ کہ نَفْسِ نَکُشْدِ وَتَکْبِیْرِ رُکُوعِ گُویدِ وَاِگرَ فَرُجِ
 کُشْدِ نَازِشِ فَاَسَدِ شُودِ وَاِکَا فَرُگَرِ وِیْرَ چُونِ کُفُوْا اَحَدًا وَاِکَا مَوْمِنِیْنَ وَصَلِیْمِیْنَ
 وَفَاذْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَاِذْخُلِیْ جَنَّتِیْ وَاِگرَ اَخْرَ سُوْرَتِ بَرَّکَ ذِمِ بَاشْدِ شَاہِدِ
 کہ نَفْسِ کُشْدِ بَعْدِہِ تَکْبِیْرِ رُکُوعِ اَخَا زَکُنْدِ وَاِگرَ ذِمِ نَکُشْدِ نَازِشِ فَاَسَدِ شُودِ وَاِکَا
 کَا فَرُگَرِ وِیْرَ چَا نَکَہِ وَالْکَافِرُوْنَ هُمْ الظَّٰلِمُوْنَ وَکَافِرِیْنَ وَظَالِمِیْنَ وَمُشْرِکِیْنَ
 عَلٰی ہٰذَا الْقِیَاسِ اَیْتِ وِیْرَ عِدِ تَعْلُقِ بِہِمِ وَاِیْرَ چُونِ فَنَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ
 رَبِّہِ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَاِیْرَکَ بِعِبَادَةِ رَبِّہِ اَحَدًا وَقَوْلُہِ لَکَا وَاِخْرَ
 دَعُوْا لَهُمْ اِنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاِیْتِ وِیْرَ عِدِ تَعْلُقِ بِہِمِ وَاِیْرَ چُونِ وَقَوْلُہِ
 النَّاسُ وَالْجَاہِلُۃُ اَعْدٰتٌ لِلْکَافِرِیْنَ وَاِیْرَ فَاِیْرَ فَاِیْرَ فَاِیْرَ فَاِیْرَ فَاِیْرَ فَاِیْرَ
 تَحَدَّثَتْ وَاِیْرَ اَدْرَهَاتِ مَاہِیْبَہِ نَارِ حَامِیْبَہِ وَاِیْرَ صُحُفِ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوسٰی وَاِیْرَ
 الْقِیَاسِ وِیْرَ اَعْرَابِ نِیْرَ تَقْصِیْمِ بَخَا نَدِزِیْرَ کہ اِگرَ اَعْرَابِ اَزِ جَاہِلِیَّہِ خُودِ تَغْیِیْرِ کُنْدِ وِیْرَ
 اَوِیْرَ تَغْیِیْرِ شُودِ کَا فَرُگَرِ وِیْرَ قَوْلُہِ لَکَا وَقَوْلُہِ اَوْ دَجَالُوْتُ اِگرَ دَاوُدِ کہ فَاَعْلِ سَتِ
 بَفَتْحِ خَوَانِدِ وَاِیْرَ جَالُوْتُ کہ مَفْعُوْلِ اِستِ بِفَتْحِ خَوَانِدِ نَازِشِ فَاَسَدِ شُودِ وَاِکَا فَرُگَرِ وِیْرَ
 کُنْتُ مِنَ الظَّٰلِمِیْنَ کُنْتُ لَفَتْحِ تَاہِ فَوْقَاہِہِ وَاِیْرَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ بِہِمِ تَاہِ فَوْقَاہِہِ گُویدِ وَاِیْرَ
 خَشِی الرَّحْمٰنِ بِہِمِ نُونِ گُویدِ نَازِشِ فَاَسَدِ شُودِ وَاِکَا فَرُگَرِ وَاِگرَ مِیْنِہَا الرَّحْمٰنِ رَاکِبِ وَاِیْرَ
 یَا بِہِمِ خَوَانِدِ رَوَا سَتِ بَدَا نَکَہِ حَرْفِ مَشْدُوْدِہِ سِیْرُوْدِہِ اُنْدِ چُونِ یَکِ اَزِ الْفِ
 لَامِ اِشَانِ مَابَعْدِ الْفِ لَامِ دِیْمِ اَنْ مِیْ نَدِ وِیْرَ مَذْکُوْرِہِیْ شُوندِ چُونِ تَ تَ دَ ذَ
 سَرَّ سَ سَ سَ سَ طَ ظَلَمْتُ چُونِ اَلَّذِیْنَ فَعَّلَ اَلَّذِیْنَ

بنیان چهار رکن نماز

خند و همت در عین سحر و اول ناقص وضو نیست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الرَّوَالُ كَمَا اسْتَلَامَ الشُّكُورَ الصَّبْرُ وَلَا الصَّالِحِينَ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاللَّيْلِ وَالنَّاسِ وَبَعْدَ ذَلِكَ مَعْلُومٌ بَادُكُمَا زَارُ جَارُ رُكْنِ
 اِسْتِ قِيَامٍ وَقِرَاءَتٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَاتِّمَامُ قِرَاءَتِ رُكْنِ اَصْلِي نِيَّتٍ كَمَا اَمَامُ اَزْمِنَتِي
 بَرْدَارُ وَاَنْ ثَلَاثَةً دُكْرُ بَرْدَارُ شَتَّةً نَشُودُ وَنِيَرُ نَمَازُ سَهْ گَانِي وَچهارگانی مکرر نمی شود
 و این را رکن متصل میگویند و کبیر اول را نه متصل و نه منفصل میگویند از جهت اختلاف
 او در داخل صلوٰه و خارج صلوٰه تا اگر در عین کبیر خنده قهقهه کند وضو نکند و
 قهقهه آخره را رکن متصل گویند اما در عمده الاسلام آمده است که تکبیر اول و قهقهه
 اخیر فرض اند اما رکن نیستند و ترتیب را رکن اتحادی گویند چون رکوع در هر
 رکعت یکبار را واجب است خود باید کرد تا اگر قرائت را فراموش کرد و بر رکوع آمد و
 یاوش آمد باز کرد قرائت تمام کند و رکوع بار دیگر کند و اگر از رکوع بسجود آمد عمداً و
 خطاءً نمازش فاسد شود و در همه نماز آنچه یکبار میشود ترتیب و نیز فرض است
 چون تکبیر اول تا اگر تکبیر در آمان قیام گفت و تکبیر گویان بر رکوع آمد نمازش درست
 نباشد و قهقهه آخر نیز ترتیب و فرض است تا اگر از جای خود تغیر دهد و رکعت
 زاید شروع کند اگر آن زاید را تا بر داشتن سراز سجده اول قید نکرده
 است باز کرد و قهقهه بجاء آورد والا نمازش فاسد شود و قرائت را از حق
 و انداختن مالک بنابر گفته اند که اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَاِيَّاكَ تَسْتَعِينُ را تا صد و بیشتر
 میگفت گفتند که تکرار برای چیست گفت که صیغه مخاطب است تا اول بحضور مطلق
 مشغول نشود چگونه گذارم و آورده اند که بزرگوار است بود مالک یوم
 الدین را مالک یوم الدین گفت بخند الف در آن شب حضرت رسالت
 پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که روی زوی گشتانده بود گفت یا رسول
 الله عرض را برای چیست گفت هر که در نماز مخفی قرآن میدانند بر هر حرف که ذکر می
 کند از یاد او کو شک در پیش پدید میشود و نهر زنجی در دیوان اعمال او نوشته میشود
 و تونهر زنجی و نهر کو شک از اعمال خود کم کرده و او امام عظیم ابو حنیفه

کوفی رحمه الله گفته است که قرائه ختم قرآن را در ده روز تمام باید کرد و تا در هر
کلمه قاری را پند و عبرت حاصل شود و در نماز عبرت گرفتن لازم دانند که راز
حق است آورده اند که صدیق رضی الله عنه در نماز با مد و سوره الحاقه ما الحاقه
میخواند تا بجای رسید که خذوه فخلوه ثم الجیم صلوة بیوش شده افتاد و چون
روزی بیوش شده افتاد بود چون بیوش آمد گفتندش که یا صدیق حال چه بود گفت
چون خطاب بود که بگیرید و بنحیر در گردن اندازید و آتش دوزخ بدو رسانیدند و من
که مگر بنحیر در گردن کردند و آتش انداختند و ایضا امام حسن بصری رحمه الله گفته
اند که در نماز با مد و سوره یا ایها المزل میخواند چون باینجا رسید که قطعاً ما ذا عصمت
و عذاباً یا ایها آتین در حلقش بایستاد که فرود و بالا میرفت سه روز بیوش افتاد
بود چون بیوش آمد گفتند که چه حال بود گفت چون وعید بود که میوه دوزخ در دهن
کند هزار سال در گلو اساده باشد که فرود و بالا رود چون بشکم رسیده باشد
بزمین افتد باز برای عذاب برود و پنداشتم که دهن من کردند گلوی من گرفت
شد آب دهن فرو میرفت چون قرائت را تمام کرد گویا که از حسابگاه قیامت
فارغ شدی و از گرانی بار سر فرو کرده بر کوع آبی که امام عظیم گفته
است که رکوع را چنان کند تا سر برین او برابر باشد تا اگر قرح آب پر کرده بر
پشت او ننهد نه ریزد و اگر همچنان نکند خوف از زوال ایمان است و چون بتومر
رود سمع المد من حمده گوید و با در قیامت تمام کند و باید که به جزم ها گوید و چون گوید که آن
مذیب امام شافعی است زیرا که الوقت لتفیل الکلمین و بتول حمده گوید و چنانکه بعضی
علوم در قوم بعد از حمده نفس نمیکشند و سجده میروند بزه گاری بسیار است
و بعضی گفته اند که خوف کفر است و باید که را اکبر را در سجده تمام کند
و بعد از آرام دو در حله تمام کند و از سجده دوم چنان برخیزد گویا که در
زیر پیشانی او انگشت سرخ بود و صد کعت دوم برین سنق آورده اند
که در آن روز که حکم شد با دم علیه السلام سجده بکنسید اقل مهتر اسرافیل

۱۵۱

در بیان سجده کردن در رکوع و سجده شصت

[illegible]

و در شرح مختصر آورده است هر که عالم بقنوت نباشد نماز سر
 درست نباشد و گواهی او قبول ندارند و اگر این را ندانسته باشد سه کثرت
 یارب یارب گوید بنا بر ضرورت و اگر آیت رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
 الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بخواند بهتر از قول ثانی باشد و آن نکند
 چنانکه عوام الناس سه کثرت سوره اخلاص خوانند زیرا که قنوت بی محل لازم می آید
 و واجب را ترک داده باشند پس ترک واجب حرام و فعل حرام در نماز آوردن مصلی آثم
 میشود و نمازش بقصان شود و سجده سهو نمازش راست نشود که سجده سهو از سهو
 و خطا لازم آید نه از عمد و بعد از فراغ وتر سه سجده بپند و پنجبار سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
 رَبُّنَا وَدَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالْوُجُحُ بگوید و سر بر دارد و آیت الکرسی بخواند و سجده
 دوم کند پنجبار بخواند و در دستور القضاات آورده است که حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه وسلم نبی بی فاطمه را گفت که این وظیفه بهتر است شمار از
 هزار رکعت نماز و هزار ختم قرآن و هزار برده آزاد کردن و هزار اسب بغاز بان دادن
 فی سبیل الله و هزار گرسنه را طعام دادن و هزار برهنه را جامه دادن و
 بدانکه نماز جنازه فرض کفایه است تا اگر اهل قریه بجانه آرند ایشان آثم شوند
 و تا سه روز یا سه مردم بر دیگران فرض گردد چنانکه غزا بکافران که نزدیکان
 بجانه آرند آثم شوند و تا سه روز یا سه مردم بیایند و جنگ کنند و فرض کفایه
 اهل این است که تمام اهل قریه بجا آرند و اگر بعضی بکشند و بعضی نکشند آن
 ناکندگان بزه کار نشوند و نیت و این است نیت کردم تا ادا کنم چهار تکبیر
 نماز جنازه فرض کفایه حمد و ثناء مرخدا را و در محمد مصطفی را علیه السلام
 ثواب چهار تکبیر این نومرده را روی آوردیم بجهت خانه کعبه که کعبه مومنان
 است الله اکبر و مقتدی را شاید که لفظ اقتدیست بگوید و بعد ازین بخواند سُبْحَانَكَ
 اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَحَلِّ شَأْنِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ بِتَحْکِيمِ گویید بلا فحش بدین و بخواند اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ

سلام و برآل ابراهیم علیه السلام بدینیکه نوشتود و بزرگ هستی ۱۳ له پاره دوم در کوع الحج
اشهر واقع است ۱۴ سنه آیت الکبری در پاره ۳۳ در کوع یا ایها الذین آمنوا واقمعوا

از بعد مسافت او در زیر عرش ستونے ست از نور کبریا او در تحت التری است
 و آن مرغ سینه خود را بران ستون نهاده است و ناخن شانگ آن مرغ هنوز با سینه
 رسیده از جهت کلامی او در روز و شب هفتاد و کرت باران مشک و عنبر بر آن مرغ
 بار و چون وقت نماز شود آن مرغ بالهای خود را می افشانند و آن مشک و عنبر
 از او می ریزد و بدینخت طوبی میرسد و برگهای درخت طوبی چون گوشتهای
 فیل هستند و در میان آن برگها چون سرودین آدمی نقش راست میشوند و ازان ثناء
 حق می آید پس در آنوقت ثناء ازان برگ و از جمله ملکوت میخیزد که بندگان بنماز
 مشغول اند پس بنده را شاید که نماز را کما حقہ بجا آورد تا در نظر ملکوت شرمندہ نشود
 و باید که نماز را بجماعت ادا کند و در مسجد بجا آورد چنانکه در حبر است **مَنْ**
شَدَّ شُدَّ فِي النَّارِ یعنی کسیکه تنها گذارد نماز را تنها رود بدوزخ و
در شرح مشارق آورده است که اگر کسی نباشد شاید که
 زن و یا کودک و مخمیر را تعلیم بخواند که وضو کند و از دو الیتاده باشند
 نمازین و عید خلاص یابد و در **غیب الصلوٰۃ** آورده است که اگر عباد
 تمام اولاد او را بجا آورد و نماز را جدا ادا کند جای او در دوزخ است آورده
 اند هر که یک نماز تنها گذارد چون چهل هزار کرت با منکر و نکیر سوال کند ان مقدار
 خذاب با و برسد که یک سوال ایشان چه دشواری دارد و چنانچه امیر المومنین
 عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ گفت که من ایشان را دیدم که سرهای ایشان
 مثل کوه اند و رویهای ایشان سیاه تر از شب تار و آواز ایشان بمانند آواز رعد
 و دندانهای ایشان مانند برق و چشمان بمرخ که شرازه آتشی از چشمان و دندان
 ایشان میریزند و گرز با دست گرفته که اگر تمام عالم با هم شوند یک گرز ایشان بالا
 کرده نمیتوانند و امیر المومنین عمر فاروق گفت یا رسول اللہ احوال مومنان چه باشد
 و نه گام سوال حضرت فرمود که بغیر عنایت احد کاری نیست و معلوم باد اگر نماز خلف فاجع
 از عید جماعت خلاص شود اما آنقدر ثواب نیابد که خلف متقی موعود است زیرا که ستمبر

انداختن ثواب بسیارست مریت را و در عوارف المعارف
 است که چون حکم باری شد که آدم را پیدا بکنم و دوست من باشد و من دوست
 باشم بهتر جبرئیل و میکائیل را فرستاد که تا از زمین خاک بگیرند از نفس مکمل
 برآمد آواز که شما را بخدا سوگند است که از من خاک نگیرید چون باز گشتند حکم
 شد که چرا نگرفتید گفتند که یارب از امر شما سوگند شما دشوار پنداشتم
 نگر فتم باز بهتر اسرافیل را فرستاد و نیز همچنان باز گشت باز بهتر عزرائیل را فرستاد
 و زمین باز سوگند بخدا دادش قبول نکرد و گفت خاموش باش که من نخواهم
 گذاشت و آورده اند که پوست از وی گرفت و جمع کرد آدم را از آن آدم گویند
 که اویم پوست را گویند چون بهتر عزرائیل بدگاه حق آمد حکم شد که چرا گرفت
 گفت از سوگند شما مرا محکم دانستم و گرفتم حکم باری برو شد که چون حی
 کرده قابض ارواح بنده گان که ازین آفرینم تو باش و چون بابا آدم علیه السلام
 را آفریدند سر او در مکه بود و پائی او در طایف که همگی سه صد فرسنگ بود
 و در عین هماغه الحال مکه است توده خاک باقی بود و آن توده را پیکر
 نامیدند الحال بابا بهیم بدل کردند مکه شد و آورده اند آنچه آواز
 کرد و سوگند بلائکه میداد خاک حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله
 بود و سوگند از جهت این میباید که ازین خاک بندگان پیدا شوند و ایشان
 بیقرمانی کنند خدای را و مستحق عذاب شوند و چون بابا آدم علیه السلام
 از بهشت برآمد در نماز روی خود بجانب همان توده میکرد تا زمان ابراهیم
 خلیل الله بعد از آن بهتر ابراهیم مکه را بر آنجا راست کرد و بعد از آن مدینه
 اسرافیل بهتر او و بیت المقدس راست کرد و در زمان طوفان نوح علیه السلام
 آن توده خاک در تمام عالم پراشان شد و آن خاک حضرت رسالت پناه
 نیز از آنجا مدینه آمد تا روضه مبارکش در مدینه شد و در آنجا که بابا آدم محراب
 راست کرده بود و آن محراب را در چهارم آسمان بردند و الحال در آنجا در چهارم آسمان

در بیان خلقت آدم
 صلی الله علیه و آله

از ان کعبه را ساخته اند که یک آنه مروارید است و او را بیت المعمور نامند
و آن کعبه فرشتگان است که هر روز هفتاد هزار صفت ملائکه بطواف میسرند
هر صفی هفتاد هزار فرشته میباشد که تا قیامت هیچ فرشته نوبت دیگری نگیرد
و آن خاک باقی در تمام عالم پراکنده شد تا هر جا که مسجد راست میشود آن خاک در
همانجا است و آورده اند که در روز قیامت مکه الدربانند کشتی که تمام عالم و
عاجیان در و گنجند و از پل صراط میگذرند و در اجتناب از فقر آورده است
که چون کسی در بیابان رود پس در وقت نماز باید که مسجدی راست کند و
در نماز گذارد و چون راست کند هفتاد هزار فرشتگان در و قیام نمایند
و عبادت اللہ میکنند و تا روز قیامت همانجا میباشند و مغفرت آن شخص از
اللہ تعالیٰ میخواهند و چون راست بکند شاید که زیاده از پنج سنگ باشند
زیرا که پنج سنگ و یا کمتر طریق بُت پرستان میشود و در منقح الجنان
آورده است که شخصی عاصی و فاجر بود اما خاصیت داشت که چون جائے
خوب میدید و در آنجا مسجد راست میکرد و بعد از وفات او را به
دوزخ بردند دید که آن سنگها همه جمع شدند و در هائے دوزخ را گرفته بودند
و او را بنی مانند و حکم شد که برگشتانده به بهشت برید و ایضا
آورده اند که چون حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در معراج
بآسمان چهارم رسید فرشته دید که یک پراورد زمین بنی گنجد و چشمان
او مثل ستاره آسمان بود و چندان گریسته بود و میگفت که از هر چشم
او جوئے روان می بود چون حضرت علیہ الصلوٰت والسلام رسید و سلام
گفت او را میچم خبر نبود از جهت اشتغال و بگریه بهتر جبرئیل خبر کردش که محمد آخر
الزمان بتو سلام کرد و بعد از آن جواب سلام داد حضرت پرسید که گریه چراست گفت
هر چه حق آفریده است و می آفریند حساب او بمن حواله کرده است
و حساب او می دهم اما چند چیز را هرگز حساب نمیتوانم کردی که

آیا انداختن در بکده
مکرمه است

مصلی انداختن بکده
بعد یا مکرمه است

۱۶۲

در بیان بادشاه یوسف نام

ثواب کسی که بعد از نماز ده بار و در وقت صلی الله علیه و آله و سلم فرستد دوم
ثواب کسی که از ده همان زیاده در خانه او آیند سیوم آنکه در نماز خلف
امام ده یا زیاده مقتدی استاده باشند ثواب آن امام و آن مقتدیان
نمی توانم در حساب آورد و جاسی و دیگر آورده اند که خصوصاً در منافع ختن
چهار کس غیر از امام همین علم دارد و معلوم باد که چنانکه مکتب الله از هفتم
آسمان در گذشته است مسجد نیز همچنان تا آنکه آورده اند اگر کسی داخل مسجد
باشد و از درون مسجد آب وین اندازد و تا بیرون رود روانها شد اگر چه بیرون
افتد زیرا که این هوانیر حکم مسجد دارد پس باید که بکناره مسجد آب وین
اندازد که آب مسجد و مکتب الله را نگهداشتن لازم داند تا آنکه آب وین جانب قبله
و جانب راست و جانب آسمان انداختن گویا که جانب چمن انداخته باشد
و اگر جانب دست چپ و در زیر پای و پس پشت اندازد گویا که بر روی شیطان بصیر
انداخته باشد و در ترغیب الصلوة منقول است که در مسجد
بر زور یا مصلی افکندن مکروه است یکے آنکه بے ادبی است و دیگر آنکه سجده
کردن بر چیزی که متصل بر زمین باشد افضل است چنانکه سجده کردن بر زمین
افضل است از همه سجده ها حکایت موافق این بشنوا قدوده اند که
در زمانه ماضی بادشاه بود یوسف نام چون وفات یافت و پسر خلف
او ماندند یکے حجاج نام و قوم مہناج جمله ارکان دولت پسندیدند که میان
ایشان قرعه اندازیم تا بر سر که بر آید بادشاهی از او بود و هر دو را گفتند که شما
نیت خود را ساز کنید که تا در بادشاهی چه خواهید کرد و مہناج در نیت گرفت
که اگر بادشاه شوم عدل و احسان و شفقت و رحم بر مسکینان و مدرسه عالمان را
خنوع و تواضع خواهیم کرد و حجاج در نیت گرفت که اگر بادشاه شوم تمام سیدان
و اکابران اهل دین را بچشم و خرابی عالم کنم بعد از آن ارکان دولت و و سنگ
گرفتند یکی سیاه و یکی سفید و در آوردند آب انداختند گفتند هر دو شما

دست اندازید بدست ہر کہ سفید آمد بادشاہی اور است آورده اند کہ چند کرت
 انداختند ہر کرت سنگ سفید بدست حجاج سے آمد پس نچا ر شدند اور بادشاہ
 گرفتند و رایام سلطنت چندان ظلم کردی کہ اگر کسی نزدیک او نشستی اثر ظلم برو
 شدے و نود و نہ ہزار اولیاء اللہ را کشتہ بود کہ اکثر ایشان سیدان بودند خصوصاً
 روزی امام جعفر صادق **رضی اللہ عنہ** را طلبیدن گرفت و جلاؤ را گفت کہ چون امام
 جعفر صادق اندرون مآید من دستار را از سرش بگیرم و تواز قفا گردنش بن
 چون امام داخل شد حجاج کرسی زردین خود را پیش امام انداخت و جلاؤ را از پیش
 زدن منع کرد بعد از ان از و پرسید کہ شما حکم کشتن کرده بودید انقدر کظیم
 من برائے چه بود حجاج گفت چون داخل شدی ثعبانی دیدم وہاں باز
 کردہ گفت اگر امام را کمبشی ترا فرو خواہم برد و بار دیگر ہزار و دویست سیدان
 را جمع کرو کشتن فرمود چون ہزار کشتہ شدند غبار سے پیدا شد کہ هیچ
 احدی دیگرے را میندید و آن دویست کس بجانب روم رفتند تا چہار روز
 غبار سے بعد از ان خبر ایشان رسید کہ بجانب روم رفتند حجاج بد بخت
 رومیان را گفت کہ ایشان را اگر بمن فرستادید فہا والا نہ شما یان را خراب اہم
 ساخت پس رومیان بخواندیشہ کردند کہ اگر اولاد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام را برا
 کشتن بدہیم فرمای قیامت بحضور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام چہ جلاؤ خواہیم داد
 و مولایت روم دویست کس روان بودند پیش ایشان رفتند و گفتند کہ شما قاتل شوید
 بستیدی و بروید کہ شما یان را حجاج طلبیدہ است و عیال شما را انقدر اند بدہیم کہ ہفت
 پشت بخورند والا نہ شما را ہنام دندان کردہ کشیم و عیال شما را بفروشیم تا چار
 شدہ بیچارگان قبول کردند پس ایشان را راہی کردند چون ایشان در ول
 خود فکر کردند کہ یارب العالمین یا ان بعوض اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 خود را بقتل دادیم کہ فردا از شفاعت رسول محروم نہائیم بدگاہ حق تعالی
 و حامی بیچارگی ایشان قبول شد کہ تہ ذہ در میان مانع بود کہ خبر آمد کہ

۱۴۲

از کسی بدل نمود بدینان خود را بپیر برادران
 و دینی نسبت خود را بپسندیدند
 و از آن کس عذر است

ججاج در جهنم شد و مرایشان از طفیل رسول الله و از اولاد امجاد خلاص شدند
 بازگشته بولایت خود آمدند و دست بوسی و تعظیم میکردند که سیدان اند
 خود باشند مینا چگونه خود را بستیدی قرار داده بودند و بدعتهای را از بهار
 کردند از برای حاصلات دنیاوی فریب ساختند و اقوال بقا بر فضیلت از اینها
 صادر شدند آورده اند که الحال اکثر مردمان که خود را سید میگیرند و خود
 را بر فضیلت میکشند و سبب اصحاب میکنند و خمر خوردن و زنا کردن بحد و حلال
 میدانند و سبب راست نمیکند و همراه علم و علما ردین که ثبوت شریعت است
 دشمنی میکنند و خود را شاه خوانند و میر نامند ایشان اولاد همان فرزندانند
 و صحیح النسب نیستند بلکه نسب خود را تبدیل کرده اند و پیغمبر فرموده است که

ایشان بوی بهشت نیابند لقوله عليه السلام مَنْ بَدَّلَ آبَهُ بَغْيًا أَبَاهُ فَأَلْجَنَّهُ
 عَلَيْهِ حَرَامٌ ایضا امام حسن بصری را براس کشتن طلبید کسان او گفتند
 امام حسن را اگر بختن گرفت در صومعه خود و آمد چون ایشان رسیدند
 حبیب عجمی که مرید امام بود بر روی صومعه اشاده بود گفتند امام چه شد حبیب
 گفت که درون صومعه هست چون آمدند هر چند گردیدند امام را نیافتند گشته
 رفتند چون امام برآمد از حبیب پرسید که دیوانه چرا مرا نمودی حبیب گفت یا امام
 این برکت راستی بود که خلاص شدی و الا نه نمیدانم که چه میشد العزض چون
 ججاج بمرد و خواب دیدندش بمانند مشک پر از آب افتاده بود گفتند که خدا با تو
 چه کرد گفت مرا پیامرید گفتند چرا گفت بد و خاصیت یکی آنکه بغیر از خاک سجده
 نمیکردم حتی اگر در شتی میبودم و یا بر زلیچه میفرمودم که خاک را در
 سجده گاه من اندازید و دیگر آنکه سنت نماز عصر را فوت نکرده بودم
 و آن سنت عصر چهار رکعت است بیک فاتحه و یکا خلاص مسئله اگر زمین
 پلید باشد و جامه بر و اندازد و دلچ کرده اگر از طرف بالا اثر نکرده است نماز
 رواست و اگر جامه یکطرف پلید و یکطرف پاک باشد اگر پوسته نباشد چیست آنکه

۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹

فبا باید که هما لطف پلیدی بر زمین کند و طرف پاک بالا کند و بدانکه اگر جام
بر زمین اندازد برای نماز چنان کند که گردن او را زیر قدم و دامنش را بسجده
گاه برد و همچنان پوست حیوان را در زیر قدم اندازد و اگر کله همراه باشد یا نباشد
بهر طریق طرف سر پوست حیوان را در زیر قدم اندازد و طرف ذنب را جانب
قبله کند **مسئله** اِذَا صَلَّيْ فِي جِلْدِ الْحَيَوَانِ فَشَرِطُ أَنْ يَجْعَلَ رَقَبَتَهُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ
فَإِنْ لَمْ يَجْعَلْ لَا يَجُوزُ صَلَواتُهُ و مضمرات است **مسئله** بدانکه پنج
بناء مسلمانی بر دو گونه است بعضی بالفعل اند و بعضی بالقوت اند بالقوت چون حج
و زکوة و بالفعل چون نماز و کلمه و روزه پس اگر خواهی غلام را گوید که بر تو کار من فرض
است و کار حق را باید گذاشت و یا غلام گوید که کار خواهی بر من فرض است و کار حق نیست
کافر گردند زیرا آنچه فرض خدا را آنچه بالقوه است تا مستحق آن نگردد و لازم نشود و آنچه
بالفعل است لازم است پس هر کس از آزاد و بنده و مرد و زن بر همه فرض عین است
و فرض عین آنست که هرگز از کسی ساقط نشود و خوش گفت آنچه گفت بمیت

طااعتِ اوست فرضِ عین شدہ ۔ برہمہ خلق پہچو دین شدہ

مسئله در بیان اوقات خمس صلوات اول وقت صلوة فجر
طلوع فجر و یمنی است و آن یغدی است در افق آسمان از جانب مشرق یقول
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُغَرِّكُمُ أَذَانُ بِلَالٍ وَأَنْ چنان بود که در زمان رسول علیه الصلوة
والسلام و اذان بودی در شب اول اذان بلال میگفت برای انبایه خلق تا
اکل و شرب کنند در رمضان و یا بجهه کنند و غفلت نوزند در سایر ایام و در وقت
باید اذان این مکتوم بود پس حضرت صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم فرمود
که باذان بلال فرقیته شوید که آن هنوز شب است و اول وقت نماز پیشین نزد
برگشتن آفتاب است و آخر وقت او دو چندان گشتن سایه هر چیز
باجر سایه اصلی که جبرائیل علیه السلام امامت رسول علیه الصلوة والسلام دوای
کرده است و اول روز نزدیک برگشتن آفتاب بود و آخر نزدیک دو چندان بودن

سے وقتی کہ قصد و ارادین نماز کرده شود بر پوست حیوان یعنی جانور پس لازم است کہ گردانیده شود

سایہ ہر چیز سے بود جز سایہ اصلی و اول وقت ظہر بیرون رفتن ظہر است و آخر
او غروب آفتاب است و اول وقت نماز مغرب غروب آفتاب است و توقف میان
غروب مغرب چندان کند کہ کسی نہ رکعت نماز بجای آرد حتی کہ اگر شروع کرده باشد
در نماز دیگر و آفتاب غروب شد و او یک رکعت کرده باشد و نہ رکعت مانده است نمازش
فاسد شود زیرا کہ بعد غروب این مقدار وقت بحساب عصر است و آخر وقت مغرب غائب شدن
شفق است بقول ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ و آن شفق سفیدی است در کنار آسمان و
اول وقت عشا از غائب شدن شفق است و آخر وقت او تا طلوع فجر ثانی کہ آنرا
صبح صادق گویند بدانکہ اصعب ترین اوقات در حق معرفت وقت ظہر است زیرا کہ تعلق
بحسابات شہور و ادریس ششم از ان بیان کنم انشاء اللہ تعالیٰ چنان و چنان ۔

اسد سہارون	سنبہ اسو	میزان کتک	عقرب مگر	قوس بہوہ	جدی ماہ
۵	۶	۷	۸	۹	سرطان ساون
دلو ہماکن	حوت چستر	حمل ویساک	ثور جیٹ	جوزا بار	نسبت

۱۶۶

بدان کے عزیز کہ انہی مقدار و اسنتن از حسابات فرض عین است تا
ہر کسی کہ بداند وقت نماز را شناختہ باشد زیرا کہ شناختن وقت یکے از فرض
عین نماز است بدانکہ این دائرہ شمال کوہ قاف وارو زیرا کہ کوہ قاف گردین
ست ازین زمین و آفتاب بر آسمان میرود و این شب سایہ اوست و در
زمستان آفتاب بخارہ آسمان میرود و دوسے گذرد و در تابستان در
وسطی آسمان میرود و روز کلان میشود و در کنارہ کوہ قاف زود برگشتہ می
آید شب خود می شود و در زمستان از کوہ قاف دور تر می رود شب
کلان می شود و در وہ اند کہ ہفت طبق زمین در نظر آسمان دنیا چون حلقہ
در بیابان است و این آسمان در نظر آسمان ثانی چون حلقہ در بیابان است
از کلانی و ہذا تا ہفتم آسمان و باز بالائے ہفتم آسمان دریای است کہ آنرا بحر الجہان

نامند هفت برابر آسمان و زمینهاست و این همه که مذکور اند در نظر کرسی چون
 حلقه در بیابان است از کلائی او و باز کرسی در نظر عرش چون حلقه در بیابان است
 ذکر عرش و کرسی و بهشت لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْضُ الْجَنَّةِ كَوْسِيٌّ وَسَقْفُهَا
عَرْشُ الرَّحْمَنِ و کرسی از در سرخ است و در و مرغزار باست که هر روز مرغزار برابر
 این دنیا کلائی می شود و در آن مرغزار بر اقبال اند که هفت برابر این زمین در زیر
 یک ستم ایشان می شود و عرش را شصت هزار پائے است و از یک پائی او تا
 پائے دیگر چهل هزار ساله راه است و در هر پائی او هفتاد هزار میدان است از میدان
 تا میدان دیگر هفتاد هزار ساله راه است و در هر میدان هزارستان اند و نوری و در
 هر نوبستان هفتاد هزار شهرستان و در هر شهر هفتاد هزار ستری است و در هر ستری هفتاد
 هزار خانه است و در هر خانه هفتاد هزار زاویه است و در هر زاویه هفتاد هزار تخت
 و در هر تخت هفتاد هزار حور اند و در و اند که چون عرش عظیم را خدای عزوجل
 آفرید با او بهم فرشته را بیا فرید که سر او بالای عرش و پائے او در تحت الثری
 آن فرشته بحضرت عزوجل التماس کرد که رتبا فرما نموده تا بگردد عرش عظیم بگرم
 حق سبحانه و تعالی فرمان داد که بگرد و گردیدن عرش گرد و آن فرشته همیشه گرد و
 عرش تا روز قیامت میگرد و در هر قدم ده هزار ساله راه است که منقطع میکند تا ابد
 الا با و از اینتهای عرش خبر نشود و از آن جایگاه را ہی شده است باز بهمان جای
 رسد و پیغامبر علیه السلام فرموده است که حَوْلَ الْعَرْشِ مَنَابِرٌ مِّنَ النُّورِ وَ فِيهَا
خَلْقٌ مِّنَ النُّورِ که همه چیز بپائے ایشان نوری باشد و آن منابر از انبیاء و شهیدان
 نباشند بلکه انبیاء و شهیدان نیز آرد و بر ندبان منزهان یاران گفتند یا رسول
 الله از که باشند گفت آن کسی را باشد که خاصه بشد خدمت عالمان کرده باشند
 و همیشه در صحبت ایشان باشد صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَرْشُ گرداگرد زمین کو ہی است قاف پنج مقدار این زمان بالائے
 سر است و سر او نزدیک بعضی متصل آسمان است اما اهل دین گفته اند

۱۴۶
 از زمین جنت کرسی و نصف و عرش الرحمن جل جلاله است ۱۱۰
 اگر با گرد عرش نباشد ساخته شده از نور و در آنجا خلق است پیدا شده از نور ۱۲

که در میان او و آسمان فرجه است و اگر داند آن کوه ماری چسبیده است
 و مقدار یک شبر ذنب خود را در دهن گرفته است و آورده اند که چون
 عالمی در جهان وفات یابد چهل روز فرشتگان جامه های سیاه پوشیده
 می آیند و ماتم می کنند که خرابی دین پیدا خواهد شد و تمام حیوانات روی
 زمین از وفات او خبر میشوند و اندوگین می شوند حتی که آن مار را نیز خبر می
 شود از هیت همان ذنب خود را می خورد و باز زور کرده مقدار شبر دیگر بدن می کند
 از نیت است که زمین خورد می شود و ولایت های بعید بیکدیگر نزدیک می شوند
 و رومی کوه قاف زمین است کشف مقدار ده هزار برابر این دنیا که بر ویاج و
 و ما جوج می باشند و ایشان از اولاد یافت اند و هر یکی از ایشان می رود
 تا اولاد ایشان چهار هزار پیدا شوند و خوردنی ایشان مار می باشد چون
 سال محط باشد بر سر ایشان یک مار می بارد و چون فراخی شود و مار و همه ایشان
 کافرانند که بومی بهشت نیابند و قد ایشان بعضی از هر بلندی بلند و بعضی سه گز
 بلند و یک و نیم گز صدر دارند و صد من سنگ صد گز دور می اندازند و بعضی
 بقدر یک شبر و پوشاک ایشان گوش ایشان است یک گوش در ته می اندازند
 و یک گوش بالای خود می پوشند و تمام وجود ایشان همانند خاک است و در آن
 هوا هشتاد و زمین سفید اند که آن را هوا گویند و لطیف اند و فرشتگان بر آن
 اند که اگر سوزن از آسمان بیاید راه نیابد از کثرت ایشان و همگی ایشان کلامه
 اَللّٰهُمَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ گویند و را ایشان هفتاد هزار زمین از نقره خام
 است و هفتاد هزار از طلا و هفتاد هزار از مشک سفید و هفتاد هزار از مشک
 سیاه و هفتاد هزار پرده کبود و هفتاد هزار از عقیق رنگ هفتاد هزار از زر
 سرخ خالص و هفتاد هزار زرد و هفتاد هزار سفید و هفتاد هزار سبز و
 هفتاد هزار سیاه بعد از پیغامبر علیه السلام گفت که ملاک حق نامتناهی است
 اگر بیان کنم زهره های بترقد و رومی ایشان جلال و جمال حق است که بیان نتواند کرد

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَفُتِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ
 تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا و این آسمان دنیا از همه
 زمینها گذشته است و آفتاب صد و شصت برابر این دنیا هست و الحال
 بر آسمان چهارم هست و پانصد گوشه دارد و هر گوشه پانصد زمام دارد و در هر
 زمام پانصد فرشته موکل اند که او را بگردن میکشند و بساعتی میگذرانند و زوده
 اند اگر اسپ تازی در دوایندن از زمین پایی بگیرد آفتاب هزار ساله راه دور
 میرود چنانکه حضرت رسالت پناه روزی وقت پیشین از هتبر جبرائیل پرسید که
 هست یا نه جبرائیل گفت لا و نعم حضرت گفت واقعه باز گو گفت که چون گفتم لا هزار
 ساله راه بگذشت وقت شد بعد از آن نعم گفتم آورده اند که در زمستان از انبخته
 سر می شود که بخت شمال دریاها بسیار اند و بعد ازین معلوم باد که نماز فجر را اول
 وقت تاخیر میتوان کرد ثواب بسیار است حتی که آورده اند چندان تاخیر کند که
 میان طلوع شمس و فجر صد آیت خوانده شود و این بطریق است که در نماز پنجاه
 آیت بخواند و نمازش فاسد شود و تجدید و منو کند تا باز پنجاه آیت خوانده شود
 لقوله عليه السلام اسفروا بالفجر فائدة أعظم من الجهر و در نماز پیشین و عصر تعجیل افضل است تا
 بخلاف ادا شود و در اختلاف امامان و صاحبان یافتند و در نماز مغرب تعجیل مکند و در
 اند که روزی امیر المومنین عمر رضی الله عنه نماز مغرب ادا کرد و از مسجد برآمد ستاره
 دید یک بروه را کفایت از ادا کرد و گفت که تاخیر کردم لقوله عليه السلام لا يزال العبد
 بالخير ما لم يصل المغرب يا شيبان الجوهري و در زوده فرقی در ما فصل یحق اند
 بر نیکه نماز شام تا تاخیر کنند و اوقات طلوع بخوم کنند پس کسی را باید که تفاوت
 ایشان کند و در قیامی نوادر آورده است هر که نماز را از وقت
 خود تغیر و در عذاب بی و شش برابر زنا و زنا محال او نویسد و در
 نماز خفتن تاخیر تا ثلث لیل اولی بود و پنجا مبر فرموده که اگر بر دهنان و شوا
 نبود فرموده تا خفتن را ثلث لیل ادا کرد ندی والا طایر نباشد

صلوات بر محمد و آله و سلم
 در نماز پیشین از هتبر جبرائیل پرسید که
 هست یا نه جبرائیل گفت لا و نعم
 حضرت گفت واقعه باز گو گفت که
 چون گفتم لا هزار ساله راه بگذشت
 وقت شد بعد از آن نعم گفتم آورده
 اند که در زمستان از انبخته سر می
 شود که بخت شمال دریاها بسیار
 اند و بعد ازین معلوم باد که نماز
 فجر را اول وقت تاخیر میتوان کرد
 ثواب بسیار است حتی که آورده
 اند چندان تاخیر کند که میان
 طلوع شمس و فجر صد آیت خوانده
 شود و این بطریق است که در نماز
 پنجاه آیت بخواند و نمازش فاسد
 شود و تجدید و منو کند تا باز
 پنجاه آیت خوانده شود

و از این جهت

صلوات بر محمد و آله و سلم
 در نماز پیشین از هتبر جبرائیل پرسید که
 هست یا نه جبرائیل گفت لا و نعم
 حضرت گفت واقعه باز گو گفت که
 چون گفتم لا هزار ساله راه بگذشت
 وقت شد بعد از آن نعم گفتم آورده
 اند که در زمستان از انبخته سر می
 شود که بخت شمال دریاها بسیار
 اند و بعد ازین معلوم باد که نماز
 فجر را اول وقت تاخیر میتوان کرد
 ثواب بسیار است حتی که آورده
 اند چندان تاخیر کند که میان
 طلوع شمس و فجر صد آیت خوانده
 شود و این بطریق است که در نماز
 پنجاه آیت بخواند و نمازش فاسد
 شود و تجدید و منو کند تا باز
 پنجاه آیت خوانده شود

پیغامبر فرمود کہ ای کم بختان شما از بت پرستی باز گردید و الا شما را ہلاک نما
 کرد ایشان فرمودند کہ ہلاکی مایان بچہ خواهد شد **ہود علیہ السلام**
 گفت شما را باد ہلاک خواهد کرد آن سگان بقتل در کوفہ ہارفتند و بر سر آنکوبہا
 و یوارہا مہیا کردند بنایت کلان و گفتند کہ ازین دیوار ہا باد نگذرد و روز جمع
 شدہ بہ پیش **ہود** آمدند کہ باران نمی شود اگر شما پیغامبر ہستید باران از
 خدای خود بخوابید و ابر پیدا کنید **ہود** علیہ السلام گفت اگر چہ پدید آید و گفتند
 سیاہ باشد در ازمان بحکم باری تعالی ابر سیاہ پیدا شد مقدار سر سوزن از ان باد
 بیرون آمد کہ ہمہ ایشان را بر ہم زد آوردہ اند کہ یک بد گیرے دست
 میگیرفتند و می استادند و سنگ و چوب و خاک بالائی ایشان می پاشید
 و در زیر سنگ میشدند و در زیر زمین دوم خلق خدای اند کہ قامت ایشان
 بمانند قامت گوسفند است و سر ہاے ایشان بمانند سر آدمی است آوردہ
 اند کہ از ہر حیوان یک نشانی در ایشان ہست حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم را پرسیدند کہ آدمی را دانند گفت نہ بلکہ در روز قیامت خالی شوند و
 الحال یکے از ایشان عاصی شدہ است ترس سنگہائی گرم و دوزخ کہ در اصر
 چہارم است و آن سنگہا را اکبرویہ نامند اگر یک از ان سنگہا گرم و دوزخ کہ در
 جہان آید ہمہ کوفہ ہای روی زمین چون موم بگدازند و آب از روانش خود بایستند
 و در زمین پنجم ماران و دوزخ اند و در زمین ششم گژدمان و دوزخ اند بمقدار شتران
 کلان و در زمین ہفتم تخت شیطان است و شیطان را گفته اند کہ یک اندام او
 نر بہت و یک اندام او مادہ چون یک اندام را بردیگر اندام سے زند بہر زونی
 او وہ نفر نر آید و سخت او را سختین نام اند و آن سختین سنگی است کہ برابر این
 دنیا است و میان کاواک و بالائی او سنگ بگڑ بطرح سر پوش بروہا و ہا وہ اند
 و اسواح را بخواران و اسجا بند است و این ہفت زمین بدست یک فرشتہ است
 کہ آن فرشتہ ہفت برابر آسمان فذین است و پاسے او در ہوا مانع بود

(۱۷)

زمین

میان زمین و آسمان است و از دست ایک طاووس

در بیان گاو که جهان را بر پشت او نشاند

۱۷۲

در بیان گاو که جهان را بر پشت او نشاند

بفرمان حق از بهشت یک تخمه آورده شد از بافت سبزه که هفت برابر آن فرشته
 زمین و آسمان کلانی دارد و آن فرشته پائی پرونده و آن تخمه بر پشت گاو
 است از بهشت که کلانی از او خداوند و چهار سرو و هشت شلخ دارد و این تخمه از
 بندگون او با سروی رسیده است **آورده اند** که رفته رفته شیطان رفت
 و بدو و سوسه کرد که چه بار را بر پشت خود گرفته اند از تا خلاص شوی چون عزم
 کرد که اندازم پشه بکلم خدای تعالی آمد و در دماغ او درآمد و به نیش زد و هفتاد
 سال بیوش افتاده بود چون بهوش آمد زود تر نگرست که مگر عالم خراب شده
 باشد اما چون همه بر جاسه بودند خطاب حضرت برآمد که اینقدر ملاک من بچه
 چیز استاده اند که تو گمان فاسد بخود بروی که مگر ملاک خدا را من گرفته ام پس
 چون این فکر شیطان را بخود له داده جزائی توانست که فرار و قیامت براس
 بندگان خود ترازنج کنم **آورده اند** که از ترس آن خطاب هیچ گاه چشم بر چشم نزده
 و آن گاو یک بر یک نمناک است و آنرا زخمی گویند هفت برابر گاو کلاست و آن
 یک بر پشت مای است و آن مای از آن رنگ خمر ندارد **چنین آورده اند**
 که روزی مهتر عیسی علیه السلام گفت که یارب آن مای را بمن بنمای حکم شد
 که بر و نزدیک کوه قاف آنجا غاری است که آب تمام جهان از آنجا جمع میشود و در
 درون غار شگنی است برابر این دنیا و از آنش و فوخ چون سر سوزن بدو تاب میرسد
 و این دنیا مای دنیا همه بر آن سنگ میرسد و چنان تافته است که کسی بر تابه تافته
 قطره آب اندازد بلکه زود تر از و خشک میشوند و اگر این آب نبود می تمام عالم از
 تاب آن سنگ میسوختی و چون مهتر عیسی بد آنجا رسید مای دید که از تیر تیر تر می
 رفت و یک مای او سه روز میگذشت اما چون نگه کرد همه رفت مای یک چشم او نه
 گذشته بود بعد از آن مهتر عیسی گفت که آمنت آن مای همین است از حضرت
 عزت ندانند که کمال این طور ما بیان یافت و هزار ایشان یک لقمه آتشی خواهر
 شد و آن مای در دایره است که آن دریا از آن مای خمر ندارد و آن دریا را پشته در

گرفته است و در زیر آن پشته تاریکی است که انبهار او خداوند و در زیر آن تاریکی
 دریا است که ده هزار برابر این دنیا است که عرض و طول و عمق او برابر است و
 زیر آن زمین است سفید رنگ که از کف دست هنوز همواره ترست و در روز قیامت
 همان زمین را بیارند تا این مخلوقات در و گنجد و در زیر آن زمین نیز دریا است
 که در زیر آن باز زمین است و علی هذا القیاس هفت دریا است و هفت زمین آمده
 اند که در آن زمینها مخلوقات اند که حسابات آنها خداوند که سوزن در آن زمین گنجد
و عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ از حضرت علیہ الصلوٰت والسلام پرسید
 که آدمی را واند حضرت گفت از آفریدن آدم خبر ندارند و **الینا** گفت که شیطان
 با ایشان حرکت میکند گفت لا بلکہ از خلقت شیطان خبر ندارند **الغرض** سال تمام
 بران مردمان دوازده روز می باشد یعنی سی روز این جهان یک و از آن مخلوقات
 میشود بجلت الہی و در زیر آن زمینها دریائے است که ده هزار برابر این دنیا است
 و عرض و طول و عمق او برابر است و آن دریا را حیم نام اند که از خون و ریم و زرد
 آب عاصیان است و سخت جوشیده است و ارواحان خون کشنده گان
 بناحق در آن دریا است آورده اند که در روز قیامت نشانه هر طایفه جدا
 باشد اما چهار طایفه را نشانها برابر باشد اول زنا کنندگان و صبیح فروزان
 و خمر خواران و کسیکه مزدوری مزدور نا حق کند هر روز به حرم ایشان
 درشت باشد و در میان هر دو گفت ایشان چون مانند کشتی جا بهائے
 ماران و گزروان باشد و ایهای ایشان چون جیل احد کلان باشد و پیشانی
 چندان کلان شود که سه روزه راه سپ تازی دوان دوان بران رود و
 سرهای ربا خواران چون کوبها کلان شوند که طاقت استادن نداشته
 باشند بلکه بر سر خود بایستند و پایها بالا کنند و مانع ز کوفت را و کسی را
 که در تجارت مال خود را بکند بتایش اند شجرهای ایشان چون کوبها کلان باشد
 و پراز ماران و گزروان **لقلسم** معنی که روزی یکبار از اصحاب اثر فروخت

بسوم چون این خبر بهشام که یکی از اصحاب بود رسید و عجب آن سودا
 گردیدن گرفت چون رسید گفت اشترا برای کشتن خریدی یا برائے بار گفت
 برائے بار گفت برای باز نیست زیرا که ستم او سوراخ دارد چون آن رو به بیعه کرد که برایت
 صد درم کم کرد بدو صد درم خرید صاحب شتر و پیش بهشام رفت و شکایت کرد که
 چرا صد درم مرا نقصان کردی بهشام گفت که من خود را و شمارا و اهل قریه را از عذاب
 خدای خلاص گردانیدم زیرا که حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است
 که چون به بیعه عیب ناک باشد و صاحب مال آن عیب را به تاجر نه نماید و مطلع نه
 کند عاصی شود و هر که اهل قریه بدان خبر باشند همه ایشان عاصی شوند
 پس من متابعت حضرت کردم الغرض در روز قیامت برای این طائفه ہائے
 مذکور و برای کفار و برای جملة عاصیان و جانی کہ بی توبہ مرده باشند پیالہ ہارن
 دیارند و چون در پیش آند از سختی و گرمی آن زرد آب گوشت روی ایشان
 بریزد و در آن ساعت از برای عذاب آن گوشت باز برود و چون فروکشند
 تمامی گوشت و پوست ایشان بریزند و باز برویند و بخلاف این بد سنجان
 در عرصات مرتقیان را و تائبان را و جملة صلاح کاران را پیالہ ہائے از بہشت بیارند
 کہ از مشک خوشبو تر باشد و از برف سفید تر و از مسکہ نرم تر چون فروکشند آن
 پنجاہ ہزار چون یک ساعت برایشان بگذرد و در زیر آن دریا زمینی ہست از برف
 و ژالہ و کلانی اورا گفتم اندکہ وہ ہزار سال کہو تر تیز رو بیکدم از طرف تا طرف
 دیگر برسد کہ اگر آن زمین نبودی جملة املاک از گرمی و دوزخ بسوختہ و در زیر آن
 سر پوش دوزخ ہست کہ طول و عرض و عمق آن خداوند و در زیر آن ہفت دوزخ
 ہست کہ اول ایشان حجیم نام ہست و دوم جہنم و سیوم لطلی چہارم سقر
 و پنجم سعیر و ششم زہریر و ہفتم باوہ کہ ہمہ دوزخیان بدان گرمی می شنوند و
 در باوہ منافقان و برہمنان کہ کسیکہ سوگند بخدا بکذب کند و را فضی و کمانیکہ
 دین حق را تبدیل دہندہ باشد و در زیر ایشان ہفتاد ہزار پردہ ہائی کہو دانند کہ ہر پردہ

۱۴۲

در بیان دوزخ ہفت اند

هفتاد هزار برابر این دنیا است و وزیر ایشان هفتاد هزار پرده های عقیق رنگ اند
 علی هذا المقدار و وزیر ایشان هفتاد هزار پرده های سخی خالص اند علی هذا المقدار
 و وزیر ایشان هفتاد هزار پرده های زراند علی هذا المقدار و وزیر ایشان هفتاد
 هزار پرده های سیاه اند علی هذا المقدار و بعد از آن حضرت رسالت پناه فرمود که
 جلال و جمال حق است که در حصنه آید و نه در بیان آید و پلصراط را گفته اند که بر پشت
 ماری است و آن مار دوزخ است و نام او یکلخا است و در تمام سال دو نفس می کشد
 چون باد در بینی راست او رود گرمی باشد و تابستان میشود و چون از بینی چپ
 رود سردی باشد و زمستان می شود و معلوم باد که آفتاب در پنجابان بجلت
 الهی یکسان نمی تابد چنانکه آورده اند که بطرف شمال ولایتی است که نماز
 عشا برایشان نمی باشد زیرا که چون با ملا واد کنند و ظهر و عصر و مغرب باز
 صبح صادق می رسد و نام آن ولایت سیاه است و مردمان آن ولایت نهایت
 ظریف اند و بطرف یمن خیمه های است که بغان نام اند که در تمام سال چهل روز
 برایشان نماز عشا نمی باشد زیرا که طرف نماز وقت است پس بعد از وقت عدم
 نماز لازم آید و بطرف مشرق ولایتی است که شش ماه در آنجا شب می باشد
 و شش ماه روز که اصل همه دریاها از آنجا راهی شده است و همه ولایت پر از برف
 است حتی که آورده اند هر زنده سر از حیوانات که در آنجا رسد برف میشود
 و در شش ماه تابستان چون آفتاب در میان آسمان می باشد بران ولایت روز
 روز می باشد و برف میگذارد و دریاها کالان میشوند و شش ماه زمستان چون آفتاب
 بر کناره آسمان رود بران ولایت شب باشد و برف می بارد بدین حکم
 نماز ساقط گردانیدن اوست از دمه خواه به ادا خواه بقضا یعنی اگر در وقت آورده
 شود ادا شود و اگر بعد از وقت آورده شود قضا شود پس مؤمن متقی را باید که
 اوقات را نگذارد و تا آنچه معلق بوقت نیستند در آن شب تمام
 بایستد کرد که هر نفس که بر می آید گویا که یک سنگ دیوار عمر تو خراب گردد و هر شب

در بیان ماری که بر پشت و دماغ آید

در بیان آنکه مردم که نماز حق را نیت

۱۶۵

در بیان آنکه شش ماه در آنجا شب است و شش ماه روز است

و هر شب که می آید میگوید که من فردای قیامت گواه توام هر چه از عبادت میکنی بگو
 و هر روز نیز بچنان میگوید و هر قدم که گرفته میشود گویا که بجانب قبر میرود چنانکه
 نزد گواهی را گفته اند که درون خانه قبر را کاوین بود علی الصبح غسل میکرد و فرزند
 میپوشید و در آن خواب میکرد و میگفت یارب امروز مهلتی ده که توشه اینجا بیارم
 تمامی روز و شب بعبادت الله صرف میکرد و میگفت ای بدن کابلی مکن که
 فردا ترا نخواهد ماند بگذارد تمام عمر چنان میکرد حکایت یار یزدی بطامی رح در
 رساله خود آورده است که بلبل در باغ آشیان داشت و در ایام بهار عمر خود را نجوشتی
 و خوری و لذت و شوق گل میگذرانید اما چون باو خزان دست نظلم دراز کرد و
 تمامی باغ را بے برگ و گل ساخت و آشیان از اینجا خراب شد و در زیر آن درخت
 خانه مورچه بود که در تمام ایام صیفت توشه در زمین جمع کرده بود و در زمستان بفرغت
 شد و از خانه بیرون نمی آمد بلبل ناچار شده و پیش آن مورچه رفت و سوال کرد که ای
 یار قدیم مدت مدید در اینجا بهم گذرانیده ام الحال چون کم خرجم چیزی بمن ده
 تا غذا کنم مورچه گفت ای بلبل بیچاره به بهار غره نمیتوان شد زیرا که باو خزان در پیش
 است و نمیکند و به بهار بخرمی خود میگذرد باید که بمن چنان زیر کی کند که آن
 مورچه کرده بود که خزان در پیش است ۱۱ و ایضا حکایت به بلایم این گفته اند
 که غلام بن خدمت خواجه حسرت بود چون خواجه را بر و رحم آمد و را آزاد کرد و پاره اند
 بدو داد پس غلام راه کعبه الله گرفت چون در کشتی درآمد بقدرت الهی کشتی شکست
 و بر یک تخته ماند و آن تخته بر جزیره بیرون آمد چون چند روز در آنجا ماند
 بغایت گرسنگی و تشنگی کشیده ناگاه دید از طرفی جمع سواران پیداشدند و
 اول لباس خوب پوشانیدند و طعام و شراب خورانیدندش و بر اسب سوار
 کردند و راهی ساختند پس در شهری رسیدند بغایت آبادان و زیبا ساخت نقش و
 آراسته و او را بر تخت نشاندند و چند هزار شکر بجد و جو بداران و غلامان
 پیش او استاوند غلام بغایتی متحیر شد گاهی گفتی که مرده ام و بدین درجه

نیست آن تکمیل الفرائض کند و اگر خیر و صدقه بدر نیت نقصان زکوت کند
 تا مگر در فرض او نقص شده باشد باین درست شود و معلوم باد که نماز نقل یا
 قیام او کردن و و چند آن ثواب است که در فتو و او ادا کند و اگر نه مریم نیز درست
 و قرات خواندن در نوافل و در هر رکعات فرض است بعد ازین نوافل نماز و
 روزه و ادعیات که در او فقیر است و از کتب های رسوخ گرفته است چون منجی الاطراف
 و مفتاح الجنان و اوراد شیخ الشیوخ و جنت الفردوس و غیر ذلک من الاحادیث
 النبویه و این کتابچه را در آورده اند اول بعد از طلوع صبح صادق باید که
 بغیر وضو بکار دنیاوی مشغول نشود که گفته اند هر که بغیر وضو بکار دنیاوی خود
 اشتغال نماید بعد از طلوع صبح صادق در روز قیامت همان کار او را با کس و فسخ
 گرم کند و بدو نزدیک کند و او را بدان بسوزانند و از کلام دنیاوی نیز احتراز کند
 و نیت نماز فجر را باید که در خانه ادا کند و این دعا بخواند **اللهم اجعلنی قوفاً فی قلبی
 و قوفاً فی صدری و قوفاً فی لسانی و قوفاً فی راسی و قوفاً فی مخی**
اللهم اجعلنی قوفاً یا صاحب النور فاخبرنی فی ذنوبی و احققنی من النار
بیرحمته یا ارحم الراحمین آورده اند که اگر در چشتیان این
 است که سوره یا ایها المنزل بخواند ثواب بسیار است و هفت بار
 سوره اذا جاء نصر الله بخواند و نظر بکوهها کند آن کوه ها فروای قیامت
 در پله نیکی او انداخته شوند و یازده کثرت این بخواند یا حبیب الفقیه
یا انیس الغرباء و یا معین الضعفاء و یا دلیل المتأخرین یا حیی یا قیوم
یا حنان یا منان یا بدیع السموات و الارض یا ذا الجلال
والاکرام ثواب بسیار است و نیز اگر این دعا مذکوره را بر پاره
 خاک از قبر برسد و بر آن قبر اندازد و هیچ عذاب بر آن گور نه ماند اگر چه
 مستحق عذاب شد و بیت کثرت این بخواند یا قیوم فلا یفوت شیء من علمه
ولا یؤده و خاصیت این اسم مذکور این است که بر هفت سنگ یگان

دفعی بسبب وقت قیامی
 بکند و از آن
 ای دوست در اند
 قیام و ای رفیق زبان
 و ای مدکار ضیق ای
 راه نمائنده
 و ای بسیار غمناک
 اسان کننده و ای نو
 ۱۶
 بسیار گفته اند که این دعا را
 در هر روز بخواند و ثواب
 بسیار است
 این دعا را
 در هر روز
 بخواند و ثواب
 بسیار است

برای تم شدن بخواند

بار بخواند و در آب اندازد فی الحال کم کرده خویش بیابد و اگر بعد از صبح صادق
بست و پنج کثرت بخواند ثواب بسیار است و چون بجانب مسجد رود برای ادائے
فرض فجر و در راه آیت الکرسی بخواند و سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ صَد بار
بخواند و ایضا صد کثرت اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالْقَوُّبُ إِلَيْهِ
وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وَهُتَادَكَ وَتَقْدِيرَكَ وَالْغِنَةَ وَالْخَيْرَ كُلَّهُ لَكَ مَحْضُوهَا إِنَّ اللَّهَ
خَفِيُّ دَرَجَاتٍ بخواند حق تعالی فرزندان او را محتاج کسی نکند و صد بار یا بصیر بخواند
و صد بار یا سمیع بخواند و چهل بار یا عزیز بخواند که حساب هیچ نعمت از حق نماند
نخواهد و صد بار بخواند غریزه هر دوسرے گردد و چهل و یکبار یا خیر یا قیوم یا
حَسَنُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ
تُحْيِي قَلْبِي بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَكْرَمَ الرَّاحِمِينَ
و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است که خانه های خود را پر نور کنید یا ران گفتند
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام چگونه باشد گفت بدو چیز یکی سنت با مدد در خانه او کنید و
فرض در مسجد و دیگر فرض عشاء و مسجد و در در خانه آورده اند هر که وضو کرده بجا
مسجد را بی شود ثواب حج قبول را برابر هر قدمی یا بدو ثواب هاجران میابد و بعد
از ادائیگی فجر اگر امام باشد روی بجانب مشرق آرد و اگر مقتدری باشد روی بسمت قبله
نشیند زیرا که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است هر که بعد از ادائیگی فجر روی بقبله نشیند و
او را دو تسبیح و تهلل مشغول شود تا بر آمدن آفتاب خدای تعالی ده کار بر او آسان
کند اقل مدد دنیا و اموال دارد نگرود و در دل جمله مومنان و خلائق دوست گردد و تلخی
جان کندن بر او آسان شود و سؤال منکر و نکیر را نیکو جواب دهد و قبر او را و روضه
بهشت شود و از گمراهی قیامت در سایه عرش نجات یابد و نامه اعمال او
بدست راست او دهند و از پل صراط چون برق جهنده بگذرد و به نعم بهشت
بجانبی رساند و دیار بهیچن خود روزی گرداند و در قوای مبری و مفتاح الجنان و خشت
الفرسوس آمده است که هر که هفت کثرت بعد از نماز فجر بگوید بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد از فجر روی سوی قبله نشیند

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه
 ۱۸۰
 دینان و دو خداوندی

لا اله الا الله محمد رسول الله هفت کار او بحق تعالی دست میشود اول
 تباریکی گویا روی آسان شود و ماران و گزردمان بروی اثر نه کنند و قبر و هفت
 از شرمندگی و فزخ بروی به بندند و حساب قیامت بروی آسان شود و کتاب
 اعمال او بدست راست دهند و بر پطرس ط چون برق بگذرد و نیرودین دنیا محنت
 کس نگردد و دست بردار و این مناجات بخواند الهی ملکا بادشاها این عاصی و
 جانی را با همه مسلمانان با ایمان داری و با ایمان بری و از شرمندگی و خلق اولین
 آخرین و پذیر پناه خود نگا هداری و بجاعت محمد علیه السلام حاضر گردانی و غائب
 گردانی و بیدار و چون و بیچگون مشرف گردانی و از پل صراط باسانی بگذرانی و بهشت
 خویش را کرامت گردانی و سکر الموت و تلخی جان کندن و تباریکی گویا سوال منکر و کفر
 آسان گردانی الهی ملکا بادشاها ملک زمان که ملک الموت ضد جان کند و ابلیس لعین
 ضد ایمان مالک ایمان را و پدید و مادر و همه مسلمانان را از غارت مردود و پذیر پناه خود نگا
 داری الهی از جواب خلاصیت ده و دیداری منت ده و شوق بشارت ده و رضا با قلت و
 تنعم بی علت ده و غازیار از فتح و نصرت ده و کافران را مغلوبی و هلاکت ده و عاجیان را سلامت
 و علان را علم و آخرت ده و عاصیان را مغفرت ده و زنا را شرم و عافیت ده و
 رنجوران را صحت ده و زندگان را سنت ده و مرده گان را آمرزش ده و مغفرت ده

ربنا لك الحمد يا الله العالمين و يا خير الناس صرين بر حجتك يا ارحم الراحمين
 بعد از این اگر کسی ورد و او را داشته باشد و اجانت از شیخ خود داشته باشد
 بکند زیرا که بے اجانت شیخ خود اگر کسی روزه نفل نماز نفل و انکس و انباشت
 و ثواب نیابد و در تفسیر ملا یعقوب کابلی آورده است که روزی
 مریدان شیخ نجم الدین کبری بجنود شیخ رسیدند شیخ گفت مرخا و ما را که آب
 خوردن بیارید مگر باران تشنه ماندند یکی از انبیان گفت که حضرت من روزه
 دارم شیخ گفت که نه اجازت مرشد روانیست روزه نوافل را اخطار کرد و از
 سلسله چشتیان و سلسله شطاری باین فقیر خندید و او را در سیده است

بیان کنم اول سرگزشت استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القيوم والتوب
 الیه واستأله التوبة بگوید و بعد سی و سه بار سبحان الله و
 سی و سه بار الحمد لله و سی و سه بار الله اکبر و سی و سه بار لا اله الا الله بعد
 حلقه شده نشیند و اسم الله بر زبان راند تا بر آمدن آفتاب بعد سورۃ
 یس بخواند بعد سورۃ کافرون و اخلاص و معوذتین هر یک سه گان با
 بخواند و سورۃ الفجر و لیل عشر بخواند و از سلسله کبرویه از سید علی بهمدانی
 مرشد محقق بخواجه اسحاق قتلانی و از دبستان السادات سید احمد فاضل بخش و
 از و بفرزند خود سید یوسف نور و از و بفرزند خود سید السادات شیخ
 المشایخ و الاولیاء قطب الاقطاب فوزمانه سید علی ترمذی قدس
 الله سره الغریز اجازت سلسله و اولاد به سید علی بهمدانی رسیده بود و از و
 باین فقیر مصنف رساله رسیده است تا اگر کسی اجازت این سلسله یافته باشد
 بعد از فجر بد و مشغول شود و این اولاد از هزار و چهار صد مرشد گرفته است یعنی
 و در یکی راجع ساخته مجمل کرده است و امیر سید علی بهمدانی گفته است که چون این
 را جمع کردم بطواف مکه زیارت قبر حضرت رسول رسول یافتم چون زیارت
 قبر کردم حضرت در خواب از چادر خود این صد کشیده بمن داد چون بیدار شدم در دستم
 بود و دیگر روایت آورده است که لایل خون از ولایت خود بر آمد بسبب آنکه
 آورده اند که امیر هرگز روی بمشرق نمی نشست بلکه همیشه روی بقبر
 می بود و در وقت خلیفه زمان اولاد دعوت کرد و عویشا اجابت نه نمود خلیفه خود آمد
 و پیش او نشست امیر روی از قبله گردانید خلیفه گفت هرگز روی از قبله نیگیرند
 الحال چرا گفت از روی شما روی گشتاندم خلیفه گفت از ولایت من بد شو
 امیر گفت بوقت ظهر خواهیم بولایت تو ظهر نمود چون وقت ظهر شد بوقت ظهر
 امیر را ہی شد بهمدان رفت زیارت قبر با آدم صلوات الله رسید و در
 زیارت قبر با آدم گفتانند که فی الحال خوبی و خوشی کسی پیدا می شود زیرا که

در انجا زمین شگاف می کنند و دست دران می برند اگر مروی خوب باشد طلا است
او میرسد و اگر زشت باشد آهن بدست او میرسد چون امیر در انجا رسید خواب شد
حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید که این او را از چادر خود
کشیده بدو داد و گفت ای فرزند هر که این را بخواند ثواب اولیا را بدو هر که باطل است
تمام این را بشنود ثواب انبیا یا بد اگر در هر لفظ او نظر کند عبرت گیرد چون امام بیدار شد
در دست یافت و از انطرف بکشمیر رسید و مدت مدید در کشمیر بود و از انجا با جمع صحابه
راهی شد و در ولایت پشت رسید مدتی چند در انجا متکلم بود که دران ولایت کثرت
حق از دار الفنا بدار البقا رحلت نمود چون این خبر بولایت ماوراءالنهر رسید
مردمان انجالی او آمدند و او را کشیدند میخواستند بر ایشان مردم این ولایت و آن
شکر نزاع شد آن لشکریان ظفر یافتند بعد از امام در خواب نمودش که اندرون
من در بنجاد فن کنید و قالب من در ان ولایت برید همچنان کردند چون روز دیگر دیدند
پیچ زخم و شق بر او نبود چون بولایت بلخ رسیدند مردمان بلخی او را نزاع کردند باز آن
شکر ظفر یافتند امام در خواب نمودش که مراد همین جاد فن کنید دفن کردند چون
رفتند دیدند که بر سر تابوت نهاده بود و از انجا بولایت خود بروندش معلوم
با و که تسبیحات بانگستان حساب کردن افضل است و آن نیست که تمام انگشتان
حساب کند که آن رسم یهودان است و تسبیحات پیغمبر است که ب انگشت میکند
و بد انگشت حساب نمیکند یعنی بنصر و بنصر وسطی میکند و بانگشت شهادت
و ابهام حساب نمیکند و آن چنانست که اول خنصر و کف دست کج کند و بنهد بعد
بنصر بنهد بعد وسطی بنهد باز اول خنصر بردارد و باز بنصر بردارد و باز بنصر بنهد
و وسطی بردارد و باز بنصر و خنصر بنهد و بردارد و هفت می شود باز بنصر بنهد خنصر
بردارد و باز وسطی بنهد باز خنصر بنهد تا ده شود و این هنگام انگشت سبابه
بر ابهام بنهد یعنی بر سر ابهام بنهد که این موضع ده است و چون حلقه از حساب
ده و بجز زیاد شود سبابه بر این ناخن ابهام بنهد تا بیست شود چون ده

۱۸۲

مدیان تسبیح بانگستان شلثه

در بیان وظیفه برای کشایش رزق
در بیان وظیفه برای کشایش رزق
در بیان وظیفه برای کشایش رزق

دیگر زیاده شود سر انگشت ایهام در اول بند انگشت سبابه بند تاسی شود و باز
و دیگر بر بند دوم بند تا چهل شود بعد سر انگشت ایهام در بند انگشت خنصر
بند تا پنجاه شود بعد باطن راس سبابه بر ظاهر راس ایهام بند تا شصت
شود بعد سر انگشت ایهام را برین سبابه بند تا هفتاد شود بعد باز سر سبابه
درین ناخن ایهام بند که اول در حساب نیست بود الحال هشتاد شود بعد
سابه را در اول بند ایهام بند تا نود شود بعد سر سبابه درین ایهام بند تا صد
شود علی هذا المثال با انگشت ثلثه نزدیک نهادن غیر برداشتن ایشان اما
در اول برداشتن رفع خنصر چهار و رفع بنصر پنج میشود و این در حساب است و در سائر
کرات نیست مگر باز حساب ده دیگر شروع کند و همچنان هر کرات ده حساب کند و
بگرداند تا ده در ده صد شود و این تسبیحات بچیز است که از چوب کردن و غیره گرفته
باشد و در آیام رسول الله علیه الصلوات و السلام نبود و نیز نزد امام شافعی روا نیست
اما نزد یک عمار است که این را بدعت حسنه گویند آورده اند که جنید بغدادی
از دست خود نمی انداخت یکی از صاحبان پرسیدش که ظاهر را باید انداخت و بر
باطن باید مشغول شد گفت من از برکت این ظاهر به باطن رسیدم از نیجت دوست
دارم بعد از ادای بامداد ده گان یا ز راق بخواند و بطرف مشرق ببرد و
آورده اند که حق تعالی انا نجحت رزق و بندش که او را از و هیچ خبر نباشد و دست
راست در سینه بند و هفتاد بار العظیم الذی یعلم السیر و الاخفی بخوبی هر چه
بشنود یاوش شود و صد کرات اسم یا فتاح دست راست بر سینه نهاده بخواند
هر چند کند و همین باشد سینه اش روشن گردد و بعد از **سبعات عشر**
بخواند كما سئذ كره ان شاء الله تكافى الاحيات صد بار لا اله الا الله
الملك الحق المبين بخواند بعد صد بار اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك
وسلم عليهم وبعده صد بار سورة اخلاص بخواند بعد صد بار عالم
الغيب والشهادة بخواند باطن او چنان منور شود که هر چه بشنود یاوش

در بیان وظیفه برای کشایش رزق و هر چه بشنود یاوش کند

۱۸۳

در بیان وظیفه برای کشایش رزق و هر چه بشنود یاوش کند

در بیان وظیفه برای کشایش رزق و هر چه بشنود یاوش کند

۴۱۴۸

۱۲

آنچنان که دوست میداری تو خود سزا میگیری و بسبب محبت تو ای رحیم تراز هر دم کندگان ۱۲
و بزرگ ۱۲ ای مدعی خدایای هر نا مهرانی که بر داور و پدید ما بسبب لطف تو که پنهان است

یا دوش آید و بفتاد و بار لا حول ولا قوه الا بالله العلی العظیم و پنجاه بار
الحمد لله علی کل حال حساب جمله نعمتها بر و آسان شود و صد بار یا رحمن
و صد بار یا رحیم بخواند و شک و حسد و کینه از دل او برود و با هیچکس عداوت
نماند و صد بار یا قاریت بخواند و صد بار یا واثق و صد بار اسم الباری
اگر بخواند آورده اند که هفت روز بیشتر او را در قبر نماند و بقالب همراه در آسمان
برند با بد که عقب هر نماز بخواند و بعد از سلسله هر روزی که باین فقره رسیده است
سه هزار بار اسم الله بخواند و اگر در عقب هر نماز سه هزار کرات اسم الله بخواند
تا پانزده هزار شود او را آسمانیان ذاکر اکبر گویند و بعد از برآمدن آفتاب نماز
اشراق کند و در رکعت در هر رکعت بعد از فاتحه پنج کرات خلاص بخواند بعد
شکر روز بر همین تقریر بعد از دو رکعت نماز شکر الله بر همین تقریر و او کند یعنی یکبار
فاتحه پنج کرات خلاص بعد از دو رکعت نماز استخاره او کند و در رکعت اول
بعد از فاتحه یگان بار سوره کافرون بخواند و دوم بعد از فاتحه سه کرات خلاص
بخواند و دعا را و او را و ادعیات خواهم بیان کروا نشاء الله تعالی بعد از دو رکعت
نماز استنجا به بخواند و در هر رکعت بعد از فاتحه سه کرات خلاص و در عوارف
المعارف آورده است که در یک کت اول این نماز سوره واقعه تمام
کند و در رکعت دوم سوره بسم اسم ربك الاعلی الذی او کند بعد از دو رکعت
حقوق والدین او کند و آورده اند که هر چند که پدر و مادر را رنج نین
باشد خوشنود شوند و هر چند گناه کار باشد آمرزیده شود و در رکعت اول بعد
از فاتحه یگان بار سوره ایه الکوسی بخواند و سه گان اخلاص و در رکعت ثانی
علی هذا القیاس و هفت کرات این عا اللهم یا لطیف الطیف یا ویا لیدی
یا لطیف الخفی یا حاجب و ترضی بر خمتک یا ارحم الراحمین یا مکت
در سبب نزول این دعا گفته اند که روزی خطاب و عتاب حضرت عزت
بر موسی علیه السلام شد که ای موسی در حضرت من سخنان دلاور نمیتوان گفت

که من قها و جبارم هتر موسی پغمبر گفت یارب من کلیم شما باشم مرا هم ترسی هست
 در گاه شما خطاب حضرت عزت شد که ای موسی مانند شما کلیم را چندان ترسیست
 که کسی در شب تاریک رود و اسباب جنگ نداشته باشد و همراه هم نداشته باشد
 و هفتاد جایی که شیران آدمی خوار راه او گرفته باشند حال او چگونه باشد
 هتر موسی سوال کرد که یارب مانند من کلیم را جان کردن چگونه باشد خطاب
 شد که ای موسی مانند شما کلیم را چنان بود که کسی گویند زنده را از پوست بکشد
 و باز بر ویانند و باز بکشد بکذا ما هفت کرت بر وید و بکشد هتر موسی از هول
 آن خطاب چندان گریست که سینه مبارکش گویا که ترقیدن گرفت و بعد
 از آن خطاب حضرت عزت رسید که ای موسی بهر که این دعای مذکور بخواند جان
 کردن او چنان آسان کنم که چون کودک پستان مادر در دهن گرفته باشد
 و در خواب رود بعد از آن پانصد کرت یا ظاهری بخواند و صد کرت یا باطنی
 بعد از چهار رکعت نماز بگذارد که ثواب او از حد و عد بیرون است در رکعت اول بعد
 از فاتحه آیه الکرسی یکبار و اخلاص هفت بار باز در دوم بعد از فاتحه و اشمس و
 ضحی یک بار و چون از قعدہ اولی برخیزد در ثالث و رابع بعد از فاتحه یگان بار
 آیه الکرسی بخواند و سه رکعت اخلاص بعد نماز بنه بگذارد و اگر روز یک شبانه باشد
 چهار رکعت یک سلام در رکعت اول بعد از فاتحه امن الرسول تا آخر یک بار
 بخواند بعد صد بار این تسبیح بخواند لا اله الا الله العزیز الجلیل یا عزیز
 یا جلیل و در روز و شبانه دو رکعت اخلاص و معوذتین سه گان بار
 بعد از سلام این تسبیح بگوید صد بار اللهم صل علی محمد و آل محمد و در روز
 سه شبانه دو رکعت در هر رکعت بعد از فاتحه اذ جاء نصر الله سه گان بار و
 بعد از سلام هفت بار سوره فاتحه خواند و باز دو رکعت و در هر رکعت بعد از
 فاتحه اخلاص سه گان بار بعد از سلام صد بار لا اله الا الله خالصا مخلصا
 و در روز چهار شبانه و اوده رکعت در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص و معوذتین

در بیان آسانی جان کردن و دعا آن

۱۸۵

در بیان نماز و تسبیح

در بیان نماز چهار شبانه

معلوم باد که نماز هفت روز و شب ۱۹۵ واقع است باید بد

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علیه و آله و سلم

سه گان بار و بعد از سلام صد بار لا اله الا الله خالق کل شیء قدیر و در روز
پنجشنبه و در رکعت بعد از فاتحه کافرون پنجگان بار و اخلاص سه گان بار و بعد
بار بعد از سلام این تسبیح بخواند سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر
و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و در روز جمعه اول نماز اعرابی ادا کند
و آنچه نشان بود که روزی حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود هر که پنج جمعه
بمسجد جامع حاضر نه شود کافر گردد اعرابی در انمیان حاضر بود گفت یا رسول الله
فقیر بغایتی و درست از مسجد منبر خدا فرمودش هر که بعد از اشراق روز جمعه این
نماز بخند اول و در رکعت اول بعد از فاتحه سوره فلق یکبار و در دوم
بعد از فاتحه سوره خناس یکبار و بعد از سلام هفت بار سوره فاتحه بخواند بعد
هشت رکعت بدو سلام در هر رکعت بعد از فاتحه ادا جائیکبار و اخلاص بیست
و پنجبار بعد از سلام هفتاد بار لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم پس حضرت
علیه السلام فرمود که گذارنم این نماز نمیرد تا جای خود در بهشت نه بیند و بیاید
بمقدار ثواب مقتدریان و امامان که نماز جمعه ادا میکنند و او را اعطا کرده شود
آورده اند که چون ثواب این نماز حضرت رسالت پناه علیه الصلوٰة و السلام
بمجد و عد فرمود جمله صحابه چنان خوشحال گشتند که شتران و گوسفندان و متاع
و نیاوی که داشته بودند اکثر بآن اعرابی دادند که از سوال شما مایان را نعمتی عظیم
بدست آمد و خبر شدیم و بعد ازین نماز چهار رکعت حفظ ایمان بیک سلام ادا
ادا کند در هر رکعت بعد از فاتحه یازده بار اخلاص بخواند و بعد از سلام صد
بار لا حول و لا قوة الا بالله بخواند بیستم گناه زوال یابان نشود و بعد از چهار رکعت
خوشنودی خصمان در رکعت اول بعد از فاتحه اخلاص یازده بار و در دوم
قل یا ایها الکافرون سه بار و اخلاص یازده بار و در سوم بعد از فاتحه ایتها الکافرون
سه بار و اخلاص پانزده بار و در چهارم بعد از فاتحه آیتا لکری سه بار و اخلاص
بیست و پنجبار بعد از سلام لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

و در میان نماز روز پنجشنبه

در میان نماز روز جمعه

۱۸۹

است از هر بزرگ و نیست بازگشت از گناه و نه توفیق به طاعت مگر بخداوند بزرگ

در میان نماز برای خوشنودی خصمان و حفظ ایمان

در هر جمعه

این تسبیح معبود نیست مگر تو یاکی ازین که در چیز عاوج شوی بدستیکه بشمردن از سنگان بر نفس خود
این آیت در باره یزدانیم صد کوب و در نماز و غیره است

جمله خصمان و وام داران او را خدا سے تعالیٰ خوشنود گردانند و در رکعت دیگر
 بگذارند و در هر رکعت بعد از فاتحه سوره والناس بیست و پنج بار بخوانند و بعد از
 بیچون و بیچگون حق تعالیٰ روزی او کند و بعد از سلام هفتاد و کرت این
 تسبیح بخوانند لا حول و لا قوة الا بالله تا آخر و در روز شنبه دو رکعت نماز بگذارند
 در هر رکعت بعد از فاتحه سوره کافرون یکبار و اخلاص سه بار و بعد از سلام
 سه بار لا اله الا الله الملك الحق المبين محمد رسول الله و بعد از این نماز بار
 هفته نماز ضحیٰ ادا کنند که اندک است و دو رکعت است و در هر رکعتی بعد از
 فاتحه اخلاص چهار رکعت بخوانند و آورده اند که اگر در چهار رکعت اول
 بعد از فاتحه آیه الکرسی یکبار و اخلاص سه بار بخوانند و در رکعت دوم بعد از
 فاتحه الم نشرح یکبار و اخلاص سه بار و اگر چهار رکعت آخرین در رکعت اول
 بعد از فاتحه والشمس و صغیها یکبار و در دوم بعد از فاتحه واللیل اذا لیغشی
 یکبار و در سیوم بعد از فاتحه والضحیٰ یکبار و در چهارم بعد از فاتحه الم نشرح یکبار
 پنجمه فرموده است که هرگز او را و فرزندانش عیال و راحق تعالیٰ محتاج کشش کند معلوم
 باد که اگر کسی در سفر باشد و در رکعت ازین ضحیٰ لازم است که ادا کند و ترک نکند زیرا که
 آورده اند که چون صاحب این وظیفه ترک کند بمانند شتر بچه در عقب و فریادی
 کند و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود موسیٰ اشعری را که اگر تمامه نمیتوانی
 باری چهار رکعت نماز ادا باید کرد در رکعت اول قل ایها الکافرون یکبار و در رکعت
 اخلاص یکبار و در رکعت سیوم فلق یکبار و در رکعت چهارم والناس یکبار و بعد
 از سلام این سوره ها مذکوره بخوانند تا خلاف جهودان کرده باشد زیرا که ایشان
 نماز ضحیٰ را روا نمیدارند و بعد از سلام سر بر زمین بهند و هفت کرت یا و تاب
 بگویند و مناجات بدرگاه حق تعالیٰ کند و بخوابد آنچه میخواهد و تسبیحات بعد از حمد
 بار الله غفر لی و ارحم فی و تب لی انک انت التواب الرحیم
 بعد از صد بار بگویند یا حامدا یا فاطم یا علی یا محسن یا احسان

این تسبیح را در هر روز بخوانند
 و در روز شنبه دو رکعت نماز بگذارند
 و در هر رکعتی بعد از فاتحه
 تسبیح بخوانند
 و در روز شنبه دو رکعت نماز بگذارند
 و در هر رکعتی بعد از فاتحه
 تسبیح بخوانند

۱۸۷

فات خود ای خالق مخلوق
 وای بلند از همه چیزها
 وای احسان کننده بر
 عالم وای خداوند احسان

گفت چه دانی که من حسن نامم و نام پدر من نوری است گفت آنها که خود را به
نصف حق سپرده اند از همه چیزهای خیر اند و نه چون تو که توکل بدو و رسیده
بعد از آن آن جوان گفت که طریق ملازمت و شام میدانی که غرض چیست گفت ملا
گفت من خواهم مرد و مرد و فن باید کرد گفت از غیب نمیتوان گفت جوان طهارت
کرد و سر بر زمین نهاد و وفات شد چون او را دفن کرد و بر قبرش نشست و
و عاخواندن گرفت جوان خنده کرد و امام گفت زنده کسی در گور نشود و مرده
آواز نکند جوان گفت که ای امام نه شنیده که اِنَّ اَوَّلِيَّاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُونَ لَكِنْ
يَبْتَغُونَ مِنْ دَايِلِ الدَّارِ و هر که هر روز صد بار یا قهاً گوید دل از محبت
دنیا سرد شود و هر که در وقت نیشب و نیم روز صد بار یا قهاً گوید درجه
او بلند شود باید که بعد از زوال وضو سازد و دو رکعت نیت وضو ادا کند و
چهار رکعت نماز زوال ادا سازد و در هر رکعتی بعد از فاتحه پنجاه بار خلاص می گوید اگر نه
تواند ده بار خلاص و الا بت ده بار خلاص بجا آید و صد بار یا مالک گوید
و در مسجد رود و بنشیند و برخیزد و تحت مسجد ادا کند کما ذکرناه فی فصل الایمان بعد
زین چهار رکعت سنت ظهر ادا کند در رکعت اول بعد از فاتحه سوره الکافرون
بخواند و دوم رکعت بعد از فاتحه خلاص و در سوم بعد از فاتحه فاق و در چهارم بعد
از فاتحه سوره والناس و بعد از سلام صد مرتبه بگوید سْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ وَاسْأَلُهُ التَّوْبَةَ آورده اند
که اسباب دنیاوی چنان بدو توجه نمایند که اگر او گریزد و خلاص نشود باید
که میان سنت و فرض ظهر و بامداد سخن نگوید که ناقض سنت نباشد
بیک سخن و بدو سخن و بیک لقمه و بدو لقمه و بیک دو شرب نشکند و در
نشسته و زیاده بشکند و بعد از آن انا دای فریضه دو رکعت سنت ادا کند
آورده اند هر که بعد از ادا فریضه سه مرتبه کلمه طیبه گوید ثواب بسیار
ست و امیر المومنین عمر رضی الله عنه را پرسیدند که یا امیر چه ثواب باشد گفت

بیان اسباب

در بیان نفل چهار رکعت

۱۱۹

در بیان نفل چهار رکعت

در بیان نفل چهار رکعت

باشد و بعد ازین دو رکعت دیگر بگذارد و در هر رکعتی بعد از فاتحه اخلاص ده بار بعد ازین ده رکعت نماز خضر بگذارد و این را نماز وصال نیز گویند یعنی هر که سجا آورد و صلا حق رومی کند و مهر خضر علیه السلام را مشاهده کند در هر رکعت بعد از فاتحه هر چه از قرآن بخواند اما افضل آنست که از سوره نیل تا آخر قرآن در هر رکعت یکبار سوره بخواند و بعد از سلام دست بردارد و دعا بدین بیان بخواند این است **لَبَّيْكَ** **لَبَّيْكَ** **اللَّهُمَّ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا نَسِيبُ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَاشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا أَحَدًا إِنَّكَ أَنْتَ عَفْوٌ رَحِيمٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** و بعد ازین تسبیحات نماز پیشین خواندن گیرد آورده اند که حضرت بی بی فاطمه رضی در خانه خود دست با آسیا نهاده بود و بدان غلّه خوردنی بدست خود آورد و میکروار کثرت استعمال در هتاهائے او آبله شده بودند زیرا که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم کار را مناصف کرده بود میان ایشان آنچه تعلق باندرون خانه داشته بی بی زهرا بجا آوردی و آنچه بیرون خانه بودی آنرا مرتضی علی کرم الله وجهه بجای آوردی روزی خدمت حضرت رسالت حاضر شد و چگونگی حال خود را نمود حضرت فرمود که من وردی را بشما آموزم که از خلائق داین بهتر باشند بی بی در طلب شد گفت اول اینکه بعد از پنج وقت نمازی و تسبیح بار سبحان الله و تسبیح سوره بار الحمد لله و تسبیح سوره بار الله اکبر و یک بار لا اله الا الله و حذک لا شریک لک لاله الملك و له الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قَدِيرٌ یا این را بگوئی تا هر که در کند اگر گناه او بعد و نجوم بکوت و دیگر بیابان برگ درختان باشد آزرین شود و دعا را خیره گفته اند که اگر در بادوان و شبانگاه ده رکعت بگوید برابر ثواب و ثواب کسی نباشد مگر آن کسی که او نیز گفته باشد و بعد ازین صدکرت صد و گوید و صدکرت اخلاص صدکرت یا عالم الغیب الشهاده و صدکرت یا رحمن و صدکرت یا رحیم و صدکرت یا هارمی و اینها را عقب هر نماز بگوید و یگان کره

معیان وظیفه فرموده حضرت مرثی بی فاطمه

در هر روز چهار رکعت بخواند و هر یک از اینها را با هر چه که خواهد بخواند

۱۱ نامتنا بخواند و یگان کرت سوره نوح را بخواند و هر که بعد از نماز ظهر سه رکعت این ما
 بخواند الحمد لله قبل کل احد الحمد لله بعد کل احد الحمد لله علی کل حال ثواب هفت
 ابراهیم و هتتر اسماعیل و هتتر اسحاق صلوات الله علیهم بیاید و بعد ازین پاس انفاس
 کند آورده اند که در تحت معنی هر کلمه از نماز و تسبیحات لفظ الشکر را آورده داشته باشد
 تا ختن و بعد از ختن تا صبح صادق در تحت معنی هر کلمه آبی آبی آورده دارد تا در کوه
 گفته شود آورده اند هر که ده هزار کرت آبی آبی گوید کشف او را حاصل شود و چون وقت
 نماز دیگر آید باید که اول چهار رکعت نماز سنت عصر بخواند و در رکعت اول بعد از فاتحه
 سوره والعصر چهار رکعت و در رکعت دوم سه کرت و در سوم دو کرت و در چهارم یک کرت و
 هر که نماز سنت عصر را بخواند به هیچ گناه زوال ایمان و نشود و در وقت عرصات که پنجاه هزار
 سال می باشد و بغیر از سایه عرش سایه دیگر نماند و در تحت سایه عرش دارند و اگر چه در
 رکعت نتواند و در رکعت بخواند و هر چه خواهد بخواند و بعد از ادائی فریضه سوره عم تیسار یون
 بخواند اگر یک کرت بخواند سوال منکر و نکیر بر آسان شود و اگر پنج کرت بخواند محبت
 خدا رفیش گردد و سوره والتاریعات نیز بخواند که او را در زیر سایه عرش دارند و تسبیحات
 مذکور بعد ازین بخواند و بعد از آن صد کرت بگوید **اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ کَلِّ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ**
وَأَتُوبُ إِلَیْهِ و **أَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ** و بعد از عصر تا غروب کلام و نیای نکند و
 بذر و فکر مشغول شود هر حاجتی که داشته باشد بر آورده شود و این را صبح عاشقان
 گویند **خاصیت** بعد از عصر روز جمعه رو بقبله تا غروب آفتاب بنشیند و این اسم را
 تکرار کند **یا الله یا رحمن یا رحیم** و سخن نگوید البته حاجت او بر آورده خیر گردد و
 آورده اند که روزی جمعی اصحاب در پیش حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه
 شدند و پرسیدند از آنچه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم فرموده است که جمعه
 یک ساعت است اگر کسی آنرا بیاید ثواب روز جمعه و شب جمعه و آن ساعت است پس
 یافته باشد امیر المومنین گفت که بی بی فاطمه زهرا رضی الله عنها یافته است چون اصحاب
 پیش بی بی شدند بی بی گفت که حضرت ایشان دو کرت یافته بودند و من

در هر روز چهار رکعت بخواند و هر یک از اینها را با هر چه که خواهد بخواند

بر توفیق توبه ۱۲ رب اغفر لی ولوالدی ولسائر المسلمین آمین

۱۱ سجده کعبه و جهنم ۱۱ هر که ستر بخیرد از سجده کعبه و سجده جهنم و ستر بخیرد

یک رکعت پرده ایشان نگاه داشتیم و ایشان پرده من میدهند و آن ساعت
 میان عصر و غروب است و نیز پنجم علیه الصلوات والسلام فرموده است هر که بعد از هر نماز
 سه رکعت بگوید **اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ نَبَاٍ اَخْرَازَ بَدَیْهُ شَوْوَهُمْ كُتَاهُ** او قبولیت
 نماز او چون قبولیت نماز من باشد و چون فرضیه نماز شام او کند و منتش باشد به تمام
 رساند رکعت اولش را بسوره کافرون بعد از فاتحه در دوم خلاص باید که بویسته
 بدین سنت اقدام نماید بعد نماز و آیین بگذارد که اکثر اوست رکعات است بیک فاتحه
 و یک خلاص و اقل و شش رکعات است در هر رکعت بعد از فاتحه سه رکعت خلاص و افزاین
 نام موازیه بهشت است تا هر که این نماز را او کند بران مدد آید و آن در باز شود و مصلحت
 این نماز در پیش شوند و بعد ازین دو رکعت نماز نور بخواند بعد از فاتحه شش آیت از
 سوره انعام بخواند در رکعت اول بعد از فاتحه بخواند **الحمد لله الذی خلق السموات**
وَالْاَرْضَ مَا کَانَ اُولَیْئِهِنَّ رُؤْیَ و در رکعت دوم بعد از فاتحه این آیت بخواند
اَلَمْ یَرْحَمِکُمْ اَیُّهَا الَّذِیْنَ سَخَّرَ لَکُمُ السَّيْرَ وَ مِمَّنْ مَّا کَانَ لَکُمْ لَیْسَ یُخْرِیْوْنَ
 پنجم فرموده است که گذارنده این نماز شفاعت من بیا بد اگر چه قاتل اولاد من
 باشد **وَرَدَّ اَنْدَکَ** که بزرگ بد بخت همین تفکر بخود بر و که اولاد او را بچشم و دین
 نماز لا فائده چون از نماز شام فارغ میشد خداوند تبارک و تعالی از شومیت
 آن تفکر و دوسر بر و مستط میگرد تا نماز شام می گذشت و بعد ازین دو رکعت نماز
 بروج بخواند در رکعت اول بعد از فاتحه سوره **وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ** بخواند و در
 دومی سوره **الطَّارِقِ** بخواند این را نیز نماز نور گویند و مصلی این را ثواب مذکور
 باشد و نیز دو رکعت نماز نور در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص ۱۵ یا زده رکعت بخواند
وَرَدَّ اَنْدَکَ که چون مصلی این نماز محشر برانگیزد شود و روی او چون ماه شب
 چهاردهم تابان باشد و خلق اولین و آخرین در نظاره او شوند و همه بپندارند
 علی الله است و یا شهید است و یا نبی است و از همه بگذرد و در زیر سایه عزت
 ایستد و بواسطه کلام حق شود که این دوست من است زیرا که مصلی فلان

و اول سوره انعام ماقوم است **اَلَمْ یَرْحَمِکُمْ اَیُّهَا الَّذِیْنَ سَخَّرَ لَکُمُ السَّيْرَ وَ مِمَّنْ مَّا کَانَ لَکُمْ لَیْسَ یُخْرِیْوْنَ** و در رکوع الحمد للانی **وَرَدَّ اَنْدَکَ** و در رکوع الحمد للانی **وَرَدَّ اَنْدَکَ** و در رکوع الحمد للانی **وَرَدَّ اَنْدَکَ**

۱۲ همه شایسته مریدی است و مرتبه همه شایسته حضرت کبریا است آن خداوند کبریا قدرت کامله بیا فرید

نماز ایمن

در بیان خطایان

عن ابی هریرة عن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۹

خالی از مفاسدات و ولد شکر و در بار تو خالی از پرده و جنت تو خالی از حساب و خطایان

نماز است و بعد ازین دو رکعت شکر شب در رکعت اول بعد از فاتحه سوره الکافرون پنجاه بار و در رکعت دوم بعد از فاتحه خلاص پنجاه بار و صلی این نماز پنج تاریخی خلاصی یا بد اول تاریخی ایمان در وقت شمع یعنی ایمان و سلب نشود و دوم از تاریخی گوید در وقت سوال منکر و کبر و سوم از تاریخی عرصات در وقت نامه خواندن چهارم از تاریخی میزان یعنی میزان نیکی و سبک نه شود پنجم از تاریخی بل صراط در وقت گذشتن از و بعد ازین دو رکعت خطایان در هر رکعت بعد از فاتحه آیه الکرسی یکبار و سوره انا اعطینا یا زده کرت ایضا و در رکعت دیگر خطایان در رکعت اول بعد از فاتحه خلاص هفت بار و فلق یکبار و در رکعت دوم بعد از فاتحه خلاص هفت بار و سوره والناس یکبار و بعد از سلام سر سجده نهد و سه بار بگوید یا حی یا قیوم ثبتی علی الان یا من یحیی الموات یا ایا مان او نشود بعد از آن دو رکعت بنیت او آمین از جهت بر آمدن حاجات و وجهانی بگذارد در رکعت اول بعد از فاتحه پنج بار این آیه بخواند رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا تَاْخِرًا وَبَاقًا وَهَیْئَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ ذِکْرًا نَعْبُدُکَ دَوْمًا و در رکعت دوم بعد از فاتحه پنج بار این آیه بخواند رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا تَاْخِرًا وَبَاقًا وَهَیْئَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ ذِکْرًا نَعْبُدُکَ دَوْمًا و در رکعت ایضا پنج بار کلمه بتجید بخواند و بعد ازین این دعا بخواند اَللّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِمَانًا نَاقِیًا وَتَقِیْنًا صَادِقًا وَعَمَلًا خَالِصًا وَوَلَدًا صَالِحًا وَلِقَائِکَ بِلَا حِجَابٍ وَجَنَّتِکَ بِلَا حِیَابٍ وَالدُّعَاءِ عَنِ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ و بعد ازین دو رکعت ایضا بنیت او آمین بخواند و در هر رکعت بعد از فاتحه آیه الکرسی یکبار و آیه الذین یقولون رَبَّنَا تَاْخِرًا وَبَاقًا وَهَیْئَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ ذِکْرًا نَعْبُدُکَ دَوْمًا و در رکعت چهارم سوره خلاص و معوذتین یگان بار و ثواب این نماز را گفته اند از حد بیرون است ازان در قلم نادر و دوم و بعد ازین دو رکعت حقوق والدین در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص سه بار و در رکعت اند که مادر و پدرش آمرزیده شوند و هر چند گنهگار باشند و حقهای ایشان بر جا شود و هر چند که رنجانین باشند و بعد ازین دو رکعت نماز خوشنودی جمله مشائخان در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص هفت کرت آورند که در روز قیامت شفاعت جمله مشائخان در یابد و جمله زوی خوشنود شوند و بعد ازین دو رکعت بر سر رسول مقبول صلی الله علیه و سلم بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص هفت کرت بخواند و در رکعت اند که در عرصات قیامت حضرت رسالت

در بیان نماز خوشنودی جمهر مشائخان در بر حمتک یا ارحم الراحمین

نصف وفات
علی کرم الله وجهه
پیشین بم نازل

۱۹۶

لَحْدَاتٍ سَعَتِي فَرِحْتُ بِرَأْيِ حَاجَتِ اَزْمُوْدِهِ هَسْتُ وَبِغَيْرِ چَهار رَکعت شَپلیدن
گور و وکرت من عند الله نازل شده هَسْتُ اَوْدَمِ اَنَدَر که چون ما و امیر المؤمنین
رضی علی کرم الله وجهه وفات یافت و نام او نیز فاطمه بود بر رسول خدا ایمان آورده
بود حضرت مصطفی را ایشان پرورش کرده بودند چون او را در گور نهادند حضرت
قیص خود را بدو پوشاندش و بیک دست بیک طرفش گرفت و دست دیگر بدگر
طرف ساعی برین بود چون دست بالا کرد یاران گفتند یا رسول الله دستهارا
برای چه گرفتند گفت بشما معلوم بوده باشد که چون آدمی را در گور نهادند اقل از
هر طرف از زمین زود میکند و او چون نیشکر در جوانی پیچید و بعد از آن عذابها را
دیگر می یابد خواه مسلم باشد خواه کافر و دستهارا گرفته تا او را بمن بخشید
یاران چنان گریستند که گویا زهره های ایشان ترکیدن گرفت و آن زمان
جبرئیل بحکم رب الجلیل آمد و این نماز را آورد و گفت یا رسول الله صلی الله علیه و سلم هر
این نماز را بخواند از شپلیدن گور نجات یابد و کثرت دیگر آن که چون سعد بن عبد الله
وفات یافت حضرت میگفت مریاران که بر سر انگشتان پای روید و آبسته روید
تا فرشتگان را زیر پای خود نه کنید زیرا که بسیار نازل شده اند چون او را در
گور نهادند رنگ روی مبارک حضرت تغییر گشت و گریه کرد یاران گفتند یا رسول
الله چه گفت اگر کسی از شپلیدن گور خلاصی یافتی سعد بودی یاران چندان
گریستند که شمع نتوان کرد باز همین نازل شد پس یاران گفتند یا رسول الله
سبب چه بود مر عذاب او را گفت با اهل خویش بدگوی قتلخ گوئی بود ازین
واسطه اَوْدَمِ اَنَدَر هر که مرتزک و غیره را دشنام دهد که چندان کس شما
را و طی کرده است اگر راست گوید فنها و الا بهر سخن او را تازیانه بزنند و موافق
این حکایت اَوْدَمِ اَنَدَر که چون معاویه وفات یافت چندان
فرشتگان منزل شدند که گرد و غبار در زمین پیداشد از کثرت ایشان یاران
همه سلاح را گرفتند که مگر شکر گفتار آمده است حضرت فرمود که شکر نیست بلکه

در بیان فضیلت سورۃ واقعہ شریف

فرشتگان بزیارت معاویہ آمدند چنان گفتند یا رسول اللہ چه فضیلت است
گفت سورۃ اخلاص اکثر میخوانند و همه حال و ترک میکرد و نماز این است در رکعت
اول هفتاد و کرت اخلاص بخواند و در رکعت دوم بعد از فاتحه شصت کرت اخلاص
بخواند و در رکعت سوم چهل کرت و در رکعت چهارم بیست کرت بخواند و در
اندر هر که بعد از نماز شام سورۃ واقعہ بخواند هرگز در مانع نشود چنانکه
آورده اند که چون حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ طاعت
میکرد دختران بسیار داشت کسی گفت بد دختران خود وصیت بیهیم نمیکنی گفت من
کرده ام و آن آن است که چون کسی عقب نماز شام سورۃ واقعہ بخواند هرگز در دنیا
فقیر و در مانده نشود و ذکر نماز و تسبیح نماز شام باید که بعد از هر خمس صلوات سی و سه
بار سبحان اللہ و سی و سه بار الحمد للہ و سی و سه بار اللہ اکبر بگوید و یک بار

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
بخواند و این تسبیح را پنج گنج ازان گویند که بی بی فاطمه چند کرت شکایت سختی
و نبوی پیش حضرت کرد و هر کرت این میفرمود که بعد پنج نماز این را بخوان که ترا
بهترست از جمله خزان دنیا و صد بار کلمه طیبہ بخوان و صد بار و دو بفرست و صد
بار اخلاص بخوان و صد بار یا رحمن و صد بار یا رحیم و این نامها را هر که بعد از
هر نماز صد کرت بخواند کینه او برود و هفتاد بار بگوید سبحان اللہ و الحمد للہ و
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَا غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ و صد بار عالم الغیب و الشہادۃ و معلوم باد که این قدر تسبیحات
عقب هر نماز میتوان گفت آوردن اند که روزی مہتر موسی علیہ السلام
از حضرت رب العزت سوال کرد کہ یا رب من در تور است خوانده ام کہ قوم
از آدمیان باشند کہ چون چشمان بپوشند در بہشت و آیند ایشان را از امت
من گردان خطاب مد کہ لا بلکہ ایشان از امت محمد مصطفی باشند مہتر موسی
گفت یا رب چه غایت داشته باشند گفت بعد از نماز شام نوافل را بخوانند

فراخوان مان باقی منته گذشت بہت ۱۲ رب غفرلی و لستیم

۱۹۷

۱۲ فراوان

۱۲ منی او گذشت بہت ۱۲

اللہ اعلم

در بیان نماز هفت صلوات بر پیغمبر و آل او

۱۹۸

صلوات بر پیغمبر و آل او

که وقت عشا داخل شود و خاصیت دیگر آنست که هر یک در مسجد هر چند سختی باشد
بروند یا موسی چون چشمان پوشند و از مردم غائب شوند ایشان را در حوران
به بهشت و آرام بعد ازین نمازهای هفتاد و یک شب یکشنبه چهار رکعت بدو
سلام در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص سه گان بار بعد از سلام هفتاد و یک رکعت بگوید

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالنُّوْبُ إِلَيْهِ وَاسْأَلَهُ التَّوْبَةَ

و این راستی استغفار گویند و باید که هر کاتب این را بخطی کلان نویسد تا
مشهور شود و در شب دو شبانه دو رکعت ادا کند و در هر رکعت بعد از فاتحه الکافرون
و فلق و الناس هر یک را پانزده بار بخواند بعد از سلام پانزده بار آیت الکرسی
بخواند و ثواب این نماز مذکوره در **خبر آورن** اند که ثواب این نماز

اگر در یک ماه مداومت کند و گاه و درخت قلم گردند و جمله انس و جن نویسنده گردند
هرگز تمام نشوند و در شب سه شبانه شش رکعت با سلام در هر رکعت بعد از فاتحه خلل
و معوذتین یگان بار بخواند و در شب چهار شبانه چهار رکعت در هر رکعت بعد از فاتحه
اخلاص چهل بار و در شب پنجشنبه هشت رکعت چهار سلام در هر رکعت بعد
از فاتحه اخلاص ده گان بار و بعد از سلام صد رکعت بگوید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ

الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَنِزْدَ رَكْعَتِ حَقِّ وَالِدَيْنِ در هر رکعت

بعد از فاتحه آیت الکرسی و کافرون و اخلاص و معوذتین پنجگان بار و بعد از
سلام پانزده بار و پانزده بار اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

وَالنُّوْبُ إِلَيْهِ وَاسْأَلَهُ التَّوْبَةَ **آورن** اند که گدازن این نماز

را بمقدار هر حرفی که ذکر کرده است در آن نماز گناه او یک یک کم شود و ثواب
او یک یک نوشته شود و مادر و پدر او اگر زنده باشند خوش شود و در دنیا

مراحم نشوند اگر مرده باشند فرشتگان بی عدوب بیایند و با هر یک طهارت
باشند و بر قبر وی بپاشانند و جمله اهل مقبره خوش شود و در شب جمع

رکعت بنیت آسانی سوال منکر و نکیر در هر رکعت بعد از فاتحه آیت الکرسی

در وقت غروب
در وقت غروب
در وقت غروب

و بدانکه آوردن اندک هر که شد دید مصور بگذارو کافر گردد و نمازش تباه شود
و بعد از ادا فرض عشاء دو رکعت سنت در رکعت اول بعد از فاتحه فلق یکبار در
دوم بعد از فاتحه والناس یکبار بعد از چهار رکعت سنت به نیت قیام اللیل و نماز
حاجات نیز گویند در رکعت اول بعد از فاتحه آیه الکرسی سه بار و در رکعت دوم بعد از
فاتحه اخلاص سه بار و موعودتین یکبار و بعد از تیشهر رکعت سیوم چون اول و رکعت
چهارم چون ثانی و اگر در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص چهار بار بخواند نیز رواست و بعد
از سلام بیست کرت یا گویم یا گوید و سر بسجده هند و سه کرت این دعا بخواند

سُبْحَانَ الْقَدِيمِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِيمِ الَّذِي لَا يَجْمَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِي
لَا يَجْمَلُ سُبْحَانَ الْحَلِيمِ الَّذِي لَا يَجْمَلُ وَ حَاجَتِ خَوَابِدُ وَ عَرْضُهُ كُنْزٌ بَرَّآوْرِدُ
شود و نیز چهار رکعت برای قیام اللیل و حاجت در رکعت اول بعد از
فاتحه کافرون یکبار در رکعت دوم بعد از فاتحه اخلاص یکبار و در سیوم بعد از فاتحه
فلق یکبار و در چهارم بعد از فاتحه والناس یکبار و سر بسجده هند صد بار یا حاجت
یا قِيَوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ حاجت خود عرضه کند مجرب است که بر آورده منجیر گردد و
بعده دو رکعت بار و اح ام المؤمنین بی بی عایشه رضی الله تعالی عنهما در هر رکعت
بعد از فاتحه اخلاص سه بار آوردن اندک بی بی عایشه رضی الله تعالی عنهما رسالت
پناه صلی الله علیه وسلم سوال کرد که یا رسول الله من فرزند ندارم چگونه باشد
فرمود هر که این نماز ادا کند از فرزندان شما باشد و او را فردا ص
قیامت بتوبه بخشد و **الْيُسْرَا** دو رکعت نقصان و تقصیر نماز در هر رکعت
بعد از فاتحه اخلاص سه بار بخواند جمله تقصیر است او بر جا شود و کمال پذیرد
و در رکعت دیگر در رکعت اول بعد از فاتحه آمن الرسول یکبار و اخلاص
پانزده بار و در رکعت دوم بعد از فاتحه آخر سورة كهف ان الذين امنوا و عملوا
الصالحات تا آخر و اخلاص پانزده بار و این را نیز حفظ ایمان گویند و این چهار
رکعت نماز سعادت آدم اند که در هر شب ادا کند و الا در هفته و الا در هر ماه

در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت

در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت

در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت

۲۰۲

در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت
در بیان نماز سعادت

والا در هر سال والا در تمام عمر که مراد کافی است و اگر این نماز را بعد از هفت
وضو را داد یعنی وضو کند و تحیت وضو بگذارد و باز وضو کند و با
تحیت وضو بکند لهذا هفت کرت هر حاجتی که داشته باشد بے شک
رواگرد و اما باید که در جای کند که کسی او را نه بیند و فقیر و هر شب این
را ترک نمیکند در رکعت اول بعد از فاتحه اخلاص ده بار و در دوم بعد از فاتحه
بیت بار و در سوم بعد از فاتحه سی بار و در چهارم بعد از فاتحه چهل بار و بعد از سلام
پنجاه و یکبار صلوات فرستد و پنجاه و یک بار سید استغفار گوید تا ذکر نافی بنده
الفصل و پنجاه و یکبار و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم بخواند و سر
سجده بند و نهفتا و بار یا وهاب گوید و اگر سر برهنه کند افضل است و یکبار
گوید اللهم اسعیدنی لیسعادة الدنیا و الآخرة برحمتک یا ارحم
الراحمین ذکر تسبیح من از خفتن آورده اند که بعد
از عشا سورت تبارک الذی بیده الملك بخواند چون در گور نهندش منکر
از و سوال کند و نکیر او را منع کند که این شخص سورت تبارک الذی عقب
عشا میخواند نمیتوان پرسید و شاید که سورت فاتحه نیز یک بار بخواند و شتر
آیه از اول کلام المدنا و ما هم بمومنین و آیه الکرسی تا خالدون و آمن الرسول
و آیه شهد الله انه لاله تا سیریم الحساب و بعده قل اللهم مالک الملك
تا یغفر حساب و این در سورت آل عمران است و شاید که این مقدار
از کلام المد عقب هر نماز بخواند و الا یصن شاید که در عقب هر
خمس صلوات این آیت بخواند که ثواب ایشان از حد و عد بیرون است
و در قلم تحریر و زبان تقریر نه گنجد فبما ان الله حیون تمسئون و حیون
نضیون تا رب العالمین بخواند و در خفتن شاید که بعد از پنجم گنج صد
بار کلمه تمجید و صد بار و دو صد بار اخلاص و غیره از من المذکورین بخواند
و در خبر است که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

با امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ گفت کہ یا علی تا ختم قرآن نہ کنی و طواف
خانہ کعبہ نہ کنی و جہانی جملہ پیغامبران بجا نیاری و بجلہ کافران و شیاطین
غزا نہ کنی و جملہ امت من از حق تعالی نخواہی و نہر رکعت نماز ادا نہ کنی ترا لازم
و واجب است کہ بخوابگاه بروی آوردی اند کہ مرتضیٰ علی بغایتی عاجز
شد و گفت کہ یا رسول اللہ فقیر را این قدر امکان از کجا باشد حضرت فرمود
کہ من بیان کنم اول چہ رکعت فاتحہ خوانی ثواب حج بابی و چون دوازده کرت
اخلاص بخوانی ختم قرآن کردہ باشی و چون وہ کرت کلمہ بتجدد بخوانی بجلہ کافران
و شیاطین غزا کردہ باشی و چون وہ کرت درود بخوانی جملہ پیغامبران
لا جہان کردہ باشی و چون وہ کرت اللہم اجننا من النار گوی تمام امت من
از اللہ تعالیٰ خواستہ باشی و چون وہ کرت سبحان اللہ المقدر لما یشاء
یقدرتہ فقال لیمّا یُرید بعثتہ بخوانی ہزار رکعت نماز گذاردہ
باشی آوردی اند کہ یکے از زنان نیکوکار بخود قسم یاد کردہ گفت کہ
شوہر نگیرم مگر کسی را کہ ہر شب ہزار رکعت نماز بگذارد و دران میان جوانی
گفت کہ من مے گذارم بعد از عقد چون نکاح کرد و جوان بغیر از فرضہ نوافل بجا
نی آوردن گفت چہ اہمہ را بیوفا کردی گفت بیوفا نہ کردہ ام بلکہ ہر شب
میگذارم کہ در حدیث صحیح خواندہ ام کہ این آیت مذکورہ پاک یکہ ہر شب خواند
ثواب ہزار رکعت نماز مے یابد و ایضا شاید کہ ہفت بار گوید حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ و وہ کرت آیتہ الکرسی بخواند و وہ کرت اخلاص
بخواند و علی ہذا القیاس شاید کہ نزدیک با مدافیز این را بخواند آوردی اند
کہ از جملہ بلا ہا و آفت ہا و از شر ظالمان و از فتنہ آخر زمان ایمن باشد و ایضا
در ہا مدو و شبانگاہ شاید کہ ہفت بار گوید يَا مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ بحق
إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ ہر حاجتی کہ داشتہ باشد بر آوردہ خیر گردد و گویا
کہ او را بہ نفع کاری نیست و ایضا از برائے کفایت مرادات ہر دو جہانی

۲۰۳

این کہ در فضیلت است
بقتل کاملہ خود بسیار
کامیابندہ یعنی کسی
این را کہ از وہ آن دارد
خود

۲۰۳
ی شامی آنکہ ہر شب بخود
نہی از دل است
نفس بر کسی پیارہ
در دلو یا بسا الذین انما
فانما واقع شدہ

در هر وقت از این نمازها بیدار نشود

۲۰۴

هفت بار بخواند **يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا عَزِيْزُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا
سُلْطٰنُ يَا سَبْحٰنُ يَا دِيَّانُ يَا شَكُوْرُ يَا فَالْجَبَلٰلُ وَالْاَكْرَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ** و دیگر بعد از نماز شام شاید پیش از آنکه بکسی سخن بکند
هفت بار گوید **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مِنِّيْ مِنَ النَّادِ اِذَا ارْتَدٰى شَبَّ بِمِيْرٍ وَّ اَزْأَتْشِ و فُزِحَ نَجَاتُ**
يَا بَدْرُ و در وقت بیدار شدن در آن روز بمیرد نیز خلاصی یا بدو شاید که میان مغرب
و عشا خواب نکند **اَوْرَنَ** اندر که در وقت آب اندن بگیت سیاه و بزرگ
که اگر قطره از آن آب در دنیا آید تمامی دریاها بکس عالم بدبوی و تلخ شوند تا هر که
از آن دریاها بچشد بمیرد و آن آب لصب کسی باشد که میان مغرب و عشا خواب کند
و ایضا فرشتگان بعد از عشا و قترها بکس او را از نیک و بد با آسمان میبرند و
عرضه کنند پس چون کسی در بحالت خواب کند آن فرشتگان گویند که ببعثت
خدا باشی و میان بهشت و دوزخ معلق گردی چنان که مارا معلق ساختی
بر خیز و عشا ادا کن تا مایان نیز را ہی شویم **وَالْيُسْرَا** حضرت رسالت
پناه صلی الله علیه و سلم فرموده است هر که در بحالت خواب کند آتش دوزخ
بمقدار یک گز نزد یک او میرسد و در زمین حکم خدا این نیست میگردد
اَوْرَنَ اندر که دو جوانان ازین حدیث انکار نمودند و در خواب رفتند
و چون بیدار شدند گفتند که یک گز زمین را در زیر خود بجاییم تا به بیم **اَوْرَنَ**
اندر که چون یک گز زمین بشکافتند آتش چنان شعله زد که هر دو ایشان
سوخته و گداخته ناچیز گشتند و در رکعت نماز بعد از قیام الفیل و این را نیز
نماز حاجات گویند و اگر در شب قدر بگذارد ثواب شب قدر بیا بدو باید که
هر شب را شب قدر داند و بگذارد و در رکعت اول بعد از فاتحه اخلاص هفت
بار و در رکعت ثانی چون در اول ادا کند و چون کسی در خواب میروند شاید
که بطهارت باشد و الا شاید که بتجذیر وضو بکند و الا تیمم را البته ترک
نکند و بعد از تحیت وضو بستر رود و سر کمرت بگوید **اَسْتَغْفِرُ**

آن پیری کہ صون غار است و پاشنه پایش در دین راست شب روز مشغول بجا
 جبار است بحمت یا الله یا الله یا الرحمن یا الرحمن یا رحیم یا رحیم یا حی یا قیوم
 لا اله الا الله محمد رسول الله بر حمتک یا ارحم الراحمین **اور** اند کہ مصطفیٰ این
 نماز خوانندہ این دعا ہر حاجتی کہ داشته باشد بر آوردن کرد و بعد از آن دو رکعت
 دو گاہ بگذارد و ثواب و اجر جنت الفردوس پدید آید کہ از حد و عد بیرون است و
 از غایت و گذشتہ است در رکعت اول بعد از فاتحہ آیت الکرسی یکبار و کافرون چہار بار و
 بعد از فاتحہ خلاصہ بار **اور** اند کہ چون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثواب این بحدیث گفت یا ابن کعبہ یا رسول اللہ اگر فوت شود چہ باید کرد گفت کہ سنت نماز
 فجر را بدین طریق گذارد و همان ثواب روزیش کرد و بعدہ دو از وہ رکعت نماز تہجد بگذارد
 اما سبک است بگذارد و ہر رکعت بعد از فاتحہ خلاصہ یکبار و بعد از ہر رکعت دو و گوید
 اند کہ مراقبہ و ذکر و فکر نیز کند و بداند کہ در نماز تہجد قایل بسیار است بعضی در رکعت
 اول بعد از فاتحہ آیت الکرسی یکبار و دوم امن الرسول یکبار و بعضی در ہر رکعت
 بعد از فاتحہ الم نشرح یکبار و اگر چہ رکعت یک سلام میکنند پس در ہر رکعت بعد از
 فاتحہ خلاصہ سہ بار بخواند و اگر خواہد در رکعت اول بعد از فاتحہ خلاصہ یکبار و دوم
 دو بار خلاصہ و سوم سہ بار خلاصہ بگذارد و از وہ ہم رکعت دو از وہ بار خلاصہ شود
 اگر خواہد بگذارد و بنا مذکور بگذارد و در رکعت اول بعد از فاتحہ رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا
 اِنَّكَ قَائِلُ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ و دوم رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ و در سوم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِی قُلُوبِنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
 مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ و در چہارم رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
 لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ الدُّنْيَا بِلَاغٍ لِّمِيعَادٍ و ہر آن کہ این آیت ہمیشہ بخواند
 و ہر روز یکبار بخواند ہمیشہ ملاقاتش با صالحان باشد و در پنجم رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
 اِنْ بَخِلْنَا وَدَرْ شِمِّ رَبَّنَا اَمَّا بِنَا اِنَّكَ اَنْزَلْتَ فَلَا تَبْخُسْنَا الرَّسُوْلَ فَاَنْتَ كُنْتَ مَعَ
 السَّاهِدِيْنَ و در چہار رکعت دیگر ہمان چہار ربنا مذکور کہ در آخر سورت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عمران است گفته ام و دو رکعت دیگر همان رہنا مذکور که بعد از ایشان گفته ام و بدانکه نماز تہجد را ثواب از صد بیرون است اما گفته اند کہ چون مصطفیٰ این نماز سر از بستر بردارد و روز شش و دوازده کس برابر این دوازده رکعت در پیش او نشاند باشند چہار ہجرتان مثل اول آدم صلی اللہ دوم ابراہیم خلیل اللہ سیوم موسیٰ کلیم اللہ چہارم عیسیٰ روح اللہ پنجم محمد رسول اللہ و چہار فرشتہ مقرب اول ایشان جبرائیل دوم مہتر میکائیل سیوم مہتر اسرافیل چہارم مہتر عزرائیل صلوات اللہ علیہم اجمعین و چہار خلفاء الراشدین اول ایشان چون ابوبکر صدیق بن قحافہ دوم عمر خطاب سیوم عثمان چہارم علی ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین و بہرکت شرافت دیدار ایشان از جملہ مہلکات قیامت خلاص باد و بہ بہشت برسد آوردند کہ جنید بغدادی قدس سرہ در خواب یک کسی دید پرسید کہ چه چیز بشما نفع کرد گفت نمازی کہ در شب کردم و وہیلانکہ کہ نماز تہجد بر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض بود و بر امت نفل اما ہر طالبی کہ دم از طالبی و سالکی زنداورد واجب است و در ترک آنم بلکہ آوردہ اند کہ کسی کہ دردی از او را و خود را بے عذر ترک دہد از شومیت او آن ولایت تمام خراب گردد و الا اہل آن قریہ و الا آن خانہ والا خودش مطلق ضرر یا بد چہ نہ شیشخنا شیخ الاسلام والمسلمین شیشخ سید ترمذی قدس سرہ رفتہ از جانب مسجد وقت صبحی برخواست و بجانب خانہ خود میرفت و فرزندش میان مصطفیٰ قدس سرہ با او ہمراہ بود و مصطفیٰ او بر دست گرفتہ مے رفت چون حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ در تنگنای رسید حکم الہی میان دو گاو مست جنگی افتاد تا کہ یکے را زبون کردہ ہمیشہ ماند و بر شیخ چنان زدش کہ تمام روی و پیشانی و بینی شیخ جراحہ شد چون حضرت بخانہ آمد یادش آمد و فریاد برآورد کہ من دانستم کہ امروز بر من بلا خواہد رسید چون میان مصطفیٰ پرسیدش کہ چہ بود گفت ای جان پدر

و دوازده رکعت
حضرت علیہ السلام
نماز تہجد

۲۰۹

در شب تہجد

ہیبت آن کہ در وقت
رازی کہ در وقت

بر آنکه من امشب از سبب نابیداری نماز تہجد را فوت کردم تا بچنین حال رسیدم
و ایضا مادر این فقیر سخی اللہ ترا با وجل الجنۃ مثوابا را خاصیت این بود کہ دایم
المدام میگفت یارب فرزند نام را بسیرت نیک دار والا عمر شان کوتاہ کن و کہتہا
نیز همچنان دیدم کہ مادر و پدر و حق فرزند چنان دعا کنند پس معلوم شد کہ آنچہ
برکت دو جہانی باین فقیر رسیده است از دعا و مادر است روزی علی
الصباح چون برویش نگاہ کردم دیدم کہ چشم راست او کبود محض بود
پرسیدم کہ ای مادر مشفق حال چیست گفت ای جان پدر چون معلوم شما
ہست کہ پدر من مردی زاہد و سحر خیز بود از ایاام طفولیت کہ بنماز استادم و با و
ہمراہ نماز تہجد میکردم تا این زمان ترک بغیر عذر نکرده ام اما دین شب و خمر
شمار و بخل داشتم چون بوقت سحر میخواستم کہ برخیزم گریہ کرد آہستہ آہستہ
او را قرار میکردم و چشمان را می غنودم دین حالت انگشتی دیدم و شخصی اندیدم
کہ آمد و در چشم نام دو کہ پشت بر آید چہ می پوشی برخیز کہ بعد از چار سال
وفات خوابی یافت چون در آن سال چہارم وفات شد همان چشم ہنوز کبود
بود و بعد از نماز تہجد سہ ہزار و ہند و صد و یازدہ بار یا صمد گوید چہ
او یا صدیقان باشد و صد بار سبحان اللہ العزیز العظیم و سبحانہ استغفر
اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ و صد بار استغفر اللہ الذی لا الہ
الا هو الحمی القیوم و اتوب الیہ و اسأله التوبۃ و صد بار کل طیبہ
و بعد از آن دو رکعت نماز صلوة العاشقین ہر رکعت اول بعد از تکبیر ثنای لا الہ غیرک
گوید و بہ پنج دم اللہ اللہ گوید ہر چہ کہ تواند و بعد از تعویذ و تسبیح فاتحہ
بخواند و بعد از فاتحہ پنج بار اخلاص بحدہ بسم اللہ اللہ گوید کہ تکلیف تمام
بکند و نفس گرفت و در رکوع بعد از تسبیح رکوع بسم اللہ اللہ گوید و بقومہ آید
بسم اللہ اللہ گوید و بسجده رود و بعد از تسبیح بسجده بسم اللہ اللہ گوید و
بجلسہ آید بسم اللہ اللہ گوید و در سجده دوم بعد از تسبیح بسم اللہ اللہ

کلیتاً
بانی بگویم بانی غدا کہ
غالب معانیت و شای
بگویم بانی غدا کہ طلب
بست از غدا کہ بر دہندہ
بیشتر بوی او

کلیتاً
بانی بگویم بانی غدا کہ
غالب معانیت و شای
بگویم بانی غدا کہ طلب
بست از غدا کہ بر دہندہ
بیشتر بوی او

۲۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوة العاشقین

الَّذِي أَعْلَمَ مِنْ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَنْتَ عَلَّمَ الصُّلُوبَ وَعَفَا الذُّنُوبَ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ **و در خبر است** کہ حضرت
 رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مر باران را کہ نماز را می باید کہ بمانند ما
 گذارید و کهنورد دل ادا کنید و الا نہ دست نہ اقدار باران گفتند یا رسول اللہ
 بمانند نماز شما نماز ما یان چگونه باشد حضرت صلی اللہ وسلم فرمود کہ ہر کہ بعد از
 ہر نماز این دعا را مذکور بخواند نماز او چون نماز من باشد و قبولیت و دیگر چہا
 رکعت نماز چہر و چہر بوستان او فرزند او گویند **و در** اند کہ چون مصلی این
 نماز بمیرد فرشتگان طبقہاے پروردگار بالوان نعمتہا دوست گرفته برگور او حاضر
 شوند و گل و ریحان و در و جواہر و مشک جنت برگور او باشند تا کہ از برکت او تمام
 اہل مقبرہ خوشبوی شوند و ہر رکعت بعد از فاتحہ انا انزلناہ وہ بارودہ بار کلہ
 بتحید و بعد از ان در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ چون نماز استغفار و در کرت کلہ
 بتحید گوید و چون در قعدہ اخیرہ تشهد تمام کند سر بر زمین نہد و وہ بار سورت فاتحہ
 و وہ بار انا انزلناہ تا آخر و سی و سہ بار کلمہ بتحید بخواند و سر بردارد و یکبار و دو
 گوید و سلام دہد و دیگر چہار رکعت نماز تسبیح در رکعت اول بعد از فاتحہ ثناتا
 لا الہ غیرک پانزدہ کرت کلمہ بتحید گوید بعدہ تعوذ و تسبیح گوید فاتحہ بخواند و اخلا
 یکبار و بروایتی دہ بار بخواند باز وہ بار کلمہ بتحید گوید پس بعد از ان چون چہر در رکوع
 و سجود و قومہ و جلسہ بتحید گفتہ باشد وہ بار و ہر ہمہ سی صد تسبیح یعنی بتحید می شود
 و بعد از تشهد اخیرہ و درود این دعا بخواند **اللہم** اِنِّی اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَہْلِ
 الْهُدٰی وَاَعْمَالِ اَہْلِ الْیَقِیْنِ وِمُسَاحَقَةِ اَہْلِ التَّوْبَةِ وِعِزِّمِ اَہْلَ الصَّبْرِ
 وَوَجِّدْ اَہْلَ الْحُسْنَةِ وَطَلِّبِ اَہْلَ الرَّغْبَةِ وَتَعَبَّدْ اَہْلَ الْوَدْعِ وَعِزِّمِ اَہْلَ
 الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافُکَ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃَ مَیْمَرَتِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَکَ
 بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ رِضَاَکَ حَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْکَ وَحَتّٰی
 اَخْلِصَ لَکَ النَّصِیْۃَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْکَ فِی اُمُوْرٍ حَسَنِ الظَّنِّ بِکَ

الذی اعلم من الذنب الذی لا اعلم انت علم الصلوی و عفا الذنوب
 و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 و در خبر است کہ حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مر باران را کہ نماز را می باید کہ بمانند ما گذارید و کهنورد دل ادا کنید و الا نہ دست نہ اقدار باران گفتند یا رسول اللہ بمانند نماز شما نماز ما یان چگونه باشد حضرت صلی اللہ وسلم فرمود کہ ہر کہ بعد از ہر نماز این دعا را مذکور بخواند نماز او چون نماز من باشد و قبولیت و دیگر چہا رکعت نماز چہر و چہر بوستان او فرزند او گویند و در اند کہ چون مصلی این نماز بمیرد فرشتگان طبقہاے پروردگار بالوان نعمتہا دوست گرفته برگور او حاضر شوند و گل و ریحان و در و جواہر و مشک جنت برگور او باشند تا کہ از برکت او تمام اہل مقبرہ خوشبوی شوند و ہر رکعت بعد از فاتحہ انا انزلناہ وہ بارودہ بار کلہ بتحید و بعد از ان در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ چون نماز استغفار و در کرت کلہ بتحید گوید و چون در قعدہ اخیرہ تشهد تمام کند سر بر زمین نہد و وہ بار سورت فاتحہ و وہ بار انا انزلناہ تا آخر و سی و سہ بار کلمہ بتحید بخواند و سر بردارد و یکبار و دو گوید و سلام دہد و دیگر چہار رکعت نماز تسبیح در رکعت اول بعد از فاتحہ ثناتا لا الہ غیرک پانزدہ کرت کلمہ بتحید گوید بعدہ تعوذ و تسبیح گوید فاتحہ بخواند و اخلا یکبار و بروایتی دہ بار بخواند باز وہ بار کلمہ بتحید گوید پس بعد از ان چون چہر در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ بتحید گفتہ باشد وہ بار و ہر ہمہ سی صد تسبیح یعنی بتحید می شود و بعد از تشهد اخیرہ و درود این دعا بخواند اللہم اِنِّی اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَہْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالِ اَہْلِ الْیَقِیْنِ وِمُسَاحَقَةِ اَہْلِ التَّوْبَةِ وِعِزِّمِ اَہْلَ الصَّبْرِ وَوَجِّدْ اَہْلَ الْحُسْنَةِ وَطَلِّبِ اَہْلَ الرَّغْبَةِ وَتَعَبَّدْ اَہْلَ الْوَدْعِ وَعِزِّمِ اَہْلَ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافُکَ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃَ مَیْمَرَتِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَکَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ رِضَاَکَ حَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْکَ وَحَتّٰی اَخْلِصَ لَکَ النَّصِیْۃَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْکَ فِی اُمُوْرٍ حَسَنِ الظَّنِّ بِکَ

کے لیے
میں بادشاہی رسول خدا
جل جلالہ

سے بیان کلانی جو
میکائیل واسرافیل و جبرائیل
کہ ان کے نقل و حرکت

۲۱۶

و بیان و عا کے

بندہ مومن درود فرستد و ساثر ایام مہتر جبرائیل بہین خبر اور بحضرت رسالت
پناہ میرساند اگر بندہ لایق باشد حضرت نیز سے گوید کہ رحمت خدا بروے
باو چون از زبان مہارک رسول اللہ بر کسی رحمت آید آتش دوزخ نہ سوزد
اما چون در شب جمعہ گوید الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ حضرت
بگوشے نشو و برو رحمت میفرستد و دیگر نماز حاجات آزموده است و ہر
رکعت فاتحہ چار بار بعدہ اذاجا سہ بار و اخلاص نیز سہ بار و درود و بر وایت
دیگر خواندہ ام کہ یک بار فاتحہ و نہ بار اذاجا و یک بار اخلاص و تسبیح رکوع و
سجود ہفت بار گوید و این فقیر روزی برای حاجتی کردہ بود بقول اول در حال برآمد
بعدہ دعائے نور بخواند و اسناد دعاے بزرگوار روز سے حضرت
رسالت پناہ مہتر جبرائیل را گفت کہ یا اخی جبرائیل چنانکہ ہیئت و صورت است
ہم بنمای صورت خود را جبرائیل گفت یا رسول اللہ در بیابان بدو شو چون حضرت
در بیابان رفت مہتر جبرائیل ہر دو بال خود را پریشان کرد از مشرق تا بہ مغرب
رسیدند حضرت بیہوش افتاد چون بیہوش آمد گفت یا اخی از شما کسی کلانتر باشد
گفت از من مہتر میکائیل کلانتر است زیرا کہ او را ہفتصد پرست و ہر پر او چون
تمام جبرائیل کلانی دارد و مہتر جبرائیل گفت کہ اگر من بہین میکائیل کہ مرا ہست
ہزار سال در بینی او بہ پریم از طرف تا طرف دیگر او را خبر نشود حضرت فرمود
یا اخی از مہتر میکائیل کسی کلانتر باشد گفت از مہتر اسرافیل کلانتر است کہ
ہفتصد پر دارد و ہر پر او چون تمام میکائیل است اگر مہتر میکائیل بغفلت خود
در گوش مہتر اسرافیل درود ہرگز از طرف تا طرف دیگر نہ رسد و او را خبر نہ
شود حضرت فرمود از مہتر اسرافیل کسی کلانتر باشد گفت مہتر عزرائیل چنانکہ
مذکور بالار یک دیگر و از و عرش خداے کلانتر است کہ شصت ہزار پایہ دارد
و از پایہ تا پایہ دیگر چهل ہزار سالہ راہ است روزی از حضرت رب
العالمین مہتر اسرافیل سوال کرد کہ یا رب اگر عرش خود را بہین بنمای در حال

خطاب حضرت عزت برود شد که برو بهین آوردن اند که هفت هزار سال
 بیک نفس پدید آید پریشاںش که نه و شکسته شده افتادند باز التماس کرد
 پریشاںش نو میدند باز هفت هزار سال پدید باز پریشاںش افتادند باز التماس کرد باز
 پریشاںش نو میدند باز هفت هزار سال پدید باز پریشاںش افتادند باز التماس کرد باز
 پریشاںش نو میدند میخواست که باز به پر و خطاب حضرت عزت برود شد که بهین که چند
 سال پدید گفت هر چه بیت و یک سال گفت پس بین که چند بالا رفته چون
 نگاه کرد تاساق نرسیده بود پس خطاب عزت در رسد که ای اسرافیل تو
 باین عظمت و مدت بیت و یک هزار سال پیدی اما چند کثرت پر به تو
 افتادند و تاساق او نرسیدی پس بر ما فوق او تا ابد بالا و نرسی الحال این
 تو این است که فرود روی پس اسرافیل عاجز شده باز گشت حضرت رسالت
 پناه گفت یا اخی جبرائیل از عرش چیز کلا ترست گفت یا رسول الله چون
 عرش بعظمت خود بنمازید خداوند تبارک و تعالی مارے پید کرد و بهین باز کرده
 که عرش در میان دمان او چون سپند دانه می نمود خدای تبارک و تعالی این
 اسماء بدو نمود از هیبت این اسماء معظم یک طرف دمان او بالا و یک طرف پایان
 ماند و خشک شد و عرش چون سپند دانه در کام و س می نمود و فضیلت این
 دعا بسیار است اما مختصر کرده شد **لَبِّمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ يَا نُورُ**

**تَنُوِّرُ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرِ فِي نُوْرِ نُّوْرِكَ يَا نُورُ اَللّٰهُمَّ يَا عَزِيزُ تَعَزَّزْتُ بِالْعِزَّةِ
 وَالْعِزَّتُ فِي عِزَّةِ عِزَّتِكَ يَا عَزِيزُ اَللّٰهُمَّ يَا جَلِيلُ تَجَلَّلْتُ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ
 فِي جَلَالِ جَلَالِكَ يَا جَلِيلُ اَللّٰهُمَّ يَا جَمِيلُ تَجَمَّلْتُ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِي جَمَالِ
 جَمَالِكَ يَا جَمِيلُ اَللّٰهُمَّ يَا وَاحِدُ تَوَحَّدْتُ بِالْوَحْدِ اَيْنِسَةً وَالْوَحْدُ اَيْنِسَةً
 فِي وَحْدَانِيَّةِ وَحْدَانِيَّتِكَ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُمَّ يَا فَردُ تَفَرَّدْتُ بِالْفَرْدِ اَيْنِسَةً
 وَالْفَرْدُ اَيْنِسَةً فِي فَرْدَانِيَّةِ فَرْدَانِيَّتِكَ يَا فَردُ اَللّٰهُمَّ يَا عَلِیْمُ تَعَلَّمْتُ بِالْعِلْمِ
 وَالْعِلْمُ فِي الْعِلْمِ عِلْمِكَ يَا عَلِیْمُ اَللّٰهُمَّ بَرَفِیْعُ تَرَفَعْتُ بِالرَّفْعَةِ وَالرَّفْعَةُ فِي**

وَعَالِ نُوْرِ سَمِعُ شَد

رَفَعْتَ رَفْعَتِكَ يَا رَفِيعُ اللَّهُمَّ يَا خَافِظُ تُخَفِّظُ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِي حِفْظِ حِفْظِكَ
 يَا حَافِظُ اللَّهُمَّ يَا وَصِلُ تَوْصَلْتُ بِالْوَصْلِ وَالْوَصْلُ فِي وَصْلِ وَصْلِكَ
 يَا وَاصِلُ اللَّهُمَّ يَا فَاعِلُ تَفْعَلْتُ بِالفِعْلِ وَالْفِعْلُ فِي فِعْلِ فِعْلِكَ يَا
 فَاعِلُ اللَّهُمَّ يَا فَارِضُ تَفَرِّضْتُ بِالْفَرَضِ وَالْفَرَضُ فِي فَرَضِ فَرَضِكَ يَا
 فَارِضُ اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ تَحْتَمْتُ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ فِي حِلْمِ حِلْمِكَ يَا حَلِيمُ اللَّهُمَّ يَا
 عَظِيمُ تَعْظُمْتُ بِالْعِظَةِ وَالْعِظَةُ فِي عِظَةِ عِظَمِكَ يَا عَظِيمُ اللَّهُمَّ يَا مَالِكُ تَمْلِكُ يَا
 الْمَالِكُ وَالْمَالِكُ فِي مَلِكِ مَلِكِكَ يَا مَالِكُ اللَّهُمَّ يَا قُدُّوسُ تَقْدُسُ بِالْقُدْسِ
 وَالْقُدْسُ فِي قُدْسِ قُدْسِكَ يَا قُدُّوسُ اللَّهُمَّ يَا رَحِيمُ تَرْحَمُ بِالرَّحْمَةِ
 وَالرَّحْمَةُ فِي رَحْمَةِ رَحْمَتِكَ يَا رَحِيمُ اللَّهُمَّ يَا رَحِيمُ تَرْحَمُ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةُ فِي رَحْمَةِ
 رَحْمَتِكَ يَا رَحِيمُ اللَّهُمَّ يَا حَنَّانُ تَحْنُنُ بِالْحِنَانِ وَالْحِنَانُ فِي حَنَانِ
 حَنَانِكَ يَا حَنَّانُ اللَّهُمَّ يَا مَنَّانُ تَمُنُّ بِالْمَنِّ وَالْمَنَّانُ فِي مَنَّانِ
 الْمَنَّانِ فِي مَنَّانِ مَنَّاتِكَ يَا مَنَّانُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
 وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 و در آوان خواندن این دعا دست برواشته باشد و چون تمام کند سر بر زمین
 بندد و حاجت خواهد روا کرد و بفرمان ابد تعالی و چهار رکعت دیگر نماز حاجت
 در رکعت اول بعد از فاتحه اذکار بضر ابد تا آخر سیزده بار و در دوم بعد از فاتحه
 اذکار تا آخر یازده بار و در سیوم بعد از فاتحه تا آخر نه بار و در چهارم اذکار
 تا آخر هفت بار و بعد از تشهد در دو جمل و یحبار اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ هِجْل و یحبار حَسْبُنَا اللَّهُ نِعْمَ
 الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ و بجانب راست سلام دهد و سر بر
 زمین بندد و یحبار یا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ هِجْل یا صَمَدٌ وَ هِجْل یا
 أَحَدٌ گوید و سر بردارد و بجانب چپ سلام دهد و حاجت عرض کند بر آورده
 شود بحکم ابد تعالی و دیگر چهار رکعت نماز حاجات آورد اند که حدیث

در بیان دعائے نور
 این دعا را در هر روز
 چهل مرتبه بخواند
 حاجت روا شود
 و در آخر هر روز
 بخواند

در بیان دعائے نور
 این دعا را در هر روز
 چهل مرتبه بخواند
 حاجت روا شود
 و در آخر هر روز
 بخواند

۲۱۸

نماز حاجات

در بیان دعائے نور
 این دعا را در هر روز
 چهل مرتبه بخواند
 حاجت روا شود
 و در آخر هر روز
 بخواند

افمن لکمه بار بار

بیان نماز قضا عمری

قضا عمری ۲۲۰

زندگی ای نگار من
افانید حاجت مرا و بی
براه سازید از ماسوی
فردا

و شنیدن و دیدن و نذا کردن نمیدانند مگر از و که خود بخود میگوید و می شنود
و می بیند و نذا میکند اما این کار سر بازان است و هر کسی را درین دخل نیست
مگر عارف حق و درویشان عارفان گفته اند بیست اگر ز کوه فرو افتد آسبا
سنگی + نه عارف است که از راه سنگ برخیزد + زیرا که لغز اینده و آوردن این
سنگ نیست مگر حق پس هر چه از حق آید راضی باشد والا دعوی عارفی نه کند بحال
نماز بار بیان میکنم که در هفته ادا کرده می شود اول در روز جمعه بعد از ظهر چهار
رکعت در هر رکعت ده کرات فاتحه و کافرون و فلق و والناس نیز ده گان
بار و بعد از سلام هفتاد بار استغفار خواند و هفتاد بار درود و هفتاد بار
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ و ثواب این نماز بغایت بسیار است و آنچه
در نظر فقیر آمده است در شان این نماز مقدار بیست و دو حدیث بنوی صلی
الله علیه و سلم وارد است که درین مختصر نه گنجد و پیش از ظهر چهار رکعت نماز
قضا عمری و نیت چنان کس نیت کردم تا ادا کنم چهار رکعت نماز کفایتی نماز
که از من فوت شده اند در همه عمر در هر رکعت بعد از فاتحه آیه الکرسی یکبار و انا
اعطینا تا آخر پانزده بار آوردن اند که بعد از وفات در میان صحابه خلاف
شد بعضی گفتند که از حضرت چنان شنوده ایم که بیست ساله قضا من از
بر جای شوند و بعضی گفتند که چهل ساله قضا من او بر جا شوند اما بی فاطمه
زهرارضی الله تعالی عنها گفت که من از حضرت چنان شنوده ام که چهل ساله
قضای او بر جای شود پس پرسیدم یا رسول الله اگر این مقدار از وفات نه
شده باشند گفت از پدر و مادر او بر جا شود و تسبیح نماز جمعه بخواند یا تسبیح
یا قَبِيْهُمُ اسْتَغْنَى عَنْ مَنْ سِوَاكَ صَدْرًا بَخْوَانًا
و برای کفایت جهات هر دو جهان صد بار بگوید سَتَبْنَا سَبَبًا يَا مُسْتَبِيْ
اَلْاَسْبَابِ وَاقِفْنَا لَنَا يَا مُقَفِّمَ الْاَبْوَابِ و در شب جمعه باید که این دعا را
بخواند و در غریب الصلوات آورده است که اگر کسی نماز را بسیار فو

سازید مرا سبب ای سازنده اسباب و بکشاید مرا در ظهوری کشاینده و از

فوت شده باشد در روز جمعہ بعد از نماز ظهر و آزودہ رکعات نماز بگذارد و بسلام و بعد از فاتحہ در ہر رکعت اخلاص پانزدہ بار کفایت ہمہ نماز ہائے او شود و ایضا در خبر است کہ عبداللہ انصاری از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسید کہ اگر کسی را نماز ہا بسیار فوت شدہ باشد چہ کند حضرت گفت باید کہ در روز و شب نہ نیت روزہ کند بوقت صبحی و در بیابان رود غسل بکند و دو رکعت تحیت و وضو بگذارد و پنجاہ رکعت نماز بگذارد و در ہر رکعت بعد از فاتحہ اخلاص یکبار باید کہ ہمہ را رکعتین بگذارد تا بایست و پنج سلام شود ایضا آندہ اند کہ شخصی بخد مت حضرت رسالت پناہ آمد و گفت یا رسول اللہ گناہان بچہ دارم چہ باید کرد حضرت فرمود توبہ کن گفت یا حضرت گناہان من بناایت بسیارند حضرت ہر چند میگفت توبہ کن و سے ہمین گفتم کہ گناہ بچہ دارم بعد از آن حضرت گفت کہ در بیابان برو و غسل کن و دو رکعت تحیت و وضو بگذارد و ہر چند کرت کہ توانی ازودہ تا بایست یا بیشتر کلمہ طیبہ تکرار کن و توبہ کن از گناہان گذشتہ و آیندہ و چون در خانہ بیانی چیز صدق کن ہمہ گناہان تو بفرمان اللہ تعالیٰ آمرزیدہ شود و در نظر آمدہ است کہ پیغمبران ماضی کہ پیش از حضرت رسالت پناہ بودند ہر روز امت ایشان در پیش ایشان میشد کہ در کتابہا دیدم کہ در شبہائے دنیا یک شب است کہ در وہمہ گناہان اولین و آخرین بخشیدہ میشوند اگر در آن شب بطاعت اللہ تعالیٰ میباشند ایشان مے گفتند کہ آنشب از ما بآن پوشیدہ است و آنشب بہ پیغمبری کہ بعد از مے آید کہ نام او محمد علیہ السلام باشد بدو خواهد نمود زیرا کہ گناہان امت تو بسیار باشند تا در آن شب آمرزیدہ شوند و چون محمد آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث شد اصحاب در پیش او شدند و گفتند کہ آن شب بمایان نامی کہ کدام است و آن زمان ہتر جبرائیل علیہ السلام از رب الجلیل در رسید و گفت یا رسول اللہ خدای تعالیٰ بر شما تحفہ دو دلیف العروہ فرستاد بعد از آن کہ مژدہ و خوشی با شمارا

در شب دوم و سوم ہا سوال است و نیز نیست و بیوم ہا در رمضان شریف است

وامت شمار که آن شب لیلۃ القدر نامند و آنشب بیست و سیوم ماه
شوال است هر که از امت شمار آنشب دو صد رکعت نماز بگذارد بعد سلام در هر
رکعت بعد از فاتحه خلاص یکبار یا رسول الله برابر هر حرفی که مصلی این نماز
درین نماز یاد کرده است نیکی او نوشته شود و برابر ایشان بدی او دور شود و برابر ایشان
برای او کوشکی در بهشت مهیا کنند و اگر جانور چون شتر و گاو و گوسفند و مرغ را فسخ کند
برابر هر موی که بران جانور است چندان نیکی او نوشته شود و چندان بدی او
دور شود و چندان کوشکی برای او در جنت بنا کنند و اگر غله ناپخته را تصدق
کنند نیز علی بن ابی طالب ثواب دارد و اگر در آن شب سورت روم و سورت عنکبوت
بخواند خواننده و شنونده را با تشکر کار نباشد و نیز این سوره ها را اگر در شب
بیست و سوم ماه رمضان بخواند نیز همین حکم دارد و در ساله شیخ نور قطب
عالم دیده ام هر که در هفته این نماز بخواند هر حالتی که داشته باشد خواب
نشد باید که در شب ادا کند پیش از آن که خواب کند شش رکعت نماز در رکعت
اول و شمس بار و در دوم و اللیل افالیغشی هفت بار و در سیوم و
خیجی هفت بار و در چهارم هفت بار الم شرح و در پنجم و السین هفت
و در ششم انا انزلناه هفت بار بعده این دعا بخواند اللهم یارب
الرحیم و موسی و رب اسحاق و یعقوب و انت یارب منزل الطحطا
منزل التورات و الانجیل و الزبور و الفرقان آری فی منامی
سیده الیلترا مررتا انت چه اعلم ذکر نماز های که بعضی شهرها و روزه
های بزرگ ادا کرده میشود اول ذکر شب قدر بدانکه شب قدر از نیمیت قدر گفته
که هر چه در آن سالها میشود از راستدن و مردن و کل مخلوقات و افعال
مان در آنشب مقدر میگردد و فرشتگان آسمان و زمین بتمامه در آنشب
به معطره جمع میشوند و آن کسان را از حق آمرزش میخواهند که در آن شب بطاعت
مدقق و غیر ذلک من عبادات الله مشغول باشند و در حیرت است که خدایتعالی

۲۲۳
بہترین وقت از نماز و عبادت
توبہ و پاداش آخرت
از نماز و عبادت واقع است

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اگر تمامی دنیا پر کند از طلا و نقرہ و ہمہ را در
راہ حق بدر بہتر از ان این باشد کہ اگر در ان شب نہ کرت انا انزلناہ تا آخر بخواند
قال اللہ تعالیٰ لیکلہ الف قدر خیر من الف شجر و ان کہ چون از حضرت
عزت خطاب چنان آمد کہ شب بہتر است از ہزار ماہ پس معلوم شد کہ طاعت و تصدق
در سہ نیر بہتر باشد از طاعت و تصدق ہزار ماہ و آرد ان کہ اگر کسی در ہزار
ہزار حلہ و ہزار اشتر و یا ہزار گا و یا ہزار گوسفند و یا ہزار مرغ و یا ہزار نان و غیر فلان
متاع الدنیا بہ ہدیہ بدر ہر و یا در ہر ماہ ہزار رکعت نماز بگذارد پس بہتر از ان این باشد
کہ یک چیزی ازین چیز ہائے مذکور بدر ہر و یا یک رکعت نماز بگذارد و منقولست از
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سہ شب در سہ ماہ پوشیدہ شدہ اند اقل شب
مہراج در جب و شب برات در شعبان و شب قدر در رمضان پس بندہ مومن شاید کہ
در ہر شب از شبہای این ماہ ہا چیزے تصدق و عبادت بکند تا مگر شب قدر را یافتہ شد
و یا شب برات و یا شب مہراج را یافتہ باشد و فضیلت این شب آن است کہ اقل کلام اللہ
در و نازل شدہ است بر حضرت رسول علیہ السلام و انس بن مالک عبد اللہ بن مسعود
چنان گفتہ اند کہ ما بان خادمان حضرت رسالت پناہ بودیم و در ماہ رمضان اورا
دیدیم کہ بعد از گذشتن نوزدہ روز حضرت رسالت پناہ در سہ شبہا بیدار بود و بخوابگم
نیم رفت تا بیت و نہم روز اتفاق ہمہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بر آن است کہ
شب قدر بیت و ہفتم باشد و درین شب وازدہ رکعت نماز و در ہر رکعت بعد از فاتحہ
انا انزلناہ دہ بار و اخلاص دہ بار و بروایتی بیت رکعت و بروایتی صد رکعت
ہمہ بقررت مذکور و اگر ہمہ در یک شب شوار شود پس باید کہ درین شب ہائے
کہ از نوزدہ تا بیت و نہم است چند چند رکعت ادا کند و اگر شب روز عید فطر و عید
بکسر العین چیزے را گویند کہ کسی را از اندیشہ آفات و بلیات باز دارد و ایضا
شکر مسلمانان را نیز عید گویند و فطر از ان جهت گویند کہ صائمان ماہ شریف را در و
افطار می شود و آہنخان بود بود کہ در ہم ماضیہ سی و پنجاہ و دین زمین ہزار

در بیان عید الفطر

روز عید فطر برایشان قیامت صغری شده است و بر وایتی پنجاه بار چون طوفان فوج و مسخ قوم و غیر ذلک من آیات تمسح برین محمد آخر زمان صلوات الله علیه مبعوث شد غم و اندوه از برکت او بر طرف شد زیرا که جهودان و ترسایان این زمان که این شب و این روز بیاید در دست شب و روز در گریه و زاری و تضرع می باشند که مگر باز مبادا بلای برایشان نازل شود پس مهر جبرائیل آمد که یا رسول الله حق تعالی آنچه در میفرستد بعد از آن مژده آن که غم و اندوه را من از امت تو بلکه از برکت امت تو از تمام عالم برگزفتم پس شاید که برخلاف ایشان درین روز و شب شادی و طربخانی و بیاید که شما و امتان شما درین روز چیزی تصدق بکنند تا از شر این روز خلاصی یابند و آن صدقه فطر گویند و در شب عید فطر دو رکعت نماز دو رکعت اول بعد از فاتحه آیه الکرسی صد بار و دوم بعد از فاتحه خلاص صد بار و دو رکعت دیگر در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص چهل بار بخواند و این دو نماز باید که در شب عرفه که نهم ماه ذی الحجه است و در شب عید صبحی نیز بخواند و در روز عید فطر نیز غسل کند و خوشبختی بر بدن ببالد و جامه نو و پاکیزه بپوشد و اگر نو موجود نباشد شسته بپوشد و غسل کرده بپوشد اول صدقه و بعد از آن بعد گاه رود و در شرح مختصر ابوعلی رود و بار می دیدم که نماز جمعه را بغیر از امام یعنی با و شاه و امرای رانند از روستایان و صحرائشینان که ادا کنند اما اگر نماز عید را مردمان روستایان باتفاق جماعتی ادا کنند روا باشد زیرا که نقل است و لهذا از جهت او تیمم زدن رواست که خلیفه ندارد و باید که پیش از نماز عید نوافل بخند از جهت وضو و اشراق و غیر ذلک زیرا که مکروه است و نماز هر دو عیدین دو رکعت است و هر دو رکعت نه تکبیر باید بقول اصح نزوایی خلیفه یک تکبیر تحریمیه و دو تکبیر کوع و شش زائده و آنچه آن است که بعد از تکبیر اول دست را لقان دارد و زیر ناف نه بندد و شش تا غیر ک بخواند باز دست بردارد و تکبیر گوید دست را لقان کند باز بردارد و تکبیر گوید بکذا تا سه رکعت و بعد از تکبیر سوم دستها را زیر ناف بندد و نعوذ و سیمه خواند و فاتحه با سوره بخواند پنجم تکبیر رکوع است گوید و در رکعت ۲

مد بیان نماز عیدین و
برکت آن

دوم اول ابتداء فاتحه با سورت کند و بعد از تمام قرئت دست بردارد و دست
را لقان دارد بگذرانا سه تکبیر گوید نهم تکبیر رکوع است بگوید پس بزمب ابی حنیفه
نماز هر دو عیدین برین طریق است و تکبیرات تشریق از بامداد عید فطر تا عصر و
عقب هر نماز گوید در راه برای عیدگاه رفتن نیز تکبیرات تشریق گفته باشد و تکبیرات تشریق
در ضحی از بامداد و در عرفه تا عصر و در نحر بقول امام اعظم بگوید تا هشت نماز شود و در
روز عید فطر و در رکعت نماز دیگر بگذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه انا اعطینا سه بار و اگر
کسی را قوت قربانی نباشد در روز اضحی باید که همین نماز مذکور را ادا کند ثواب
قربانی بیاید و نیز در هر دو عید چهار رکعت نماز بگذارد و در رکعت اول بعد از
فاتحه سبح اسم ربک العلی الذی و در دوم بعد از فاتحه و لشمس و در سیوم بعد از
فاتحه والتیل و در چهارم بعد از فاتحه والضحی و اگر این سوره ها را نداند باید که در هر رکعت
بعد از فاتحه اخلاص پانزده بار بخواند و چهار رکعت نماز خوشنودی خصمان که در
روز جمعه گفته شده باید که در هر دو عیدین و نهم ماه ذی الحجه و ترویبه که هشتم
اوست و عرفه که نهم اوست و در آخر جمعه ماه رمضان وقت چاشت بگذارد و
هر چند که خصمان بسیار داشته باشد خوشنود شوند قصه عید اضحی و آن
آنست که بابا آدم علیه السلام در بهشت به نعمتهای گوناگون پرورده شده
روزی در پیش او آمدی پرید بابا آدم چون او را دید از شوق و محبت او مست
شد و در محبت او دوید هر چند بابا آدم بد و بیشتر شد اما از او میگریخت
تا که بابا آدم بنیادی دلگیر شده افتاد و در خواب شد آرد اند که ائمننا
حالا از پهلوی چپ او پیدا شد چون بابا آدم بیدار شد او را در پیش خود نشسته دید
گفت من انت یعنی کیستی تو گفت انا حواک یعنی حوائی توام بابا آدم
خواست تا دست بداند از دین بود هتر جبرائیل آمد که بغیر نکاح دست
دازی نمی باید کرد که خدای عزوجل بخودی خود بی کام و بی زبان نکاح
اصابت و فرمود الکبریا و دحی و العظمه ازادی و الخلق کلهم عبیدی

۲۲۵

بایان قصه عید اضحی

آنچه من گویم اگر قبول کنی شمار نه شدم امنا حوا گفت بگو پس شیطان گفت اگر
 درین درخت که در دلبیز شماست بخورید شمار بیرون نه شدم و آن درخت گندم
 بود چون اما حوا دست بردار داشت درخت خود را بالا گرفت حتی که امنا حوا از جا برخواست
 درخت هنوز بالا نرفته امنا حوا دست انداخت پنجه دانه برید اما در نهنگام دست انداخت
 او و دوست و تا آنچه و پامی و تا شتالنگ و سر او تا فرق منکشف شد ازین
 جهت است که این اندام را در وضو شستن فرض کرده اند چون بابا آدم
 آمد از سیل بهشت امنا حوا بدو نمود بابا آدم دلیل که مگر این درخت که در دلبیز
 من است این حرام است و ندانست که این از نفی جنس است و بعضی گفته اند که فراموش
 کرد ازین جهت است که او را انسان نامیدند که مشتق از انسان است و
 آن فراموشی را گویند سه دانه بابا آدم خورد و دانه امنا حوا در حال حله با
 بهشت از ایشان پریدند و هر دو برهنه محض ماندند حتی که اگر نزدیک خانه و درخت
 میرفتند آن نیز از ایشان میگریختند ناگاه عیب انسانی که غایط باشد از ایشان
 پیدا شد گرفتند و در غل و شمرگاه خود پنهان میکردند ازین جهت موی زشت برین
 پیدا شدند و چون بدرخت انجیر نپاه گرفتند انجیر برگ خودش را دامتا پنج برگ
 بود و امنا حوا پوشید و دو بابا آدم علیه السلام خطاب حضرت عزت بر انجیر
 شد که این مقدار درختان بهشت با ایشان برگ ندوند تو چرا دمی انجیر گفت
 یا رب آری همچنان است اما من همان سخن قدیم یادداشتتم که شما گفت بودید
 که در زمین دوستی را بیا فرستم و او را خلیفه خود خوانم از جهت دوستی شما و آدم
 پس خطاب حضرت عزت رسید که بارتکب فینک که در میان تو استخوان را
 پیدا نه کنم و هر مومن که از شما بخورد او دوست من است اول در بهشت چهار نفر
 بودند و وقت برآمدن پنج نفر شدند اول شیطان برآمد بعد مار بعد طاووس بعد
 امنا حوا بعد بابا آدم پس حکم باری تعالی شد بر مار که برو تو دشمن فرزندان
 آدم باشی و ایشان دشمنان تو باشند و طاووس را نیز همچنان گفت پس میان

شمارت با این مبارک
 شستن و وضو
 و غیره

۲۲۷

در باره آدم و حوا
 ۱۲

لا اله الا الله

این روز عید شهادت است
ازین عید اولاد است
قیامت

۲۲۸

در بیان وجبت سیایام بیض

بابا آدم که او را وقت افتاد باها آدم نه صد سال در سمرقند روی بر خاک نهاده
افتاده بود که هرگز درین مدت بالاشده بود او را اندر که رفتی و کنجشکان
برو گذر کردند آب چشمانش چون دوجوی روان شده بود آن کنجشکان ازان
آب خوردند با یکدیگر گفتند که چه خوش آبی و چه خوش بوی و لطیف است با با
آدم گفت یارب کار بنده را چنان کردی که کنجشکان با حوال فقیر می خندند و
حال بهتر جبرئیل آمد و گفت ای آدم کنجشکان دروغ نمی گویند بلکه شما نعمت
خورده آید آب چشم توازان خوشبوی است در آن حالت سر بالا کرد و وقت صبح صادق
بود چون نظرش بعرش رسید در نوشته دید که **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** رسول الله
بابا آدم گفت یارب اینچه نام است که متصل بنام شما نوشته است گفت این نام
یکه ازا اولاد شماست که اگر او نمی بود شما را پیدا نمی کردم و پنجاه و دو پشت پس از
تو بیاید بابا آدم گفت یارب بحرمت آن نام خطای مرا بیا مرز خطاب بدر و شد
که شفیع نیک آدمی جرم ترا بخشیدم و جود بابا آدم در دست سیاه بود اما سه
روزه داشت از ایام بیض چون اول روزه داشت سیوم حصه و جود او میگذشت
و در روزه دوم دو حصه و بر روزه سیوم تمام وجود نیک میگذشت ازین جهت
ایام بیض خوانند و چون از سمرقند بعرفات آمد آنجا حواریافت خوشحال شد
ازین جهت آن موضع را عرفات گویند فرشتگان طهات پراز در و جواهر و گل و ریاحین
آمدند و برایشان پاشیدند و گفتند **هَذَا عِيدُكَ وَعِيدُ أَوْكَادِكَ إِلَى**
يَوْمِ الدِّينِ یعنی تا قیامت پس عید ضحی ازان پسمانده است در نیجکایت
قول اباحتیان است که ایشان گویند دنیا بمانند گلزار است و زنان بمانند گل
بر که خواهد گل را بویذیر که چون یک بابا آدم و یک ما حواری بود که خاص بر او
آفریده شده بود و نیز بنی نکاح زن نکرد پس بدان اگر شهرت با خدا باشد بعد از اداء
نماز ضحی قربانی بکند و اگر روشائی باشد هر وقت که خواهد بخند و بگوید **اَصْحِيهِ اَبَدًا**
خود و بکشد و منقول است از نبی بی فاطمه زهرا رضی الله تعالی عنها

که حضرت رسالت پناه چون قربانی میکرد تمام اهل عیال خود را حاضر می کرد و میگفت هر که این خون را به بند آمرزیده شود **آوردن** اند که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم یک روز قربانی صد اشته را خوا بانیده بود شصت و چهار را خود آنحضرت بدست خود ذبح کرد و مابقی را مرضی علی ذبح کرد حضرت رسالت پناه دو جانور قربانی میکرد یکی از برای خود و یکی از برای امت خود و میگفت بهترین امت من آنکس است که دو جانور قربانی بکند یکی برای خود و یکی برای خیمه را باید که بعد از عید نیر میتوان ذبح کرد اما اگر خریده بود و ذبح نکرد تا گذشتن ایام بعد از آن بهر با فقیران تصدق کنند و الا قیمتش را تصدق کنند **آوردن** اند اگر کسی مالک انصاب شود و زکوت و مال و تلف شود تمامه زکوت از ذمه او ساقط شود اگر مالک انصاب قمار شده بود و صدقه و قربانی نه کرده بود از ذمه او ساقط نشود و ذکر عاشوره که و بهم ماه محرم است باید که تمام شب بذر و فکر زنده دارد و خواب غفلت نه زند و در شب میاید که پس اسه کرت بخواند یکی در اقل شب باز در میان شب و آخر شب و چون روز شود در وقت صبحی غسل کند و بعد از تحیت و حضور چهار رکعت نماز بگذارد و هر رکعت بعد از فاتحه دو آیه بار اخلاص بار و اح امام حسن و امام حسین شیم سفیان ثوری گفت که من این نماز را در حق ایشان داده بودم ایشان را در خواب دیدم که روی از من بگشتند و گفتند که یا امیر زاده گان گنا من چیست گفتند شمارا بر ما یان حق است که شمارا به پیش بریم از حق شما شرم داریم و معلوم باد که این ده روزه ماه محرم بر ما هم ماضیه فرض بود و بر ما نفل در روز عاشوره حضرت فرمود که روزه دارید که دین رسالت بر ما نیر به پنجگان خود شیر بند و اگر یک روز عاشوره تنهایی بگذرد باید که یازدهم روز نیز روزه دارد که ثواب بسیار است و آن نیست که بعضی روافض میگویند که این ده روز روزه است از بهت جنگ و صل بودن صحابه است باید که بموافقت ایشان مانع گیرند با شیم و بدانکه نوحه دشمن درین ده روز که فی شب طعام خورد و نه روز عادت و رسم روافض است

مردمان

۲۲۹

سیان نماز عاشوره

صیام در ماه صفر
روز یکم روز دوم
روز سوم روز چهارم
روز پنجم روز ششم
روز هفتم روز هشتم
روز نهم روز دهم
روز یازدهم روز بیستم

۲۳۰

در ماه صفر

و در روز عاشوره چشم سیاه کردن نیز سنت است تا خلافت روافض شود که ایشان
میگویند که یزید چنان خود را بخون امیر حسین سرخ کرده بود این محض مدح عزت
و باید که روزه آخر ذی الحجه روزه داشته باشد و روزه دار باشد که ماه محرم را بپسند
اول روزه محرم را نیز روزه دارد **و آرد** اند که این کس ثواب صیام الدهر باید
که سال گذشته او را هم بر روزه نویسند و آینده را هم بر روزه نویسند که درین دو
روز دو سال تفرقه حاصل شود و در سال تمام شش روزه است که هر یک را ثواب
صد هزار ساله است یک از آن روزه با بیت و دوم ماه محرم است که اول حضرت
رسالت پناه بدان روزه نامت میگرد و **و آرد** اند که بهتر جبرئیل مد و پیش
حضرت استاد و امامت کرد و گفت هر چه من کنم بهمان روش بکنید پس حضرت مر
قوم را گفت که خلف من بایستید و هر چه من کنم بهمان روش بکنید زیرا که قوم
بهتر جبرئیل را نمی دید و معلوم بود که جبرئیل امام نبود بلکه معلم بود و الا نماز قوم بدو
امام جانش نبود و ذکر **صفر** بدانکه صفر ازین جهت گویند که همه انبیاء درین
ماه رحمت میرسید و رنگ ایشان زرد میشد و چون ماه صفر آید شب اول
او یک هزار بلامی نازل میگردد و در دوم دو هزار و در سیوم سه هزار و در چهارم
چهار هزار و در پنجم پنج هزار و در ششم شش هزار پس باید که در اول شب شش رکعت
نماز بگذارد و بدو سلام اول چهار رکعت بیک سلام و باز دو رکعت بیک سلام در هر رکعت
بعد از سلام فاتحه و اخلاص سه بار بخواند و منقول است که روزی حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم را در همین ماه صفر وجد پیدا شد و آرزو کرد
که اگر از جانب حق رحمت میشود که از دار الفنا بدرالبعث بروم تا دیدار بچون
بیچگون او را ببینم در آن زمان بهتر جبرئیل علیه السلام آمد و گفت یا رسول الله
خدای تعالی گفت که رحلت شما در ماه ربیع الاول باشد حضرت خوشحال شد
و گفت هر که آن ماه را بمن بنماید من او را مرده بهشت بدهم و آن ثواب تمام آن
زمان باقی است هر که آن ماه را اول به بند ثواب یا بدو هر که در روزه دوازدهم

علامت شب بیداری
در این ماه

ماه شعبان در این

در این ماه
در این ماه
در این ماه

در این ماه
در این ماه
در این ماه

در این ماه
در این ماه
در این ماه

و عبادت حق مشغول باشد اما اتفاق بر آن است که شب بیست و هفتم ماه رجب
ست و یک نشانه او آن باشد که آفتاب در آن روز بوقت برآمدن شعله و شعاع نه
داشته باشد و نماز در لیلة الرغائب در رکعت بگذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص چهل
بار بخواند و در شب معراج صد رکعت نماز بگذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص پنجاه
و بعد از این بدانکه درین سه ماه چون رجب شعبان و رمضان این اورد و در باره
و شبانگاه بخواند اول سه رکعت فاتحه و سه رکعت اخلاص و سه بار سورة الفلق و سه
رکعت سورت والناس و سه رکعت کافرون و سه بار آیه الکرسی و سه رکعت سبحان
الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله
العلی العظیم و سه رکعت اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و علی کل ملة و
نبی و سه رکعت اللهم اغفر لی و لوالدتی و لوالدتی کما دبت بآئنی و سه رکعت
اللهم اغفر لی و لوالدتی و للمؤمنین و المؤمنات و چهار صد رکعت
کلمه استغفر الله تکرار کند و ثواب این از حد و عد بیرون است اما باید که در هر
بار دو و هر عصر خوانده باشد و ایضا هر که در ماه رجب این دعا هزار بار بخواند
استغفر الله ذالجلال و الاکرام + من جمیع الذنوب و الاثام حضرت
عزت و ستم بخدای خود کرده است که آنکس اگر نه آمرزم آفریننده او نباشم و
باید که در هر روز صد بار بگوید سه هزار صل میشود و ایضا در رجب هفتاد هزار
بار این دعا بخواند استغفر الله جمال محبوبی گوینده این دعا نیز آمرزین گردد و
و کر ماه شعبان و شعبان در لغته شاخ زدن را گویند یک آنکه جمله گناهان
در شاخ میزنند و دیگر آنکه جمله نیکی های او در شاخ میزنند یعنی پدید می شود
در اول شب شعبان و از ده رکعت نماز بگذارد و در هر رکعت بعد از فاتحه پانزده
بار اخلاص بخواند و در آن اند که عطا کند خدای تعالی او را ثواب و از ده هزار
شهیدان و بنویسند مرا و ثواب و از ده سال عبادت و بیرون آید از گناهان
کلی که الحال از ما در زائیده باشد تا بهشت ما در فرود هیچ گناه نه نویسد و در شب

الاضافات آورده است که اگر مصلی در نماز نفل سهو شود سجده سهو بر او لازم گردد و ذکر چند نمازی که محلش از یاد رفته بود الحال بیان کنم و در عشر بشوره آمده است هر که بگذارد در شب عاشوره دو رکعت نماز و در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص سه بار و بعد از فراغ سبحان الله تعالی عظیم هفتاد و بار بگوید پروردگار حق تعالی گویا از نور تالغ صور و تیسر گفته اند هر که بگذارد شب عاشوره چهار رکعت نماز و در هر رکعت بعد از فاتحه آیه الکرسی و اخلاص و معوذتین دو گان بار بخواند بعد از فراغ صد بار اخلاص بخواند بنا فرماید خدای عزوجل و در بهشت هزار شهر و در هر شهر هزار هزار کوشکی و در هر کوشکی هزار هزار خانه و در هر هزار خانه هزار تخت و بر هر تخت هزار هزار فرش و بر هر فرش حور عین نشسته باشد و مراد از هزار و هزار ضرب است یعنی هزار کرت هزار و امیر المومنین علی رضی الله تعالی عنه گفت که پنجم علیه الصلوات والسلام فرمود هر که بگذارد شب عاشوره و دوازده رکعت و در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص یکبار ثواب بسیار است و ایضا نمازهای لیلیه الرفاعی و آن جمعه اول شب رجب و ثواب آن در او را مذکور است که اول شب پنجشنبه ماه رجب احسن وقت گویند و در آن شب تصدق و خیرات بنحویت نیکو و در روز پنجشنبه روزه دارد و بعد از نماز شام جمعه اول که آنرا لیلیه الرفاعی گویند دوازده رکعت به شمس سلام بگذارد و بخواند و در هر رکعت بعد از فاتحه انا انزلناه سه بار و دوازده بار اخلاص بعد از فراغ هفتاد و بار بگوید -

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ
 بَارِكُوا بِهِ وَرَبِّ سُبُوحٍ قُدُّوسٍ رَبِّنا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
 بَعْدَهُ سرور دار و مهتاد باری گوید رَبِّ اغْفِرْ وارْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا لَعَنَ
 مَا نَكَ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ بار و ویم باز سجده کند باز مهتاد باری سُبُوحٍ
 قُدُّوسٍ رَبِّنا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ گوید بعد از این و عا در نماز
 نشست یا ملا و بخواند اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي

طابق است " کتب سابقه که از نسخه نجف به این جا آمده

بیان احکام سفر

که پنجم بر علیه السلام فرمود هر که بگذارد شب عید صبحی و از ده رکعت نماز و هر رکعتی
بعد از فاتحه آیه الکرسی یکبار و اخلاص پنجبار بیرون آید از گناهان چون نماز
پوست و بنویساند برای او هفتاد ساله عبادت و بنا فرماید مرا و را در جنت
الفردوس هزار شهر و در هر شهر هزار خانه و را اگر داند او را خدای تعالی
اورا هزار حاجت و ثواب نماز زوال که ماول نوافل گفته ام یا بدر کعبه الا حاکم
مذکور است که عطا کند خدا را و را بهر موی که در تن او است هفتاد هزار بار
بگوید و از دنیا بیرون نرود تا جائی خود در بهشت نه بیند و کرا احکام سفر
اول چون کسی عزم سفر کند باید که چهار رکعت نماز بگذارد و بعد از تحیت و ضو
در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص چهار بار و بعد از سلام صد بار و در فرستادن
سر بر زمین نهد و دعا را طبر بخواند و این دعای طبر را امام عظیم رضی الله تعالی
در هر شب میخواند و خواننده این دعا را ثواب همان مرغ روزی شود و سنذکره
فی اوجیات و چون بسفر رود اهل بیت را بحق تعالی سپارد و حق تعالی تا آمدن
او اهل بیت او را سلامت دارد و حکایت چنان آمده اند که شخصی عزم
سفر کرد چون روان شد زن او حامله بود و گفت حمل ترا بخدا سپرده ام چون از
سفر باز آمد زن خود را مرده یافت گفت بار خدا یا پنجم شما مرغ نه گفته بود که
هر که اهل بیت را بخدا سپارد سلامت یا بد زن من وفات شد چگونه است
با تفسیر آواز داد که آری پنجم مرغ نه فرموده است شما حمل را بخدا سپرده بودید
نه زن را بر و گور را شکاف کن چون آن شخص گور را شکاف کرد زنش مرده
و فرزندش زنده بود شیر میخورد و چون پای در کاب نهاد سوره کافرون و
اخلاص و فلق و الناس را بخواند و بجانب بین بدد باز بخواند بجانب شمال
بدد باز بخواند بجانب مشرق بدد باز بخواند بجانب مغرب بدد حکایت
آمده اند که سوداگری هر شب بین چهار سوت میخواند و چهار جانب میدید یکی شب
فراموش کرد و همدان شب فداان برو تا خنند و مالش را بختیمت بردند

۲۳۷

و همان سالار را گفتند که ای سالار کاروان شما را چه قدرت بود که در هر شب در
هر مرحله منزل و قلعه راست میکردی بیاوشی بد گفت آری بد بختی من امشب همان
اورا و فراموش کردم که قلعه من همان بود و چون کس در سفر رود باید که تنها نرود
و دو کس نیز نرود که ثالث ایشان شیطان می باشد که سه کس رود که رابع ایشان
حق تعالی است و باید که در میان دو مسافر و سه و بیشتر یکی را با دوشاه کنند و حکومت
اول قبول کنند حکایت آمده اند که رفدی شیخ معین الدین بنجری چشتی
قدس الله سره الغریبه با شیخ عثمان هارونی که مرشد او بود در سفر بودند شیخ عثمان
هارونی گفت که حدیث نبوی چنین است که دو کس در سفر روند یکی را بیاوشی
قبول کنند شیخ معین الدین گفت شما دوشاه باشید و من خادم جای مصلای و افتاب
اورا گرفت و راهی شد چون شب شد هارن باریدن گرفت شیخ هارونی در خواب
رفت و شیخ معین الدین چادر خود را بر سرش گرفت و استاد چون علی الصباح
شیخ هارونی بیدار شد حال چنان دید گفت شما را چه بود که در تمام شب محنت
کشیدید گفت خدمت بادشاه را چنان میتوان بجا آورد شیخ دعا کرد و حال
صاحب باطن و علوم اولین و آخرین شد و مسافر را باید که در سفر جاس مصلای
و افتاب و مقراض و استره بخود همراه داشته باشد و مسافر را باید که در سفر نیک
محضر و نیک خاصیت و حسن الظن بوده باشد تا به نیت نیک خود نگا داشته
حق تعالی شود چنانکه آن سوداگر را که حسن الظن با آن مذکور بود و برویت
نعمتهای بهشت مشرف شد حکایت کرده اند که در زمانه ساسانی
مزدی بود بدزدی مشهور که تمام آن ولایت از بدی او بجان رسیده
بودند شبی بدزدی میرفت گذرش بمقصوده بیوه زنی افتاد که خود عبادت
الله تعالی مشغول بود و فرزندانش بگریه و فریاد که ای مادر از گرسنگی می دیم
و این شب سیوم است که مایان گرسنه ایم بیوه زن گفت ای جان مادر فدای
انسانا الله تعالی در بازار بگردم اگر جای مردانگی یا بکم بیارم برای شما بدرهم

حکایت نیک
از کتاب
الطالبین

والا دیوزده و فقر کرده بیارم چیزی را چون دزدان میخون شنید آتش شفتت
دولش اثر کرد که عافیه باین عجز عبادت تبارک تعالی میکنند و من بوجود این
توت عصیان میکنم اما چون در خانه چیزی ندارم فاما جای دزدی کرده بیارم
و باین بویه زن بدهم در حال رفت و در خانه جهود و درآمد اول چیزی اندک
را گرفته زودتر آمد و در خانه آن بویه زن بویه گفت کستی گفت فقیر ندر شما چیزی آورده
است پس آرد و بدو داد و در پیشم توبه کشید که من بعد دزدی نکنم
اما فکر یک داشت که زرا آن جهود را نیز بیارم و باین بویه زن بدهم و آن
جهود آگاه شده بود که دزد چیزی نبرده است باز خواهد آمد شسته بود چون دزد
آمد فی الحال گرفتارش و کشند و در دیوار انداختند قضا را چون دزد در وریا بود
ناگاه دید او را بر کتاسه انداختندش ناگانه کاروانی در آنجا میسر بود و فرود آمد سالار
کاروان مروی پارسا بود نماز جنازه بجای آورده و کفن کرده و دفن کردند چون
کاروان کوچ نمود و در تر رفت سالار کاروان گفت که صیرفی من یعنی همیان من
به همراه مرده در گور دفن کرده شد همراه یک نفر برگشته آمد و گورش را شکاف کرد
اولا یافتند اما بجانب مغرب رفتنی شده بود و در آن قبر سالار گفت من درین
دفن در روم نفر منعیش کردم منع نشد چون سر در دفن کرد سر او بر ولایتی
برآمد و آن دزد را بر تختهای بهشت که مکل زرد و یا قوت بود شسته دید و
منفی و سرودیان در پیشش نشسته و یک حور عین در پهلوی نشسته و کاسه
شراب بردست چون سالار را دید گفت مرحبا خوش آمدی بیا و این امانت خود را بگیر
همیان را بدو داد و گفت برو سالار گفت قصه خود را بگو که بچه سبب بدین درجه
رسیدی دزد گفت روزی با بر شهابی را خواهد گذشت سالار گفت اندک بگو در
حال اندک چه دیر میشود دزد حال خود را از اول تا آخر گفت چون سالار بر خات
دزد گفت برای چه میروی دنیا اندک مانده است سالار گفت درین ساعت
حد آدم چه گذشته باشد دزد گفت اگر قدم را نوشیده می بودی

هرگز بیرون نرفتی چون سالار برآمد نه اسب و نه نفر بود و دهان ولایت بر
 ویرانی و خرابی پیدا شده بود سالار از آن برآمد و چون مردمان را دید از کار
 میسر رسید که کاروان فلان کس بکجارت پیچید خبر داد چون در شهر رسید
 که کاروان فلان کس بکجارت گفتند ای مرد دین ولایت الحال راه گذر
 کاروان نیست و آن فلان سالار را شنیده بودم که در قبر رفت و بود
 بیرون نیامد گفت آن سالار منم چون عالمان حساب کردند سیصد
 و نه سال گذشته بود و چون مسافر از سفر باز آید باید که روزی در خانه و
 در شب نه آید و بهتر آنست که اول مسجد رود بعد از آن بخانه رود و چون خانه
 برسد اهل بیت را سلام دهد و ایضا چون عروس را در خانه آید باید که پاهای
 عروس را بشوید و آن آب را در چهار گوشه بیندازد برکت و افزونی دهان خانه
 پیدا شود و باید که پیش از خواب رفتن طهارت بکند و یکطرف چادر و بر نشین
 اندازد و دیگر طرف بر سر عروس باشد و بر آن نجات و ضرر بگذارد و بعد
 از آن در خواب رود بعد از این معلوم باد ای فرزند که نمازهای نفل و دعا و احوال
 بسیارست اگر زیاده میخواهی در دیگر کتاب ها به بین اما این مقدار چون
 وارد فقیر شود بالتماس شما در تحریر آوردم و زیادت از او خود نه نوشتم
 زیرا که **آوردن اند** هر کاری که ناصح و واعظ خود نه کند آن
 وعظ و نصیحت او به کسی دیگر استقامت پیدا نمیکند کقول الشاعره **مَنْ لَمْ يَكُنْ**
مَالِكًا مَوْتٌ بِهِ و مَا اسْقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْقَمِ **آوردن اند** که روزی نه
 کوک خود را در پیش امام یوسف آورد گفت یا امام فرزند من شکر من خود
 و از بسیاری شکر خوردن زحمت پیدا کرده است مدتی او دعا بکن تا دلت
 از آن بر گردد امام گفت که بعد از یک هفته او را در پیش من آورده چون بعد از
 هفته آمد دل کوک از آن برگشت یا ران گفتند یا امام روز اول چای
 دعا نکردید گفت دهان روزها من نیز شکر می خوردم

و علم بیارند
 سعه بود او را خوانند
 خال الصدق علی فاستغنی
 است علی بن ابی طالب
 از مردم را کار بند
 و غلو سیف غلو کار بند
 بهوات و باغتاب از
 نیت پس چه باشد

بیان ادب آوردن و
 در منزل
 هم

آنچه در وعظ و خطبای
 که فاعظ خود بخود
 او ملان امر و دیگر
 نیز بگوید
 که فاعظ خود بخود
 و خطبای و وعظ
 و خطبای و وعظ

و دعای من در و اثر بخیر و الحال چون از شکم من برآمد دعای من قبول شد
بدان ای عزیز در ساله ششم فرید الدین عطار قدس سره خوانده ام که شب روزه
خلیفه یکدیگر اندر حکم حتی که اگر او را در شب فوت شود در روز میتوان بجا آورد
اگر روز فوت شود در شب میتوان بجا آورد و باید که در وقت بیدار شدن از
خواب وقت صبحدم و در وقت رفتن و خواب وقت خفتن سر کلام خود را کلمه طیبه
غیره من الادعیات بجنی آورد و اند چون کسی از خواب بیدار شود و زبان
خود بکلمه و دعا گوید و دست روز بوقت باشد باز بوقت خفتن
اسم الله بر زبان راند آنچه در میان است همه آمرزید شود و اگر
اول و آخر سخن زشت باشد همه ادعیات قبول نشود و اختلاف
مدان است که اگر در او را زیاده و کم شود بقول امام شافعی هر چه شود قبول
شود و بقول امام ابو حنیفه رضی الله عنه باید که از آن مأمور نه کم کنند و نه
زیاده زیرا که او را بمشال آنست که کسی به کسی گنجینه نشان دهد که در فلان
موضع زیر فلان سنگ گنجینه هست پس اگر آن کس بعین همان سنگ از
جای بیجای کند گنجینه بیا بد و الا محروم ماند و اگر در نماز زیاده
و کم شود باید که سجده سهو بجا آورد و اگر سجده سهو بدان ای عزیز
که سجد سهو در نماز بسیار جای واقع می شود اما عوام را ازین معنی خبر نیست
و در قدروری آوردن است که سجده سهو واجب می شود زیاده
کردن در نماز چیز را و یا به نقصان کردن در نماز چیز را پس زیادت بر
نیم اسم مسمی است تقدیم رکن تاخیر رکن تکرار رکن تاخیر واجب قرائه بی محل و
نقصان را نیک نام چون ترک واجب پس بوجود این اشیاء اگر سهو واقع شود سجده
سهو بیارد و اگر بجهت سجده سهو لازم نه گردد و نماز درست باشد اما به نقصان
اگر بار دیگر ادا کند نمازش روا باشد اول بیان تقدیم رکن چون تکبیر تحریمه گوید
مکعب آید باز گردد تحریمه او باطل شد زیرا که وقت تحریمه قیام است

۲۴۱

بیان سجده سهو

بیان سجده سهو

سین

در بیان تاخیر رکن

در بیان تاخیر رکن

۲۴۲

در بیان تاخیر واجب

اما اگر تحریر بست در حال قیام و قرائت فراموش کرد بر رکوع آمد باید که برگردد و دو
 قرائت بخواند و رکوع بار دوم کند و سجده سهو بیاید و اگر رکوع را ترک کند سهو و
 سجود و نمازش فاسد شود زیرا که ترتیب فرض است بیان تاخیر رکن چون قرائت
 تمام کند و بمقدار سه بار گفتن تسبیح تاخیر کند بعد از آن بر رکوع آید سجده سهو آورد و علی
 هذا المقدار اگر از رکوع بالا شد و در قومه رفت و تاخیر کرد نیز سجده آورد و علی هذا المقدار
 اگر در جلست تاخیر کند سجده سهو آورد و در قعدة اقل اگر الله صلی گفت سجده
 سهو لازم نیاید و اگر الله صلی علیه و آله و سلم گفت سجده سهو لازم شود که
 تاخیر رکن حاصل میشود و چون از سجده اخیره بازگردد و سجده دوم بجا آورد قیام رود و اگر
 دانسته رود درین میان قرائت خواند اگر بفراوانی بخواند سجده سهو آورد و اگر
 عمداً کند نمازش نقصان پذیرد و در بیان تکرار رکن چون رکوع را دو رکعت
 کند سجده سهو لازم آید و اگر سجود را مکرر کند نیز سهو واجب آید بیان تاخیر
 واجب چون بعد از شمار و تعوذ بخواند اما بمقدار گفتن تسبیح تاخیر کند بعد
 از آن فاتحه بخواند سجده سهو لازم آمد و اگر در میان فاتحه و سورت مکث کند نیز سجده
 سهو لازم آید و اگر تکرار کند فاتحه را بی تفصیل اگر دو رکعت اول است سجده سهو لازم
 شود که یکبار خواندن واجب است و اگر دو رکعت آخر تکرار کند لازم نیاید زیرا که
 مخیر است میان خواندن و ناخواندن و یا با تفصیل خواند در رکعتین اولین چون فاتحه
 خواند و ضم سورت کرد باز فاتحه خواند و ضم سورت کرد و سجده سهو لازم نیاید زیرا که
 گویا طول قرائت کرده باشد و تاخیر سلام چون قعدة اخیره تمام کند و سلام زود
 تر ندیده سجده سهو لازم آید و اگر قعدة اخیره تمام کند و برخیزد و پندارد که مگر قعدة اول
 است تا رکعت دوم را به سجده مقید نه کرده است بشیند و سلام دهد و سجده سهو
 آورد و اگر مقید کرد و سجده باید که یک رکعت دیگر هم بخند که دو رکعت نفل شود و آنچه
 اول فرض سجده سهو آورد و اگر در قعدة اخیره نشیند و برخیزد اگر رکعت دیگر را
 قید نکند است بشیند و قعدة تمام کند و سجده سهو آورد که تاخیر رکن شش است

و اگر قید کرده باشد باید که یک رکعت دیگر هم بگذارد تا هر سه نفل شوند و فرض از سر
 گیرد **بیان قرائت بی محل** چون بجای تشهد فاتحه خواند و یا بجای
 قنوت سوره خواند چون اخلاص و غیر فلک و اگر تشهد تکرار کند و یا قنوت را تکرار
 کند سجده سهو لازم نیاید زیرا که جای دعاست گویا که دعا را دراز کرده باشد اما چون
 تشهد را بجای فاتحه خواند اگر در رکعت اول بخواند سجده سهو لازم نیاید که در محل شهادت
 پس این را هم ثنا گفته باشد و اگر در رکعت دوم بخواند سجده سهو لازم آید
 زیرا که در محل دعاست و اگر در رکعت سوم و چهارم بخواند سجده سهو لازم
 نیاید زیرا که مصلى در آن دو رکعت مخیر است **اِنْ شَاءَ قَرَأَ وَ اِنْ شَاءَ سَكَتَ**
در بیان ترک واجب چون در دو رکعت اول بخواند و در آخر
 بخواند سهو لازم آید زیرا که قرائت در دوی اول واجب بود بدانکه قرائت فاتحه هم فرض
 است و هم واجب و فرض بدان معنی که سورت قرآن است و واجب بدان معنی که واجب
 است که از تمام قرآن را بخواند چنانکه تکبیر تحریمیه را فرض آنست که شروع کند بیک نام
 نامهای خدای تعالی چون الشا جل و الله عظم و غیر ذلک اما واجب آنست که الله
 اکبر گوید که لفظ تکبیر واجب است پس اگر ترک کند فاتحه را و چیزی دیگر بخواند و یا لفظ تکبیر را
 و اسم دیگر بخواند سجده سهو لازم شود و اگر فاتحه پیش از سوره بخواند نیز سجده سهو لازم شود و اگر
 ضمیم کند سورت هر دو نیز سجده سهو لازم شود و اگر ترک آید قعدۀ اول را نیز سجده سهو لازم شود
 و اگر فراموش کرد و نزدیک بقعودت بنشیند و سجده سهو آورد و اگر بقیام است باید که بنشیند و
 اگر شسته است هم سجده سهو لازم می شود و اگر نه شسته است هم سجده سهو لازم
 میشود و ترک تشهد و قعدۀ اول یا هر دو قعدۀ نیز سجده سهو لازم می
 شود و در تعدیل اسکان اختلاف است چون در رکوع و سجود آرام نه گیرد
 بقول امام عظم رحمه الله سجده سهو لازم نمیشود و بقول امام محمد رحمه الله لازم
 میشود و بقول امام ابو یوسف و شافعی رجها الله نماز را از سر گیرد که تعدیل بقول
 ایشان فرض است **مسئله** ترک دعا قنوت و در سجده سهو لازم نشود و در

در بیان قرائت بی محل

در وقت بی محل
 اگر غایت بخواند اگر
 خواهد خاموش باشد

در بیان ترک واجب

۲۴۳

در وقت بی محل

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على
المرسلین

ترک بند خواندن امام در سه نماز سجده سهو لازم می شود اما منفرد مختیر است
و نیز در ترک آیه خواندن امام در دو نماز سجده سهو لازم می شود و امام را مقتدی
یا وسهو مقتدی لازم کنند سجده سهو نیست نه بر امام و نه بر وی بدان که در
سجده السلام آوردن است اگر کسی را در قعدۀ اول شک شود که
قعدۀ اول است یا آخر یا گوید آخر است باز گوید اول است پس گویا که بمقتدر
ثلث تبیین بکند سجده سهو لازم شود و در ترک تبکیرات عیدین از رویا و در گوشت
اختلاف است اما صحیح آن است که سجده سهو لازم نشود از جهت بسیاری
مردمان در سیدن محنت بامام و بایشان بدان ای عزیز اگر ازین
بسیست و هشت صورت که بر هر یک از ایشان سجده سهو لازم می شود یکی در نماز
صادر شود یا همه بیاید براس همه همین دو سجده کافی است چنانکه کفارت میضای
اگر یک روزه را افطار کرده است عمدا یا همه را یک کفارت لازم می شود و معلوم
که سجده سهو از نماز است تا اگر در عین همین دو سجده کسی بدو افتد کند آن کس
مقتدی گردد و قال علیه السلام لا یستأنس من الخطاء والایستیان پس اگر
کسی را در نماز نیایی وسهوی واقع شود و نماز او نقصان شود باید که آن نقصان
را به همین دو سجده بر بندد و از جهت سجده را جبر نقصان گویند و جبر بر بستن را
گویند چنانکه جبره شکسته بسته را گویند و حق را نیز جبروت گویند و جبروت
آزا گویند که لا ممکن را ممکن گرداند اگر معلومات قدسیه حق بود اما در مقام احدیت
چون سائر صفات عین ذات یگانه اند پس لا ممکن اند و از آنجا جبر کرده به ممکنیت
روی نمود پس جبروت نام یافت و چون مصلی از نماز فارغ شود دست بردارد
و آنچه داند از حاجات دینی و ایمانی بخوابد خاصیت آدمی آنست که از چیزی
خواهی سخت گوید و خاصیت حق آنست که از چیزی نخواهی تهر کلمه واللہ الحق
و انتم الفقراء و گفته اند که دعائمان مفرق ضتان دعاء اللایان و دعائهم للسلطان
و این مناجات را اکثر بخوانند که دوازده اولیاء الله این را از عربی بغاری

۲۲۲

دو دعا
وضو کرده است
بجای دعا
بلای خطایان و دیگر دعا
پای شاه عادل

مدیان دعا و نذرستان

در بیان دعا که بر قبر خوانده شود و بسم الله و سوره یسین وقت نزع

ارشد و عالی

زندہ است بجز آنکه در قفس و قلاب
بعضی مخلوق را زندہ بیکر خانه

دو لایق صفت با او شای
سزایک داد او

بلکہ است زین
موجوداتی نیست بی مقدار

خداوند این را و این را

والیضا حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم نبی بی خدیجه را بخوابید و گفت
از جهت شما چه عمل کنم گفت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بسیار بخوان ده بار کلمه طیبه بخوان
بر سر قبر بهترین است **اور** اند که عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما را چنان حکم بود که چنان
کسی مرد میفرمود تا تمام قرابات و عزیزان او جمع شوند و از جهت آن مرده
صد هزار کلمه طیبه بخوانند که هیچ سختی از سختیهای آن جهان بر او سخت نماند بلکه همه
استان شوند **اور** اند که هر که این دعا را یک کثرت بخواند تمام اہل مقبرہ
از عذاب سزات یابند و تمام قبرها پر نور گردند و ثواب گوینده گفته اند که برابر هر حرفی
که ذکر کند چندان نیکی او نوشته شود چندان بدی او دور شود و چندان کوشش برای
او در بہشت بنا شوند و اگر کسی در راه روندہ باشد فاتحہ بخواند و از جهت شتاب رفتن

مجلس شورای اسلامی

۴
نخبین مراد

بیت نام خود و بی

ای ای دوست نقیض

رضیخ غریبان
ضعیفان وای رهنمای بر
زای زنده وای

۲۵۰

احسان کننده وای

مبنای فداوندی

بسم الله الرحمن الرحيم

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک

جلالی و اوایل دوازدهم

مفتی محمد رفیع الرحمن

ماں ملین کر دے

عجب کلمات
عجب کلمات
عجب کلمات

اور بیل آتشین میکشیدند گفتم چرا گفت نامحرمان را نظر میکردم و پنجم
روی او را آبله های سیاه دیدم گفتم چرا گفت روئے خود را بیاراسته
واز نامحرمان پوشیده بشستم بانور آتشین لب او را میبردند و
زبان از پس پشت کشیده بودند گفتم چرا گفت شوهر را بد میگفتم و آزار
میرساندم منقسم بزنجیر های آتشین بسته و عبودیت آتشین بر سرش میزدند
گفتم چرا گفت مال شوهر را بی دستوری او بجا میدادم هشتم دو مار سیاه دیدم
در پستان او آویخته و میگزیدند گفتم چرا گفت پستان خود را بی دستوری
شوهر بکودکان بیگانه میدادم نهم شکم او چون طبل برآمده و از و آواز
می برآمد گفتم چرا گفت حرام خورده بودم و آن آن بود که شکم من سبز بود خوردم
دیگر میخوردم برائے فریبی دهم بند های آتشین بر پاے او رها ده
که نمیتوانست جبین گفتم چرا گفت بی دستوری شوهر از خانه بیرون می آمدم و
مرا گفت ای در رسول خدا را بگو که زنان را ازین خصلتها آگاه کنند که دیگران
ترک کنند و شوهر مرا بگوئے تا مرا بکل کند چون پیرہ زن این بگفت چند کس
بیہوش شدند و رسول صلی اللہ علیہ وسلم از ان جوان بکل خواست جوان ندان
کہ مرا بسیار رنجانیده است رسول عم فرمود اگر بشفاعت من امید داری
آن فقیرہ را بکل کن جوان بکل کرد شب و دم در خواب بدر بخت های
بهشت نشسته و تاج مرصع بر سر نهاده مادر را دکنار گرفت و گفت سلام بر تو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برسان و گفت کہ چون چشم مبارک پر آب کرد سیلی آمد و عذاب مرا
تخفیف کرد و چون شوهر مرا بکل کرد بدین درجہ رسیدم و در اجتناب الفقرا
آفوده است کہ حضرت عم نماز بار بار بہ شب در روشنی میگذارد و چون نماز را تمام
میکرد چراغ را میکشست آورد اند کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب
دید کہ پسر را بکش مہتر اسماعیل علیہ السلام گفت این جزائے خواب است اگر خواب میکردی
چرا ہمین طور میدیدی ذکر صاحبان بدانکہ در حدیث صحیح وارد شدہ است

ثواب فده ایام بیض

که پنجم فرموده است صلی الله علیه وسلم هر که در گمائی سخت یک فده بداند و او را
بگردد و فده کاری نباشد و در انیس الو عظیم مذکور است هر سیر و مرشد که
مرید خود را اول با و آردن نماز فرائض جماعت و باز بودن از مناهی و با و آردن نماز
اولین و فده داشتن ایام بیض نفرماید و ضال و مضل است و اگر داند که قبول نه
کند و مرید نگردد و الا در گناه مرید شریک است و در رساله امام جعفر صادق
مذکور است که غسل طریقت پس از آردن ست هر مریدی که پس از
بجای نیارد و طریقت جنب است و بعد از آن نصیحت مذکور اگر داند که مرید لا یو
ست او را خلوت دهد و در خلوت هر کسی داخل نشود که پنجم فرموده است **هَذَا آيَةُ وَالْخُلُوةُ صَلَاحٌ** و اگر بعد از خلوت داند که مرید حرارت ذکر را تواند
نگه داشت بعد از آن ذکر بدهد و این درویش علی هذا الطريق استقامت دارد و اول
ایام بیض را نگردد و ایام بیض را بیض آنان گویند که با با آدم چون این هر سه روزه
نگه داشت تمام وجود مبارکش بماند بیضیه میسر شد پس همچنان نگه دارند این
روزه با از گناه چون بیضیه از موی پاک شود و در مفتاح الجنان آمده است
که سیزدهم را میت هزار ساله عبادت را ثواب است و چهاردهم را ثواب سی هزار ساله عبادت
است و پانزدهم را ثواب چهل هزار ساله عبادت است و در عرصات چون پنجاه هزار سال
مرومان بیک پله استاده شوند روزه داران ایام بیض و استغفار گویان وقت
سحر بر آستان بهشت سوار استاده باشند و در اول ماه رجب اگر تا هفت روز
روزه دارد و هفت و فده بر و حرام شود و بدانشین هشت روزه هشت بهشت برو
مباح گردد و حضرت رسالت پناه فرمود صلی الله علیه و آله وسلم که درین ماه رجب
و شعبان هر روزه را ثواب هزار ساله میبندند سلمان فارسی گفت یا رسول الله
من هر دو ماه را تمام نگه دارم حضرت فرمود شما را قوت آن نیست اما باید که سه روزه
از اول ایشان سه روزه در میان ایشان سه روزه و آخر ایشان نگاهداری ثواب همه روزه در
روزی لو گردد و در ایام بیض اگر قوت روزه داشتن ندارد باید که درین سه روزه بجای

۲۵۲

بهر طریق که در این کتاب است
اصطلاح خلوت پس از بیضیه

او چهار رکعت نماز بگذارد بعد از ظهر و در هر رکعت بعد از فاتحه آیه الکرسی بجا آورد
 اخلاص بیست و پنج بار ثواب او را گفته اند که هنوز از جای برخاسته نباشد که آمرزیده
 گردد و اگر نهم روزه دارد و هم نماز را ادا کند فضل باشد و در مفتاح الجنان
 آورده است که اگر کسی آیه الکرسی نداند باید که بجای آیه الکرسی سه رکعت اخلاص بخواند
 در هر نماز یک باشد بعد از این بل ام نم که در سال تمام شش روز است که روزه فائز
 هر یک ایشان از ثواب صد هزار ساله است اول هفتم ماه رجب که اول مهر جبرائیل بر
 محمد صلی الله علیه و سلم در آن روز نازل شده بود و **قصه** او آنست که حضرت
 رسالت پناه با دختران بی بی حلیمه و غیره در ویرانه ها و خانه ها ویران گوسفندان میچرانیدند
 مهر جبرائیل و میکائیل علیهما السلام هر دو بصورت دو جوانان در رسیدند در دست
 مهر جبرائیل کار بود و بدست مهر میکائیل طشت بهشت پر از آب بهشت بود حضرت
 رسالت پناه را راستان خوابانیدند و سینه اش پاره کردند و دلش را کشیدند و دل را نیز
 پاره کردند و اندرون آن دل را آن آب شستند تا درون دل یک قطره سیاه ماند
 بهیچ نوع شسته نمیشد آوردند که آن رشک نان بود زیرا که از جانب نان
 هرگز دلش آرام نمی بود چنانکه روزی حضرت رسالت پناه از جای بیاید چون به نزد
 دروازه سلس رسید غلام از سلس رسید غلام از سلس بیرون شد حضرت فرمود
 کجا بودی گفت اشتر می بستم حضرت بشتاب آمد و در پیش هر زن خود شد که فلان
 غلام بچه کار آمده بود گفتند که خبر نداریم باز دلش آرام نکرد باز پس غلام بیرون
 رفت پرسید که اشتر بکدام خانه و بچه رس بسته گفت در فلان خانه و فلان ریمان
 حضرت در آمد و نشانی را تحقیق یافت دلش آرام شد دختران بی بی حلیمه چون از
 او دیدند گر خسته و پیش پا داشتند بی بی حلیمه در حال پیش رفت او را شسته یافت
 چون نگاه کرد بر سینه مبارکش نقش منسوخ بود و حال خود را بدو نمود و غیر ازین چند
 معجزه و گنجی بی حلیمه از و دیده بود چنانکه آمده اند که بی بی حلیمه شیر نداشت چون
 ملا گرفت چندان شیر پیدا شد که هفت کودک دیگر را هم شیر مبارک او پس میشد

۲۵۵

در بیان معجزه حضرت
 محمد بن عبد الله صلی الله علیه و سلم
 و فضل احد

و چون او را بخانه خود میبرد یوسف کا بن بر سر راه نشسته بود گفت که محمد
 آخر الزمان بهین کودک است ایضاً بی بی حلیمه را یک بزر بود چون او را در خانه آید
 از برکت او صد بزر شدند و ایضاً یک اشتر بود در خانه او از برکت او صد
 شتر شدند و در شک دیگر از ممر زمان آنکه شبی از حضرت رسالت پناه بگویم همراه
 میرفت بی بی عایشه بر شتر سوار بود اشتر از راه برگشت از قافله جدا ماند
 حضرت علیہ السلام چون شخص کرد بی بی را ندید پس برگشت که از آن طرف یک
 نفر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود چهار اشتری بی را گرفته آمد منافقان بد بخت
 بدان سبب چند گونی سگ میخوردند و حق بی بی عایشه حضرت از آن تهمت کردن
 ایشان بنایتی نمکین شد بیت آیت از حق تم آمد در شان پاک بی بی عایشه که
 هیچ زن بنمبران هرگز زنا کار نبوده اما حضرت رسالت پناه را گاه گاهی در خاطر
 می آمد که کلام اللہ بیشک بر حق است راست است و لے یک نام خداست
 ستار است مگر ستاری او میکند **آورد** اند که روزی رسالت پناه
 بانگس همراه برائے خرمار قند و آن کس را فرمود تا بر درخت سوار شود و خرمار
 را بنگند چون رسم عرب است که آزار ندارند یک لنگ زده بود ناگاه باد
 پیدا شد خرمار بباد افتاد حضرت گفت که فرو آئی چون حضرت بالا دیدند
 یک ناگاه چادر را که لنگ او بود باد برداشت آلت و ذکر او را بنمود حضرت
 رسالت پناه متحیر شد جبرائیل از رب الجلیل در سید که یا محمد من بعلم قدیم خود ازین
 تهمت خبر داشتم از آن آلت ذکر او را پیدا نکردم دوم روزه بیت و هشتم روز
 رجب که معراج حضرت دم همان بود نهاده اند **سوم** هفتم روز
 الحج که سنگ اقل برائے عمارت مکہ در آن روز نهاده اند چهارم
 بیت و دوم ماه محرم که اول امامت حضرت همان روز بود پنجم دوازدهم رجب
 الاول که حضرت رسالت پناه در آن روز از دار الفنا بدر البقار حلت نمود و اگر در شب
 دوازدهم تصدق و خیر کند بهتر باشد ششم هفتم ماه جمادی الآخر که مولود حضرت

در آن روز بود و گفته اند که مولود او در هفتم ربيع الاول بود و شش روز از اول ماه
شوال بعد از روز عید فطر اگر کسی بگذارد ثواب صایم الدهر باید و هر که صایم الدهر
باشد او را قبر نمازند بلکه بصورت همراه بالا بزند و دیگر اگر نه روز از اول ماه ذی الحجه
نگاه دارد حضرت رسالت پناه فرموده است که او را آتش و زنج کاری نیست و اگر بمه
نگاه نکند باز هفتم و هشتم و نهم را البته نگاه دارد ایضا آورد اند اگر روز بختر صبحی
روزه دارد ثواب هزار ساله عبادت می یابد و در بیان روزه های ممنوع بدانند که
تمام سال پنج روزه داشتن ممنوع است دو روز عیدین و سه روز بعد عید صبحی که آنرا
ایام شریق گویند و گفته اند که اگر کسی ایام بیض نگاه دارد پس سیزدهم عید صبحی را
نگاه دارد و محسوب بعید است و اگر درین روزهای ممنوع کسی نیت روزه کند بر او
لازم است که افطار بکند اما قضا را ورا میتواند نگاه داشت که به نیت کردن بر او لازم
شده بودند و اگر کسی نذر کند صوم تمام سال بر او لازم شود و این پنج روز را افطار
کند باز قضا نگاه دارد **مسئله** اگر کسی نذر کند که تمام سال شمسی را روزه بگذارد
و حال آنکه او بسان قمری یعنی دوازده ماه روزه داشت پس دوازده روزه دیگر
نیز بر او لازم است که نگاه دارد زیرا که سال شمسی ^{بیشتر} از سال قمری کلان است در تفسیر
آوردده است که روزه صحت در زمان هجر عیسی عم بود اما الحال منوخ شده است
پس معلوم میشود که الحال روزه صحت در روزه غیره و هر جان که هر دو عیدین کافرت
کسی نگاه ندارد اگر متابعت ایشان نگاه دارد و کافر گردد و اگر از برای حاجت
نگاه دارد عاصی گردد ایضا بعضی جهال در روز هفتم روزه نگه دارند و بوقت بر
آمدن ماهتاب افطار میکنند مکره است زیرا که افطار از وقت شام گذراندن مکره است
و اگر گویند که پیش از برآمدن ماهتاب شکم حاجت روا نشود این شرک محض است
و اگر به پیش ماهتاب سجده کنند کافر گردند و روزه داشتن روز شک مکره است
و در فتاوی قرآن خوانی آورد **مسئله** عاصی گردد و لقوله علیه السلام
مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى و روزه شک بیت و دهم شعبان است

۲۵۷

اگر در شب او دیده شود و بنها و الا افطار کند زیرا که روزه داشتن بدان روز
مکروه است و بدعت پس در هر عبادت که بدعت پیدا شود ترک آن اولیست
و در روز دوشنبه و پنجشنبه و فرتیگی و بدی بندهگان بر حضرت عزت عرض
میکند باید که درین روز روزه باشد و هر که روزه جمعه روزه دارد آتش دوزخ
بر او حرام گردد و ثواب بنیای بسیار است و یک روزه بنها داشتن مکروه است
باید که در روز روزه دارد تا از خلاف بر آید و در آن اند که زنی بود صاحب اند
هرگز روزه افطار نمیکرد چون وفات یافت او را در قبر نهادند و آن زمان بخت
نور پیدا شد و چشمان همه مردم خیره شدند چون تجلی قرار شد آن زن آمد قبر
یافتند نیک متحیر شدند ناگاه با تفتی برایشان آواز کرد که این زن کار خدا را پیوسته
میکرد و هر که کار خدای را پیوسته میکند او را در قبر نخواهند فصل بیان بیست
منقول است از ائمه سلف رحمهم الله که اکثر ایشان را در اوردن حاجات دینی
و دنیاوی و دعوات بود که به برکت آن حاجت برآورده میشد اول مهت کت فاتحه
و صد بار درود و هفتاد و نه بار الحمد شرح تا آخر و هزار و یکبار اخلاص باز مهت کت
فاتحه و صد بار درود و این هفتاد و نه بار هر شب میکند از جهت آنکه گفته اند هر که هر شب
هزار بار اخلاص بخواند خدای تعالی را در خواب بیند بدان امید میکنم و بگوید هر که او دشمن صبا
در پیش آید باید که این دعا را بر روی او بخواند یا بر آن جهت خواند که دشمن اوست حال
خراب شود و او را اند که هر مومنی علیه السلام را چون دشمن دشمنی آمد
این دعا را بر روی او بخواند و حال دشمن شکاف میشد و او را فرو میبرد و عا این است
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ وَ لَكَ الْمُسْتَعَانُ
وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ و دیگر برای حاجات دینی و دنیاوی
فاتحه را در هفته بدین ترتیب بخواند در روز یکشنبه هفتاد بار بخواند و در روز دوشنبه شصت
بار و در روز سه شنبه پنجاه بار و در روز چهارشنبه چهل بار و در روز پنجشنبه سی بار
و در روز جمعه بیست بار و در روز شنبه ده بار بخواند بیشک حاجتش

باسمہٴ مولانا حاجی فضل محمد خاں

کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان

یکبار بخواند یا طی و آن کرد و در پیش مرغان اندازد و در حال دشمنان بپاشد و بگوید
اگر هر روز سه مرتبه گوید اللهم باریک لی فی الموت و فیما بعد الموت ارحمی حقن علینا
سکرات الموت مهتر عزرائیل را بچشم خود نه بیند و تلخی جان نکند نه چشید چنانکه طفل شیر
ماص را و درین گرفته خواب و در اگر هر روز این دعا بیست و پنجبار بخواند ثواب

شهبان یا بدآورده اند که رضی حضرت رسالت پناه صلعم مراتب شهیدان در
پیش بی بی عایشه بیان میکرد بی بی گفت برابر ثواب ایشان ثواب کسی باشد حضرت
فرمود آری ثواب کسی که در روز و شب بیست و پنجبار موت را یاد کند و دیگر هر که هر
روز بیست و پنجبار این دعا بخواند ثواب تمام اولاد آدم را یافته باشد و عا این است

اللهم اغفر لی ولوالدتی کما ربیتا صغیراً و کبیراً و جمیع المومنین و المومنات
و المسلمین و المسلمات الاحیاء و الا موات برحمیک یا ارحم الراحمین و نیز باید
که در آخر قعده بعد تشهد و بعد دو خوانده باشد همین دعا مذکوره را دیگر اگر
قعده آخر بعد دو این دعا بخواند هیچ ظالم را برود و ترس نباشد انیت رب

انی ظلمت نفسی انک انت الغفور الرحیم فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب
الا انت ظلمنا کثیراً و دیگر هر که حاجت واقع شود و غمخیز فرموده است علیه الصلوات و
السلام که در مقبره مسلمانان رود و روی بمشرق و پشت بمغرب فاتحه خواند حاجت
خواهد پیشک و اگر دو و آنچه بعضی مردمان خوردنی را به همراهیت برای گور کنندگان

میبرند بعضی گفته اند که جایز باشد از جیت عموم البوی و اگر شیرینی بکنند بار روح
کسی ثواب یا بدآورده اند که در خانه فقیران تصدق کند و در مقبره برود و مکره باشد
بلکه جائز نباشد و آنهم گردد و دیگر هر که حاجت واقع شود باید که این اسم را شفیع آرد و
حاجتش برآورده گردد و دعایش مستجاب شود و هر که همی در پیش آید بزوج

ایشان نذر کند حاجت او بر آید آورده اند که چون تون جنت بی بی فاطمه را
وفات یافت با میر المومنین رضی علی کرم الله وجهه وصیت کرد که غیر مادر
و پدر و حسن و حسین و حضرت شما کسی دیگر مرا ندیده است باید که بدست

کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان

کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان
کتابخانه ای باغبان

۲

احیاء فانی است
چون که در دنیا است
و در آخرت است
و در دنیا و آخرت است
و در دنیا و آخرت است
و در دنیا و آخرت است

درین مقام مایه هر
چیز دنیوی و دنیوی است
۳

۲۶۱

در این مقام مایه هر
چیز دنیوی و دنیوی است
۳

را غسل دهد و این امر خاص برای بی بی فاطمه بود زیرا که شوهر را نشاید که زن
خود را بشوید که شوهر بعد از وفات زن اجنبی و بیگانه شد و ازین سبب رجال زن
دیگر را نمیتواند گرفت اما اگر کسی دیگر نباشد زن را باید که شوهر خود را بشوید که چهار
ماه و ده روز تعلق بدو دارد مرضی رض غسل داد و دوران بهشتی حریر بهشت آوردند
و در آن کفن کردند و چهار فرشته بمقرب آمدند و جنازه اش پوشیده و حائل در میان
کرده مرضی علی امانت کرد و حسن و حسین رضی الله عنهما با جمیع ملائک اقتدار کردند و
قبرش را فرشتگان کاغذ و دفن کردند و صحاب ضوان الله تعالی اجمعین هر سه مکه
و شکایت کردند پیش مرضی که چرا مایان را حضور نکردید تا از یادگار رسول الله
صلی الله علیه و سلم کلمه میخواستیم مرضی رض گفت او وصیت برین کرده بود که قائم
کس ندیده است قبر من نیز کسی نه ایند گفتند باری قبر مبارکش بنامی تا زیارت
کنیم چون رفتند شش قبر دیگر را بخاشه بودند شش تا خند از قبر بی بی فاطمه
مرضی علی آواز شنید که قبر مرا بکس مناس مرضی علی رض پرسید که این شش
قبر دیگر کیانند بی بی فرمود که این شش عورتان را خدا عزوجل
مرتبه اهللی داده بود اینها دعا کرده بودند که مایان را بخوار بی بی فاطمه
برسان و عار ایشان مستجاب شد اما سامی ایشان این است فاطمه عائشه
دقیقه حلیمه عاتقه و در حیا نه نیز گویند یعنی خانه و ریحان هم میگویند و از
در ایس الواعظین نیز مسطور است و دیگر هر که این اسم را هر روز بخواند سه کثرت
جمله حاجات دنیوی و دنیوی برآورده گردد یا مَنْ هُوَ ذُو غَلَمَةٍ وَ عَلِيًّا
خَلْوَةٍ وَ قَرِيْبًا ذَاتُ يَاسٍ غَلَمَةٌ ذَانِ وَ عَلُوٌّ عَالٍ وَ ذَاتُ قَرِيْبٍ
و دیگر هر روز این اسم را سه بار بخواند مرتبه اول بلند شود یا قَرِيْبٍ
الْمُتَعَالِ قَوْقُ كُلِّ شَيْءٍ عَلُوٌّ تَفَاعِيهِ وَ بَیْكَرُ بَرَكَاتٍ وَ بَیْكَرُ
بِرَسَدِ اَيْنَ رَافِعًا وَ كَرْتِ بَخَوَانِدُ شَفَا يَابَدُ دَعَا اَيْنَ سَتِ الْجَمِيْدُ الَّذِي مُحَمَّدٌ
نَفْسُهُ تَجِيْدُ اَوْ بَیْكَرُ اِذَا رَافِعًا وَ كَرْتِ بَخَوَانِدُ شَفَا يَابَدُ

و دیگر هر که بر بیمار دست راست بپند و دست چپ بر بگوید صلوات الله علی جناتی
علیه السلام شفا یابد و اگر اندر هر که بر پستی از پنجه این خدا هر روز سه مرتبه
صلوات فرستد فوای قیامت همان پنجه شفیع او شود و دیگر هر که وقت بامداد یک بار بخواند
بسمه قضا باری و برجا میشوند الحمد لله الذی رزقنا معرفته ولم یترك عی القلب
الحمد لله الذی جعلنی من امة محمد صلی الله علیه وسلم و کم یجعلنی من مایة الانبیاء
الحمد لله الذی ستر علی عیونی و لم یفضح عی رؤس الخلق الحمد لله الذی جعل
الرزق فی یدیه و لا یجعل ید غیری بختک یا ارحم الراحمین و اگر اندر هر که
امام حسن بصری رضی الله عنه از گنجشک شنید که این اسم را بر زبان خود ببرد بعد از آن
سی سال از وفاتش شد بعد از سی سال بیادش آید و خواست تا باز بخواند و آن زمان
بافت بر سرش و از داد که بار دیگر بخونی زیرا که همان ثواب شمار تا این زمان
فرشتگان می نویسند هنوز تمام نشده است و در مانده شده اند از نوشتن و این
ست یا هو یا هو یا هو یا من لیس له آهو و دیگر هر که هر روز یک بار بگوید
توفیق ذکر الله سیاه و خاطرش از ماسوی الله خالی گردد و الله هم طهر قلبی عن الغی
و الزیاء و ذین لسانی بالذکر و النساء بختک یا ارحم الراحمین و دیگر هر که هر روز
سه مرتبه این دعا بخواند تمام کار او خدای تعالی بخندد و اقوی من امری بلی الله
ان الله بصیر بالعباد و دیگر در روز پنجشنبه روزه دارد و در شب جمعه وضو جدید
بکند و تحت وضو بگردد و در بستر خواب و در پهلوی است این اسم را تکرار کند
حضرت رسالت پناه صلعم را بخواب بیدار یا کونم العفو ذوالعدل انت الذی ملأ
کل شیء بعدله و دیگر اگر کودک گریه کند باید که این اسم را نوشته در گهواره نهد و اگر
کسی نوشته با خود ببرد و بیج تیر و شمشیر بر و کار نه کند و این فقیر نوشته بک
داود بود چون در معرکه شده شانزده تیر از سپهر او گذشت اما بود و ش
بیج اثر نکرد و عا این است یا مشتم مشخینا فسلامون و دیگر اگر ستمور
بول کردن نتواند بسیار در میان کودک نارسیده و تافته و بر آن سوره

[illegible]

2

۱۔ بخدا یاد فراق
مکن تو میان ما بیان
و میان دوست
نبی محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ۱۲

[illegible]

۱۲

شکران

افلاک

ط

شود میتوان افطار کرد حتی که اگر حال جانین جهانی باشد و معلوم است از
 و افطار کند ثواب شصت هزار صوم یا بدو اگر معلوم سازد و افطار کند ثواب
 چهل صوم یا بدو چون قضاء این صوم بجای آید ثواب هزار ساله یا بدو اگر او
 معلوم کند و افطار نکند ثواب یکروزه یا بدو بلکه عاصی شود که دل برادر بخاند
 است و اگر داند که با افطار کردن او مفرج نشود بهتر است که با افطار کردن نباد
 و شاید در اجتناب الفقرا و در است که اگر کسی بر ضیافت حاضر
 شود و میدانند که صاحب خانه بخوردن او ناراضی است اما بطریق جهال گشتن
 میکند اگر این کس حاضر آمده صایم نباشد باید که بگوید که روزه دارم و باین کذب
 اثم نشود چنانکه آورد اند که روزه حضرت رسالت پناه را یکبار از
 اصحاب دعوت نموده بود چون حضرت اجابت نمود یاران دیگر بے دعوت
 بسیار حاضر شدند و آن صاحب خانه مرغ و نان حاضر نه داشت ولیکن دلگیر شد
 حضرت این حدیث فرمود که هر که ناخوانده برود و شکم او را از خبال آتش پر کنند و خبال
 خون بریم عاصیان را گویند ایضا روزی امیر المومنین عمر رضی را کسی دعوت
 نموده بود حاضر شد و هتاهای مبارک را بشت و چون طبق در پیش
 نهاد امیر گفت بسم الله یعنی پیش آید همه دست انداختند اما چون ضیافت
 خاص برای امیر المومنین عمر نبود دست خود را برداشت و منع شد گفتند چرا فرمود
 شما بخورید من روزه دارم مسئله در آداب ضیافت گفته اند که اگر جهان دخل
 کسی حاضر شود خدمت همان کردن بهتر باشد از نماز نفل او کردن فرموده اند که
 اگر همان تاسه روز در خانه او باشد خدمت او بجا آرد و نوافل ترک دهد
 و اگر بیشتر از سه روز ماند بعد از آن نوافل او کند که این زمان او را از اہل بیت
 شمرند اند چنانکه آورد اند که وحی شد بسوی ابراہیم خلیل الله که ای
 خلیل بر تو باد که همان خود را و جهانان را کرامت کنی خلیل الله عرضه نمود که یارب
 جهان ما کیست و جهان شما کیست حکم شد که جهان شما آنکه او را دعوت بخانی

مقامی و همان مآلکه بے دعوت حاضر شوند چون همان خود را خدمت بجای و رجه
بهشت رومی گردانمت چون همان مرا خدمت کنی دیدار دہمت آورد اند کہ
روزے کافرے بضیافت ہتر ابراہیم خلیل اللہ حاضر شد گفت یا خلیل اللہ اگر ستم
خلیل گفت خوردنی من یق کافران نیست کافر برگشت دران زمان خطاب
عتاب رب الخلیل بر خلیل و ارد شد کہ امی ابراہیم مدت ہفتاد سال است کہ من این
کافر پروردوم کہ بیچ وقت اورا از در بار خود نراندم و چون برای قوت روزینہ
پیش تو استاد زجرش رومی خلیل اللہ در عقب آن کافر دوید و اورا بیاورد و دہمت
بسیار کرد و گفت حال چیست کہ مرا انقدر کرامت میکنی و اول رانده بودی خلیل
گفت کہ چون ترا راندم عتاب حضرت عزت بر من چنان شد کہ فرگفت پس
وای بر من کہ از جہت اینچنین دشمنی کہ من ہاشم بر اینچنین خلیل کہ تو ہاشمی عتاب
رسد ایمان را عرض کن در حال مسلمان شد و ایضا آوردہ اند کہ روزے
ابراہیم خلیل اللہ ضیافت کردہ بود جماعتی از یہودان حاضر شدند خلیل اللہ خدمت
ایشان بسیار کرد و گفتند یا خلیل اللہ انقدر خدمت برای چیست گفت رومی
جہت یک کافرے چنان عتاب بر من شدہ بود انان میترسم چون طعام خورد
خلیل گفت ہاری یک بچہ بجہت خدای من بکنید چون سجدہ کرد و خلیل دست
برداشت کہ یا اللہ العالمین بطرہ ابرہان من فرود آوردند و قلوب ایشان
ہدست توست چون سر برداشتند ہمہ مسلمان شدند ایضا آوردہ اند کہ
روزی مرتضی رضی اللہ عنہ در راہ میرفت از یہودی سفیر ریش و گذشت
چون بہ پیش حضرت رسید گفت حضرت مسلمہ میرسدیم فاما فراموش شد
گفت در راہ خطاے از تو در وجود آمدہ باشد مرتضی علی گفت از یہودے
و گذشتہ حضرت فرمود برو خاطرش بدست آر مرتضی آمد و رامتش نمود یہود
گفت مسلمان را چہ کرامت یہودست واقعہ باز نمود یہود در حال مسلمان
شد و ایضا آوردہ اند کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہرگز بی ہمان

۲۶۵

افطار نیکو دس روزہ خانہ اوجہان نیامد ہرگز سر رفا افطار نہ کرو روز سویم مکان
 آمد افطار کردا مابعل خود متعجب بود کہ مانند من کسی نہ کردہ باشد دران زمان
 بہتر جبرائیل علیہ السلام آمد کہ چون این خطر را بخود راہ دادی برو ہندگان
 خدای را بہ من چون سر در بیابان نہاد ہر ویشی رسید کہ در غارے نشستہ
 بود و عبادت الہ می کرد و ویش گفت مرحبا کہ وقت افطار من ست تا بشما ہمراہ
 افطار بکنم و این روز چہلم روز ست کہ من روزہ دارم و حال و وانا رہیدہ
 شدندی کہ را خود خورد و یکی را بخلیل داد چون ازاںجا آمد و ویش دیگر یافت
 کہ عبادت الہ می کرد گفت مرحبا کہ وقت افطار من ست تا ہمراہ تو افطار
 بکنم و امر و نہت روز ست کہ روزہ دارم و انا گیا ہی بود خوشبوئی برو
 ازان خوردند چون اول را پرسیدہ بود کہ از شما زاہد تر در عالم باشد او بدرین
 شخص فرستادہ بود این را نیز پرسید این گفت کہ پیشتر برو دیگرے را یافت
 او نیز گفت مرحبا کہ افطار کنیم و این روز نو در روز ست کہ من روزہ دارم و ان
 زمان رمہ آہوان میگذاشت یکی ازان را فرمود کہ بیا آمد و گفت بھل شو بھل شد
 گفت بریان شو بریان شد گفت در خوان شو در خوان شد گفت در پیش من
 آئی آمد ہر و ازان خوردند باز گفت برو آہوی مردہ زندہ شد و رفت خلیل
 گفت چون مستجاب الدعوات مینائی در حق من نیز دعا بکن آن کس گفت
 کہ چہل سال است کہ دعای من قبول نہیں شود خلیل گفت اینچنین کرامت را چہ گوئی
 گفت آری یکے عازم مدت چہل سال است کہ مستجاب نہیں شود و آن آنست
 کہ روزے در بیابان می گذشتم پانصد رمہ دیدم کہ ہر رمہ را پانصد شبان نگاہ
 میداشتند و بدست ہر شبانی چوب زرین بود و عقب ہر شبان پانصد سنگ میبودند
 و جرون ہر سنگ حلقہ زرین آویختہ بود گفتم کہ مال از کہ باشد گفت سند از ابراہیم
 خلیل الہ است عجب پنداشتم کہ این طور کس چگونہ خلیل باشد و او را
 ہن بنامی ابراہیم گفت کہ دعاے تو مستجاب شد و آن منم گفت پس یک

۲

روان باش و در رکعت نماز او کرد و سر بر زمین نهاد و وفات یافت الهیما
 کافتن زمین از عیب پیدا شد قبرش کافتند و او دفن کردند و از زمان برآید
 حیل الدار اعمال خود پشیمان شد ای عزیز معلوم باد که این هفتده را کسی گمان نبرد
 که عابدان از پیغمبران بهتر بودند کافر شوند زیرا که اقبیا از بهر اولیا چهل و دو مرتبه
 افضل است چنانکه او پس قرنی را تعریف بسیار میکنند کس توهم نه کند
 که او پس قرنی از خلفاء راشدین افضل داشت آورده اند که حق تعالی شانه
 وحی کرد بموسی علیه السلام که ای موسی چند چیز را من در چند چیز نهاده ام
 و مردمان بجهت طلب کنند نیاید اول بزرگی را تواضع نهاده ام و اگر کسی
 در کبر طلب کند نیاید و دوم تو نگر می در قناعت نهاده ام اگر کسی در حرص طلب کند
 نیاید و سوم علم و طلب و شکم خالی نهاده ام اگر کسی در بی طلبی و شکم سیر طلب کند
 نیاید و چهارم قبول و عیادت را در پیزگاری و لقمه حلال نهاده ام اگر کسی بغیر این
 کند نیاید و دیگر این دعا را بعد از صبح صادق بخواند بسم الله الرحمن الرحیم اللهم ارزقنا

مِنْ خَيْرِ الصَّبَاحِ وَ خَيْرِ الْمَسَاءِ وَ خَيْرِ الْقَضَاءِ وَ خَيْرِ الْقَدَرِ وَ خَيْرِ مَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الصَّبَاحِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسَاءِ وَ مِنْ شَرِّ الْقَضَاءِ وَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَ مِنْ
 شَرِّ مَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عَیْشًا بِلَا بَلَاءٍ وَ دَلِیْلًا بِلَا هَوَاءٍ وَ رِیْقًا بِلَا فِتْنَةٍ
 وَ عَمَلًا بِلَا خَطَاٍ وَ جَنَّةً بِلَا حِسَابٍ وَ رُفِیَّةً بِلَا حِجَابٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ
 فَلَدْخُلْنَا الْجَنَّةَ اَمِیْنٍ وَ تَوَقَّنا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحَقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا
 حَسْبَةٌ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسْبَةٌ وَ قِنَاعُ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ غَفِرْ لِیْ وَلِیَّ الدِّیْنِ حَمْدُ رَبِّیْ صَغِیْرًا
 وَ اَخِیْرُ الْجَمْعِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَوْفِیَاتِ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَ السُّلَامَاتِ لِاَیَّامِهِمْ مِنْهُمْ وَ لَا مَوَاتٍ
 بِمَحْمَدٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ و دیگر اگر کسی را خرام و برضی بیکه این دعا را چهل روز برود
 بخواند هر روز هفتاد بار بخواند المجید الذی تجدد نفسه تمجیداً و نیز اگر چهار روز
 فرض و سنت بامداد هر روز چهل و یکبار فاتحه بخواند و برص بخواند و دفع شود و بگرانی
 مبارک سید السادات شیخ المشایخ فروز مانده مرشد محقق شیخ علی بن قنبر علی قدس سره

این دعا را در هر روز چهل و یکبار بخواند و برص بخواند و دفع شود و بگرانی مبارک سید السادات شیخ المشایخ فروز مانده مرشد محقق شیخ علی بن قنبر علی قدس سره

بسم الله الرحمن الرحيم

این آیت اذن کرده شده است که بر حقان ملحق بوقت کثرت بخوان و بدین و صاحب
 خرام و برص و پس هفت روز آنرا بوجود خود بالرفع شود و فرمان رب العزت آیت
 این است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَا مِنْهُمْ وَجَعْنَا الْأَرْضَ مِيقَاتٍ
 فَانْقَالَسَا عَلَى أَمْرٍ هَدٍ قَدْ دَلَّ أَنْ نَارُ سَكَنَّا عَلَيْهِمْ رَحْمَةً صَرَخَتْ يَوْمَ تَحْسِبُ
 تَنْزِيلُ النَّاسِ كَانَتْهُمْ أَجْزَارُ نَحْلٍ مُنْقَعَرٍ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَالْحَيَا
 بِهَ الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ آبَةٍ وَتَصْرَفُ الرِّيحُ وَالسَّحَابُ الْمُسَخَّرُ
 بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَتْلِقُونَ يَوْمَ تَعْلَوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ
 وَنَحْوَ جَمْعِ أَنْوَاعٍ دَانَهُ كَرَمٌ وَجُودِ آدَمِي سِيدِ شُورَايْنِ بَخَوَانِدِ وَبِرَمِ سَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
 يَا سَاهِمَ النِّعَمِ يَا مَدْفِعَ النِّقَمِ عَلِيمَ جَمِيعِ الْأُمَمِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَذْفَمَ كُلِّ بَلَاءٍ قَافٍ
 وَرَعَاهُ وَلَا يَمُوتُ مَنْ لَا يَحْيِيكَ قَسِيكَفِيكَمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ
 يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُبْحَانَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ الْأَبَدُ اللَّهُ الْأَبَدُ اللَّهُ الْأَبَدُ أَنْتَ
 لَا تَكْبَرُ قَدْ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ يَا نَارُ يَا دَنْبَلُ بِجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ وَالْأَسْوَاءِ وَالْأَذْوَ
 بِمُحَمَّدٍ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ زَجَلَةِ آفَاتِ وَبِلِيَاتِ دَوْلَتِ خَلَاصِي يَا بَدَائِنِ سِتِ
 اِلَهِي بِحُرْمَتِ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَخِلَافَتِ ابُو بَكْرٍ عَدْلِ عَمْرِو صِلَابَتِ ابُو بَكْرٍ حَيَاءِ
 عَثْمَانَ وَنَخَاوَتِ ابُو بَكْرٍ عِلْمِ عَلِيٍّ وَشَجَاعَتِ ابُو بَكْرٍ سَخَاوَتِ حَسَنِ وَبَرَّتِ ابُو بَكْرٍ
 شَهَادَتِ حُسَيْنٍ وَغُرْبَتِ ابُو بَكْرٍ عَنِي كُلِّ نَجْمٍ وَنَعْمِ بِلَاءِ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ هَرُورِ
 يَكْبَارِ بَخَوَانِدِ اللَّهُمَّ يَا حَافِظَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَاءِ وَالْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ وَفِي الْبُيُوتِ وَفِي
 فِي الْبَيْتِ وَفِي مُحَمَّدٍ فِي الْغَادِ احْفَظْنِي مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ لِمَا خَفِطْتَهُمْ بِمُحَمَّدٍ يَا كَافٍ لِعَبْدٍ
 يَا كَافٍ لِنَسْتَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ رَاكِبِ ثَلَاثِ
 سَيَّارَتِ وَالرَّيَّانِ فَرْصِ نَسْتِ بَا مَدْرُ بَخَوَانِدِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ كَرَامَتِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ
 اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ بِمُحَمَّدٍ
 صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ عِلْمِ

این آیت اذن کرده شده است که بر حقان ملحق بوقت کثرت بخوان و بدین و صاحب
 خرام و برص و پس هفت روز آنرا بوجود خود بالرفع شود و فرمان رب العزت آیت
 این است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَا مِنْهُمْ وَجَعْنَا الْأَرْضَ مِيقَاتٍ
 فَانْقَالَسَا عَلَى أَمْرٍ هَدٍ قَدْ دَلَّ أَنْ نَارُ سَكَنَّا عَلَيْهِمْ رَحْمَةً صَرَخَتْ يَوْمَ تَحْسِبُ
 تَنْزِيلُ النَّاسِ كَانَتْهُمْ أَجْزَارُ نَحْلٍ مُنْقَعَرٍ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَالْحَيَا
 بِهَ الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ آبَةٍ وَتَصْرَفُ الرِّيحُ وَالسَّحَابُ الْمُسَخَّرُ
 بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَتْلِقُونَ يَوْمَ تَعْلَوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ
 وَنَحْوَ جَمْعِ أَنْوَاعٍ دَانَهُ كَرَمٌ وَجُودِ آدَمِي سِيدِ شُورَايْنِ بَخَوَانِدِ وَبِرَمِ سَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
 يَا سَاهِمَ النِّعَمِ يَا مَدْفِعَ النِّقَمِ عَلِيمَ جَمِيعِ الْأُمَمِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَذْفَمَ كُلِّ بَلَاءٍ قَافٍ
 وَرَعَاهُ وَلَا يَمُوتُ مَنْ لَا يَحْيِيكَ قَسِيكَفِيكَمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ
 يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُبْحَانَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ الْأَبَدُ اللَّهُ الْأَبَدُ اللَّهُ الْأَبَدُ أَنْتَ
 لَا تَكْبَرُ قَدْ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ يَا نَارُ يَا دَنْبَلُ بِجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ وَالْأَسْوَاءِ وَالْأَذْوَ
 بِمُحَمَّدٍ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ زَجَلَةِ آفَاتِ وَبِلِيَاتِ دَوْلَتِ خَلَاصِي يَا بَدَائِنِ سِتِ
 اِلَهِي بِحُرْمَتِ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَخِلَافَتِ ابُو بَكْرٍ عَدْلِ عَمْرِو صِلَابَتِ ابُو بَكْرٍ حَيَاءِ
 عَثْمَانَ وَنَخَاوَتِ ابُو بَكْرٍ عِلْمِ عَلِيٍّ وَشَجَاعَتِ ابُو بَكْرٍ سَخَاوَتِ حَسَنِ وَبَرَّتِ ابُو بَكْرٍ
 شَهَادَتِ حُسَيْنٍ وَغُرْبَتِ ابُو بَكْرٍ عَنِي كُلِّ نَجْمٍ وَنَعْمِ بِلَاءِ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ هَرُورِ
 يَكْبَارِ بَخَوَانِدِ اللَّهُمَّ يَا حَافِظَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَاءِ وَالْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ وَفِي الْبُيُوتِ وَفِي
 فِي الْبَيْتِ وَفِي مُحَمَّدٍ فِي الْغَادِ احْفَظْنِي مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ لِمَا خَفِطْتَهُمْ بِمُحَمَّدٍ يَا كَافٍ لِعَبْدٍ
 يَا كَافٍ لِنَسْتَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ رَاكِبِ ثَلَاثِ
 سَيَّارَتِ وَالرَّيَّانِ فَرْصِ نَسْتِ بَا مَدْرُ بَخَوَانِدِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ كَرَامَتِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ
 اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ بِمُحَمَّدٍ
 صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبِكَرَازِ بَرَاءِ بَخَوَانِدِ عِلْمِ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَمِنْ كُلِّ عِلْمٍ وَيَا قَدِيمُ مِنْ كُلِّ قَلْبٍ خَلِصًا مِنَ السَّارِ بِحُكْمِكَ يَا رَحِيمُ الرَّحْمَنِ
وَيَكْرِ رَأْيِ عَاجِزٍ وَازْدَهَارِ بَارِخْوَانِ يَا قَوِيَّ يَا قَلْبِي يَا قَلْبِي يَا قَلْبِي
حُكَايَتِ آورده اند که فرشته است از فرشتگان خدا که آورده لک مرست و در
هر سر و ده لک می در هر روی ده لک بن در هر دهن ده لک بان در هر زبان
بلفظ دیگر تبیغ میگوید مر خدای عزوجل از روزی آن فرشته بدرگاه حق التماس کرد
که یا رب ما نند من بنده شما باشد که از من بیشتر عبادت تو بجای آرد فرمان
رب العزت شد که مری از فرزندان آدم علیه السلام آفریده ام که
او بماند شما بلکه بیشتر از شما عبادت میکند فرشته و ستوری خواست تا زیارت
بکنم فرمان شد که برو چون فرود آمد و هفتاد و یک گفت ای بهتان من میخواهم
که درین شب با تو همراه باشم و بهتان گفت هر چند خواهی باش چون شب شد
طعام پیش آورد و فرشتی گفت من نذر کرده ام که سه روز طعام نخورم همچنین تا سه
روز رنجایم و چون تحقیق کرد آن کس بجز و الفی و دیگر چیزی بجای آورد اما بعد
از نماز با مداد ساعتی می نشست باز بدو هفتاد و یک گفت فرشته بعد از سویم روز
سوال کرد که شما بعد از نماز با مداد و چه میخوانید گفت این دعا را ده کرت میخواهم و عا این است
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ أَصْغَفَاتِ مَا سَبَّحَهُمْ وَكَيْتُمْ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا
وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَصْغَفَاتِ مَا حَمِدَهُ وَ
حَمْدُهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْغَفَاتِ مَا هَمَلَهُ وَغَيْرِ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَصْغَفَاتِ مَا كَبَّرَهُ وَبِكَبْرِهِ جَمِيعُ
خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَصْغَفَاتِ مَا مَجَّدَهُ وَغَيْرِ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ بِحُكْمِكَ يَا
رَحِيمُ الرَّحْمَنِ هَر که بخواند این سوره پس نویسد خدای تعالی برای او ثواب عبادت برساند

عالم دایم من وای
دو نگر دای تمام وای
بجای نیاز بی نیاز گردان
مار ۱۲

۲۶۹

بسم الله الرحمن الرحيم
وَمِنْ كُلِّ عِلْمٍ وَيَا قَدِيمُ مِنْ كُلِّ قَلْبٍ خَلِصًا مِنَ السَّارِ بِحُكْمِكَ يَا رَحِيمُ الرَّحْمَنِ
وَيَكْرِ رَأْيِ عَاجِزٍ وَازْدَهَارِ بَارِخْوَانِ يَا قَوِيَّ يَا قَلْبِي يَا قَلْبِي يَا قَلْبِي
حُكَايَتِ آورده اند که فرشته است از فرشتگان خدا که آورده لک مرست و در
هر سر و ده لک می در هر روی ده لک بن در هر دهن ده لک بان در هر زبان
بلفظ دیگر تبیغ میگوید مر خدای عزوجل از روزی آن فرشته بدرگاه حق التماس کرد
که یا رب ما نند من بنده شما باشد که از من بیشتر عبادت تو بجای آرد فرمان
رب العزت شد که مری از فرزندان آدم علیه السلام آفریده ام که
او بماند شما بلکه بیشتر از شما عبادت میکند فرشته و ستوری خواست تا زیارت
بکنم فرمان شد که برو چون فرود آمد و هفتاد و یک گفت ای بهتان من میخواهم
که درین شب با تو همراه باشم و بهتان گفت هر چند خواهی باش چون شب شد
طعام پیش آورد و فرشتی گفت من نذر کرده ام که سه روز طعام نخورم همچنین تا سه
روز رنجایم و چون تحقیق کرد آن کس بجز و الفی و دیگر چیزی بجای آورد اما بعد
از نماز با مداد ساعتی می نشست باز بدو هفتاد و یک گفت فرشته بعد از سویم روز
سوال کرد که شما بعد از نماز با مداد و چه میخوانید گفت این دعا را ده کرت میخواهم و عا این است
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ أَصْغَفَاتِ مَا سَبَّحَهُمْ وَكَيْتُمْ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا
وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَصْغَفَاتِ مَا حَمِدَهُ وَ
حَمْدُهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْغَفَاتِ مَا هَمَلَهُ وَغَيْرِ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَصْغَفَاتِ مَا كَبَّرَهُ وَبِكَبْرِهِ جَمِيعُ
خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَصْغَفَاتِ مَا مَجَّدَهُ وَغَيْرِ جَمِيعُ خَلْقِهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّنَا وَغَيْرِ جَلَالِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ بِحُكْمِكَ يَا
رَحِيمُ الرَّحْمَنِ هَر که بخواند این سوره پس نویسد خدای تعالی برای او ثواب عبادت برساند

در بیان اسناد سید السامانی

در بیان اسناد سید السامانی

و دیگر آورده اند که روزی حضرت سالت پناه در مسجد حرام نشسته بود شیطان
 را نیز در اینجا مشاهده کرد حضرت سالت پناه فرمود ای بد بخت اینجا می نیت برائی
 استلوه شیطان گفت ای سرور کائنات من بد بخت نبوده ام زیرا که دعا گنجینه حق است
 بیا و من هست که از برکت آن به بهشت خواهیم رفت حضرت سالت پناه بنایت متحیر شد
 و از زمان بهتر خبر نیل از رب الجلیل فرسید گفت که یا محمد علیه السلام شیطان با من میگوید
 بیا که همان دعا را از وی بیاخذ اما پیش از اوقات او که هنوز سی سال مانده باشد این دعا را فراموش
 خواهیم کرد تا بشویم لحد بدوزخ رود دعا معظم و محترم این است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا
 اَلَهَ الْبَشَرِ يَا عَظِيمَ الْخَطَرِ يَا مَرْءَ الْظَفَرِ يَا مَعْرُوفَ الْاَزْوِجِ يَا عَزِيزَ الْمُنِّ وَيَا
 مَالِكَ يَوْمَ الدِّينِ يَا قَاتِلَ تَغْيُوتَ وَيَا قَاتِلَ تَشْعِينَ وَيَا حَمِيكَ يَا اَوْحَى الرَّحْمَنِ و دیگر
 هر که این استغفار را هر روز سه مرتبه بخواند حق تعالی او را وارد بهشت و در آنجا امرزیده گرداند استغفر الله
 الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اسْتَعِذُّهُ وَاسْتَغْفِرْهُ وَاَنْتَ يَا اَبْرَاهِيْمَ الْكَبِيرَ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 هر که بعد از هر فرض یکبار این آیت بخواند ثواب بیست ساله عبادت یا بد و قتل و غیبت و اثم
 و انت خیر الراحمین | **اسناد سابع اسماء الله** حضرت که حضرت
 رسالت پناه صلعم مررضی علی را فرمود که یا علی مرا بد تعالی را هفت نام است در گنج عرش که
 بسیج فرشتگان آسمان و زمین حاملان عرش است و هر کس بنده موحده که این نامها بخواند
 او را بیست پنج چیز کرامت شود اول از آفتها و بلاها دینی و دنیاوی امان یا بد و دم
 و نظر و زنگان غیز شود و سیوم مطیع حق تعالی باشد چهارم بخت دولت بد و رفی
 و در و پنجم در حرب کافران منصور باشد ششم در صف مردان سرخروست باشد هفتم از
 بلا و ناگهان و از بیم سلطان و از بیم دشمنان و از تیغ بران و از تیر بران و از آتش
 سوزان و از آب و ان و از آسیب دیوان و پریان و از گناهای صغیره و کبیره و از صحبت
 بدان و از حرکت پنهانیان بد و از شر ظلمانیان باری تعالی خواننده و نگاهدارنده
 این اسماء نگه دارد و ششم دعا را در مستجاب گرداند نهم مهابت او آسان
 گردد و دهم بزرگ مناجات نمیرد و یازدهم گوی بر وی روضه بهشت گردد و دوازدهم

از توبه کنیم و توبه کنیم و توبه کنیم

سوال منکر و نیکر بروی آسان گردد سیزدهم باینکان برانگیختن چهاردهم نامه
 اعمال بدست راست او دهند پانزدهم عذاب و فوج بروی آسان گردانند شانزدهم
 ثواب چهار پنجمین مرسل بایندهم از لغات آن تا زمین قباب تو سین محروم نمایند هجدهم
 روز قیامت روی او چون ه شب چهاردهم تابان باشد نوزدهم او را شراباً بطور
 بخوراند بیستم ثواب چهل شهیدان و چهل علمائے فاضل یا بدست و یکم فرشتگان
 شرافت بدست و دوم بنفقا و فرشته با طبقهای پر نور و حلها که بر سر هر حله این
 نامه نوشته باشد در قبر او نازل شوند بیست و سیوم بریل صراط چون برق بگذرد
 بیست و چهارم ثواب فرشتگان مقرب یا بدست و پنجم هشت در هشت برو
 کشاده گردد تا هر یک که خواهد آید یا علی اگر بیمار بخواند و یا بر خود بدارد شفا یا بد اگر بر
 کوه و دماز جای بچند و اگر با اعتقاد بر نیستی بخواند دفع شود و اگر غازی بخواند و بر خود
 بدمد اگر بنفقا و شبا زود با کافران جنگ کند یکتا رموی و بقدرت الهی کثر نشود و
 اگر فضیلت این تمامی نوشته شود زاهدان و عابدان و ستمنا از زهد باز دارند و بخوانند
 این مشغول شوند یا علی هر که در عمر خود یکبار بخواند جمله گناهان صغیره و کبیره او بپزد
 یا علی اگر گیاهی روی زمین قلم گردند و برگ درختان کاغذ و همه آد میان و پربان
 بنوشتن ثواب این نامه مشغول گردند تمام نخواهند کرد حضرت رسالت پناه بدینجا
 رسید ابو بکر صدیق برپای خاست و گفت یا رسول الله جان من فدای تو باد مرضی
 علی را بفرمائ تا این را بنویسد و بخواهد وصیت کند تا بخواندن و نوشتن این اسم تعصیر
 مدد ندایم چون از جهان فانی رحلت نماید با او و گور نهند که استخوان او برهنه نشود و
 بنده از بندها جدا شوند و مشعلهای نور بدان گور فرو آیند وصیت کرد محمد مصطفی صلی
 الله علیه و آله و سلم مرضی علی را بر که شک رود و او را اسناد این اسم بسیار است اما مختصر
 کرده شد **اسم اول** باید که صا غازی هر اسم بسم الله الرحمن الرحیم بخواند **اللهم یا**
جلیلُ جَلَلتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِي جَلَالِكَ يَا جَلِيلُ يَا دَائِمُ الْقَبُولِ يَا
مُنْعِمُ الْخُزُونِ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ اِسْم ثانی **اللهم یا لطیفُ یا وَصَّافُ**

۲۷۱

این اسم را هر که بخواند
 و بنویسد و بخواهد
 وصیت کند تا بخواندن
 و نوشتن این اسم
 تعصیر مدد ندایم
 چون از جهان فانی
 رحلت نماید با او
 و گور نهند که
 استخوان او برهنه
 نشود و بنده از
 بندها جدا شوند
 و مشعلهای نور
 بدان گور فرو
 آیند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْمُبِينِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ مَسْنِي الْقُرْ
 أَنْتَ أَذْهَمُ الرَّاحِمِينَ وَبِكَ هَرَكَةُ بَدَنِ الْمَنَازِلِ بِأَمْرٍ وَصَدْرُكَ أَمْرٌ عَاجِلٌ وَدُرِّهَا
 أَمْرٌ نَحْنُ نَكُونُ بِسَبَابِ دِينِي وَدُنْيَاوِي أَوْ رَاحَتِي تَعَالَى نَسَاؤُكَ أَمْرٌ يَا
 سُبُّكَ لَا سَبَابَ يَا مُفْتِحَ الْأَبْوَابِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ يَا ذَا لَيْلِ الْمُتَحَيَّرِينَ
 أَعْيَانِ الْمُسْتَعِينِينَ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَبِكَ آتَمُّ مَعْرُوفٍ كُوفِي رِضًا بِرَأْسِكَ خَدَايَ رَاوِدِ خَوَابِي بِدَايَا مِغْنَمَتِ
 بَارِبِ وَجْهِ زُورِي خُورِ بَيْنِ بَنَامِي وَرِزْوَانِكَ بَيْنِ حَوَابِ شَيْئِكَ بَكْوِي سُبْحَانَكَ
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ سُبْحَانَكَ اللَّهُ
 أَفْرَدَ الصَّمَدِ سُبْحَانَكَ اللَّهُ الَّذِي رَافِعُ السَّمَوَاتِ لِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَكَ اللَّهُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
 صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا سُبْحَانَكَ اللَّهُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَبِكَ
 دَعَا عَهْدِ نَامَةِ آتَمِّ دَعَا هَرَكَةِ قَبْرِ بَاخُو وَبِهَرَا هَرَكَةِ نِجْمِ حَوْنِ نَوَاشَةِ رَاوِدِ بَنَامِ
 وَادِ بَنَامِ بِدَايَا عَهْدِ نَامَةِ حَضْرَتِ رَسَالَتِ بَنَامِ بَاخُو وَادِ وَاسْنَا وَبَارِسْتِ
 جَامِي وَبِكَ نَظَرُ كُنِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا فَاطِمَةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَةِ الْغَيْبِ وَ
 الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُحَمَّدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِأَنِّي أَتُحَمَّدُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ أَعْبُدُكَ وَرَسُولُكَ فَلَا تَكُنْ
 لِي نَفْسِي فَإِنَّكَ أَنْ تَكُنْ إِلَيَّ قَرِيبِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ فَإِنَّكَ لَا أَشْتَقُ
 إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا حَتَّى تُوفِّيَنِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِنَّكَ لَا
 تُلْفِي الْمِيْعَادَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَزْهَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْرِ
 نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَبِكَ دَعَايَ جَبِيهَ رَاوِدِ بَنَامِ بَارِسْتِ أَرَا سَاوِ
 وَدَايَا بَنَامِ كُنْمِ دِينِ مَخْصَرِ نَجْمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا وَ
 قَمِّ عَنَّا بَلَدَنَا يَا رُؤُفُ لَبِّكَ وَارْحَمْ لَبِّكَ وَاسْتَفْعِمْ لَبِّكَ وَإِنَّ اللَّهَ يَنْبَغُ مَنْ
 السُّبُورِ جَمِيعًا لَبِّكَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُمُ أَجْمَعِينَ

[illegible]

در خود

دعای ماه نوین

۲۴۴

معبود بر حق قدیم است
است نبی ذات احدی است
بیست و دو یکبار و اندر هر بار
وقتی که از آن است بیست و دو بار
و بیست و دو بار

و دیگر هر که این دعا را هر روز سه مرتبه بخواند و بداند اگر چه تقدیر اجلش رسیده باشد بحکم الهی عمر او زیاده گردد و اگر بر بیمار چهار مرتبه بخواند شفا یابد و این است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ قَدِيمٌ أَزَلِي تَزِيلُ الْعِلَلُ وَهُوَ قَدِيمٌ أَزَلِي بِالْأَزَلِ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ و دیگر هر که این دعا را هزار بار برای حاجات بخواند برآورده گردد مُبْتَلَانِ اللَّهُ الْقَادِرِ وَالْقَاهِرِ وَالْكَافِي مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ و دیگر چون ماه نوبه بند یازده مرتبه این دعا بخواند الباسط و بر انگشتان و ششمار بدرد و انگشتان را بر ششمان بنهد رزق حلالش از آن جانب کشاده گردد که او را خبر نباشد از آن واسطه و ایضا چون ماه نوبه بند باید که چهار مرتبه فاتحه و چهار مرتبه سورت قدرده کرت و در دوه بار خلاص بخواند تا ثواب جزیل یابد و آن ماه بخوشحالی بگذرد و دیگر برای حاجت باید که در وقت سحر و در وقت کرت الباسط و یازده مرتبه یا رحیم بخواند و یکبار یا رحیم بر حنک یا رحیم الرحمن بخواند برآورده گردد و دیگر برای حاجات این اسما را بدین ترتیب بخواند برآورده گردد و اول هشت کرت یا اللّهُ و هر ده کرت یا جلیل و ده کرت یا رفیع و هشت کرت یا جلال و هشت کرت یا متین یا ذوالجلال و الاکرام بر حنک یا رحیم الرحمن و دیگر برای مهمات و وجهانی این دعا را یکبار بخواند کفایت شود و اگر کسی را خرام و برص و پیش باشد باید که این دعا را هفت مرتبه بر آب آب خوانده و در آفتابه سرخ که نو باشد اندازد و آن آب آنکس هفت روز نوشد باشد هر علت که داشته باشد دفع گردد اینست بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاسِعُ الرَّحِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ بِحَقِّ إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ و دیگر در درگاه مجاز آورده است که وقتی ملاحان کشتی را در دریای عمان میرانند

یہ زناد غبارِ ثنائی
از اندوہ و حالِ انی و آری
فکارِ جاسک کہ می بود
گر دی را از شما و گردی
صحبی

۲۷۶

یوسف بنیست سحر
یوسف بنیست سحر
یوسف بنیست سحر
یوسف بنیست سحر

عنان بود که کشتی بکست و آن دخترش غرق شد و آن شخص بر یک تختہ ماند
بخانہ رسید جوان گفت آند دختر را من آورده ام و حال خبر بازندگان رسانیدند
مادر و پدرش از غایت فرحت پای برهنہ بیرون دویدند و دختر را بخانہ بردند و
آنجا از انیز جاسے معین کردہ بنشانند و با انواع نعمت می پرورند و منتشن بجای
آند و ند چون روزی چند بدین بگذشت مادر و پدرش بدین متفق شدند کہ دختر
از جوان چگونه خلاص یافتہ باشد الحال نکاح کردہ بدو سپاریم چون مادر از دختر کیفیت
احوال پرسید دختر قسم بخدای یاد کرد کہ ای مادر ازین جوان پارسا تر در عالم نہ
دیدہ ام کہ بہر زمان جز خواہر گفتن نام من بزبان نمیانند چون این شنیدند غمخوار
ایشان بغایت محکم تر شد ہر دو را بکلیح یکدیگر ساختند روزی دہرودہ زن
و شوہر با یکدیگر نشستہ بودند و بدان صدف بانہ میگردند گفتند کہ صدف را
بکشیم و بہ بینیم کہ کرمان در میان ایشان چگونه میباشند چون بشکستند ہر
یک چندان گوہر شب چراغ بودند کہ تمام پر نور شد و ہر یک کلم عالم را قیامت داشت
بسبب این آیت بدین درجہ رسید و اگر کسی را ہمی پیش آید سہ کثرت و دوسہ بار تہجد
و سہ کثرت این آیت را بخاند و با آسمان بدہد بیشک حاجت او بر آید مجرب است و سہ
آورده اند کہ گوشت و پوست حافظ قرآن ہرگز نریزد و استخوان ہم نریزد
اما اگر تمام کلام اللہ یاد نداشته باید کہ سورۃ یوسف را البتہ یاد باید کرد کہ نیز
حکم او این است کہ استخوان و گوشت و پوست او نریزند و دیگر این را گفتند
کہ ہر کہ این آیت را یاد کند عذابش نباشد آورده اند کہ بزرگے را مرید سہ روز
وفات یافت بعضی از ان جماعت گفتند کہ ندانم حال او چہ باشد شیخ گفت فلان
کس از نیکبختان است او را ترس نیست مریدان گفتند از کجا میدانی شیخ گفت در حدیث
صحیح دیدہ ام کہ حافظ این آیت را عذاب نباشد و این در آخر سورۃ عمران است
ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنًا مِّنْهُ لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ سَائِلِينَ طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ تَأْتِي
بِذَاتِ الصَّدُورِ وَبِغَيْرِ هَذِهِ آیت را یاد کند ثواب بسیار است

این است لکن الرافعون فی العلم منهم ما قد ضلوا ضللاً بعيداً ویکر درین این
 چندان پنجمین مرسل ذکر کرده اند هر که این آیت را بار بار بخواند بعثت او با پیغمبران
 مذکورین باشد آیت این است وَ تِلْكَ جُمُتُهَا اثِنَا هَا اِبْرَاهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهِ تَالِیْ
 صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ ویکر بعد از عید فطر تا عید صحی باید که در وقت بامداد سوره فجر
 یگان بار خوانده باشد ثواب بسیار است اما اگر در نماز فجر بخواند بهتر باشد تا همه اهل
 بهشت را ثواب حاصل شود و در بیان افنونهایی که سرخ باد و خبر است که رفتی
 حضرت رسالت پناه فرمود که افنون حرام است یکی از انان برخاست که یا رسول
 الله من افنون ما رگزیده میدانم ترک هم حضرت فرمود این اَشْطَا عَاخِدٌ مِنْكُمْ
 اَنْ یَنْقَعَا خَاةٌ فَلِیَفْعَلَ یعنی انیمقله که نفع برادر مسلم شود بکیند پس در نتیجه
 الانوار آورده است که سرخ باد و هزار نوع میباشد هزارش را هیچ
 داند نیست و هزارش را این افنون در کار است که مشائخان کبار گفته اند
 که مشک رفع گردد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَ هَارُونَ سَلَامٌ
 عَلَیْكُمْ طِبِّیْمٌ فَاَدْخُلُوْهُمَا خِلْدِیْنِ اخرج باذن الرحمن یا سرخ باد اخرج باد
 الرحمن یا سیاه باد اخرج باذن الرحمن یا سفید باد اخرج باذن الرحمن یا ند باد
 اخرج باذن الرحمن یا سبز باد اخرج باذن الرحمن یا خام باد اخرج باذن الرحمن
 یا پلید باد اخرج باذن الرحمن یا هفت رنگ باد اخرج باذن الرحمن یا همه بادها
 بحق وَ نَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا
 و مجرمت جلالت و جماله طعن کبریاست اخرج باذن الرحمن و مجرمت تودیت موسی
 و انجیل عیسی و زبور داود و فرقان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و مجرمت طه
 و لیس دفع شوبه فرار خدا متعا و مجرمت لا اله الا الله محمد رسول الله بحق اعوذ
 بکلمات الله التامات من شر کل ما خلق و من شهاته و من شر کل عین و لا منه
 بحق اشیاء شریها اذنی اخباه و ث یا عافری باغفور یا غفار دفع شوبه فرار که
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ایشا افنون دیگر

این است لکن الرافعون فی العلم منهم ما قد ضلوا ضللاً بعيداً ویکر درین این
 چندان پنجمین مرسل ذکر کرده اند هر که این آیت را بار بار بخواند بعثت او با پیغمبران
 مذکورین باشد آیت این است وَ تِلْكَ جُمُتُهَا اثِنَا هَا اِبْرَاهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهِ تَالِیْ
 صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ ویکر بعد از عید فطر تا عید صحی باید که در وقت بامداد سوره فجر
 یگان بار خوانده باشد ثواب بسیار است اما اگر در نماز فجر بخواند بهتر باشد تا همه اهل
 بهشت را ثواب حاصل شود و در بیان افنونهایی که سرخ باد و خبر است که رفتی
 حضرت رسالت پناه فرمود که افنون حرام است یکی از انان برخاست که یا رسول
 الله من افنون ما رگزیده میدانم ترک هم حضرت فرمود این اَشْطَا عَاخِدٌ مِنْكُمْ
 اَنْ یَنْقَعَا خَاةٌ فَلِیَفْعَلَ یعنی انیمقله که نفع برادر مسلم شود بکیند پس در نتیجه
 الانوار آورده است که سرخ باد و هزار نوع میباشد هزارش را هیچ
 داند نیست و هزارش را این افنون در کار است که مشائخان کبار گفته اند
 که مشک رفع گردد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَ هَارُونَ سَلَامٌ
 عَلَیْكُمْ طِبِّیْمٌ فَاَدْخُلُوْهُمَا خِلْدِیْنِ اخرج باذن الرحمن یا سرخ باد اخرج باد
 الرحمن یا سیاه باد اخرج باذن الرحمن یا سفید باد اخرج باذن الرحمن یا ند باد
 اخرج باذن الرحمن یا سبز باد اخرج باذن الرحمن یا خام باد اخرج باذن الرحمن
 یا پلید باد اخرج باذن الرحمن یا هفت رنگ باد اخرج باذن الرحمن یا همه بادها
 بحق وَ نَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا
 و مجرمت جلالت و جماله طعن کبریاست اخرج باذن الرحمن و مجرمت تودیت موسی
 و انجیل عیسی و زبور داود و فرقان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و مجرمت طه
 و لیس دفع شوبه فرار خدا متعا و مجرمت لا اله الا الله محمد رسول الله بحق اعوذ
 بکلمات الله التامات من شر کل ما خلق و من شهاته و من شر کل عین و لا منه
 بحق اشیاء شریها اذنی اخباه و ث یا عافری باغفور یا غفار دفع شوبه فرار که
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ایشا افنون دیگر

چون بگویند بدان که در این کتاب...

افسون بخواند

سرخ باد و اگر سرد باد باشد باید که بر پارچه سندی که کسی آنرا گزیده باشد و
 بدندان نگرفته باشد بخواند و بعد از آن سندی را آس کرده و آب اندازد و آن آب را
 از چادر بکشد و در بینی اندازد و در سر و رخ شود و بر خا و در خمس اوقات بخواند این است
 ابرسرخ بیامد آب سرخ بیاید گیاه سرخ بر روی سر سرخ بیاید گیاه سرخ را بچرید تصاب
 بیاید کار سرخ را بیاید و گوی سرخ بزد بر میان سرخ با و آن سرخ باد و هر باد دفع
 شوند بمرمت زبور و اود و تورات موسی و انجیل عیسی و فرقان محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم بر حنک ارحم الراحمین ایضا افسون از برای سرخ باد و در خمس اوقات بخواند دفع
 گردد بسم الله کم بلا بسم الله کم بلا بسم الله شافی بسم الله کافی سرخ باد و خوشتر
 باد هر باد بقتاد و دو فریق باد بیرون شوی بیرون شوی باز نشوی بخت سیدمان
 پیغمبر بن داود علیهما السلام بر حنک ارحم الراحمین دیگر آورده که روزی حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بر کناره آبی رسید چون مدت مسم منقضي شده بود موزه
 کشید و در آن جا نگاه چهارت جدید ساخت و عبد الله بن سعود با او همراه بود ناگاه غنی
 از هوا فرود آمد و موزه مبارک را بقتاد گرفت و با لاریان موزه ماری افتاد
 عبد الله گفت یا رسول الله اگر این باغ موزه را بالامنی گرفت مار باندام مبارک شما
 گستاخی میکرد حضرت فرمود که نمیکرد زیرا که مرا جبرائیل گفته است که هر که هر روز
 سه بار این دعا بخواند هیچ مار و گزوم و شیر و پلنگ و غیر ذلک بدو زحمت
 نرساند دعا اینست اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُ بِكَ مِنْ تَيْشِي عَلَى لَبْنِيهِ وَمِنْ شَرِّ
 مَنْ تَيْشِي عَلَى رِحْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ تَيْشِي عَلَى أَرْبَعِ إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
 وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دیگر آورده اند که در خانه شخصی آتش افتاد تمام
 کتبخانه او بسوخت بلکه کلام الله نیز بسوخت مگر یک سطر که بر آن آیت نوشته بود
 ماند آورده اند که خواننده و نگاهدارنده پاک بنظر بیننده این آیت را احتشاله
 از جمله آفات و بیایات نگاهدارد آیت اینست نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَكُمُ قَرِيبٌ قَالَ اللَّهُ
 خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَحْمَرُ الرَّاحِمِينَ دیگر آورده اند برای جات دو جهانی بخواند

۲۶۸

این دعا را هر روز بخواند
 و اگر در سفر باشد
 و در جنگ باشد
 و در غارت باشد
 و در غارت باشد
 و در غارت باشد

این است سکل سواهن لشکچوک لشکا کوک تنه بچی لولک سکن هارا کوسی
 بھوک جمار باوی سر پر هوك دل گلهی جاوی سوك لشکا و پر پژه پژه بھوک
 دیگر این افسون بلفظ هندوی را خاصیت بغایت بسیار است چنانچه اگر ژاله را
 باید که خاکستر را در غریب اندازد و این افسون را بر آن بخواند و آنرا از غریب
 در ژاله اندازد و دفع شود و از برای جله دانه با کافی است که حساب آن دانه با در هر
 نیاید و این افسون از گشتار شیخ شیخ امیر مست بر طریق بخواند بسم الله الرحمن
 الرحیم افسون شیخ یحیی منیری قدس سره اما سات سمند کو کراه باره داس و
 بھوت افس سات دندت یس گردیو تا چولاسی سرش جو کفی هشت
 کالی ناگ هر سی سکت پهن دیودان بھون پلید را کهن جان بنان کیتا کرا و الا
 لکا و ادینا و لاموند کو دپت سر باگ کو هکند پا کافر کا و جون هری
 دتوری کدی بنای خرو و اکمورا کتھوری کتا قبل لوت کوت دریا
 کوت پلیدن بیک متر بیک صاحب کجای دهای انکا کار کس با قه بجزاب
 سه سرا با جل بھوند هتومی بلای جا بجزاک بجز کو ار بھوموند رس دیو دکت دت
 دکت دحت دکت پت پتچی تا سیم متر بایان بکیا وان رکن پکن پال چلم ماس لم
 هد کر هبا کلی منکریت اون کنت چه کرنت ت ت مرت الت بیدا اخی و پره
 پرت دو هائی سلیمان بن دول و هائی جن هس جو اند جو مید جن سهر
 جا جا ه پاف جن پرس سالت ددم ک پا چاسد سیمز کھوک سکت شیخ میو کی
 بگت بھید کس محی بھت کال هس نیل و اھو سیدی ستر بنگ ساری محی
 بری زلیس هوی سدی و الیم اگر کسی را با و اثر کرده باشد نیز بران عھو
 بیدر و یا سر حد باشد و یا کسی را مار گزیده باشد و یا شکم در و باشد و یا در گوشت
 و دندان باشد و یا اگر کسی دل آدمی را کشیده باشد بران کس بخواند و لش باز آید و بر
 همه علتهما بخواند این افسون مذکور را همه عھت و دفع شوند دیگر اگر کسی را سار بجزو
 و افسون خوان نزدیک نباشد باز بر سر او بدان جاسے گزیده آید باید که با

در بیان این افسون را بر خاک بخواند و بند و بد یعنی آن خاک را بر گرداگرد
آن عضو بگرداند و هر از آن نه گذرد و نه سحر بجز موندن اگر دین کها و جو سنگ جو کو جو
بی با سکه و و لنبوا دھول دھقوبندا برھندا سہی کل سہی پری ترھندا سہی
ایہوت کند مہری نمائد غھایی دیس و بدین نوع افسونہای بلفظ ہندوی
سیارست اما از آن کہ کسی خواندن این نمیتواند و دشواری آید ترک و دم این
افسونہا مذکور بغایتی مجرب بودند ازین جهت مذکور شدند کہ مگر بعضی از
عالمان ہند بخوانند و نفع اکثر مسلمانان حاصل شود دیگر بزرگوار سے
فرمودہ ہر کہ این دعا را علی الصبح بعد از نماز با مداد سہ کرت بخواند اگر عمر او
صد و بیست سال نہ شود فردائے قیامت چنگ او در دامن من باشد
و عا این ست لا الہ الا اللہ بعزرتک و قد ریتک لا الہ الا اللہ بحقیقتک و
ترجیتک لا الہ الا اللہ قسیم ہئی و غمی و دیگر ہر کہ بعد از نماز با مداد یکبار
این دعا بخواند ہمہ قضائے گذشتہ او بر جای شود لا الہ الا اللہ اھما و احدا و
نحن لہ مسلمون لا الہ الا اللہ اھما و احدا و نحن لہ مؤمنون لا الہ الا اللہ
اھما و احدا و نحن لہ مخلصون لا الہ الا اللہ اھما و احدا و نحن لہ عابدون
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و دیگر با دیگر کہ این دعا را پویشہ عقب ہر
نماز بخواند مستجاب گردد و حشر او باین طایفہ گردد کہ ذکر می شود و عا این
لھم اجعل دیننا دین البتیین و ایمانا ایمان المؤمنین و اسلامنا اسلام المسلمین
صلواتنا صلوة الخاشعین و رکوعنا رکوع المتواضعین و سجودنا سجود الخائضین
یتحدنا تشھد الملائکۃ المقربین و ینیاتنا نیات الفائزین و اعمالنا اعمال الصالحین
و یوسفنا ذنوب المستغفرین فاللہ خیر حافظا و هو ارحم الراحمین برحمتک یا ارحم
الرحمن و دیگر دعا طبر و ایب و او از مراتب حدیث ایجاد سائر ممکنات
اللہ تعالیٰ یخلق ما یشاء و اللہ علی کل شیء قذیر و قال علمہ
مکمل و السلام کان اللہ ولم یکن معہ شیء و هو الان کما کان

بسیار بود و در بعضی فقرات
از جمله حفظ و او هر بیان از
همه ما نماند ۱۲
بسیار کند و دعا را آید
رضای او باشد و رضای
تعالی بر هر چه خواست ۱۳
بعد از دعا تعالی و
خود را و او را
از لایق و از لایق
از لایق و از لایق
از لایق و از لایق

و در تفسیر ابواللیث سمرقندی آورده است که صدیق رضی
 و قیل علی رضا از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم سوال کرد که یا رسول الله
 این کان زینا قبل کینا و السموات و الارض قال مع کان فی السماء لا تحت و لا فوق
 هوائاً مختلفاً فی السماء بعضی گفته اند که عمار کوری را گویند که عقل و افهام از کس
 آن حقیقت بجز کوری نصیبی ندارد و قوله مع ما تعلم نقل و ما لم تعلم کلمه و این
 قول قریب به نجات است که عامه خلق در ضلالت نه افتند و صوفیان گفته اند که
 عمار و ندن و سحاب ابر را گویند اما مراد از ابر باریک است که اندک قرص آفتاب
 را بپوشد و آن مراتب را وحدت یعنی چون جلال و جمال هر دو بهم مصداقست و
 جمال بطریق احدیت که آنرا بحت سازج و صرف و غیب الخیوب و ازل الازل نامند
 میرود از ان رسته واجب تعالی انزل الازل و قدیم الاقدام است تا یقین وحدت
 بهمین بود پس چون جمله اسماء و صفات قدیم اند جمله بحیثیت و میل و وحدت
 نزول کردند که احدیت را ذات صرف و سازج گویند که جمله اسماء اگر چه قدیم
 اند اما در استغنائش قدیم اند ازین عراقی فرماید سبب بحیث آن که تو
 نامی نداری + بجز نامی که داری سر بر آری + و وحدت را ذات باقتضا
 صفات و حقایق ایمان نام اند که در اینجا مصراع ثانی عمل با پدر یعنی پدر نامی که داری
 سر بر آری + چنان که در تفسیر جواب هر افغانی آورده است التضادیت الجلال
 و الجمال بتو لا حقیقتاً ایمان و وحدت تجلی اول و مجمل است و از وحدت جمله
 اسماء و صفات تنزل به مراتب احدیت کردند که آنرا تجلی ثانی و مفصل گویند یعنی هر
 اسم اقتضای مقتضای خود کرد چنانکه خالق مخلوق است که میتوان آفرینش کرد و در
 بمریوبیت که متغیان پروردگار و مومن با ایمان و با دی هدایت و غیر ذلک
 من صفات الهاری که وحدت حقیقت ایمانست و ازین اراغ ایمان
 و مومن که المومن مرآت المومن ازین ممرست و ازینجا است که حضرت رسالت
 پناه صلی الله علیه و علی آله و صحابه و ازواجه و سلم فرمود که انفقوا من

لا ملکم جلود
 در صفت ایمان یعنی از
 کس نیست کسی که در دنیا
 او تعالی و عامه خلق و نه
 عمار و بیان عمار

و این عبارت از تفسیر
 ابواللیث سمرقندی است

رَأْسُ الْمُؤْمِنِينَ قَائِمَةٌ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ مَرَاوِزِينَ نُورِ سِتِّ وَنُورِ دِينَ خُودِ
غیرے را گویند چنان کہ معلومات در باطن و معلومات عارضی است کہ
باشد از جای دانسته شود و معلومات او شہوتی است اما چون فقہ بودند با
قد وند و از اینجا است کہ حضرت رسالت پناہ از نور خدای است و بعضی گویند
کہ آن نور نوریت مخلوق و این قول اہل فقہ است و صوفیان ہر مراتب
و احدیت سہ مراتب دیگر را نام میبرند یکی علم و نور و شہود یعنی چنانکہ وحدت
مراتب اسم اللہ است کہ جملہ اسماء و صفات تعلق بدو دارند چون بدین مراتب
رسید جملہ اسماء متکاثرہ و متعددہ تعلق بعلم دارد و نور شہود ازین دو نام اند کہ معلومات
در مراتب احدیت معلوم و معدوم ہوں اند بدین مراتب علم معلوم و مفہوم
گشتند یعنی چنان و چنین میتوان کرد ممکنات را چنانکہ عزم در باطن قاصد
و نیز این مراتب را ثابت گویند یعنی اگرچہ ثبوت قدیمی بود اما بدین مراتب
چنان خود بخود دید و مقید کرد کہ از ازل تا ابد لا با و پاسے مورچہ از ان کم
و بیش نہ شود و چون اہل جملہ شیاء ثابت کرد و جمیع کرد یعنی از باطن علم
بظاہر علم آمد و جزو کل در یک مراتب معین بدو گردان را توحید و صور خانہ
و حدت و تحلیق کیانی و غیر فلک من کلام ہم گویند و چون از ان بمراتب کن رسید
کہ آنرا علم فکان گویند و روح سلجی و مکتبہ گویند گویا کہ کاف تا نون زسیدہ
است کہ ہرچہ بودنی و شدنی است شدند و میشوند و معلوم ہا و کہ این شش مراتب
مذکور از احدیت تا روح سلجی بہیم یکے را از دیگرے امتیاز نیست و صفات از
ذات استخراج نمود مگر بہ تعدد کہ ذات بلا تعدد و متقطع الاشارات و العبارات و صفات
تعدد دارند از جهت اختلاف تا اثر ہر صفت را جدا مینام اند و از بہیم صفتے از صفت
و دیگر نیز امتیازی ندارد پس چون از عالم باطن بہ عالم ظہور رسید پرودہ آفرید
بنامی سیاہ کہ چون ذات بارہ تعالی حد و حدودے ندارد کہ ذات و صفات
بارہ تعالی محبوب ہلک است و از اسرار پرودہ وحدت نام اند و این

۲۸۳

مراتب

از آستان قدس معلوم
کنند و سبب بند ببرد
خلاکہ در دل اوست

از صفات رحمان است
از عجز از عادات شیطان

ایستای بعد ازین ده هزار پرده های که بود آفرید همچنان نامتناهی و میان
آفرید یک پرده تا آفرینش پرده دیگر تا دوازده سال میشود که آلتانی من
لَوْحْنِ وَالْعَجَلِ مِنَ الشَّيْطَانِ از معنی است بعد ازین سیوی آفرید که از عقل کل
وام الكتاب می نام اند و بعد هر شی که نمودار و بود و در و یعنی لطیفه است که در
ولس نیاید و کلام و اینجا ثابت است هر حرف کلام الله بهتر که کوه قاف
شده و دیده میشود و بعضی گفته اند که لابل تمام ممکنات در و دندان سین است
و یک دندان او خالی مانده است و بعد از آن عالم کثیفات هشتاد و شهر همانند
و برابر این دنیا آفرید و بعد از آن هزار شهر در هر شهر یک آدم آفرید اما
نوری بودند و خالی بودند و آدم سیاه را گویند یعنی یک را پیدا میکرد و بعد
از هزار سال در شهر دیگر آدمی دیگر آفرید تا هشتاد و هزار سال شوند
و در نهمت بیچ یک از ایشان عاصی بودند پس در بنیان یک از ایشان
عاصی شد غضب الهی در کار شد آن شهر را با آن آدمیان بهم فانی
و مفضل ساختند ای فرزند سخن از سرعت کتابت و از تعجیل اقوال و
احوال از حد و رگدشت و حکم این حدیث که لا یشان مُرَكَّبٌ مِنَ الْخَطَا
وَالنَّسِيَانِ حکایت را فراموش کردم زیرا که اول درین شهر با مرغ را پیدا کرده بود
و بعد از مرغ هزار سال آدم را آفرید قصه مرغ اینست که حق تعالی چون این
شهر را آفرید همه را از سپندانه سفید مملو پر ساخت و بدان میان مرغی را پیدا
کرد و حکم بار خدای شد که این سپندانه رنگ توست بعد از تمامی ایشان موت
تو باشد **وَرَمِ** اند که آن مرغ سپندانه را بغایت اندک اندک میخورد و در خوردن
تا خیر تمام میکرد حتی که بر خوردن بهر آن این مرغ میخواند و بعد از آن این دانه را
مرد و میرد **وَرَمِ** اند که آن شهر را مملو از سپندانه همه را تمام را تمام کرد
و یکدانه باقی ماند آن را هزار سال در گوی خود نگاه کرده بود و چون او را به هم میخواست
و که باریب اگر باز همچنان مرا بخیاستانی چندان شاد تو گویم در حصر نسیا پر

این سخن را در
سورہ بقره

و سه نهار ساله راه دزدی دارد و اسلحه فیل نیز بالای کرسی است و صور را بدین گرفته
استاده است و صور را هفت شاخ است و طول و عرض او بمانند قلم است و در
وقت نفخ ثانی که برای بعث بودار و احان هفت بیتم کنند و یک شاخ
صور را احان انبیا باشند و در دیگرار و احان مؤمنان متقی و در دیگرار و احان
عاصیان و در دیگرار و احان کافران و در دیگرار و احان دیوان و پریان و
در دیگر جمله مواشی چون خرنم و پرند و بهایم هر همه در آن شاخها جمع
کنند و چون نفخ کند هر ار و اسب و غالب خود بشتابد و چون قلم را بیا فرید
فرمان حضرت عزت در رسید که اکتب ما هو کائنات و در آن اند که چون قلم
تقدیر الهی روان شد از اول تا آخر پیچیده نیست که نه نوشت و چون با حوال امتان
ماضی رسید که بعضی از شومیت گناه در آب غرق شوند و بر بعضی آتش بیارد و بعضی
مسخ شود و غیر ذلک من القصص المشهورة قلم روان بود اما بر امت نبینا محمد
مصطفی صلی الله علیه و سلم در رسید دید که گناهان این امت از امتان ماضی بسیار
بودند نیک متحیر شد که باری در حق این امت چه خواهی کرد و از غایت بیست
سرش بفرمود اما فرمان حضرت عزت برین شد که اکتب یا ائمت عباد کائنات
و انا الملک الغفور و دخت طوبی نیز بر بالای کرسی است و بیخ او در صحن و حیات
و حیاتی رسول کریم علیه الصلوة والسلام است اما پیچ حیاتی در پشت نباشد که شاخ دخت
طوبی در آن حیاتی رسیدن باشد و این چهار جوی که یکی از شیر و دیگر از غسل و دیگر
از شراب و دیگر از شراب خالص از شکاف پنج دخت طوبی برآمده است و روزی
جبرئیل گفت که در شکاف آورتم در آنجا که آغاز این جویها بود و دیدم بسم الله
الرحمن الرحیم نوشته بود و این چه در جوی از سه سیم و از چهارم با الله و ان
بود و طوبی را شصت شاخ کلان است که از پنج جدا شده است و شاخ و شاخچه
و و صنف میوه باشد که هر یک بلون و دیگر و طعم هر یک متفاوت باشند
و سده الهی نیز بر بالای کرسی است و آن دخت بخار است و هر

در شام طوبی

۲۸۸

در شام طوبی

در شام طوبی

ورق او چندان طول دارد که اگر ایست تازی سه روز بیانی برند از زیر سایه
 یک برگ بیرون نرود و آن مقام جبرائیل است علیه السلام و در مابین کرسی
 آن دیار بحر الحیوان آسمان است که آنرا فلک طلس نام اند و در میان آن دریای
 و کرسی بیت هزار ساله راه است و مهتر عزرائیل علیه السلام بر آسمان چهارم است
 و تختہ را در زیر بغل خود گرفته نشسته است که طول و عرض او پانصد ساله راه است
 حضرت رسالت پناه در شب معراج از او پرسید کہ هنگام موت چگونه خبر می یابی
 مهتر عزرائیل گفت کہ دین قریب من درختی است کہ آن را شجرة الیقین می نام
 اند تا ہر کہ در دنیا تولد شود او را و رزق او را در برگ این درخت نوشته می
 شود و چون اجل این شخص نزدیک برسد آن برگ زرد می شود و بفرشتگان
 میدہم تا آن برگ را شسته در طعام و شراب آن کس بدہد کہ بخورد
 و بہیچ تداوی صحت نیابد **و ایضا** بہ برابری ہر شخصے دو
 روزن است دین قریب کہ انیکے اعمال او بر می آید و از دیگرے رزق
 او در میرود چون نزدیک بموت شود ہر دو بستہ میگردند حضرت فرمود
 کہ ارواح را می بینی گفت لابل دست من ثقلت و گرانی پذیرد و بفرمان خدا
 اگر صالح باشد زیر عرش می مانم و اگر بد بخت باشد با نفل السافلین
 میفرستم و از چگونگی حال او خبر می شوم کہ خدای تعالی باو چه میکند **و ایضا** در آسمان
 چہارم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمعراج میرفت دید کہ قطار اشتران می رود
 اما اول و آخر آن قطار دین نمیشد از جبرائیل پرسید کہ یا خدی ایچہ قطار
 باشد جبرائیل گفت ازان پس کہ آسمانہا زمینہا آفریدہ شدہ اند این
 قطار میرود و من نیز از آمدن و رفتن او خبر ندارم کہ از کجا می آیند
 و کجا می روند و بر ہر شتر دو صندوق بستہ بود فرمان رب العزت شد
 کہ یکے ازین اشتران را بنشیند و یک صندوق دہد باز بکند مهتر جبرائیل حضرت
 رسالت پناه چچنان کردند و در میان آن صندوق در آمدند ہفت عالم ہانند این دنیا

یہ آخر ساعت من ساعات الجمعة بدان لے فرزند کہ آنچه حق تعالی از برے
ثواب و عذاب آفریده است چہار طائفہ اند فرشتہ آدمی و دیو و پری اما از
روئی آفرینش اگر چہ ان مقدم بود در ابدت با آفرینش موخر اند تا ختم و انتہا
و خلیفہ کل ممکن و افضل ایشان چنانکہ محمد رسول اللہ از روئے مراتب مقدم
بود اما در آفرینش موخر آمد تا ختم انبیا و اکمل ایشان باشد کہ بعد از وی کسی
ز ہرہ چون چہرا نباشد پس اول آغاز ایجاد بلائیکہ کرد چنانکہ در حین خلق شدن
عرش عالمان و خلق شدند و در حین خلق کرسی کر و بیان خلق شدند و در
اندر کہ چون حضرت رسالت پناہ در شب معراج میرفت بر ایشان سلام کرد ایشان
چنان گفتن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مشغول بودند کہ آواز آنحضرت نہ شنو
ہمتر جبرائیل گفتش کہ جواب سلام این شخص را باز گوئید گفتند کہ این کیست جبرائیل
گفت کہ این محمد آخر الزمان است کہ شما کلمہ را و را میگوئید بعد از ان جواب دادند
و ہمچنین با سبع السموات ہر چہ در ایشان است از فرشتگان آفریدہ و چون زمین را
ہتیا کرد آنچه از وحوش و طیور است در و آفرید اما سیزدہ سال ہمچنان افتادہ
بود و بعد ازین حکومت بادشاهی زمین را بفرشتگان تحویل نمود کہ میان سائر
حیوانات حاکمی و عدل بکنند و تحت ایشان بر ملتان بود و نام ملتان را شام
بود نہادہ بودند بادشاهی ایشان مدت شانزودہ لک و بیست و چہار ہزار
سال بود و بعد از ایشان بادشاهی زمین را سلب کردہ بدیوان و پریان
داد قال المد تکا خلق الجن من ماریج من نار یعنی چون بہم شرارہ زوان
سر آتش و جانور آتشین آفریدیکے را نام مارجہ و دیگرے را مارج مارجہ صورت
پلنگ داشت و ذنب او چون ذنب کژدم و مارجہ بصورت گرگ بود و ذنب او
چون ذنب مار جہ ماوہ بود و مارجہ ز بود و ہر دو جماعت کردند فرزند ایشان کہ
ز سید نام اورا ابلیس کردند اما بعد ازت الہی ابلیس از ان بیرون کشیدند
و چون از فرود بلامی آمد بہر طبق زمین میرسید مدت ہزار سال عبادت میکرد

چہار طائفہ اند
فرشتہ آدمی و دیو و پری

اما در آفرینش
موخر آمد تا ختم انبیا و اکمل ایشان باشد

در بیان خلقت جن و انس

در عبادت ابلیس
در عبادت ابلیس
در عبادت ابلیس

۲۹۲

در هر زمین و چون بدین زمین رسید صوفی استرآن را ببرد و نذر ساخت و
مدت ده هزار سال عبادت اله تعالی کرد نام او را ابلیس کردند و بعد از آن او را بر
آسمان بر آوردند چون به هفتم آسمان رسید معلم فرشتگان گشت و درس میگفت نام او
غزایل کردند اما در متابعت او مادرش و پدرش را نیز بدین زمین رسانیدند
پدرش اسیر شد و نام مادرش را زتی گشت وایشان را به نیت پسردیگر تولد
شدند تا که بادشاهی زمین بایشان شد و چون آن حاکم بدید بخت بیقراری
کرد و سجده نکرد و او را از آسمانها انداختند تا نام او شیطان شد و شیطان انداختن
را گویند و چون پنجم را تولد شد یعنی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم او را از رفتن با آسمان
منع کردند نام او رحیم شد زیرا که پیش از پیغامبر ما سیر آسمانها میکرد و سکونت
مدت شانزده لک و سیصد و هزار سال بادشاهی دیوان و پریان بود و تخت
ایشان بملتان بود وایشان نام ملتان را پهلپور کردند بودند و چون از
ایشان سلب کردند بادشاهی زمین را با سپان داد و تخت ایشان نیز
بملتان بود و نام ملتان حسن نور کرده بودند و مدت شش لک و هشتاد
هزار سال بادشاهی اسپان بود و در بادشاهی اسپان آغاز ایجاد آدم
بناد و خاک او را جمع کرد و در میان طایف مکه در اند نهاد کما قال الله تعالی
تَحْمَرُ تِ طِينَتَا اَدَمَ اَرْبَعَيْنِ صَبَاحًا پس معلوم باد که وجه شرافت آدم بمسبوقین
مذکورین از اینجا معلوم است که ایشان بجزوکن شدند و آدم را بچهل روز بنانی
و آرامی پیدا کرد تا سلسله یجهم و یجونه و رو باشد **اورف اند**
که فرشتگان خاک اگل میکردند شیطان بد بخت در پیش بادشاه اسپان میرفت
ای اسپ پیچ از احوال خود خبر داری که ازین خاک شخصی پیدا خواهد کرد و این را نسل
پیدا شود که بر نسل تو سواری بکنند و بر همه وحوش و طیور والی باشند و همگی
از دست ایشان بقتل وند و رحمت بنیند خیر الحال این گل را خراب کن
زمان فرمود تا جمع وحوش و طیور جمع شدند و آن خاک را در زیر پست خوردا

2

آوردند و مالیدن گرفتند تا بمانند سفال که از زیر سم ایشان برآید سوخته و
تافتہ میگشتند و آتش را در بالای آن سفالها می افروختند تا بغایتی سوخته و
ناچیز می گشتند لهذا هفتاد و بار همچنان کردند قال الله تعالى وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ و حما گندہ بوی را گویند و ایضا قال الله تعالى لَمَّا خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ و صلصال گلی را گویند کہ از میان دو سم جانور برآید و خشک شود
یعنی گل همچنان خمیر میشد کہ گندہ بوی را پیدا میکرد و ایشان چنان مالیدند کہ بمانند
صلصال میگشت آن گل چون هفتاد و کرت چنان کردند فرشتگان بغایتی در ماند
شدند گلی بنیاد نهادند و چندان گریستند کہ با سبب چشم فرشتگان آن سفال گل شدند
گلے صعب ناک بهایم بعد از آن درآمدن نه توانستند زیرا کہ اگر درآمدند در آن گل
در مانند و بیرون آمدن نه توانند بعد از آن حق تعالی به یہ قدرت او را
متی ساخت از گوشت و پوست و استخوان اما روح هنوز در وی داخل
نه بود اول شیطان در آن درآمد بعد از مدتی برآمد حبلہ ملکوت و خوش
و طیور از دیر رسیدند کہ شیخنا در وی چه چیز دیدید شیطان گفت کہ او را عالم
صغری می بینیم سائر تن او چون زمین است و بر زمین او موی است برابر
گیاہی کہ بر زمین است و سر او مانند آسمان است و چشم و شنوایی گویائی
او چون سارگان اند و عرق او چون جو بہا روان اند اما در اندرون گنبدی
دارد بہر چند گردیم را در آمدن نیافتیم پس معلوم میشود کہ آنچه وجہ شرافت
او بر ما بیان باشد طاعت گنبد مخفی است و چون متی شد حق تعالی
قطرہ از رحمت خود بہ فرستاد و آن قطرہ را چہار جوی کرد بیک قطرہ وجود
او را مزین کرد و قطرہ دوم بینائی چشم او را حاصل کرد و قطرہ دیگر او را حائل
کرد تا حق را بشناسد و آن قطرہ دیگر همچنان معلق است کہ بوقت عا
مومنان نازل می شود و چون ارواح بہ نزدیکش بروند نپداشت کہ این بہ
جلے با فراحت است مگر درینجا ویدار اللہ تعالی بہ بنیم چون درآمد و جس شد

293

2

بِیَا فَرِیدِ
 عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا مَدَّ یَدَیْ
 اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ
 خَالِ بِخَدِّیْ کَ اَلْکَرِیْمِ
 اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ

در بیان غفلت ارواحان
و قسمت که از ارواحان
پنجہ ہزار سال پہلے
پیدا شدہ بود

۲۹۴

در بیان غفلت ارواحان
و قسمت کہ از ارواحان
پنجہ ہزار سال پہلے
پیدا شدہ بود

گفت کاشکے بال پر مرا شکستہ بودند سے تا بدینجامی آدمیم حضرت بابا آدم
در حال از جای بچنید و نشست عطسه آمد چون عطسه کرد گفت الحمد للہ اللہ تم
گفت یرحمک ربک فرشتگان گفتند یارب دیندت مایان سبح قدوس تو
میگویم یک کرت بمایان رحمت نہ فرستادی و برو انا قل فطرت رحمت فرمودی
فرمان شد کہ امی ملائکہ کسی کہ در اول فطرت مرا شناسد و حمد من گوید برو چگونه رحمت
کنم و در میان دو گفت بابا آدم ہنوز سوراخی ندہ بود جلد ارواحان بنی آدم را از ان
سوراخ بطن آدم در آمدند تا ہای شان عہد کنند و ایجاد ارواحان بیست ہزار
سال قبل از صورت بابا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و قسمت و نصیب
ہر شخصی از خیر و شر پنجہ ہزار سال پیش از ایجاد ارواحان بود کہ الحال بوقت
میرسد و حق تعالی سہ عہد کردہ است بار و احان اول عہد استعدادیہ کہ در وحدت
بود کہ مؤمن ارادہ مومنی کرد و مضل ارادہ ضلالت و عہد دوم در بہشت گنبدی
ست حصائر العدس نام کہ مسکن ارواحان مؤمن و رانجا باشد کہ ہر سوز
نیامدہ اند الحال نیز دانست و عہد سیوم در بہشت بابا آدم تا او را بر فرزند
خود شاہد گردانند اما چون درآمدند کافران مؤمن و مؤمن از کافر خاصیت مجاز
گرفتند تا الحال در مؤمن کبر و منی و بدی از ان اثر است و در کافر سخاوت و حلمی
و رحمی از ان اثر مؤمنان است و چون ہر یک بعد از استخراج بخود بینی مشغول شدند
و در خود دیدند و تعجب کردند گویا کہ حق را فراموش کردند پس از اللہ تعالی
ند آمد آلت بر یکم قالوا چون در رسید حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
گفت بلی یعنی بلکہ ہستی خدا سے مایان و در متابعت و جملہ انبیا و اولیا و مؤمنان
اما از گفتن کافران سکوت کردند یعنی بیچ نہ گفتند در ان زمان عہد نامہ
بنوشت و در بہشت در سے بود سفید رنگ ران بہاوند نوشتہ را و آن در را از
برائے بنائے کعبۃ اللہ فردا در آمدند کہ الحال از سنگ اسودے نامند بقایے سفید
اما چون دست عاصیان بدو میرسد سیاہ شد و طول او بہشت در غم بہت بہ بین

میکرد و سنگ نگاہانی میکرد و فریاد میکرد که ای مناجا پانصد مرتبه وکیل چهار
صد مرتبه جفت جفت زائیده بود اول قابیل و اقلیمه صیک شکم تولد شدند
و در شکم دیگر بابل و دومیمه تولد شدند پس حکم باری تعالی بر آن بود که دختر اول
را پر دهم و دختر دوم را پر لول داده باشند قابیل قبول نکرد و کابل
اقلیمه بن همراه زائیده است از من باشد فرمان حق برین نیست بکس شبها
را میکنید میان ما و بابل و اقلیمه بصورت امنا خوا بود با با آدم علیه السلام
که هر دو سوگند بخورید و سوگند ایشان آن بود که هر یک از مدعی و مدعا علیه و
طبق آتشین میکشیدند یکی را بر صفای نهاد و دیگری را بر مرده کسبیکه بر حق
می بود طبق او میسوخت و کسبیکه ناحق می بود طبق او رو میشد و ایشان هر دو
برابر طبق گوشتند آن ماندند و گوشت بابل غائب شد و آن گوشت را بهنگام فرج
اسماعیل نازل کرد و گوشت قابیل رو شد قابیل هنوز قبول نه کرد و بابل را
کشت اما بر پشت خود برداشته میگشت رفت و دید که دوزخا خان ز آسمان
فرود آمدند و یکی را کشتند و دوزخا کفن کردند ایشان هجم دفن کردن آن
دانستند و بابل را دفن کردند و چون با با آدم را بغایت هرم حاصل شد و
کوز پشت گشت و از اولاد او چهل هزار خانه شده بودند نماز با ملا و ابیکرد تا وقت
شام در اینجا افتاد بودی و طفلان در میان قبر غه و پہلوی و مید و مید و بزرگان
در پیش و میشدند و طفلان را منع میکردند و میگفتند ای ابوالبشر خدای بشما و
و پاسه و آن است طفلان را بنگین و از جلای بیجا شو تالی شان دانند که زندگانی
گفت در بهشت از جای بیجا شدیم از شو میت آن بدینجا رسیدیم و اگر درین
دنیا از جای بیجا شوم مبادا که با سفل السافلین بروم و نور حضرت رسول
در در سفید و زیر عرش بود روزی جبرائیل آن نور را از اینجا کشید و در پیشانی
با با آدم ماند آن در از فراق دو پارچه شد پارچه در بیت المعجور افتاد و پارچه
دیگر بر نهج شد از اینجا پنجم علیه الصلوات و السلام فرمود که ادا ز منی یعنی بر

حکایت بابل و قابیل
و نفع زائیدن امنا خوا
و فضل

از من است امنا خوا گفت یا آدم امروز از پیشانی تو چنان نور می تابد که من
 بگز در ایام جوانی ندیده بودم بهتر جبرائیل در آن زمان زل شد که ای آدم این
 نور از محمد آخر الزمان است که در اولاد تو پیدا می شود و ختم جملہ انبیاست با با آدم
 گفت که من و حوا از قوت رفتن ایم الحال کار مجامعت از میان نمیتواند بجای آمد
 جبرائیل سبب از جنس برادر و نصیحتی از آن هر یک بخود و در حال چون خجسته خرمای
 را قوت پیدا شد با هم فرا هم آمدند و سوای نام چشم است هر دو در آن غسل
 کردند باز از آن نور در پیشانی امنا خوا می تابید و بعد از تولد شیث آن نور
 در پیشانی شیث می تابید و قیل شیث بالتار والنقطتین تولد
 شد امنا جنت نداشت و یا او همراه دختر نژاد جنت او را بهتر
 جبرائیل علیه السلام حور سے بیاورد که نام او لباته بود و بهتر
 جبرائیل گفت مر با با آدم را تا به شیث عهد کند که او نیز با فرزند خود
 عهد کند تا زمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچر احدی خواه
 و کفر خواه در اسلام چونکہ این نور بخود همراه دارد بنا محرم دست نہ انداز
 با با آدم با شیث بچنان کرد او با فرزند آن تا رسید زمان محمد مصطفی
 صلی اللہ علیہ وسلم از بهتر شیث اشمول زائید و آن نور در پیشانی او
 می تابید و بر ویست نام اشمول نوس است و زوقیان تولد شد کہ آن
 نور در پیشانی او می تابید و از و مہدائیل تولد شد باز آن نور در پیشانی
 می تابید بکذا تا آخر فرزند می رفت و مہدائیل بنایتی خوب صورت بنا
 امنا خوا بود و یوسف بنیامیر نسبت بصورت امنا خوا و سم حتم زربانی داشت
 و در ہنگام مہدائیل و لا و آدم پانصد کفایت بودند ہمہ مسلمانان و ایمان
 بہ خیر مہدائیل می آوردند و در پیش او سجده می کردند و قیل اسم مہدائیل
 ہمائیل چون مہدائیل ذات یافت فرزند آن و بنایت صغیر بودند شیطان با تم
 او آمد بصورت پیر فروت و نوحہ آغاز کرد کہ یہاں رہا است خدا کے

بوده تا هر که بدین حالت می رسد از طعام و شراب بازماند شمارا باید که خانقاه
برای من راست بکنید و پانصد جوان مرد من بدید تا ایشانرا بمانند خود
به کنم ایشان همچنان کردند چون بخانقاه آمدند لعین اسباب ملاهی چون
چنگ و رباب و غیر فلک پیدا کرد و اعمال آن جوانان آموخت حتی که بعضی چیز
مکاشفات نیز بدیشان نمود چنانکه حور و قصو و برق و طعام لذیذ و چراغها و عبا
و جایها خوب بلند و میوه های گوناگون و تنه های فیح بلکه بر تخت و پورانشانند
و میگفت که این خدای است ایشان سجده میگردند و سمیگی بدین نوع کافر
شدند و این احوال در میان صوفیان جابل و عامی تا این غایت باقی است برا
که جابلان را در قوت درآورد و رقص و سماع و سرود کنند بعضی گویند که ذات
خدا دیدیم و بعضی گویند صفات خدا دیدیم و بعضی گویند که حور و باغ دیدیم
پس بر سیر بکنید از صوفیان جابل که از شیطان بدتر اند بلکه خود شیطان
اند که حق تعالی در کلام خود شیطان جن و انس یاد کرده است قال الله تعالی
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ و چون بعد مدت مدید شیطان از خانقاه برآمد تمام
بر نغمه و سرود شد و رقص و سماع گشت آن تمام اولاد او کافر شدند و متابع او گشتند
و چون کل کلان شد آن نور در پیشانی ادم تا بید و از نوح بنی الله تولد شد
باز آن نور در پیشانی او تا بید و قیل نوح بن لام و لام بن ملک ملک بن نحل و این
پیغامبران بودند از پشت به پشت آدم علیه السلام و چون نوح علیه السلام مبعوث
شد به پیغمبری جبرائیل علیه السلام آمد که بحال نکاح کردن خواهر حرام شد و پیش ازین
رها بود چون نوح دعوت نمود کفار همه انکار آوردند که چند پیغمبران گذشتند نکاح
خواهر حرام نکردند و شما حرام کردید و هر روز نوح بنی اسحاق کافران می بستند و
تعلان میکردند و میزدند و چون نوح بنی الله از میکرد دعوت می نمود آواز او از مشرق
تا مغرب میگذشت و کافران بهر راه گوش می نهادند پس از آن نوح علیه الصلوة
و السلام مناجات بحضرت ذوالجلال کرد که یا سب دشمنان تو مرا بغایت

هلاک رسانند هترو جبرائیل دانه راند بهشت آمد و گفت که این را بنال کن
تا کلان شود از کشتی بساز و تو در کشتی سوار شو و کافران در آب غرق شوند
بعد از سه صد سال درفت کلان شد و آنرا پاره پاره کرد یک ملک و بیت و چهار
هزار تخته برآمد اما کشتی هبیانی شد و بر هر تخته نام پیغامبر ک نوشته بود بعد
از آن هترو جبرائیل از دریا بر عیان دوختی بر آورد و پاره پاره کرد از آن چهار تخته
برآمد و بر هر یکی این چهار بار نوشته بود کشتی بیلان چهار تخته سرانجام یافت
آدم که چهل کس آدمیان بدو ایمان آورد و ده بودند و چهل کس در کشتی
شدند و از حیوانات از هر جنس یک نوید با خود همراه گرفت و چنانکه شیطان
آمد و دست را بر پیشانی قیل قیل موش از بینی او افتاد و کشتی را سوراخ کرد
گرفت هتروف دست را بر پیشانی تیه کشید عطسه زد و گریه پیدا شد و در
لبین موش نشست کقول الشاعر مصرع گریه را از عطسه شیر آورد
و چون برآمد از کشتی همه آدمی زاد مرد و زن و پسر و دختر و نوزاد هتروف
علیه السلام نیز کافره شد و نوح را آدم ثانی گویند که بعد از آدم علیه السلام
تمام مردمان از نسل نوح اند کقول الشاعر ابو الفرس ابوالثرك و ابوالهند
مستی و آن سام و یافت و حام اند و چنین مسطور است که
نوح بنی النور در خواب رفته بود و اندام نهانیش برهنه شد یافت رسید
خنده کرد و حام رسید خاکستر بر و انداخت سام رسید هر دو را سقط گفت او
اندامش را پوشید و پدر را بیدار کرد و حضرت نوح علیه السلام در حق یافت بدعا
کرد یافت را بهشت پس نوح هترو جبرائیل شش پسر یافت را در کوه قاف انداخت
و آن دو پسر او در دنیا ماند الحال همه کافران و ترکان اند مگر غیر ترک باشند
و از پنجاست که در ترکان در هیچ زمانه پیغامبر مبعوث نشده بود و
و بعضی گفته اند که نوح پیغامبر ترک بود و هتروف حام فرمود که رویت
سیاه بود او سیاه شد و الحال او را و سیاه میزنند و در باب

سام دعا خیر کرد کہ در تمام عالم اولاد او بزرگترین شد و عمر نوح علیہ السلام ہزار
و ہفتصد و پنجاہ سال بود و از آن نور در گذشت و در پیشانی سام مے تابید و
از نوح خلیل تولد شد آن نور در پیشانی ارجیل مے تابید و از نوح خلیل تولد شد
و آن نور در پیشانی شالچ مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی عابدی
تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی قالدی مے تابید و از نوح خلیل تولد شد
و آن نور در پیشانی غومی مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی اسرع مے
تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی ناخوری مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و
آن نور در پیشانی تاخ مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی آفر مے تابید
و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی خلیل مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن
نور در گذشت و در پیشانی اسماعیل علیہ السلام مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و در پیشانی
قصار مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی اسماعیل دوم
اسحاق و از اسحاق نیز و پسر ماند یکے یعقوب علیہ السلام و ثانی عیص و از ہتر یعقوب
و از وہ پسر ماند ہتر یوسف و بنیامین از یک دور بودند و آن ہ از مادر دیگر و با جاک از نسل
ہتر یوسف بنیامین اند و در میان تاجک ہفتاد ہزار اولیا و ہفتاد ہزار بنیامین ہ
شد و از ان ہ پسران سائر عجم اند و از نسل اسماعیل یکے محمد رسول اللہ بہ ہختری
مبعوث شد و این بنا بر عظمت قدر رسول بود کہ یک ہنہا بایشان برابر بلکہ فضل بود
و از قصار قید تولد شد و آن نور در پیشانی قید مے تابید و از نوح خلیل تولد شد
و آن نور در پیشانی حمل مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی
سلیمان مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی نب مے تابید و از نوح
خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی مسیح مے تابید و از نوح خلیل تولد شد
و آن نور در پیشانی یس مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی اود
مے تابید و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی عدنان مے تابید
و از نوح خلیل تولد شد و آن نور در پیشانی معمر مے تابید و از نوح خلیل تولد

در شاو الطالین
در ذکر ہتر ابراہیم علیہ السلام

شد و آن نور و پیشانی غلامیے تا بید و اندو الیاس تولد شد و آن نور و پیشانی
الیاس می تا بید و اندو مدکت تولد شد و آن نور و پیشانی مدکت
و اندو حرمیر تولد شد و آن نور و پیشانی حرمیر می تا بید و اندو و کثرت تولد
و آن نور و پیشانی کثرت می تا بید و اندو و کثرت تولد شد و آن نور و پیشانی
صلی اللہ علیہ وسلم گاہی گاہی به کثرت سرفرازی میکرد که من از فرزندان
م بنامی الدار و منی بود و از و نضر تولد شد و آن نور و پیشانی نضر می
و از و قتی تولد شد و آن نور و پیشانی قتی می تا بید و اندو و منا
تولد شد و آن نور و پیشانی مناف می تا بید و اندو و ماشم تولد
و آن نور و پیشانی ماشم می تا بید و اندو و عبد المطلب تولد شد و آن نور
و پیشانی او می تا بید و اندو و عبد اللہ تولد شد و آن نور و پیشانی او می
حکایت احمد و اندو که عبد المطلب نذر کرد که اگر مراد پدر تولد شود
آخرین اسم عمرانی کعبه اللہ بچشم نه سپرد و از یک ماه بودند و عبد اللہ از آن
دیگر که صغیر ترین همه پسران بود که خواست تا او را بکشد اما چون فرزند
صغیرش عالمان آن زمانه رفت و کیفیت حال پر سید ایشان گفتند که
کتاب های چنان نوشته است که ده اشتر را نذر کن و بر شتر و پسر قر
ماید هر که بر آید آنرا فتح کن عبد المطلب همچنان کرد و فرعه بعد از اللہ بر آید
باز ده اشتر و دیگر را بر و افرو و باز فرعه بر عبد اللہ بر آید همچنان تا پانصد
ده می افرو و اما چون پانصد رسید فرعه بر اشتران آمد عبد المطلب قبول
که چندان کرت بر عبد اللہ آمد یک کرت بر اشتران بر آمد و باشد چه شود
تا هفتاد کرت دیگر فرعه انداخت بر اشتران بر آمد بعد از آن پانصد اشتر
کرد و از نیجاست که پیغمبر فرمود علیہ السلام انا ابن الذبیحین یعنی اسماعیل
عبد اللہ که اسماعیل به کیش بایل نجات یافت و عبد اللہ به پانصد اشتر بعد از آن
حضرت رسالت پناه رفیع روز جبرائیل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب طوٹ نبی
ص ۳۰۲

۳۰۲

کتاب طوٹ نبی
ص ۳۰۲

در بر زمین آمدن نوراو که ولایت بود به نزدیک کافر و مسلمان بد و
 گفتند که گفته اند که از عهد پست آدم تا عهد عبداللہ پیچہ احدی نبود کہ بنا محرم
 کرده باشد خواه مسلم خواه کافر مرد و زن هر دو بصحت الہی بودند و
 این انبیا کہ جد و جہد حضرت رسالت پناہ بودند نجات از کافران بربط
 نوری یافتند و معلوم باد کہ این نور در پیشانی انبیا بمنزلہ عاریت بود و در پیشانی
 ان بمنزلہ ولایت و مقتدر و ولادت حضرت رسالت پناہ
 علیہ السلام و سلم در اثر ست کہ زمان جمع آمدہ ہر دلاوت او گواہی مے
 کرد کہ مجرد قزوہ آمدن او چنان نور پیدا شد کہ مایان خا ہنار شام مے
 عبدالمطلب گفت چون علی الصبح در انخانہ میر فتح دیدم کہ از روز ہنہا
 مے تا بد کیفیت پر سیدم گفتند کہ ازان عبداللہ پسر اشید در انخانہ این نور ازان
 زمان ولادت حضرت رسالت پناہ در روم نوشیروان بادشاہ
 و در اکثر اوقات حضرت رسالت پناہ سرفرازی مے کرد کہ من در زمانہ
 شاہ عادل تولد شدہ ام و نوشیروان را حصار مے بود از سرب کہ بمقدار
 من دراز بود و ہر رن چون وہ قدم مرو بود در شب دت چہار ذہ بیج
 حصار بر افتاد و وہ میل آواز آن افتادن و در رفت و دلاوران
 در خانہ ہمیت نہ وہ پریشان شدند کہ یکے بدرگاہ آمیخت و مادہ و
 حلال فرزند و فرزند را از احوال ایشان خبر بود و میخواستند کہ آتش افروزند
 آتش بمنزلہ آب گشت از دوی سردی کہ دست ہا آتش نیوخت و آتش
 و نیزم اثر نیکر و وساہ نام دریا بود کہ درون حصار میرفت تمامی
 آتش خشک شد مانند آب در چہر ہا اسادہ بودند چون کافران دست
 آب میکروند آب چنان گرم بود کہ در ہتلم سوخت کہ قول اشاعر کان
 ما بالہما بین بلک + حزننا و بالہما ما بالنا دین صرم + و صرم سوزن
 خند پس بجای شدہ ہمیش کابنان رفتند کہ کیفیت حال پرست کابنان گفتند

از افروختن آتش و فرزند را از احوال ایشان خبر بود و میخواستند کہ آتش افروزند
 آتش بمنزلہ آب گشت از دوی سردی کہ دست ہا آتش نیوخت و آتش
 و نیزم اثر نیکر و وساہ نام دریا بود کہ درون حصار میرفت تمامی
 آتش خشک شد مانند آب در چہر ہا اسادہ بودند چون کافران دست
 آب میکروند آب چنان گرم بود کہ در ہتلم سوخت کہ قول اشاعر کان
 ما بالہما بین بلک + حزننا و بالہما ما بالنا دین صرم + و صرم سوزن
 خند پس بجای شدہ ہمیش کابنان رفتند کہ کیفیت حال پرست کابنان گفتند

کافران بگذشت بعد از آن یک نور سبزه تابید که مردمان شام اشتراک بصره
 میدیدند و نوشیروان عادل و وشتربارز و پیش عبدالمطلب فرستاد که این
 پسر بنمبر شود من بدست او مسلمان شوم و در قصص و اوست که
 چون هتیر عیسی علیه السلام نازل شود و نوشیروان عادل را و والدین حضرت ابا بلیک
 را و حاتم زریز را و والدین خلیل الله را بغایت گفتن زنده کند و ایمان آرند باز
 بمیرند و حال و در وستان ابو الیث سمقندی و اوست
 که چون مادر رسول الله حامله شد پدر و عبد الله بمرد و جد او عبدالمطلب وفات
 یافت در آن زمان که حضرت مهشت ساله بود و نگا و میگرد و او را ابو طالب
 پدر علی رضی الله عنه و اسم امیته بنت وهب فتوفت امه و هو ابن
 سنه اشهر و الطیر التي ارضعت حلیمة فاحی الله نعم الیه و هو ابن أربعین
 سنه فاقام بعد الی بکة ثلثة عشر سنه ثم هاجر الی الدینة فاقام
 بها عشر سنین فموت و هو ابن ثلث و ستین سنه و آنچه بخانه آورده بود
 از زنان نه زن بود و پنج زن خواسته بود و جمیع ما تزوج من النساء أربع
 عشر نسوة اول امریة تزوجها حلیمة بنت خویلد و هی سیدة النساء
 و كانت امی للنساء اسلاما و دیگر زن او سوده بنت زمعه نام عایشه بنت
 ابوبکر تزوج به و الا ثلثه بکة و تزوج بالمدریة خصة بنت عمر و ام سلمة بنت امیه و
 ام حبیبه بنت ابی سفیان و این شش زن قریشی بودند و جویرة بن العطف و صفیه
 بنت حنی بن حطب و زینب بنت جحش و این زن زید بن حارث بود و يقال
 لها ام المساکین اصحا و بها و هی اول نساء ماتت بعد رسول الله صلی الله علیه
 و میمونه بنت الحارث و این خاله ابن عباس بود و زینب بنت خزمیه
 و امریة من بنی بلال و امریة ابن بنی کنده و هی التي طلعتا البنتی و امریة من بنی
 کلیب و حضرت رسالت پناه را چهار دختر و سه پسر بودند فاول ولادته القاسم
 ثم ابنت زینب ثم ابنه طاهر و این طاهر بعد نزول وحی تولد شد

Marfat.com

همه اند علیہ وسلم بدانکه انسان بر چند نوع اند بحداب و ثواب کار دارند
چهار طایفه اند ملک و جن و دیو و انس هر سیم را ده حصه میتوان کرد آن نه حصه
مکساند و آن یک حصه این سه طایفه اند که مذکور اند باز این سه طایفه
را ده حصه کنند آن نه حصه جن اند و آن یک حصه دیو و انس اند باز این دو را
ده حصه کنند آن نه حصه دیو اند و یک حصه انس اند و انس صد و بیست و پنج
نوع اند صد نوع همه بطرف هند اند و همه بالوان مختلف اند بعضی را نافه
گویند که در سینه چشم دارند و بعضی را مالو گویند که گوش ایشان چون گوش
فیل و بعضی را سگسار گویند که سر پائے ایشان چون سر سگ اند و بعضی را
دوال پائے گویند یعنی بهر طرف که پائے ایشان می رود می جنبه و اختار دل
ندارد و بعضی مانند سگ اند و سر پائے ایشان چون مورچه اند اما خوردن شراب
ندارند مگر جماع که دایم المدام بجماع گرفتار اند و علی هذا الالوان و این همه الوان
دفع اند و دوازده نوع بطرف شمال اند چنانکه عروس و مجوس و دینیکی و تنگ
چشمان و یهود و ترسا و شمال چون کسی رو بقبله و پشت بمشرق بنشیند
بفتح شین دست راست را گویند و بکسر شین دست چپ و اینجا بفتح شیر
مراد است و شمس نوع بطرف شمال اند و اینجا بکسر شین مراد است که
ایشان از زنجبار و برکات گویند بعضی در جزیره عمان و بعضی در دریای
عمان آردند اند که بادشاه برکات مدت دوازده سال در سفر بود و در
بادشاهی خود میرفت که در جهان بغیر از من بادشاهی باشد تا من با او
جنگ کنم بعد از دوازده سال مراد خوانین او عرضه کردند که بغیر از شما بادشاهی
نیست و شمس نوع در کوه قاف اند که ایشان را با جوج و ترک خرد و
ترک مرز و غیر ذلک گویند و این همه در دفع روند که بومی بهشت نیابند و باقیان
یک نوع که لا اله الا الله محمد رسول الله میگویند و این طایفه هفتاد
و سه فرقه شده اند و ائمه مبرور موسی هتاد و یک فرقه بود و ائمه مبرور علی

چون ابراهیم بیدار شد پوست آن میوه مرد و من داشت و لذت او در
 و بنفش بود بعد از آن چهار ماه طعام و شراب و نیاوی نخورد و روایت کرده
 اند که جوانی در میان بان میرفت ناگاه در آن چند از کمینگاه برخاستند و او را
 بکشند و بدین بودند که ده قلندران پیدا شدند و در آن را شکست دادند
 و او را به نزد یک خانه اش رساندند و چون بر میگشتند جوان پرسید که شما
 کیانید گفتند همان ده دعایم که تو میخواندی گفت سر بس شما چرا بر من است
 گفتند در سر هر دعا بسم الله الرحمن الرحیم میگوئی و دعای **شماره این**
اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئالك من فضلک العظیم
فانک تقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم انت تعلم
ان کان هذا الامر خیر لى فی دینی و معاشی و معادى و عافیة امری فاقدره
لی و یسر له ثم یأدرک لی الخیر حیت کان غم ارضی به ما یدرک ان حاجت بعینه
بنام دیگر آورده اند که مرگ را نود و نه جزیه است و هر جزیه او بدتر از نود و کرت
پوست کشدن گوشت زنده است هر که این دعا را عجب خمس صلوات بخواند بفرمان
است تعالی از ان مین گرو و این است اعدت لکل هول فی الدنیا و الاخرة
لا اله الا الله و لکل هم و غم ما شاء الله و لکل حرب لا ینم الا حول و لا قوة
الا بالله العلی العظیم و لکل ذنب استغفر الله و لکل ضیق حسبه الله و
لکل مصیبة ایا الله و لکل یحمة الحمد الله ما اصاب من یحمة فین الله و لکل
رجاء الشکر لله و لکل اعجوبة سبحان الله و لکل قضاء و قدر توکلت
على الله و لکل طاعة و معصية لا حول و لا قوة الا بالله و اقول لکل رغبة
و رهبة اللهم صل على محمد و على آله و دیگر منقول است هر که این رباعی بلفظ
ترکی بر آید هر حاجتی که بخواند و اگر در رباعی بدلان کجین شمع سبستان ایکن
بل لفظ دی عالم فی گلستان ایکن پس مشکلم ای شمع تشب ترسان ایکن
ای بر جانی شکل فی آستان ایکن و دیگر طریق کشتن زهر باید که بوزن مسک و

عالم این دعا را در هر وقت که بخواند و اگر در رباعی بدلان کجین شمع سبستان ایکن بل لفظ دی عالم فی گلستان ایکن پس مشکلم ای شمع تشب ترسان ایکن ای بر جانی شکل فی آستان ایکن و دیگر طریق کشتن زهر باید که بوزن مسک و

۴

این ادویه را بگیر و همه را اس کن زهر گشته شود عاقر و حاد و پیلان مول و مرج
و فلفل دراز و زنجبیل و تنه کار چون این مجموعه همراه آس کند مداوی هر مرض
باشد باید که میان دوا نکشت یعنی سبابه و ابهام گرفته باشد و قبل از خوردن بجود
و درین دار و بقول حکیمان و فرمان خدای تعالی مطلق مریض شفا یابد باب
ووم شنبه چهار فصل فصل اول در توبه اعلم بان
التَّوْبَةُ عَلَىٰ أَرْبَعَةٍ أَوْجَعَةٍ تَوْبَةُ الْعَامِ وَ تَوْبَةُ الْخَاصِّ وَ تَوْبَةُ خَاصِّ الْخَاصِّ وَ
تَوْبَةُ خَاصِّ الْأَخْصِ وَ تَوْبَةُ عَامٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَيَّ اللَّهُ
تَوْبَةُ النَّصُوحَاتِ بِمَا أَنْكَرَ بَعْضُ الْأَخْصِ كَوَيَانَ كَوَيْدَكَ لَصُوحَاتِ نَامِ شَخْصِي وَ كَفَرْنَ
كش و بیت المقدس خانه او بود در آن زمان بر مہتر داؤد علیہ السلام جبرائیل آمد کہ
در خانه این شخص قبضہ گاہ راست کن مہتر داؤد از و خانه خریدن خواست
نصوحا منع کرد کہ ای پیغمبر خدا تا توبہ من قبول نہ شود خانه را بتو نفروم
توبہ او ہر گاہ خدا سے قبول شد و این آیت را در شان و سے آرند
و در سالہ شاہ قاسم بدر الدین کروری آوردہ است
کہ آنکس کافر شود و این محض غلط است زیرا کہ اگر در شان او میبود مضاف
و مضاف الیہ مے بود یعنی توبہ نصوح مے بود و حال آنکہ نصوحا است و این
حال است پس معنی چنان میشود ای آنانکہ ایمان آوردہ اید باز گشت کنید
بسوی خدا از کار ہائے ناشایستہ و محرمات را بخالتی کہ شما با خلاص باشید و
تفسیر کامل آوردہ است کہ یا ایہا الذین این ندارد و عام است ہرستہ
طایفہ چون کافر و منافق و مؤمن پس تقدیر چنان میشود کہ یا ایہا الذین کفروا
ایمنا یعنی اے کافران بر شما ہاؤ کہ بوحضرت اللہ و بر رسول اللہ ایمان آرید و
یا ایہا الذین المنافقون اخلصوا یعنی ای کسانیکہ منافق اید بر شما ہاؤ کہ خلاص کنید
و عبادت و ایمان و یا ایہا الذین آمنوا توبوا و اے آنانکہ ایمان آوردہ اید
توبہ کنید از معاصی و علامت توبہ نزدیک بعضی ندامت است کہ ہمیشہ از

چند چیز است
توبہ عام است
توبہ خاص است
توبہ خاص خاص است

۱۱۳

لے
کہ اگر دیدہ اید باز گشت
خدا ی باز گشتی خلاص
۱۱۳ حصینی

این بیت در بارہ
۲۸ سورہ بقرہ

این حدیث را
در بیان این
موضوع

باشد و او همیشه یاد کند نزدیک خداست نه بنزدیک مردمان آن صغیره گردد
و اگر صغیره باشد و او فراموش کند شاید که کبیره گردد و آنچه از گناہان در حال
شد باز ترک دهد و آنچه استقبال است از آن توفیق بر اجتناب آن جوید
عَالِ الدِّينِ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ بِالْإِيمَانِ فِي قُلُوبِهِمْ وَبِالْحَقِّ قَالُوا
عِبَادَتِ زِيرَا که هیچ عبادت قبل از توبه قبول نیست اما بعضی مفسران این را
خاص برای نوافل کرده اند که نوافل بغیر از توبه قبول نشود زیرا که نوافل چیزی
ست که بر کسی لازم نیست و لازم میشود وقتی که شروع کرد پس اگر بوجه
احسن او کرده شود قبول افتد و الا مردود باشد و نفس او بمنزله زمین
غیر مکروبه که بر او اجناس نبات منبت شده باشد و این چنین زمین
شایان زراعت نباشد تا مکروبه نباشد و چون مکروبه گردد و اند
باید که آن نبات لایعنی را از او بردارد تا بعد از آن صلاحیت زراعت
بکند و آنچه فریضه است بمنزله دین است و دین از دوست و دشمن بهر تقدیر
قبول میتوان کرد و قبول توبه وقتی باشد که خمس جوارحه را از آن نامرضیات
نگاهداری اول زبانه از شکر گفتی که در ذکر زلف و خط و خال باشد و کذب
و فحش و بناحرمان سخن کردن و از سخنان لایعنی و از غیبت نگاهداری و
بدانکه غیبت بر چند نوع است اقل چنانکه کسی افعال مذمومه داشته
باشد و یا در عبادت تقصیر کند چنانکه در نظر مردم بهتر ادا کند و در نظر خدا
گاه خوب کند و گاه نکند و این کس گناه خود را پوشیده میدارد و غیبت کننده
آنرا پیش مردمان اظهار بکند و دو م چنانکه کسی در وجود عیبی داشته
باشد و یا این کس بصورت پامال و یا به توانائی و یا بجوانی و یا به برادری
از آن کس بهتر باشد و آن شئی ناقص او را در میان مردمان ذکر میکند
تا مردم او را با ستیزا بگیرند و درین صورت گناه غیبت کننده و شنونده
برابر باشد زیرا که این کس بر غیبت سامع رغبت می کند

۳۱۳

این حدیث را
در بیان این
موضوع

نفس لاشعری

و بجز بدست کسی که خدای تعالی
خواهد بفرماید

تفسير ابن كثير

۴۲
ع این آیت مبارکه
مذکور و قوله

پنهان آواز گویند

بہارِ خیرِ انجلیتِ مکتوبہ

و مقبول است که روزی بی بی عایشه رضی الله عنها در خانه با حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم نشسته بود گفت یا رسول الله فلان زن یا موی
کوتاه است حضرت فرمود نمیتوان گفت که غیبت است باز فرمود دیگر گفت که یا رسول
الله فلان عورت را دامن بنایت دازست حضرت در حال فرمود که آب از
دین بینداز چون انداخت گوشت خام و خون از دین او افتاد بی بی عایشه
رضی الله عنها گفت یا رسول الله اینچه باشد حضرت فرمود هر که غیبت شخصی
میکند گوشت او میخورد و **آوردن** اند که دوزنان در عهد رسول الله صلی
الله علیه وسلم صایم الدهر بودند روزی از مروت ایشان سخن افتاد حضرت فرمود
هیچ فائده ندارد که گوشت خام و خون میخوردند روزی ایشان باقی بینامد یاران
تعبت کردند حضرت فرمود در وقت نیمروز قدحی پر آب در پیش برید تا هر دو ایشان
دوران آب دین اندازند چون آب دین انداختند گوشت خام و خون از دین
ایشان افتاد یاران گفتند یا رسول الله چه واقعه است حضرت فرمود غیبت
میکند و هر که غیبت میکند گویا که گوشت او میخورد و علی هذا القیاس دین از جمله
ماکولات و مشروبات نامرعی نگذارد و از بهتان و غمزه نگذارد و بهتان آنرا
گویند که آنچه دین فاسد نباشد این کس بناحق از او گوید و در **سوم** است که آن
الله لَا یَغْفِرُ أَنْ یُشْرَکَ بِهِ وَ یَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ یَشَاءُ و چهار چیز را که غیبت
بکند عذاب نباشد اول آنکه امیر جابر که با دوشاه و امیر و حاکم جابر باشد از
آنکس اگر کسی غیبت کند غیبت نباشد و دوم آنکه تمام چنانکه دو مصاحبان در میان
خود غم و اندوه میکنند بر آنکه فلان مصاحب ما یاں چنین و چنان بدکاری
میکند و اگر نکرد خوب میشد این نیز غیبت نباشد بلکه عذر داری
باشد سیوم چنانکه کسی گنهگار و بدکردار باشد که در ظاهر از او بدی و وجود
نیک آن نیز غیبت نباشد مثل با خوار و مراد خوار و حرام خوار و شارب خمر و غیره
بطور غیبت نیست چهارم آنکه کسی مبدع و ابل ضلالت باشد و بدعت و خطا مخفی دارد

بسم الله الرحمن الرحیم

و اظهار نمیکند و در کس آن بدعت و جاهل دیگر ذکر کند غیبت نباشد بلکه ثواب
 بر او باد بگوید **عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَهَانَ لِأَهْلِ الْبَيْدَةِ آمَنَهُ اللَّهُ مِنَ الْفَقْرِ**
الْكِبَرِ وَوَرَعِ سِتِّ هر که بعد از غیبت پشیمان شده این بخواند هر دو آمرزش
 شوند **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَنَا وَلِمَنْ إِغْتَنَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** جوارح دوم آنکه نظرها
 از جمله ناوید بر نهایی باز دارد **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ لَيْثٍ مُبِينٌ يَغْضُو مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَقُلْ**
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ زَيْنَا الْعِيُونِ لَظَرٌ
 وایضا قال **بِمِ النَّظَرِ مَنَّهُمْ مَسْمُومَةٌ مِنْ سِهَامِ الشَّيْطَانِ** جوارح سیوم آنکه گوش را
 از جمله آواز با حرام نگا دارد و چنانکه آواز زن بیگانه بگوید **عَلَيْهِ الصَّلَامُ اصْوَاتُ**
النِّسَاءِ لَحْنٌ و آواز نوحه که نوحه کننده و شنونده هر دو بلبنت او مستغرق اند و آواز
 طایبی که حرام اتفاقی است بگوید **عَلَيْهِ الصَّلَامُ الْمَلَأَ حَرَامٌ وَالْجُلُوسُ عَلَيْهِ**
فِسْقٌ وَالْمَلَكُ ذُو بَهَائِكُمْ جوارح چهارم آنکه دست را از گرفتن محرمات نگا دارد
 چون بمس زن بیگانه و یا آلت طایبی مسطور است هر که آلت طایبی را در دست
 گیرد و چنانکه ذکر سنگ را بدست گرفته باشد پس بهتر آن باشد که دست را
 بشوید و علی بن ادریس را از زنجارین خلق نگا دارد جوارح پنجم آنکه پای را
 از رفتن بنام رضیات از در آمدن به مجالس چنگ رباب سر و ذنگا بداند که هر
 قدم او در تپه بدری باشد و بنا بر شریعت پنج بنیاد اند و چون این مذکور را کس نگا دارد
 و بدو همراه شود پس همگی ده چیز شوند و این اجمال شریعت گویند و اینچنین کس را
 اگر کسی طریقت و حقیقت و معرفت گوید روا باشد زیرا که طریقت عین شریعت است
 و معرفت عین حقیقت و معرفت کقول الشاعر **بیت شریعت را مقدم دار**
اکنون به طریقت از شریعت نیست بیرون بداند که نفس نیز بر چهار
 نوع است **اقل نفس** ماره دوم **لوامه** سیوم **ملهمه** چهارم **رم**
مطمئنه در باب ای فرزند بایزید بسطامی قدس سره فرموده است
 که خاصیت است وجود آدمی که آدمی که طبیعت او بدو دکان میماند پس نفس ماره را

عند یاد به بخش باز
و آن کسان که غیبت کردیم
و بیان آنها را

جمع غیبت است
و این غیبت است
و این غیبت است

۳۱۵

نظر بر هر کس که
از این غیبت است
و این غیبت است

جمع آواز است
و این آواز است
و این آواز است

نظر بر هر کس که
از این غیبت است
و این غیبت است

ناله سازد

مغنی

و فانی

من زین

مردود

راوند

راوند

و فانی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

مغنی

گویند که هر چه زیان بنده باشد او بدان رجوع میکند چون حسد و قتل و غش و ریا و فحش و حرام و زنا و غیر ملک من الکبائر و همیشه بر کسی سستی پیدا میکند پس لایق این نفس است که هوادار همیشه قطع و منع میتوان کرد و قول است عرفا
 هَوَاهَا وَحَاذِرْهَا إِنَّ تَوَكُّبَهُ إِنْ أَلْهَى مَا تَوَكَّلَ يُفْهِمُ وَيُصَمِّمُ + یعنی بشکن
 هوای آن نفس را و حاذر باش تا بر تو والی نشود بدرستی که اگر هوای والی شود
 تو ترا هلاک و عیب ناک سازد و هر وقتی که نفس را از هوای او منع کردی شیطان از
 تو دور تر گردد زیرا که نفس بمنزله دعوی کننده است و شیطان هر وقتی که نفس از
 تو چیزی طلب کند شیطان گوید میتوان داد که قوت آبادانی تو نفس است اگر
 نفس را خراب کنی تو خراب شوی پس از دعوی نفس از حکومت شیطان اجتناب
 تمام حاصل کن قَوْلَا السَّاعِرُ وَلَا نَطِمْ مِنْهَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا + فَاَنْتَ تَعْرِفُ
 كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ + یعنی فرمانبرداری خصم را و حاکم را که بدی هر دو ظاهر
 است نفس رز و میکند که طعام و شراب میباید شیطان گوید بدی چون کس
 بد بد نفس رنج و بیماری آغاز و شیطان میگوید که زبان تو چیزیست و بگو
 گوید و دل تو بجای دیگر یک ساعت فراغت و بعد از آن عبادت الله بجا آر بکن
 اگر حلال نباشد نفس طلب جام کند شیطان حکم بر آن کند که آری قوای روح تو است
 هنوز و رتبه باز است میتوان کشید أَوْ رَحِمَ اندر که اکثره ایشان نفس
 میدیدند بعضی بصورت سنگ بعضی بصورت مار بچه و بعضی بصورت شغال
 چون از او پرسیدند که گیتی میگفت که من نفس توام در ویش در حال سنگ
 و چوب بید رنگ برو میگوشت اما هر چند که میزد و کلانتر میشد و منی مرد و بچه
 زخم بسیار در ویش میبرد که بد بخت بچه خواهی مرد گفت باین نیمه بگو
 اگر گفته مرا قبول نه کنی گو علی هذا مذکور است که شیخ احمد خضرویه در خلوت
 نشسته بود که کوس غازیان کوفتن گرفت تا هر که غزا میرود اسباب را متیاست
 نفس شیخ را گفت که شما را نیز میباید که بغزای کاوان توجه نمائی شیخ گفت ای

لن نجعلن قلبك الا في الله واولادك في الله واولادك في الله واولادك في الله

توبه و تفسیر از باب دیگر

چندان بستم کرد که دندان ضرس او نمایان شد و گفت یا حمیر الحال اسعاج محمد
 را قبض کردی که از لذات دنیاوی او را بازداشتی بدان که توبه عام از حرام
 است و توبه خاص از حلال و این را انا به گویند لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَرَدَّ
 شِرْقَبَةً يَتْبَعِ كَيْفَ كَمُ خُورٍ وَ تَرَدَّ قَوْمُهُ وَ وَفَّعَ كُنْدَ خُوبٍ خُورٍ
 فَاذْجَرِبْهُ لَيْتَنِي بَخُودٍ كَبُشْدَ كَرُودِ خُورٍ لَيْتَنِي مَصَاحِبَانِ وَ بَدُورِ جُوعٍ كُنْتُ مَسَا
 قُومَ نَهِسٍ بَهْرٍ وَ سَرُومٍ خُودِ شُودِ مَدِينٍ هِنْكَامٍ تُوبَةٍ از نفس لَوَامِرِ بَکَنْدِ و لَوَامِرِ آوَا
 گویند که طاعت آرد نفس آماره و خود را بر روار شود و مدین هِنْكَامِ نفس
 بمنزله بهایم فرمانبردار میگردد پس نفس آماره از آن عاصیان است
 و لَوَامِرِ از آن مومنان مطیع است توبه عظیمه توبه خاص الخاص و مدین
 هِنْكَامِ توبه از پندار عبادات است يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا امْذُقُوا لِقَاءَ مَنَافِقَاتِكُمْ
 ایمان ربانی اخلاص دل پیدا به کنید تا شمارا نفسی کند وای مومنان از
 اعمال ریا بازگشت با خلاص کنید و خطوط نفسانی شکنند وای مخلصان اعمال
 خود را از عجب و پندار نگا بدرید و امام جعفر صادق رضی الله عنه فرموده است
 که عاصی بعذر قریب رحمت و مطیع است و مطیع بعجب بعید از رحمت و عاصی است
 و طالب را باید که از احوال آدم و شیطان خبردار باشد زیرا که گناه آدم از
 شهوت بود آدم زبده شد و گناه ابلیس از عجب و پندار عبادت بود که
 خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ وَلَئِنْ أَخَذْتُمْنِي تَابَلَعْتُمْ ابَدِي عَذَابِ
 سرمدی گرفتار شد و خطاب عَلَيْكَ كَلِمَتِي اَلْاَلِ يَوْمِ الدِّينِ بر و فرو آمد و
 و مدین هِنْكَامِ نفس را بهر گویند که هرگاه که نفس عجب و پندار عبادت پیدا
 کند از آن توبه و استغفار کند کَمَا قَالَ اللَّهُ لَعَلَّ قَاظِمَهَا فُجُورَهَا وَ تَقْوَاهَا يَتَّبِعْ
 طالب را باید که همیشه در غم و اندوه گناه آن نفس باشد هرگاه که نفس عجب آرد
 از آن به تقوی بکشد بلکه کشف و کرامت و خلوت نیز حظ نفس است ازین و گذر
 و در عوارف المعارف مسطور است هر که به نیت کشف در مقام

در بیان توبه خاص

سایه ایمان آمده اید
توبه با نیت بر ایمان خود
تفسیر کلامی

۳۱۸

عجب و پندار عبادت

عجب و پندار عبادت

در بیان توبه خاص

من بکنده خدا را پس ثوابت دوست میسازد پس بگوید شکوه بگوید حمد و ستایش

بی بی زلف که ای شیخا و خدی
 که دیوی صوفی ما و حال
 آنکه پیش او بنده خرم و دل
 طوف راست دارند عادی
 و بجای پیا و این بجای خرم
 بجایند که این صوفی شیطان
 است و آنچه صلاح خود از
 امور غفلت کرد و اندراج
 است ۱۴

منی دیدند مگر حق را چنانکه ذکر یا پیغامبر را کافران در پیش انداخته بودند تا
او را بکشند ذکر یا دم درختی را دید گفت ای درخت بمن امان ده درخت و تخم
شد ذکر یا دران میان آمد کافران از درخت بر سر درخت نهادند تا او را در جای
کنند خطاب حضرت عزت بر او شد که چون بغیر از من امان خواسته حال تو این شد
و اگر آوازشی معنی کذاب باشی از ان هیبت از بریدن وجود خبر نشد زیرا که اولیاء
را بمراتب خود و انبیاء بمراتب خود هر گاه که در مشاهدۀ محبوب از خود خبر داشته
باشند آن خبر حجاب اکبر است میان محب و محبوب که العلم حجاب اکبر از ان است
و وجود کذب و نفاق و نیر عیارت از انست و الله اعلم بالصواب

فصل دوم در علامات پیر کامل و ملائیم آن

ای فرزند که طلب حق و متابعت رسول اللہ است بقولہ تعالیٰ قل ان
 کنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِیْ پس ہر کہ بغیر متابعت رسول اللہ سبب شیخ زاوی
 و سید زاویہ کی خود را پیرو پیشوا سازد و اوضال و مضل است کما قال الجنیۃ للشیخی

۲۲۰

یا شبلی ذرا آیت صوفیا و لم یکن بین یدایہ تفسیر و علی یمنہ احادیث
و علی شمالہ کتب الفقہاء شیطان و ماصد منه مکر و استدراج یعنی ہر گاہ
کہ یکا از افعال و احوال و اقوال و برخلافاتین مذکورین باشد آن صوفی را شیطان
منسوب کردہ اند و از ان اجتناب تمام می باید زیرا کہ پیر و پیشوای رانشا بدید کہ افعال
تم و اعرض عن الجملین و چه خوش گفت آنکہ گفت **فرح** سگے کہ تر شود از لعل کبر
باشد از ان کسی کہ کند اختلاط با عامی و تفسیر منیر این آیت آفودہ است

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

الْخَنَازِرُ الَّذِي يُوسُّوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْبَحْتَةِ وَالنَّاسِ يَعْنِي شَيْطَانَ
وَنَوْعُ شَيْطَانِ جَنِّ مَشْهُورٌ سَتَ وَشَيْطَانِ النَّاسِ شَيْخُ جَاهِلٍ كَهْدِي أَنْ
مُخْفِي سَتَ وَهْدِي إِيْنِ دَرِ اَظْهَارِ سِيسِ بِرِ كَامِلِ رِ اَوَّلِ اَعْمَالِ وَاقْوَالِ وَ اَبْطَرِ لَوْ
مَذْكُورِ مَوْزُونِ مِ بَايْدِ بَعْدِ اَزَانِ اَوْرِ اَلْاَزْمِ سَتَ كِهْ اَزْ چِهَارِ عِلْمِ آگَاهِ بَاشْدِ وَ بَعْدِ اَزْ اِنِ
بِرْ جَايِ اَمْرِ دُنِ اِيْنِ اُمُورِ سِرِي مَقْتِدِرِ بِچِهَارِ شَرْطِ لَكِنْ اِيْنِ شَرْطِ دُرُودِ مَوْجُودِ

حد و مشور و باعنا و مختان گوناگون دیدیم و بعضی از ان گویند پیغمبر و چار بار
 و سائر پیغمبران و پیران را دیدیم و بعضی گویند کہ صفات حق را دیدیم و بعضی گویند
 ذات حق را دیدیم و از ہتر موسی و گزشتہ او صفات دیدہ بود و ما ذات را دیدیم
 بلکہ دین زمانہ بعضی سنگ سیرتان گوہ میخورد و عامیان جاہل کہ بدتر از کافران
 اند باور میکنند کہ ما از مقام محمد مصطفی و گزشتہم و ازین خبر ندارند کہ ہر انبیا چہل و
 چہار مرتبہ و از اولیا فاضلتر است و جای کہ انہما را اولیاست ابتدائی انبیاست
 و در جای کہ ابتدائی محمد رسول اللہ است انتہائے سائر انبیاست لے
 فرزند زہار صد زہار کہ از مرشدان این زمانہ دور تر باش تا ایمان
 خود را بہلاکت نہری و گمراہ نگردی و عادت این ناقضان این است
 کہ گفتار و کردار بر مخالف شرع مے کنند و میگویند کہ کنیتہ مرید ما بمراتب منصور
 حلاج رسیدہ است و از احوال منصور خبر ندارند کہ اورا بسنگ و چوب میگویند
 بجز بستم و خندہ چیزی نمیگفت و اگر ایشانرا کسی چیزے گوید کہ افعال شما ناموافق
 است بجز تہ و غصہ کاری ندارند و شمشیر را محکم میکنند و میگویند کہ اگر عالمان
 کشتہ میشوند دین حق اظہار یا بد پس این ہنگام کافران باشند قصہ منصور
 حلاج بشنو کہ نام او حلاج بود و نام پدرش منصور بود و ما چون حق تعالی
 بد دیارسی کرد نام اورا نیز منصور کردند و آورده اند کہ از اول استقامت این وقت
 اما در ہشتاد سالگی در طلب رب ربی گذرش بر ستورہ افتاد کہ المداہم بیا
 اللہ مشغول بود چون شب شد دید کہ جامی از عیب پیدا شد و آن ستورہ
 نوشیدن گرفت و منصور از عتب فریاد زد کہ فقیر را بے نصیب مکن قطرہ
 از ان در کام او انداخت چنان بحالت استغراق رسید و در توحید مستغرق شد
 کہ ندید مگر حق را در حال انا الحق گفتن گرفت و بعد از ان پنجاہ سال دین
 حال بود و در پنجاہ سال بہ پنجاہ اقلیم رانده شدہ بود یعنی از یک اقلیم عالمان
 اورا میرانند با اقلیم دیگر میرفت و چنان توحید پرور شدہ بود و سرت کردہ بود کہ ربی

در بازار میگذشت توده پنبه به نظر دیدم بعضی نظر پنبه جدا شد و چون چوب خشک را
 را میدید در حال سبز میشد و خرما پخته شده میریزید و مردیان میخوردند و
 گاهی که مردیان گرسنه میشدند دامن او را میکشیدند و خرما از آن میخوردند بعضی
 مردیان میخوردند و بعضی را توده کرده بر جا میماندند روزی هشتاد و مردیان او بدو
 همراه بودند یکی از اینان گفت که آرزو میداریم که اگر سرگوسفند بریان می بود
 در حال بعد هر شخصی دو نان و یک سر بریان از غیب پیدا شد گفت که من همراه
 شما و شما گرسنه باشید و گاهی دست را از کتفم پر کرده میگرفت و ریش را شانه
 میکرد و دو سال مجاوری حضرت مکہ مبارک کرده بود از شدت گرما پوست و
 گوشت او میترکید و از وریم میرفت او می اندک که او در هیچ مذہب نبود بلکه
 هر کاری که در هر چار مذہب گران میبود همانرا عمل می آورد آورده اند که روی
 قاضی زمانه او را سیصد چوب دوازده چوب آواز می آمد که لاشه قاضی
 همچنان بر یک قرار میزد و خواجه عثمان یکی که مرشد او بود و پدر منکوحه او بود
 میگفت که من از منصور بغایتی معتقد تر گشتم که از هر چوب آواز لاشه می شنید و
 بدان کرامات و اتفاقات میکرد و همچنان بطریق شمع او را میکوفت روزی جنید بغدادی
 گفت که ای منصور ازین سخنان برگرد و الا بر دار خواهی شد گفت وقتی که من بر دار
 شوم تو مفتی خواهی شد مسطور است که یک لک و بیایا الله جمع شده بودند
 و جنگی فتوی بقتل او دادند در آن زمان پادشاه هارون رشید بود قاضی
 امام یوسف ج بود او را گرفته در بند خجانه انداختند و دست و پایی در آن بند نخید
 چوب محکم بستند چون درآمد چهار صد کس در بند خجانه بودند گفت ازین خانه بر
 آید ایشان گفتند بستانیم جنیدن نمیتوانیم چون به نظر غضبشان دیدیم همه
 آلات آهن گذاشته شدند گفتند راه نیست چهار صد جای خانه سوراخ شد گفتند باز شناخته
 میمانند زنگهای همه ایشان مختلف شد که سچکس ایشانرا شناخت حتی که در خانه
 آمدند بعد هزار علامت و نشانه اهل بیت ایشانرا قبول میکردند ایشان

چهار شرط که پیری را شاید
ازین شرطها اندر پیشوائی را شاید
اول شرط اول اینست که بعد از علوم ریاضت
بجای آوردن که العلم للعلم کالتدریج یعنی صیقل آتش مجاهدات نفس را
گذاختن و در مصباح نظر حق بین ماسوی الهدی رسوختن به شرط دوم آنکه بعد از
ریاضت در پیش مرشدی رود که او نیز همچنان باشد و تربیت آن و حق این کس
انواع بوده باشد یعنی با انواع انواع خدمت فرماید و تربیت هر تا پنجگی پیدا کند
شرط سیوم عنایت یعنی چون این کس بغایت ریاضت و اکثر خدمت بحد
رسد که عنایت الشرب و نازل گردد و آن مرشد با حواله آگاه شود که این
کس عنایتی گشت که من بعد تعزیش نیابد و نه کس را تعزنده سازد و اگر اجابت
داده شود مرید را بجای خواهد رساند **شرط چهارم اذن**
کامل است و آن آنست که آن پیر اذن نیز از جای آورده باشد و دست
بدرست تازمان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و آن نیست که سیدزاده و یا
شیخزاده و یا ملازاده کامل و مکمل باشد بل کامل کسی است که از خدمت
اذن حاصل کرده باشد و معلوم با و سلسله فرزند که بغیر این شرط اربع
کس پیری را نشاید و آن نقل که در اکثر جا مسطور است **مَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَشَيْخُهُ**
الشَّيْطَانُ آن در شان کسی است که خود پیری و پیشوائی کند و اذن از کسی آید
باشد پس اینچنین کس را شیطان گمراه خوانند کرد و اگر مشائخان کبار چون
قونی و غیر ذلک اگر چه مستجم این جمله شرط بودند از علوم و ریاضت اما چون
اذن شیخ برایشان نبود از ایشان خوانده نماند **قال الله تعالى فاذا نفخ**
الصُّورُ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ یعنی در روزی که صور بدمرگفته نشود که فلان پسر
و یا فلان شیخ زاده یا فلان عارف زاده بیاید بلکه گویند آنچه عمل کرده
در حساب آید **قال عليه السلام مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرَحْ بِهِ**

کسی که پیش از این
بسیار شیطان می باشد

۳۲۴

کسی که پیر و پیشوا
نشد و شیطان
بشاید

صیقل
آید
و این
واقع است

مراد از طیف
رینجا و زمان است نه نفر
سیدان کذا سمعنا عن جعفر
الاحباب ناقل صاحب
الصوت علیه الرحمة و
البرکات

یعنی هر که عمل از دست رفته نسب او را و شگرمی نکند خصوصاً درین زمانه قلم
که اکثر آدم صورت و شیطان سیرت بر سجاوه پدیدر کلان خود شسته اند
و در پیر و پیشواشی جهال ساخته اند و از جهت جمع کردن آل و ناموس دنیاوی بدن
خود را در باخته اند و از جهت ازدیاد و رغبت بمریدان بعضی میگویند ما در یایم شما جام
اید چون جامه بدریارسد بشیک پاک گردد و هر که که گناه در وجود شما آید روی دیده
پاک شود پس هر مریدی که بدین اعتقاد کند که فرگرد و علی هذا القیاس اکثر مشائخ
جهال چهار رکن شریعت را خراب میکنند و بعضی بن با و شایان بر تخت می نشینند و مریدان
بفوج فوج و هجوم در پیش او میشوند و چون یکی ازین جهال شود سائر پیران زمانه
را بدشمنی گیرند و گاهی از پیری دست بکشند و بمرید دیگر اعتقاد میکنند و از ان خبر ندارند
که بایزید بسطامی مفتاد پیر اخذ دست کرده بود و در آخر امام جعفر صادق بر و اذن
پیری داد و معلوم باد که فوج فوج بدعت است که در هیچ از منته چنین نبود و این اولیای
سلف بعضی را دوازده و بعضی را بیست نفر مرید میبودند و ازینجامش اشخان سلف
گفته اند که هر پیری را که خلیفه بسیا باشند نشانی او اعتزال است پس ای فرزند
اگر توبه از گناه خواهی کشید در جای که دو مسلمان در نوشته باشند ایشان را بر خود
گواه کن توبه تو قبول شود حاجت رفتن به پیر ندارد و کما قال انتم شهداء الله فی
الارض و اگر عزم آن داری که من نیز پیروم پس اول این چهار علم مذکور بدست آر
بعد از ان در خدمت پیر کامل شو چنانکه بایزید بسطامی را پرسیدند که بچه بزرگترین
عارفان شدی که سلطان العارفين نام تو شد گفت آنچه از علوم است بتمامه دادم
بعد از ان خود را بخدمت پیران کامل به پروردگار تا بمقام عارفی رسیدم و ای فرزند
اگر در پیش نظر پیر توبه بزبان گویی و چون بر شسته آبی آنچه النوام
ذنوب و عصبیان است از تو دور و خود آید بجز ضلالت
جمل نه آری و بعضی خانقاه راست کنند و مریدان را در
خلوت در آرند که محض عامی و جاہل باشند یکی از ان جاہلان گویند

اگر اعتقاد بران داشتہ باشند کافر شوند زیرا کہ شان نزول این آیت بجائے دیگر بہت پس پیروانا باشد باین فقہ تمام مریدان او نغزش نیابند و علم فقہ را تمامہ دانستہ باشند حتی کہ اگر یک مسئلہ فقہ ندانستہ باشند شاید کہ بر خلاف آن کاری بکنند پس ہر کرا خلاف شریعت قلیل و کثیر ظاہر شود اورا مشائخان کبار و سلاک پیران نشہ و اندہ چنانکہ در زمانہ ماضی و ہریشہ بود بکرامت مشہور تا کہ اگر کور و لنگ و پس در نظر او گذشتی صحت یافتہ بازید بسطامی با جمع اصحاب بزبارتش روان شد اما چون برو حجرہ اش استا و آن شیخ از خانہ برآمد و بطرف قبلہ آب دہن انداخت بازید بسطامی بدو دستگیری نکرد و از انجا برگشت یارانش گفتند چرا گفت از ادب شریعت خبر ندارد اینہمہ کرامات او مکر و استدراج بہت زیرا کہ پیر تا خود دانا نہا شد و خود را نجات

بہ شد و شوق بن علم فقہ

۳۲۲

ندہ پس مریدان را چگونہ بیا گاہا ند و نجات دہد قال علیہ السلام لکل شیء عَمَادٌ وَعِمَادُ الدِّينِ فِقْهٌ پس پیر عالم باشد باینکہ اگر آیت کلم اللہ و حدیث نبوی بہم مخالف باشند شاید کہ عمل با حدیث کند زیرا کہ او را کلام و درکنہ حقیقت قرآن نمیرسد کقول الشاعر جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ تَقَاعَصَ عَنْهُ أَهْلُ التَّجَارِ و حضرت رسالت پناہ را خود بیان بود و اگر احادیث نبوی و روایت فقہ اختلاف شوند عمل بر روایت فقہ میتوان کرد زیرا کہ احادیث نیز اشکال دارد و محمول بیان از ادراک آن معانی کوتاہ بہت و اما مان ماضی کہ قریب بحضرت بود قریب بر حمت بودند و عالم ترازمایان بودند عمل گفتہ ایشان میتوان کرد سیوم علم مناظرہ را نیز دانستہ باشند تا عتیدہ شود را و عتیدہ مریدان را از فساد آن نگاہ کند و ہر کہ بہ بد مذہبی بار و بحث و مناظرہ کند بعلم مناظرہ او را رد کند و یا مرید او قوالاً و اعتقاداً نغزش یا بندان باز آرد زیرا کہ اکثر مریدان بد بخت این زمان چنان بقول پیر اعتقاد دارند کہ اگر ایشان کلمہ کفر تلقین کنند یقین خواہند کرد

و کین کوتاہ از ان حکما

لا کلمه بگوید
غیر از خدا و رسول و امام
و حق تعالی را از نشان که

۳۲۸

کلمه بگوید
غیر از خدا و رسول و امام

گفتند یا منصور ما یا نرا خلاص میکنی تو چرا میروی گفت شما به شومیت نفس گرفتار
شده اید و من بواسطه محبت از محبت کجا گیرم مدت سه ماه در بندگی خانه
بود هر کس را که در بندخانه میکردند در کل اوقات طلبهای پراز الوان نعمت می آمد
و آن بند یوانان میخوردند اگر حکم کشیدن میشد از جهت فراغت بیرون نمیشدند
روزی صاحب سخن رسید و دیگر زنجیرهای آهنین بر جای و منصور رفته و چشم
را به بادشاه باز نمود گفتند مگر کذاب بود گر بخت بعد چند روز صاحب سخن رفت و دید
که آن بند یخانه منحل شده است که نه نام دیوار مانده است و نه نشان خانه واقعه را
به بادشاه باز نمود هر چند شخص کردند بند یخانه را بر جای نیافتند بعد از آن چند روز
صاحب سخن رسید و دید که منصور زنجیرها دست و پایی شسته است و عمارت بنا
بر جای است ایشان از او پرسیدند که دیوانه روز اول تو کجا بودی و روز دوم عمارت
کجا بود گفت روز اول به پیش خدای رفته بودم و روز دوم خدا آمده بود از خانه
بجای عمارت بند یخانه غائب شده بود و بعد از آن شب چون منصور حلاج
در خواب شد و دید که خیمه است و سر آن خیمه قریب با آسمان است و دامن آن
خیمه تمام دنیا را گرفته است اما حضرت عم در آن خیمه شسته است گفت یا رسول
خدا اینچه خیمه است گفت این خیمه شریعت است گفت در سر این خیمه سوراخ می نمای
چراست گفت چون مانند تو امت من از شریعت بگردد سر این خیمه سوراخ میشود
گفت یا رسول الله این سوراخ بچه پوشیده شود فرمود هر که سر خود را در آن پهن
پوشیده شود منصور گفت سر من فدای این باد چون روز شد باز برید بستم
بر و در آن حال پیش او سجده کردم منصور گفت مَنْ تَسْجُدُ لَعِزِّ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِحَقِّهِ
به پیش من سجده کردی باز پرسید گفت من به پیش تو سجده نکرده ام بلکه تو آیت
بودی در توحید را دیدم منصور گفت چرا به قتل من فتوی می دهی گفت یک
فتوی من چه باشد که یک کم صدر هزار فتوای جمع شده اند کاغذ را از او برگرفت
و فتوی بدست خود نوشت که مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ باز پرسید پیش امامان

حکایت از شیخ
بزرگوار و
میرزا حسن
نقشبندی

حالت است گفت فتوای بخود نوشته داود صد هزار اولیاء اللہ بیک کرت
روان شدند بجز روان شدن ہما نا الحق میگفتند چون بنزد یک بندہ نجانہ
رسیدند منصور زنجیر ہائی آہنیں شکستہ بیرون آمد گفت مرغ بنوہ ام مرا بستہ میر
اورا بہ پنجاہ رسن بستند و ہر رسن را دو سر مانند تاصد کسل را گرفتند و چون نزد
بدار رسید ہر ہمہ را پسمانرا بگسلانید و بر سر درخت پسرش رسید کہ من چکار کنم
..... گفت ہمانکہ ذرۃ من عظیم الباطن یواری عمل الثقلین و ہی عظیم فی الحقیقہ
و مریدش پرسیدش کہ چکنم گفت بر نفس خود زور آور باش والا نفس بہ توز و زور آدمی کہتہ
و دیگر کس از و پرسید کہ عشق چیست گفت امروز فردا پس فردا خواہی بد یعنی امروز بہ
بر دارم و فردا ریزہ کنند و پس فردا آبیانند پس بہر کہ دعوی عشق و عاشقی
کنند تا بدین حال راضی نشود و قول الشاعرمصرع اسرار خدای چون بسرا میگویند +
چون بردار شد بنید از و پرسید کہ ہر شب پانصد رکعت نماز میکردی و درین شب ہزار
رکعت چرا تو خود را بخدای میپرسی گفت در میان او و سریت کہ شمار بدان اطلاعیست
یعنی برای او ادا میگردم بعد از ان اول و ہستہائی اورا بریدند خندہ کرد گفتند چرا گفت
برای مناجات بودند حق مناجات ساقط شد و چون پایش بریدند نیز خندہ کرد
گفتند چرا گفت کہ این برای عبادت بودند حق عبادت ساقط شد و چون بائرا
بریدند ہم خندہ کرد گفتند کہ چرا گفت برین حق ثنا بود ساقط شد و چون
بر و سنگباران کردند ہر سنگ نا الحق میگفت و آن دارا نا الحق سے
گفت و ہر قطرہ خون کہ از و سے افتاد صورت نا الحق نوشتہ میشد و
ہر نلذہ سنگ و نظارہ کنندہ گان نیز نا الحق سے گفتند و ناخال
و ہستہائی را بروی مالید گفتند چرا گفت مرقہ زہر روی سے باشد
من زہر روی نباشم و دستہا را بر یکدیگر مالید بہانہ ہمارت کردن
گفتند کہ چہ میکنی گفت ذکعتان فی العشق لا یصم و وضوءہ الا جسد ام
کنیس و دوسے بقبلہ آورد و مالید کہ بر گفت جان بحق تسلیم کرد

۴۲۹

در رکعت دومین
دست بپشت و غریبان
سرا بخون خورد

و این بد بختان در میان جمع مردم از زنان و مردان و صغیر و کبیر بجا می
آزند بلکه زن و مرد و کودک را در رقص میدارند چگونه از ریاحی باشند و چگونه
از ضلالت نجات یابند شرط هشتم اینکه بر دبار و علیم باشند یعنی اگر کسی بر
ایشان بدگوید آن کس خصومت آن کند بلکه گویند ناجائز است و مایان خود
میدانیم که خلاف شرع است و مایان ابابین اختیاری نیست زیرا که اگر با اهل شریعت
دعوی خلافت کنند کفر است و معلوم نیست که ایشان حجت قوی بیارند مگر
در رساله و بر رساله عمل نیامده است زیرا که بابت کلام الله و بحديث رسول
الله عمل کرده نشود بکتب فقهی بوجوه اختلاف مینهم کرده شود پس چه جایی آنکه
بر رساله عمل کرده شود بکتب فقهی نشود و هر که از کتب فقهی بازگردد و قرار بر رساله
کند گویند که فقه را منکر شده باشد و منکر فقه کافر و منکر رساله مسلم و در
عوارف المعارف سری سقطی فرموده است که اگر
رقص کنند و بشمشیر بروی زنند و او را از ان جبر نشود پس این بیگام فقه
و سماع کند شرط نهم اینکه اگر مردان و یا غیر ذلک مردمان حالتی او را انکار
کنند پس شیخ چنان قوت داشته باشد که در حال ایشان از احوال بیگانه
چنانکه حماد الدین ناگوری را گفته اند که در روم بمنزل مرید خود فرود آمد گفت
ای مرید آنچه لایق حال من است پیدا کن گفت چه باشد گفت آلات ملاهی
گفت درین ولایت عالمان اکابر منع میدارند گفت من دایم حجت ایشان را
مرید در حال از هر گوشه پیدا کرد باین شرط مذکور در گوشه رفتند اما
چون فتنه پوشیده نمی ماند در حال ایشان را عالمان شنودند و به بادشاو
زمانه بردند بادشاه فرمود تا او را بیاورند چون رسول آمد برخواست و بخت
قدم روان شد باز برگشت و نشست گفت امر بادشاه فرض بود بجای آدم
و رفتن پیش بادشاه فرض نیست رسول رفت بادشاه با جمیع عالمان بنزدیکش
آمد همه مردمان ترسیدند عالمان گفتند شمار ایشان را که خلاف شرع پیدا میکنند

گفت اگر چه خلاف شرع است ولیکن من مرض دارم که بغیر ازین صحت نیابم
 و این در کتب فقه مشهور که از برای مداوی حرام حلال گردد اگر طبیب عاقل
 فرماید گفتند مایان از مرض شما خبر نداریم شیخ در حال قوالا نرا بیرون
 کشید و آلات ملاهی را بیجا می جمع کرده نهاد و بر بالای ایشان چادر انداخت
 از زیر چادر چندان نغمه گوناگون پیدا شد که بادشاه و عالمان جمع بیک کرت
 در رقص شدند و بهیوش افتادند از ان حالت که شیخ را بود از وصول مکان
 خبر شدند و چون بهوش آمدند گفتند که این خاصه شما باشد و کسی دیگر نه کند
 اما همگی غسل کردند که در شریعت جنب شدیم که این خلاف شریعت است
 شرط و هم اینک از هفت مراتب خبر باشد که بدان مانند هفت ترکی جامه می پوشند
 و ترکی پاره جامه را گویند و آن چنانست که جامه سفید را می پوشند و بر آن جامه
 رنگ جامه را بدوزند اقل پارچه کبود و کبود مراتب نفس است که در مراتب
 و غیر مراقبه تکلیف کرده کل سوی الله را سیر قدرت داند دوم پارچه عقیق
 رنگ بدوزد که این مراتب میل میماند که در هر حال از اکثر دل برداشته دارد
 و نظر بوجدت کند و در چارناچار پاس انفاس کند کقول الشاعر فرد بر خیال
 غیر حق را فندوان + این ریاضت سالکان را فرض دان + پارچه سیوم
 سیخ خالص و زود که این بمراتب فوادی اند و درین مراتب سالک را چار
 سبک بوده باشد زیرا که الصوفی صاحب الوقت که در کل احوال هر چه بیند
 همان معلومات قدیم داند که بشویرا نگیزی عشق نام غیریت یافته است پارچه
 چهارم زرد با بدو این بمراتب سر میماند که میان روح سلجی و روح انسایت
 و اینها درین فوادی است و آن جامه سفید که تمام وجود او گرفته است
 بمراتب روح میماند هر گاه که سالک ان مراتب روح سلجی استغراق یابد
 علم لدن برو کشاده گردد که هر دقیقه بر و فرو آید از مسائل مشکل فی الحال بخشد
 چنانکه امام اعظم رح میخواست که علم عطاست گاه باشد گاهی نباشد

در بیان قصه چهل تن

هم غلط گفته باشد و برخلاف فقیهان مسئله آورده باشد و آن کذب است
است و قصه چهل تن این است که ایشان از امت مهتر عیسی بودند
 بکامت ازین بیشتر نبود آورده اند که روزی مهتر عیسی برکناره دریای
 گذشت نه کس مضارک آن نواحی جامه می شستند چون مهتر عیسی را دیدند
 تمامه ایان آوردند و چون برکناره دریا زمانی بگذشت که کس مضارک از اینجا
 مسلمان شدند این همه یک کم چهل شدند و یک کس تلم بود که چون مهتر
 عیسی در گهواره سخن میکرد زنی بپای در بغل در پیش او ایستاده بود گفت عجب
 مکر است مگر زنان که پس را در سخن فرارند و ایشان ساکت نشینند فرزندش
 حال گفت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِيسَى رُوحُ اللَّهِ** ای صمیم که سحر کرد مادرش گفت چه
 خوب است در انساعت مسلمان شد و آن فرزند را نیز همراه عیسی علیه السلام
 نهاد و آن هم چهل کس شدند و در گنبد دواری بودند چون حضرت رسالت پدید
 در شب معراج میرفت در انجاریس در آن گنبد را کوفتن گرفت گفتند کیستی گفت منم
 محمد گفتند در میان ما منی نمیگنجد جبرائیل گفت بگوی منم خادم الفقار چون حضرة
 چنین گفت در را باز کردند حضرت درآمد گفتند که چون خادم الفقار باشی دانه بخر
 را بهایان بخش کن جبرائیل تعلیم کرد پاره آب را گرفت و آن دانه را در آن
 آب مالید تا آب شد و آن آب هر یک افروخته چشایند گفتند آتنا خادم الفقار
 بوده بعد از آن یکی از ایشان طاس را در پیش نهادند و رگ و دست به
 کشاد در حال از هر چهل کس همان رگ کشاده شد و خون همه در
 طاس فرو میشد حضرت رسالت پناه را از یگانگی ایشان بغایت شوق پیدا
 شد سر را جنبانید حتی که دستار مهار کش بجانب قفا آمد و نیم سر او برهنه
 شد بجز برهنه شدن تارک سر آن گنبد سوخت و مهتر جبرائیل آن دستار
 را محکم گرفت نه افتاد گفت یا رسول الله اگر تمام سر شما برهنه شده میبود
 تا سبع سموات و عرش و کرسی همه سوختند و این تبیه است هرگز سر حضرت از

۴۳۴

روی شوق و محبت برهنه نشده بود و نه جامه او بر زمین افتاده بود زیرا که
 برقص کردن و سر برهنه ساختن جامه را از تن بدر کردن خلاف شرع است و
 خلاف شرع هرگز از حضرت در وجود نیامده است و ایشان حجت می آرند که
 فلان مشایخ رقص و سماع را رواج داشته است ایشان اقرار بدان مشایخان میکنند
 پس ایشان را نیز حجت آن مشایخان میتوان بجای آورد که آن صاحبان نه
 دیدند مگر حق را چنانکه بایزید بسطامی را کار و اثر نمیکرد و از آن اولیاء اللہ
 منقول است که سماع را چند شرط است اگر تمام بر جای باشند متابعت یاران
 و الاضال و مضل باشد شرط اول آنکه همه مجالس اهل علم باشند حتی که مسطور است
 کسیکه حافظ قرآن نباشد او را مرید نمیتوان گرفت و در عوارف
 البحارف آورده است مرید وقتی مرید گردد که در بسیت
 سال هیچ گناه او نوشته نشود یعنی هیچ گناه از او در وجود نیاید شرط
 دوم اینکه همه اهل آن مجالس فانی از خود باقی بحق باشند و فانی
 ایشان وقتی معلوم میشود که هیچ تنگی بر او اثر نکند و هیچ بغض و کینه در
 دل ایشان نباشد کقول الشاعر و زورفت مسعود بیک صفت بشر
 چونکه همه ذات بود باز همان ذات شد یعنی چنانکه کل و شرب اثر تیغ بر او نماند
 پس این هنگام اهل گردند و یا شیخ کامل در آن داشته باشد که او بصفت
 مذکور موصوف باشد پس ایشان متابعت او میکنند و مذہب و شیطان
 پاک ندارد سیوم شرط آنیکه اقوال و لغته گوی نیز همانند ایشان باشند
 که هیچ طمع دنیاوی نداشته باشد و از خطوط نفسانی خبر نیابد شرط
 چهارم آنیکه هیچی ایشان با طهارت باشند که أَوْصُوهُ سَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ فِي سَلَحِ
فِي طَانِ بَايْشَانِ كَارِزَارِ بَعْدَ شَرْطِ بَعْجَمِ آنکه در میان ایشان جوانان مرد نباشند
 شرط ششم آنکه در آن میان زن نباشد و نه ادجائی که زنان ایشان را بیند شرط هفتم
 آنیکه در جای باشند که رفتن نداشته و در پوشیده باشند بلکه آواز ایشان نیز کشی نشود

بیان کردن سرود

۳۳۳

در بیان

روز دوم او را پارچه پارچه کرده در آتش انداختند آتش نیز انا الحق می گفت و
 نپسوست روز سیوم او را در آب انداختند و دریا تمام برگشت که مردمان را بپاک کند
 اما چون پیش ازین مرید خود را آگاه کرده بود که برین چنان چنین کند و بر تو باد که
 خرقه مراد بروی دریا بری تا عامه حق را مضرت نرساند مریدان خرقه را بروی دریا
 آوردند و دریا برگشت و گوشت باقی ماند بعد از آن نماز جنازه اش بجای آوردند
 و دفن کردند بعضی از مشائخ آن در خواب دیدندش گفتند خدا با تو چه کرد گفت مرا
 بیامرزید گفت اقل در پیش تو که حاضر شد گفت اول شیطان آمد و گفت ای
 منصور من نیز دعوی بهتری میکردم و تو دعوی خدای من مردود و تو مقبول
 چرا گشتی گفت ای ملعون تو در مشیت دوی بودی خود را بهم میدیدی تا او را بهم تا
 من خود را نمیدیدم مگر او را گفت کسانیکه ترا میرودند ایشان را چه حال باشد و کسانیکه شما
 را نروند حال ایشان چه باشد گفت آنانکه میرودند او را در دهره شریکی از
 شریعت که شریعت من کثر بود و یکر از حقیقت که همگی انا الحق میگویند و آنانکه میرودند
 ایشان را یک بهره شد از حقیقت و از شریعت نشد زیرا که ایشان حقیقت من می
 دیدند و از شریعت محروم ماندند پس بدان ای فرزندان بدبختان که خود
 را بمصوّر حلاج نسبت میدهند منصور از سر و سر ستافت و با این رشتی که بر وجود
 او میرفت آزار خلق را نمینخواست تا بدین بپاک نشوند و این بدبختان را اگر کسی
 بکشد بزند اگر فوت داشته باشند بمقابله آن رخم شمشیر کنند و الا دو صد فرسنگ
 دور تر بگریزند و منصور بنده را میکشید و خود بیرون نمیشد و بعضی ازین
 بدبختان سر و دولاپی را حلال دانند و گویند که ما یان عاشقانیم این محض کفر است
 لقوله علیه السلام الملاحی حرام والجائوس علیها فسق و المثلک ذمها کفر
 و ایشان استماع ملاهی را طاریند بلکه رخص کنند و شوریده حال پیدا کنند
 که ما را حال دست داده است و در میان ایشان را چیزی از غیب مکاره
 میشود چنانکه هیئت و فرخ و کرسی عرش و این همه اطوار است شیطان است و در

و در شرح مشارق مسطور است کہ رقص حرام اتفاقی است
و در قبالع البدر است آورده است کہ شیطان انگشت خود را
در آن کس می کند پس او مست میشود و بستی شیطان و گریه آغاز میکند و
نعره میزند و بر زمین می افتد و عامه خلق ایشان را عاشق میدانند و حرام اتفاقی
را حلال میدانند کافر میشوند و بعضی ازین طائفه آلت ملاهی او در میان نه آرند
بلکہ جوایز امر و نه را در پیش خود آرند و یا غیر از امر و از وی غزل و خوش
آغازی میشوند این نیز حرام اتفاقی است زیرا کہ اصحاب سول رفع صوت را
بتلاوت قرآن و نزدیکی ب کافران منع میکردند چگونه برین جا بلان بدست
روا باشد و وجه تحریم این مجرمله و اکثر کتابهای فقه مسطور است نظر باید کرد
چنانکہ مختار الفتاوی و تفسیر کشاف و سایر تفاسیر و تنقیح الفقه و بوستان
ابواللیث سمرقندی غیر ذلک من الکتاب المشهوره و در قبالع البدر است
آورده است کہ آنچه بعضی صوفیان جاہل در سالها آورده اند کہ در پیش حضرت
رسالت پناه دف زده اند و حضرت رقص کرده به و این لفظ محض کفر است
و اقتراب بہتان می گویند بر حضرت زیرا کہ اگر چاہد مبارک حضرت از تن افتادی
تا بجمع سلوات سوخته میشد چنانکہ در قصه چهل تن قصه این گفته شود
انشاء اللہ تعالی دیگر اگر رقص را حضرت کرده میبود بر ما واجب و یا سنت
میشد زیرا کہ آنچه پیغمبر علیہ السلام کرده است از لمس و قبیل و یا غیر ذلک بر ما
سنت است یا مستحب پس رقص سنت میبود و حال انیکہ در کتابها رفت تمام
اتفاقی است و آنچه در بعضی رسالہ با نقل از کشف المحجوبین کرده اند کہ امام
اعظم رحم سماع را حلال داشته است و شیخ الاسلام لها نوری قدس سرہ
میفرماید کہ تمام کشف المحجوبین را اناول تا آخر فضل بفضل بلکہ کلمہ و حرف
بحرف در تحت نظر آوردم و ندیدم اگر در و بوده باشد ہم در و غ
باشد زیرا کہ در صدر ہر کتاب ہا رفقہ حرام نوشته اند و اگر در وی حلال باشد آن

میدان رقص کردن کہ
حرام اتفاقی است

۳۳۱

کل یوم یخوف فی شأن شود و چون به پائزده مراتب مذکور سمعیت و بصیرت برآید
 یافته بدینطور ظهور ظاهر شده خود جهتی ندارد و بخود قیام ندارد و سالکان حق از او
 شنوند و از او بینند و از خود بدر روند و خود را و غیر را الباطل میکنند اگر بدینوجه
 سماع کنند و او باشد و درین اشکال نظر کن تا اسما را فهم کنی و این شکل مرغ
 بمنزله قلب تار قلب خود این اسما را گوشه گوشه چنانکه نوشته
 شود به بینی و همه را از بینی و خود در میان نه و در گوشه شهابی دل
 بدین ترتیب بگردانی تا **مَنْ أَحْصَاهُ بِاللَّهِ فَقَدْ نَجَّاهُ** نجات یابی
 و اسیر شیطان نگردی و در حالت استغراق با وستی نیز از دست
 مده مگر خود رفته شود شرط و از دهم آنکه اینچنین شخص را لازمست
 که فده از فرض و وجوب و سنت از و ترک نرود تا اگر فده از شریعت
 بجای نیامده باشد و او را حال بدین احوال باشد همه مکرزبانی و استیلا
 شیطانی بود چنانکه منصور و بایزید بسطامی و غیر ذلک اگر چه سخنان با موفقت
 مخرج میکردند اما در حال غیر حال آداب شریعت را از دست نمیدادند
و در رساله ابو علی رودباری مسطورست که اگر سالک اینجاست
 استغراق دست دهد فرض را ترک دهد یا نه گفت فده آداب شریعت را از
 دست ندهد زیرا که به برکت ظاهر به باطن رسید و دیگر اینکه متابعت
 حضرت رسول الله است اگر از یک کس برداشته میشد از حضرت رسول الله میشد
 و چون از او برداشته نشد و او ترک نکرد و چگونه ترک دهم که مایا نرا بهره از
 باطن نمیشد مگر بمتابعت او پس بدان ای فرزندان که از درویشان خام طبع
 و صوفیان جاہل و درمانی تا دوست شیطان نگردی و باز مره عالمان
 متقی و پرہیزگار نشینی تا دشمن شیطان و دوست حمان شوی چنانکه در خبر
 صحیح واردست روزی شیطان موہبهای ریش خود کند و پدیدہ بخدست
 رسول علیه السلام حاضر شد حضرت رسول گفت ای ملعون چرا ریش اکنیدی

این کلمه
 سنت نبوی است
 نجات یافت

گفت یا رسول اللہ حق تعالیٰ بر من خطاب کرد کہ برو پیش حبیبکلمن آنچه از تو پرسد بد و راست گوی و راست گفتن بمن دشوار بود بنا بر آن ریش را کندم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت بجوی اول اینکه دشمن تو کیست شیطان گفت دشمن من تویی و بعد از تو عالمان امت تواند حضرت از شادی چنان پرید کہ گاہ مبارکش با آسمان رسید و گفت کہ دشمنان تو دوستان خدای تعالیٰ باشند و دوستان من بمنجان و عیب گویان و برہمنان و آنچه معلمان کفر اند و شیطان گفت آری و امت تو شیخان جاہل و صوفیان نارسیدہ کہ از حقیقت روشی و تصوف خبر نداشتہ باشند چیزے از مکاشفات برایشان نمایم و عتدہ ایشان تباہ کنم حضرت سلم گفت راست بجوی کہ با امتان من چه خوابی کرد گفت متقیان را در وقت نزع ایمان سلب کنم و اکثر عاصیان را گفت ای بدبخت متقیان را چگونه فریب دہی گفت جاہل باشند وقت نزع بعضی دیو پری را بصورت حور و براق و مصور و بہشت کنم و اورا مبارکبادی گویم یا تم آن جاہل بعمل خود غرہ شود و گوید چنان و چنین می بینم و بعضی را دیو پری بصورت پیر و مرشد و عزیزان او میدارم و ایمان در میان خوف و رجاست خوف از او کم شود و کافر گردد و لقلعہ و لا یأمن مکر اللہ إلا القوم الخاسرون و ایمان عاصیان را بدان سلب کنم کہ ایشان از غایت گناہان خود در بہیت باشند من دیو پری را بصورت مار و کرژوم و دوزخ و شرارہ کنم و امیدارم منقطع می شود از رحمت خدا نا امید میشود کافر گردد و لقلعہ لعلہ لا یأمن من روج اللہ إلا القوم الکفرون بدان ای فرزند کہ شیخ زاوہ شیخی را شاید و سید زاوہ پیری را شاید و در شرح مشارق آئودہ است ہر کہ شیخ زادگی و سید زادگی پیری کند اوضال و مضل است و لہذا ہر پیری کہ خلیفہ بسیار داشتہ باشد نیز شانی گمراہی است و مشائخان کبار از و احتراز نمودہ اند و حضرت شاہ ناصر و راہنہر خلیفہ پوزان اورا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بجوی کہ دشمن تو کیست
شیطان گفت
دشمن من تویی
و بعد از تو عالمان
امت تواند حضرت
از شادی چنان پرید
کہ گاہ مبارکش
با آسمان رسید
و گفت کہ دشمنان
تو دوستان خدای
تعالیٰ باشند
و دوستان من
بمنجان و عیب
گویان و برہمنان
و آنچه معلمان
کفر اند و شیطان
گفت آری و امت
تو شیخان جاہل
و صوفیان
نارسیدہ کہ
از حقیقت
روشی و تصوف
خبر نداشتہ
باشند چیزے
از مکاشفات
برایشان
نمایم و عتدہ
ایشان تباہ
کنم حضرت
سلم گفت
راست بجوی
کہ با امتان
من چه خوابی
کرد گفت
متقیان را
در وقت نزع
ایمان سلب
کنم و اکثر
عاصیان را
گفت ای
بدبخت
متقیان را
چگونه
فریب دہی
گفت جاہل
باشند
وقت نزع
بعضی
دیو پری
را بصورت
حور و براق
و مصور و
بہشت کنم
و اورا
مبارکبادی
گویم یا تم
آن جاہل
بعمل خود
غرہ شود
و گوید
چنان و
چنین می
بینم و
بعضی
را دیو پری
بصورت
پیر و
مرشد و
عزیزان
او میدارم
و ایمان
در میان
خوف و
رجاست
خوف از
او کم
شود و
کافر
گردد و
لقلعہ
و لا یأمن
مکر اللہ
إلا القوم
الخاسرون
و ایمان
عاصیان
را بدان
سلب کنم
کہ ایشان
از غایت
گناہان
خود در
بہیت
باشند
من دیو
پری را
بصورت
مار و
کرژوم
و دوزخ
و شرارہ
کنم و
امیدارم
منقطع
می شود
از رحمت
خدا نا
امید
شود کافر
گردد و
لقلعہ
لعلہ
لا یأمن
من روج
اللہ إلا
القوم
الکفرون
بدان ای
فرزند
کہ شیخ
زاوہ
شیخی را
شاید و
سید زاوہ
پیری را
شاید و
در شرح
مشارق
آئودہ
است ہر
کہ شیخ
زادگی و
سید زادگی
پیری کند
اوضال و
مضل است
و لہذا
ہر پیری
کہ خلیفہ
بسیار
داشتہ
باشد نیز
شانی
گمراہی
است و
مشائخان
کبار
از و
احتراز
نمودہ
اند و
حضرت
شاہ ناصر
و راہنہر
خلیفہ
پوزان
اورا

مشائخان قبول میندارند و یکی از جمله خلیفہائے او شیخ نصر الدین بود کہ تمام ولایت ماورالنہر را بہلاکت رساندہ و قتل عالمان بجائے آوردہ بود پس ہرچی کہے شاید کہ دست ہرست تا عہد رسول اللہ از پیر کامل آوردہ باشد چنانکہ این فقیر خاکپائے صغیر و کبیر را از سلسلہ اجازت از حضرت پیر خود رسیدہ است و از مرشد خود ہمگی این مشائخان را از ہر سلسلہ بطریق مناجات و تحریر خواہم آورد تا ہر کہ طالب این سلسلہ باشد شاید کہ اسماء شریف ایشان را بیاد دارد تا در نہنگام مضیقت احوال عند اللہ تعالی شفیع آورد و حاجتش بیشک بر آید کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ احْتَبَّ شَيْئًا يَكْتُزُّ كَوْنَهُ آوَدَ اَنْدَہِرَ کہ ہر روز دو حکایت از اولیاء ماضی مذکور کند و یا بشنود بیشک بر خاطر او اثر الہی پیدا شود اول شجرہ چشمتہ اہل بہشت کہ این فیتہ جہتہ مسمی بکلا در یوزہ نگہنہاری از حضرت شیخ المشائخ والا ولیامی پیشوائے زمانہ شیخ یگانہ فرد الزمان بمنزلت عین الانسان حضرت شیخ علی ترمیزی بن قنبر علی قدس سرہ آوردہ است و حضرت شیخنا را بیت نفر و نشندان مریدان بودند کہ بغیر از اہل علم شخصی را مرید نمیگرفت و تلقین ذکر مینداد اگرچہ عامی محض و خدمت اوروزی چند میکرد را نید از برکت شیخ چنان موثر میگشت کہ دین زمانہ فساد دہ از شریعت مصطفوی تجاوز نمئی نمود و نخواہد نمود انشا اللہ الہی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام والمسلمین شیخ علی بن قنبر علی قدس سرہ کہ با تو داشت الہی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام والمسلمین شیخ سالار مد عطا اللہ ربیۃ اللہ رومی قدس سرہ کہ با تو داشت منجا اوانیکہ عوارف المعارف اچنان شرح فرمودہ است کہ یک کسر تواند برداشت و عالمان زمانہ در علم فقہ اورا امام عظم ثانی مے گفتند عیسیٰ بخو اورا شہاب الدین ناگوری مے گفتند آرد وہ اند کہ روزے دانشندان از ماورالنہر در خدمت او حاضر شدند و میان ایشان مباحثہ مسلہ افتاد

۳۲۰

در مناقبت بہا والدین محانت قدس سر

شیخ خراچی را فرمود تا فلان کتاب را بیارند و کس برداشته آوردند
 شیخ در حال بکشد و انگشت را بر آن سطر نهاد و دانشمند آن رجال عذر
 تقصیر است بجای آوردند و مریدی او اختیار کردند و ایضا آوردند که چون
 ہمایون بادشاہ ولایت ہند را مسلم کرد و بعد مدت شکر افغانان بدو مقابلہ نمودند
 بادشاہ از برای استعانت عارشیہم بجانب اجمیر متوجہ شد وقت ضحی بود کہ رسید
 چون شیخ سر از مراقبہ بالا کرد اہل مجلس واقفہ را باز نمود کہ بادشاہ زمانہ
 قیامی دارد گفت کہ چہ میخواہد بادشاہ گفت ملک میخواہم شیخ در مراقبہ
 شد ہذا سہ کثرت سر بالا میگرفت و طریق حاجتش نہ رسید باز در
 مراقبہ شد بعد از مراقبہ سیوم دست بردارد کہ نہایت سلامتی سر بادشاہ
 فائزہ خوانید حضرت ہمایون بسبب ہمان عار از عذو نجات یافت بعد
 از نجات از موضع لاہور دو واسپ را بہدیہ شیخ فرستاد و ایضا آوردہ اند کہ
 روزی فرزند ایشان شیخ حسین بہوا فروست جوانی در سیر خرابات
 بیرون شدہ بود و ندان چند از ہر طرف بدو سختند و شمشیر چند بروی زدن
 اما بوجوش اثر نمیکردند چون در خانہ آمد شیخ برو قہر و غضب تمام فرمود
 و گفت کہ فقیران را سوار می و سیر چہ کار گفت ای پدر طریق اثر ناکردن
 شیخ چہ بود شیخ دست مبارک خود را بدو نمود کہ کبود شدہ بود باز شیخ
 را از آنجا کہ عادت در ویشالنت از ظہار کرامات عار پیدا شد سر بزین
 نهاد و از دار فقاہدار البقا رحلت نمود الہی بکرمست را زو نیاز شیخ اسلام
 و المسالین شیخ بہا والدین صامت قدس سرہ کہ بانو داشت و او را از پنج صامت
 گویند کہ در بیچ احوال بغیر لابی تکلم میکرد روزی فرزند صغیرش را بہنو و کثر
 رہا کردند تا مگر باین فرزند تکلم کند طفل اورا بغایت مزاحمت رسانید چنانکہ
 از ریش و تہیج اورا میگرفت و بدو ملامت میکرد و شیخ دست را بطرف
 زمین اشارت کرد سر را بران او نهاد بعد از مدتی چون دیدند طفل جان را

کرامات علی صراط
و نیاز آن کرامت نبوت
پیر و نیاز خداوندان بخشند

شیخ حامد الدین خاں علیہ

بحق تسلیم کرده بود آورده اند که روزی از مریدان او انکار نمود و مباحثه
کرد که فی زمانه کرامت نیست شیخ گفت هست کلاماً اُولَیِّیْنَ دَارِ دُنْیَا
لَهَا کَوْنٌ فَهَمَّ اَهْلُ النَّوَالِ یعنی کرامات اولیا حق است مرید گفت اگر کسی
داشته باشد پیدا کند و برین مبالغه تمام نمود شیخ دو رکعت نماز بعد از تجدید
وضو بجای آورد و گفت از زبان بهتریچ نیست و سرزمین نهاد و رحلت
نمود الهی بحرمات راز و نیاز شیخ الاسلام و المسالین سید حامد الدین قدس سره
که با تو داشت الهی بحرمات راز و نیاز شیخ الاسلام و المسالین شیخ حسام
الدین قدس سره که با تو داشت و بعد از بیعت ایشان از خدمت منع کرد و از آنکه
سادات بوده اند و ادب سیادت او نگاه میکردند اما حضرت سید
حامد الدین از عمر عدم خدمت بغایتی دلگیری بود و از عدم خدمت
پیر خود عدم سعادت خود را قیاس میکرد و جد بلا غایت و جهد بلا نهایت
مینمود که مگر وقتی از وقتها به یگان نوع خدمت مشرف شود قضا
شبی حضرت شیخ حسام الدین قدس سره بر بام بود چون میخواست
که فرود آید حضرت سید حامد الدین قدس سره خود را در طاقچه زینہ پایہ پنهان
ساخت که مگر پای مبارک ایشان بر بدن ایشان برسد هم بدان بود که
حضرت پائی را بر پشت ایشان نهاد اما چون دانست که آدمی است در حالت
زده فرود آمد گفت کیستی گفت منم فرمود غرض چه بود گفت خدمت دیگری
نمیشد این را هم نوعی از خدمت دانستم پس حضرت شیخ حسام الدین
قدس سره خواست که او را اذن ارشاد بدید اما بخود اندیشید که اگر
قمیص خود بدیم در وقت پوشیدن دامن بالائے سر ایشان خواهد
آمد و اگر دستار بدیم نیز بر فرق او قرار یابد و این را بے ادبی میدانم
که لباس من بر فرق سادات قرار یابد اما بهتر آنست که سر او را بر فرق خود
بدیم تا وقت پوشیدن دامن بر پائے ایشان در آید چون حضرت

۳۴۱

دعوت شیخ نور قطب عالم

۳۴۲

دعوت شیخ نور قطب عالم

شیخ حسام الدین سراویل اور بدوشیدہ داد حضرت سید حامد الدین ازبک
 کہ صد خندان آداب مرشد سے راز عایت میداشت سراویل اور گرفت
 بر سر خود بست بعدہ چون حضرت شیخ حسام الدین بی النسب کہ در اخلاص
 بندہ ہمت ست و در خدمت ثابت ست شفقت بلا ہنایت در شان
 پیدا کرد و مراتب ازانہ تعالیٰ درخواست کرد اور اذن ارشاد واپس لایق
 حال طالب اینست کہ اگرچہ سید زادہ و شاہ زادہ و خان زادہ باشند خدمت
 از دست نہ بر الہی بحر مست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ نور
 قطب عالم قدس سرہ کہ باتو داشت در مناقب او آفرودہ اند کہ وقتی بادشاہ زمانہ
 ناگور را در تحت حکم آمد در قریب شیخ ز نے بیوہ بود کہ خود را در حفظ و موقوف
 میداشت سپاہیان بد و مزاحمت میرسانند و اموال اورا بے تکلف
 میخورند بیوہ زن استعانت بحضرت شیخ برد شیخ در پیش ظالمان شد
 کہ قیما زرا بغایت مظلوم نمیتوان ساخت ظالمان خندہ آغاز کردند کہ قطب
 جامی نیمخیز و شما چگونہ آمدید شیخ گفت مگر خواستہ باشم ایشان فی
 الحال کس را بہنریش دوانیدند گفت کہ در خانہ ہم نشستم و درینجا
 ہم حاضرست ظالمان ترسیدند و انا بخا بجایا شدند و این احوال را بادشاہ
 نشان دادند بادشاہ را پانصد مردان خوانین بودند فرمود تا پانصد مسجد و پانصد
 مہمانی مہیا کنند و بادشاہ نیز مسجد و مہمانی تیار کرد و این ہزار و دویست
 کرتا و را دعوت نمودند در یک ساعت در ہزار و دویست پیدا بودند
 بر تخت خود نشیبتہ بود و در بعضی جا خوردنی میخورد و در بعضی جا نماز را امامت
 میکرد پس ہر کہ دعوی قطبی کند از چنین طلب کن الہی بحر مست راز و نیاز
 شیخ الاسلام و المسلمین شیخ علاء الدین اسعد بہا نوری قدس سرہ کہ باتو داشت
 الہی بحر مست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ سلج الدین قدس
 سرہ کہ باتو داشت الہی بحر مست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین

شیخ نظام الدین اولیا، احمد و محمد بدوانی قدس سرہ کہ با تو داشت و در مناسبت
 او آورده اند کہ روزی در تنگنا سے میرفت سگ بچکان را افتاده و دید
 کہ بی طاقت شدہ فریاد میکرد و ندگفت مادر ایشا ترا چہ شد گفت کہ درین شب
 از دو بجز و گفت فریاد بکنید مادر ایشا ترا چون فریاد کردند و حال از کوہ بیامد
 بران بچکان خود ایشا را ایضا آورده اند کہ شیخ را پانصد قوال بود کہ ہر روز
 برقص و سماع میرفت روزی عالمان زمانہ جمع شدند و شیخ رکن الدین شیشی
 را در پیش کردند تا با او مباحثہ بکنیم چون شیخ در رسید ہر دو با ہم مرحبا کردند
 و شیخ در رقص شد قوالان را فرمود کہ چستی قرار نگیرد قوالان سرودنوا ختند
 چون بجانب شیخ رکن الدین رسید از دافش بگرفت و بنشانندش ہا ز برقص
 شد بکذا تا شمش کرت اور منع کرد چون بکرت ہفتم برقص شد شیخ رکن الدین
 روان شد و جملہ عالمان متابعت او کردند بعد از ساعتی پرسیدند
 کہ یا شیخ چرا رہا کردی گفت من با او چند سخن در باطن کردم کہ شمار بدان
 اطلاع نشد اما دین شمش کرت کہ میگرفتیم در ہر کرت با آسمان سے برآمد
 و در کرت ہفتم بجای رسید کہ مراد ان مجال نبود آورد اند کہ چون مفتاح
 الجنان را تصنیف میکرد یک مسئلہ بر مصنف دشوار آمد مرید خود را فرمود
 تا فلان و خلیفہ در کنارہ در یا بخوان کہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام بتو نماید مشکل را
 حل بکند مرید پہچان کرد خضر علیہ السلام را دید گفت یا نبی آمد بار دیگر کجا
 باشی گفت در مجلس شیخ نظام الدین خواہی یافت آورده اند کہ مرید بگرسند
 مشکل افتاد ہمان مرید مجلس شیخ نظام الدین رجوع کرد چون پرسید دید کہ شیخ برقص بود
 و ہنر خضر موضع رقص او را بدامن پاک میکرد مرید در شک افتاد کہ شیطان ہا
 یا حضرت خضر باز گفت کہ شیطان بصورت پیغمبران نشود دین اندیشہ بود کہ
 خضر علیہ السلام در پیش او آمد و مشکاش را بیان فرمود مرید گفت یا پیغمبر خدا سے
 اینچہ حالت است گفت اگر چہ ناموافق شریع میکند اما طالب مخلص است کہ طلب

با خلاص وارو میر چوں این شیند بیا مدود پیش نظام الدین ایستاد
از فراغ شیخ طلب انا به کرد و در طلب شجره شد شیخ گفت که ایستاد
شما متشع است شجره مرا تو بول نکند اما چون آنکس الحاح بسیار کرد و کلام
و شجره بدو داد چون در پیش استاذ شد واقعه باز نمود و استاذ بدو قهر و غصه
تمام کرد و فرمود که شجره را بدو برگشته بده مریدان با نمود که من شرم دارم بعد از این
هر دو روان شدند چون رسیدند دیدند که شیخ باز در رقص بود ایشان در
مجلس او استادند چون شیخ بطرف ایشان آمد هر دو استاد و شاگرد او را مصداق دست
کردند اما رنگ روی مریدش بغایتی تغیر شد شیخ گفت اگر چیزی باطن
داشته باشید والا کار شما بظاہر نیست و حضرت شیخ را گفته اند که چون به نظر تیر
مکنس نگاه میکرد و حال سرش از تن جدا میشد بعد از فراغ مریدان پرسیدند که یا
شیخ مایان چندان تیر باران باطنی کردیم برای ایشان چرا اثر نکرد شیخ گفت که من
چندان تیر طریقت برای ایشان ندادم اما جنبه شریعت چنان پوشیده بودند که
تیر طریقت در جنبه شریعت اثر نمیکرد ایشان شجره را بدو دادند شیخ
گفت من چه گفتم بودم اما شیم شما بی طاقتی کرد و درین حال من مخیر نه
ام اگر مرا بیا بید بکشید بجز داین گفتن باز در رقص شد تمام آن
مجلس یک کثرت کار و زو ند اما دو هیچ اثر نه کرد بعد از فراغ مغذرت
نمود ایشان گفتند که اینچنین کار خاصه تو باشد و کس دیگر را نشاید
مناقب و دیگر آورده اند که با دوشاه زمانه را در هر وقت پالضد
طبق لصدق می برآمد شیم را نیز پالضد طبق می برآمد با دوشاه را غیرت بکام
شد که لصدق او بمن برابر و مساوی میباشد آنچه از اموال و اطلاق شیخ داد
بود همه را مانعت نمود اما شیخ بعد از آن دو چندان طبق میکشید با دوشاه
چون بدید که باین نمی ایستد مریدان او را کار بیگار میگرفت بزور و ستم و
قلعه دلی را راست میکرد روزی مریدان این واقعه را به شیخ بار گفته شیخ گفت

۳۴۳

فصل در بیان سیرت و مناقب

این قلعہ برباد شد و حرام است او بمیرد و درین قلعہ خزان بچند چون قلعہ مہیا
شد و بادشاہ بطرف قلعہ سوار شد و مریدان گفتند کہ یا شیخ شما چہ گفتہ بودید
شیخ گفت دہلوی دورست بکذا چون بادشاہ بدروازہ رسید مریدان
تجلیل کردند کہ یا شیخ درآمد گفت ہنوز دورست آوردہ اند کہ چون بادشاہ
بدروازہ می آورد و از بالای دروازہ بقدرت اللہ تعالی سنگ از دیوار جدا
شد حتی کہ بر سر بادشاہ رسید و مغز او برآمد الحال تا این زمان ہرگز خرم میشود
و قلعہ دہلی مے یا بدلاھی بجز مریدان و پیان شیخ الاسلام و المسلمین شیخ
فرید شکر گنج مسعود سلیمان چشتی قدس سرہ کہ با تو داشت در مناقبت آوردہ
اند کہ شیخ فرید و بہا والدین ذکر یا ہر دور پیش شیخ شہاب الدین سہروردی
شدند و سید جلال بخاری و شہباز قلندر ہر دو نیز ہمراہ بودند اما شیخ فرید را در
دل خطرہ آمد کہ شیخ را سینہ بغایتی کلان ست بمانند زنان چہ واقعہ باشد
حضرت شیخ شہاب الدین دریافت اما ہر چہ ادا یگان مرغ بداد و گفت این ا
وہ جای فرج کنند کہ کسی نہ بیند ہر سہ کس مرغ را کشند اما شیخ فرید برگشتہ
آورد و گفت چہا گفت بیچہ جای نیست کہ او نمی بیند بعد از آن حضرت شہاب الدین
دور فرمود کہ برو مردان خدای را طلب کن کہ ترا بہن کاری نیست و از عہدہ
تو نخواہم برآمد شیخ فرید گفت کہ بارے کسی را بہنار فرمود و در پیش قطب
عالم شود و طلب او شد چون بنزد یک شہر قطب عالم رسید و دید کہ با کوہ دکان
ہازی و لعب میکنند و چون بہنزلش آمد و دید کہ بر تخت نشسته است اما چنان
گاہ شد کہ یکی در انہیان کوہ دکان بہن شخص بود زیرا کہ مراتب طلبان است
کہ در جماعت بہزار کرشمہ بنمایند قطب عالم او را بخدمت آفتابہ
و مستطاکر و شبی آتش کردن آفتابہ از و ناچیز شد و در جائی بہند شمع را
دید کہ افروز و در حال بدان جا نگاہ روان شد و دید کہ دختر صاحب جمال و
سرخسہ قوم کلام اللہ را میخواند آتش طلب کرد و مبالغت فرمود و گفت

در مناقب شیخ فرید گنج شمس
در مناقب شیخ فرید گنج شمس

اگر چشم خود را کشیده بمن برسی آتش بدیم شیخ در حال کار و بار گرفت
چشم مبارک کشیده بدو داد و آتش را روان کرد بعد از گرم کردن آفتاب
قطب عالم بیرون آمد و بهارت بخود فرمود فرید چشم توجه حال کرد و گفت
حضرت مدد میکند گفت بجشای که بانگم چون بجشاد آمد که بود اما گری داشت
نشانه مردان کم نشود علی الصباح همان دختر جمله مال زردا گرفته و پیش قطب عالم
شیخ آن اموال را بقدر نقد کرد و او را بشیخ فرید تزویج کرد و از آن
ازادت داد بجانب پنه فرستاد اما ولایت پنه را اجپال جوگی گمراه ساخت
بود و قصه اوان بود که روزی با دوشاه پنه و شکار شد اما در بیابان
درخت گل بنیادی مصفا دید فرمود که تا او را از اینجا برکشند چون زمین را کاوه
درخت از خانه سر کشیده بود چون همان خانه را خراب کردند دیدند که جوگی در
خانه نشسته است و بنیخ آند درخت در کاسه اوست با دوشاه بدو معتقد
شد جوگی چون برآمد علم ناسخ را بیان کرد تمام ولایت را گمراه ساخت
چون حضرت شیخ فرید در آن نواحی رسید گوشه را بخود قرار داد و در آن
زمان تمام نظر مردمان بدان جوگی میرفت آورو که اندر که شخصی را از آن محل
ماده گاوشیر داری است و در پیش شیخ رفت که ای گوشه نشین دعا کن
تا ماده گاوشیر و پدر شیخ دعا کرد و چنان شد بکذا تا اهل محله بدو رجوع
کردند چون شهرت یافت سخن را با دوشاه رسانیدند با دوشاه شیخ را دعوت
فرید علیه الرحمه حاضر شد و گفت اینچنین مسلمانان را شاید که دین محبت
مصطفی صلی الله علیه وسلم را تبدیل دهد با دوشاه گفت که جوگی چنان چنین
کرامت دهد اگر شما بدو برابر ای کنید از وی برگردیم شیخ فرمود خدا آسان
خواهد کرد چون در رسید شیخ را گفت تو که باشی شیخ فرمود صاحب این ولایت
جوگی گفت مرا با شما کار مسلم و حجت نیست بلکه کار بکرامت است جوگی
مسلمای خود نشست و در هوا شد شیخ هر دو کفش مبارک خود را بالا انداخت

فاشته باشیم بگویم ابروی بحرمست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ حسین
الدین حسن بن سیدی چشتی قدس سره که با تو داشت مناقب او آورده اند که
روزی بندگان هند و میهن خود بتمام سوخت اما یک دست او بهیچ وجه
نمی سوخت مردم نیک متحیر شدند ناگاه از جانب قبر شیخ آواز برآمد که
این دست را نزد یک من دفن کنید زیرا که روزی من در جرد بودم و
را بالا کردم او نیز از برای موافقت بطعنه دست را بالا کرده بود از آن نمی سوخت
و مناقب شیخ اگر بتمامه نویسم درین مختصر بجزد اطمینان بحرمست راز و نیاز
شیخ الاسلام و المسلمین شیخ عثمان فاروقی قدس سره که با تو داشت اطمینان
بحرمست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ حاجی شریف
زندنی قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین
مطلب الدین مودود چشتی قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز شیخ الاسلام
و المسلمین شیخ ناصر الدین ابویوسف چشتی قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز
و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین خواجه قدوة الدین ابومحمد چشتی قدس سره که با تو داشت
اطمینان بحرمست راز و نیاز خواجه ابواسحاق شامی چشتی قدس سره که با تو داشت
اطمینان بحرمست راز و نیاز خواجه ناصر الدین چشتی قدس سره که با تو داشت اطمینان
بحرمست راز و نیاز خواجه مشاد علودینوری چشتی قدس سره که با تو داشت
و بدانکه سلسله چشتیه از خواجه مشاد ارتفاع یافته است اطمینان بحرمست راز
و نیاز خواجه ابومبیره بصری قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز
خواجه ابو حفیظ مرعشی قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز
خواجه ابراهیم بن ادهم قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز
نیاز خواجه فضیل بن عیاض قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز
و نیاز خواجه عبدالواحد بن زید قدس سره که با تو داشت اطمینان بحرمست راز و نیاز
و نیاز خواجه امام حسن بصری رضی الله عنه که با تو داشت و بدانکه امام حسن

بصری پر متفقہ راہمائی بود روزی در کنار مہمانی بود نشسته شد آفتاب بر
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آب برای طہارت بود ازان آب
 بخورد حضرت گفت کہ این آب چه شد گفت این پس بخورد حضرت فرمود حسن یعنی
 نیکو کرد و گفت بمقدار این آب از من برکت هر دو جهانی بود چون بزرگ شد
 سوداگری میکرد و نام او ابو سعید بود چون حضرت حسن گفت نامش حسن کی شد
 و مر و اید می فروخت او را حسن لولوی می گفتند در سالے از کنار دریا
 بار بارے مر و اید حاصل کرد و در روم برد و با یک از کلانتران روم آشنائی
 داشت بار بار خانہ او نهاد روزے آنکس گفت کہ با دوشاہ مایان را
 درین روز سیر میابان ست اگر میخواہید شما نیز با ما بروید امام
 رفت در میانان خیمہ دید بغایتی کلان استاده اول چہار نہار کنیزکان
 صاحب جمال ہر یکی با طبقہاے مر و اید در دست ازان بر گشتند و روان شدند
 بعد ازان چہار نہار سفید ریشان ازان گشت کردند و روان شدند بعد ازان دو نہار
 طبیبان و بیران ازان خیمہ گشتند و روان شدند بعد ازان دوازده نہار شکر ازان
 خیمہ گشتند و روان شدند بعد ازان با دوشاہ دوازده کس خوانین و ان خیمہ درآمد و
 آن خان کہ آشنائی او بود او را نیز درآمد و با دوشاہ گفت ای مندر زند اگر بہ کنیزان
 و زر و خزان نجات می یافتی میدادم چنانکہ دیدے و اگر برو دارے
 سفید ریشان نجات می یافتی آورده بودم و اگر طبیبی طبیبان نجات
 می یافتی آورده بودم و اگر بجنگ و حرب نجات می یافتی میسر دم
 و اگر بزرافی ما و خوانین نجات می یافتی آورده ام اما کار بخداے ہست
 کہ ازین بیج چیز قبول ندارد و بعد از بر آمدن امام ازانکس سوال کرد کہ بیخبر
 کارست گفت با دوشاہ راپرفات یافته ہست در ہر سال ہچنان
 میکند امام ہم از اسجار و ان شد گفت کہ بار بارے برابر ضماے خدا
 بقدرق کن کہ اینچنین خدای قادر کہ ازین چیزهای بیج قبول ندارد

چگونه طلب اور ترک ہم و طالب بنیاد سے فانی بنائیم و از اسباب که رجوع
کرد بعد از طواف در طلب علم شد تا امام زمانه گشت اما چون اصحاب کم شدند
و در هر روز حلت مینمود مگر مرتضی علی رضی اللہ عنہ مانده بود امام حسن
بالتفاق صحابه و پیش مرتضی علی کرم اللہ وجہہ شد و بیعت کردن خواست
و گفت که حضرت رسول علیہ السلام فرموده است اَصْحَابِي كَالْجَمْعِ بَابِهِمْ اِقْتَدَانِي
اِقْتَدَانِي ثُمَّ اَتَتْهُ تَوَازُ حَضْرَتِ اَمُوْصَه بَابِنِ فَتَعْلِيْمِ كُنِ مَرْتَضَى فَرَمُوْدَ كِه رَفْدَى وَرَعْدَى
رَسُولِ اللہ ششم بودم حضرت فرمود چشمان مرا به بین که چگونه می پوشم چشم
پوشید و گفت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ باز مرا فرمود که چشمان بپوش و بگوی گفتم که حضرت
رسالت پناه فرمود و ریاضی مرتضی علی کرم اللہ وجہہ همان روش هر چه
از ذکر و فکر بود همه تعلیم کرد و تا این زمان همان روش در میان صوفیان
رواست و او را سه صد کس مرید بودند هر همه مانند او گشته بودند و از آن میان بدو
کس اجازت داد یکی لعبد الواحد بن زید و دیگر به حبیب عجمی و نه خانواده از حبیب
عجمی ایجاد شد و پنج خانواده از عبد الواحد بن زید و از میان یک مرید امام
نغزیده بود و اصل نام بن حارث و هُتَه اُوراد و فضل ایمان مذکور کردم باز
اورا براه آورد آورده اند که روزی زنی سر برهنه میرفت امام گفتش ای
زن سر بپوش آن زن از خود خبر شد سر پوشیده گفت ای امام من از محبت
آدمی چنان مستور عقل بودم که سر پوشیدن را فراموش کرده بودم و تو
دعوی محبت خدای میکنی چگونه بر منگی سر مرادیدی امام واقعه باز پرسید
گفت شوهری دارم که در چند سال محنت کشی او کرده ام اما چنان محبت او
افتخارم که از محنت او خبر ندارم ولیکن درین ایام میخواهد که زن دیگری بگیرد و هر چند
صبر میکنم این محبت او نمیتوانم صبر کرد امام فریاد برآورد که این قصه بحسب
من میگیرد و او در کلام مجید خود فرموده است إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ لِمَن يَشْرِكْ
بِهِ وَيُغْفِرُ مَا دُونِ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ الْحَيُّ بِحَمْدِ رَاز و نیاز امیر المؤمنین

اصحاب پیش از آنکه بیعت کردند
با امام حسن و امام حسین
در وقت نماز شبانه را

۳۵۰

نسخه ای از خط کاتب
آرد با او و می باشد
کسی که خواست
این آیت را بخواند
بگوید یا ایها الذین

الحججه با حسان توفیق
بخشش

علی مرتضی کرم الله وجهه که با تو داشت الهی بحرمت راز و نیاز سهروردی
خلاصه موجودات شفیع روز جزا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که با تو داشت الهی
بحرمت ذات مقدس و مطهر خویش که مرادات و مشرعات این دریاچه
بر آورده خیر گردانی بمنتک و کمالی کرمیک من خودیدم فقراتک فلان شجره دیگر
از سلسله سهروردیه که تعلق به ابوالنجیب سهروردی دارد
که حضرت شیخنا از اذن داشت و از و باین فقیر ملا در ویزه تنگناری رسید
الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ علی ترمذی
که با تو داشت بدان امی و فرزند که ارواح جمعی ست لطیفه که تعلق دارد
به بدن انسانی تعلق تصرف و تدبیر و ارواح غیر نفس است و نفس غیر ارواح
زیرا که در هنگام خواب بیرون میرود و نفس بر جا می باشد لقوله علیه الصلوة
والسلام النوم اخ الموت و در حدیث دیگر در مشرق آورده
است که ان الله یقبض ارواحکم حیث یشاء و یرد علیکم حیث یشاء
یعنی قبض میکند در خواب و باز میگرداند در بیداری چنانکه روزی
این فقیر از حضرت شیخ پرسید که بد بختان چه میگویند که ارواح صورت
ندارد حضرت شیخ فرمود که محض غلط میگویند و این در اکثر جایها مسطور است
اما چون در رحم منزل میشدم همانرا یاد میدادم که ارواح ما را بمنزل سوره
پر دار بود و مصنف این رساله نیز نشانه گفته بود که ما در خود تصدیق
نکرد که لایل دران ایام من دختر بودم پس فقیر نیز از انفتام خبر دارد
و برادر فقیر از ان احوال خبر داد که گفت چون من از رحم فرود آمدم
ملا در فلان چیز نهاده بودند الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام
و المسلمین شیخ سالار بده عطاء الله بته الله روی قدس سهر که با تو داشت الهی بحرمت
راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ قطب الدین مهاجری قدس که با تو داشت
الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ نظام الدین

۳۵۱

الحججه با حسان توفیق
بخشش
الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ نظام الدین

بہا جیسے قدس سرہ کہ ہاتھ داشت الہی بکرمست راز و نیاز شیخ الاسلام
والمسلمین شیخ محی الدین محبوبی قدس سرہ کہ ہاتھ داشت الہی بکرمست
راز و نیاز شیخ الاسلام والمسلمین شیخ سید جلال الحسن الحسینی البخاری
قدس سرہ کہ ہاتھ داشت و پسر سید جلال بخاری اول ست کہ این جہانیا
گویند الہی بکرمست راز و نیاز شیخ رکن الدین قدس سرہ کہ ہاتھ داشت
تقلست کہ شیخ پانزدہ ماہ در رحم مادر بود بعد از ولادت جدا و
شیخ بہا والدین ذکر یا از و مد گوش پر سید کہ انیمتہ چارہ رحم ویرماندی
گفت مدہر ماہ دو سپاہ از کلام الدیاد میسر کردم ازان ویرماندم و
اواز پدر خود اذن آفودہ بود الہی بکرمست راز و نیاز شیخ الاسلام
والمسلمین شیخ صدر الدین عارف قدس سرہ کہ ہاتھ داشت واونیر
اذن از پدر خود آفودہ بود الہی بکرمست راز و نیاز شیخ الاسلام والمسلمین
شیخ بہا والدین ذکر یا قریشی قدس سرہ کہ ہاتھ داشت و ذکر یا نام پدر او
بود منقول ست کہ شیخ را حضرت شہاب الدین عاکرودہ بود کہ ہرگز
بہ بیند و بعد از تو جنازہ توبہ بیند و ہر کہ بعد از تو جنازہ تو منارہ ترا بہ بیند یعنی
گنبد ترا اورا بدوزخ کارے باشد چون این سخن بشیخ فرید شکر گنج رسید
در خاطر گذرآیند کہ مرا شیخ قطب عالم ہیچ دعا نکرد و قطب عالم در
یافت و در حق او دعا کرد کہ ہر کہ مرید تو شود و مرید مرید تو تا روز قیامت
ہر کہ دین سلسلہ متواتر کند اورا از آتش دوزخ خلاصی باشد و شیخ
رکن الدین آفودہ است کہ در شب حق تعالی را در خواب دیدم بمن چنان بنمود
و گفت ہر کہ سہ کرت این تکرار کند اورا بتو بخشیدم از برکت این اسماء
یعنی شیخ رکن الدین شیخ صدر الدین و شیخ بہا والدین باید کہ این سہ
کرت تکرار کند الہی بکرمست راز و نیاز شیخ الاسلام والمسلمین شیخ شہاب
الدین ہر مدی قدس سرہ کہ ہاتھ داشت منقولست کہ معراج حضرت ہرودہ

سال بعد اتمام چون برشته آمد جلای خواب هنوز گرم بود و این را طلسمات الهی
گویند که بر بعضی یکساعت میباشد و بر بعضی چند سال شیخ شهاب الدین را
سریدی بود مؤذن هر روز در همین التماس میبود که اگر من طلسمات الهی را میدیدم
روز جمعه در مسجد دمشق که آنرا معاویه میخوانده است در سید و در زیر آن مسجد
جوش آب میرفت در حال جامه کشید بعد از آن در آب درآمد چون سر بالا
کرد در ولایتی بیرون شد که نام آن ولایت نمی شناسم هچنان بر میهن
بر سر آب نشسته بود ناگاه یکدرویش نیک محضر بر و پیش آمد گفت
چه شخصی واقعه باز نمود او را در خانه برد بعد از مدت دختر بدو نکاح کرد
فرزندان چند از و تولد شدند بعد از آن رفتی نیز برای غسل در آن جا
جامه کشید چون در آب درآمد سر بالا کرد و دید که باز در همان مسجد بیرون شد
و جامه های او هچنان نهاده بود و مردمان هنوز در مسجد حاضر شده مؤذن
جامه پوشید و در مسجد متخیر شده نشست بعد از آمدن شیخ بمسجد چون نماز ادا
کردند شیخ بدو قسم کرد که متخیر مباش میخواستی دیدی که آن مقام را بدو معاینه کرد
تو شمر گرفته روان شد که بعد از سه ماه در آنجا بر سید زن و فرزند آن خود را بیاورد
احمدی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب
عبدالقاهر سهروردی قدس سره که با تو داشت الهی بحرمت راز و نیاز
شیخ الاسلام و المسلمین و جیل الدین ابو عمر سهروردی قدس سره که با تو داشت
الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین محمد بن عبد الله معروف
بجوادی سهروردی قدس سره که با تو داشت الهی بحرمت راز و نیاز
شیخ الاسلام و المسلمین شیخ احمد اسود و علودینوری قدس سره
که با تو داشت الهی بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ
مشاد علودینوری قدس سره که با تو داشت الهی بحرمت راز و نیاز
شیخ الاسلام و المسلمین شیخ جنید بغدادی قدس سره که با تو داشت

در قلعه البدر تحت شمس شیخ الاسلام بهاوردی آفریده
 که آنچه بعضی صوفیان گویند که شیخ جنید در کعبه میگرد و جماع میکرد راست
 است اما آخر عمر تائب شد و توبه کرد و آورده اند که شیخ خواب بر زانو
 حضرت سری سقطی بود و در پنج سالگی نماز می گذارد اما سر را نزدیک
 نهاد و روزه سری سقطی گفتش که ای پسر سر را دور میباید نهاد گفت
 آری روایت میخوانست اما سر من از مکه باشد می گذارد و ائمان نزدیک می بهم
 رفتی به همراه سری سقطی بطواف کعبه آمد میرفت در مسجد حرام چهار صد و سیصد
 ر یا قند که همگی در بیان شکر بودند چون سری سقطی را دیدند معسج شدند
 که از و جواب احسن شنویم سری سقطی اشارت بجنید کرد که از و پرسید شیخ
 جنید گفت شکر گفتار زبانی نیست بلکه شکر آن بود که چون نعمت منعم را صرف
 خود کردی پیش قوت آنرا در عبادت او صرف کن یا به نعمت دیگر طلب تا شکر
 بجا آورده باشی همگی پسندیدند رفتی در بازار می گذشت کو دوکان و
 به رنگ کلنج میزدند گفت بسنگ زنی که پائے من میشکند و از شکستگی
 پائے منترسم بلکه از عبادت محروم مانم احمی بخرمت راند و نیاز شیخ
 الاسلام و المسلمین سری سقطی قدس سره که با تو داشت الهی بخرمت راند و
 نیاز شیخ معروف کرخی قدس سره که با تو داشت منقول است که رفته
 سر مرا بته شسته بود سر بر آورد تبسم کرد و باز بمراقبه شد باز سر بر آورد
 در گریه شد مریدان پرسیدند که چه حال است گفت در هر زمانه چهار صد بار
 مردان عیب میباشند و عیب آن را گویند که هیچ فته از شریعت و افعال و اقوال
 تجاوز نکرده باشند ولیکن از مراتب خود نیز خبر نداشته باشند و نه مردان دیگر
 خبر داشته باشند و نزدیک خدای صاحب مراتب باشند و در هر زمانه چهار صد بار
 میباشند و امام شافعی ابدال بود و مظفر دیار کسی پرسید که امام شافعی از کجاست
 است گفت ابدال است و از مالک دینار پرسید که چه حال دارد گفت بعد از و

در بیان مناقب شیخ جنید
 بغدادی قدس سره

۲۵۲

در بیان مآد و غیر مآد و غیر مآد و غیر مآد

مانند اوستی نباشد و ابدال آنرا گویند که صاحب مراتب صاحب علم باشد که از
 علم لغزیدنی خبردار باشد و نیز قیام زمین بایشانست که گفته اند کُلُّ الْأَشْیَاءِ
 لِحُفَّتِ الْأَرْضِ وَمَا فِيهَا و در هر زمانه چهل اودا میباشند و مراتب ایشان
 طے است از مراتب که فی کل شیء انتباه دارند و در هر زمانه چهار نقبها باشند که هر
 چهار گوشه دنیاوی برایشان آبادان میباشند و ایشانرا نقیبان حق گویند
 و خاصیت ایشان آنست که هر چه خواهند شود اگر آفتاب و شب باز آید
 برگشته باز آید زیرا که وجود ایشان از خود فانی و بحق باقی چنانکه آهن را
 کس با تیش گرم کند تا سرخ شود بعد از آن هر چه با تیش میوزند بدان آهن
 سوخته میشود از خشک و در هر زمانه دو نفر نجیب میباشند که ایشانرا بنجا گویند
 و معنی نجیب در صلاح بیان کرده است نجیب پوست پیراسته
 و پوست را گویند چنانکه میوه چهار مغز پس گویا که پوست اول ایشان شریعت
 است و پوست دوم بمنزله طریقت و مغز بمنزله حقیقت پس معلوم باد که
 تا کسی بشریعت آراسته نباشد بحقیقت نرسد زیرا که ابتدا و انتهار هر چیز
 بشریعت است که متابعت حضرت رسالت پناه است چنانکه اول پوست پیدا
 میشود و بعد مغز و الاضنا نجیب گرامی شده را گویند و بنجا جامعه و انتخاب
 برگزیدن را گویند و معنی نقیب نیز بیان فرموده است نقیب ستوده
 مردم و شکی افعال و اقوال و دانسته و بهتر قوم و نقبها جامعه و الاضنا نقیب
 نفسی را گویند که محمود صفات باشد چنانکه سگ که بر در صاحب خفته باشد و
 مردم را به بانگ کردن نه آزار و او را نیز نقیب گویند و هر دو بنده را گویند و مردم
 نیک دانا و نگاه نگار و پاکسی و نقیب در شهر گشتن را گویند و او تا در
 میخ را گویند و الاضنا کسی را که ذکر خود را همیشه از دست نهد و ابدال و گنج
 کردن را گویند قوله تعالی من الخوف امانا یعنی از خوف بسوی امن برآمد و الاضنا
 الْأَهْلُ الْقَوْمِ مِنَ الصَّالِحِينَ لَا يَخْلُو الدُّنْيَا مِنْهُمْ ذِمَّةً فَلَوْلَا ذَلِكَ لَفُتِنَ الْفُلُ

۳۵۵

در بیان مآد و غیر مآد و غیر مآد و غیر مآد

مکانه با خنجر چون یکی بمیرد بر جائے او دیگر می نشاندند و در هر زمانه یک نفر قطب می باشد و قطب آنرا گویند که جمله فداآت دنیاوی را چون خرد و بخت دانا باشد و در هر زمانه یک نفر غوث می باشد که از احوال این جمله خبر دارد و ایشان از مراتب احوال او خبر ندارند و غوث فریادش را گویند هرگاه که مرتب قطب نقصان یا بد غوث از حق تعالی بخوابد و نزدیک بعضی محققان پیری و را نشاید مگر قطب پس شیخ فرمود که هرگاه کسی که از ایشان بمیرد بجائے او دیگر برامی نشاندند چنانکه غوث بمیرد و بر جائے او قطب سامی نشاندند چون قطب بمیرد بجائے او نجیب سامی نشاندند و چون یکی از نجبا بمیرد و بر جائے او نجیب سامی نشاندند و چون یکی از نجبا بمیرد بر جائے او او تاد برامی نشاندند و یکی از مردان عین سامی نشاند و علی هذا القیاس مراتب همچنان از یکی بد دیگری میرسد یعنی چون غوث بمیرد بر جائے او قطب نشاند پس جائے قطب خالی ماند بعد از آن یکی از نجبا بر جائے قطب میرد پس نجیب یک کس کم میشود یکی از نجبا بر جائے نجیب میرد پس نجیب سه کس میشود یکی از او تاد بر جائے نجیب میرد یعنی بمراتب ایشان میرسد پس او تاد از چهل یک کم میشود و یکی از ابدال بمراتب او تاد میرساند پس ابدال یک کم میشود از چهار هزار یکی از مردان عین بمراتب او میرساند پس مردان از چهار هزار یک کم میشود و یکے از عامه خلق را بمراتب میرسانند درین زمان یکے از مردان عین بمراتب ابدال برده خاطر و اشتیاق که مگر مرا بجائے او خواهد برد اما هندو سے زنار دار را از ناز برید و بمراتب او رسانند ترسیدم که مبادا آن زنار را در گردن من اندازند از آن در گریه شدم بدان می فکر زنده که شیخ از نجیبان بود و عادت درویشانست که خود را از هر چیز فرو در می بیند و در خوف می باشد از آنچنان گفت در اینان یکی از مریدان سوال کرد که قطب در کجا وفات یافت که این اولیاء

بجای
اینکه منافق
و عده اند منافق
نشانند

مذکورین بمراتب یکدیگر رسیدند گفت قطب در روم و هند و در گجرات
بود و من و من و من بوده ام گفت در روم و گجرات چه مقدار مسافت باشد
گفت سه ماه مرید سوال کرد که یا شیخ از اطراف عالم چون خبر داری ازین
سه مسلمه نیز جواب بده که مرد تمام و نیم مرد و ناقص کیانند گفت فردا بیا
چون آمد شیخ رحلت نموده بود او متحیر شد اما بسر قبرش رفت و فریاد
کرد که ای خواجه آواز بجشید باز گفت ای پسر خواجگی شایان کس است
که زوال ندارد گفت جواب دینی می خواهم گفت دیرینه روز نه گفتم
که هنوز متحیر بودم اما امروز از حیرت خلاص شدم و مرد تمام منم
که ایمان را سلامت آوردم و نیم مرد تویی که ایمان تو در خطر
است و مرد ناقص کسی است که از هیچ بلاهای قیامت نگذشته و آن
میزند چنانکه ابو بکر الصدیق رضی الله عنه میگفت من حیرانم بدانسان
که از احوال قیامت نگذشته اند و خنده قهقهه کنند یعنی مرد ناقص
آنست که از هولها نگذشته باشد و لاف مشا بده و در ویشی و شیخی میزند و
بعضی گفته اند که مرد تمام آنست که کار را بکسی اظهار نکند که فلان بکنم اما بهر
خود او را موجود آورد و نیم مرد آنست که اظهار کند که میکنم ولیکن از وجود
آید و ناقص آنست که اظهار کند که میکنم ولیکن از وجود نیاید و شمر منم
شود که المنافق اذا وعد خلف و دین ترا کذب مکر است الهی بحیرت
راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ داود طالی قدس سر که با تو
داشت آمد اند که روزی تشنه شد و صحن شخص در آمد و طلب
آب کرد کنیز آب آورد و خورد و گفتند چرا گفت بخواجه این کنیز روزی
تعلیم کتاب کرده بودم مباد که با جرآن تعلیم برسد و از ثواب محروم مانم
مذکور دیگر مار سخت عراق نشسته بود مادرش در رسید گفت چرا در
سایه بنی نشستی گفت در عراق ناشائستینها میدیدم و عاگردم

۳۵۷

در منافقین
علی قدس سره

که خداوند را پائیم بستان تا از جمعه و جماعت باز ما هم و این بالشینهانه بیستم
الحال نمیتوانم جنبید و بعضی گفته اند که بوقت آمدن او مسجد خلق چنان بر سر
استقبال توجه مینمودند که بعضی مر بعضی را زیر پای میکردند شیخ دعا کرد و ای کثرت
خلق نوعی از انواع دنیاوی است مرا از من کن تا برایشان نروم زمین شد
دیگر آورده اند که در هر خانه که میبود تا آن خانه خراب میشد بخانه دیگر میرفت و تا در
بهری دیگر میرفت و باز راست نمیکرد گفتند چرا گفت بحث های عهد کرده
ام که از من در دنیا آبادانی نماند و چون وفات شد خانه آخرینش خراب شد
و دیگر آوردند که رفتند که رفتند و ما هم و ما هم و ما هم و ما هم و ما هم و ما هم
رفتند از آن بدخول نکرد و ما را شفیق آوردند و ما را پستان بالا کرد که بحق
همان شیر که از پستان من خورده که ای شازادون ده گفت یارب
رضای تو در رضای ما درست و الا اذن نمیدادم بعد از دخول چون بعضی
شنیدند وقت برآمدن مبلغ زید پیش کرد قبول نکرد گفت من از میراث پدر خانه
فروخته ام و دعا کرده ام که یارب هرگاه که این نفقه حلال من صرف شود و رحم قضا
کن یاربون رشید از مادرش پرسید که شیخ کجا باشد گفت در دکان فلان
بقال یاربون رشید از آن بقال پرسید که نفقه شیخ چند مانده باشد
گفت ده یا دوازده دم مانده است و هر روز نیم دانگ میخورد و خلیفه آن را
حساب کرد که این مقدار روز عمر او باشد چون روز آخر شد بعد از سلام با مادر پشت
بقبله آمد و گفت که ای یاران داود طائی نماند که من میدانم که دعا را و مستجاب باشد
چون کسی را فرستادند مادرش گفت دست شب نماز میگذارد و در وقت سحر بعد از وضو
سر بر زمین نهاد و وقت با مادر بیدار کردم مرغ خوش پریده بود و او از شاگردان
امام عظم بود رضی الله عنه الهی بحکم است راز و نیاز شیخ الاسلام و مسلمان
شیخ حبیب عجمی قدس سر که با تو داشت آورد که آمد که ما اول حال را با خود
بود و او را حبیب را با خود میخواستند مال را بفرستادند یارب و هر چه بزرگ

۳۵۸

در مناقب شیخ حبیب عجمی

از و میثافت از میز و طعام و شراب و گوشت بر با می گرفت روزی از خانه
 قرضدار سرگاو و بیاورد بر با و از خانه قرضدار دیگر همیزم بر با بیاورد و سر را در
 دیگ پارچه پارچه کرده انداخت ناگاه فقیر از در آمد و یا الله گفت مرزن خود
 را فرمود تا از آن گوشت بدزدن چون سر پوش باز کرد و دید که سرگاو و تمام
 همیاشده و پوستش بر و گسوده است زن بگریخت حبیب مدتش آمد و دید که
 پنهان است سر فریاد کرد که از خدا شرم نمیکنی چند گرفتار نفس باشی حبیب از
 اخیال بی طاقت شده بجانب حسن بصری دوید چون در راه میرفت کودکان
 از و بگریختند که از شومیت او مایان خوابیم سوخت چون توبه کشید و انست
 صیت و آواز او در تمام عالم پراگنده شد که حبیب از مائبان واصلانست
 چون از آن طرف پرشته آمد طفلان بدو نزدیک شدند تا سایه او برایشان
 افتد و به برکت او آمرزیده شوند و آن اموال را تمامه بقرضداران بخشید و
 در آن خانه نیز چیزی نماند و رفتش فرستاد که هائے مزدوری کرده بیا شیخ
 رفت جانی دید که آب سبزه بنیابتی خوش بودند و آنجا دست عبادت الله
 کرد و وقت شام بخانه آمد و زنش گفت چه کردی گفت وعده کرده است که فردا
 بیجا بر هم بکند و دوسه روز میرفت و خالی می آمد روز چهارم زنش اینبان
 بدستش داد که فرزندان تو از گرسنگی مردند و باید که امروز خالی نیایی باز در آنجا عبادت
 الله کرد و وقت شام اینبان را از سنگریزه پر کرده از جهت اینکه دل نین آرزو ده
 نگردد چون بخانه رسید بوی طعامش بهشامش رسید و وزنگ روی خانه
 لباس و یگر و دید گفت چه حال است زنش گفت کسی بلکه تو مزدور شده
 چه مرد با مروت بوده است و نیکو کار و نیکو خلقی بوده است امروز شتر
 را با طعام و لباس و بار و زرباره آورده و گفت که حبیب را بگو آنچه تو میکنی
 ترک ندی که من مزد تو هم چنان میدهم حبیب قصه حال باز نمود و چون آن سنگریزه
 را بختند همه مردم و ارباب بودند و ایضا دزدان را بر سر در بالا کشیده

دید پایہا به و سے می بوسید گفتند چرا گفت و در طلب خود رفت من در طلب حق
روم یا نه اهل بی بزم است راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین شیخ حسن
بصری رضی اللہ عنہ کہ با تو داشت آفوده اند کہ رفتی جلتی بدر کار که هیچ
از نیکی از و در وجود نیام بود و بحالت نزع رسید امام برو حاضر بود و فطوح
زبانش بسته بود ناگاه امام تبسم کرد گفت ند کہ جاسے تبسم است گفت این
جوان در خاطر آرد کہ امی پروردگار انس و جان افعال من بدر احوال من
زشت خصوصاً دین به کام جمله اعتقاد باین دارند کہ فلان بدر کرد و بد رفت
رفت و من نیز میدانم کہ جاسے من در دوزخ است زیرا کہ دیده و دانسته
بدی میگردم اگر صفت رحیمی تو در کار شود کہ گمان مردم بجاسے دیگر ماند و
و مرا بجاسے دیگر باری هیچ از رحمت تو کم نشود و اللہ تعالی بجز و خط را در بخشید
از ان تبسم کرد و در ان شب چهل کس اولیاء اللہ اولیاء خواب دیدند کہ آمرزیده
حق شده است آفوده اند کہ در قریب شیخ مجوسی آتش پرست بود
رفت و بحالت نزع رسید امام برو حاضر شد گفت ای شمنون چونی
گفت چنانکہ داند گفت چنانکہ رضا را دست گفت چونت رضاے او گفت
چنانکہ نمرائی ماست شیخ گفت کہ ازین سخن بومی آشنائی سے آید و
شماره چرا بیگانه سے گردید گفت مرا خاصیت شما مسلمانان بیگانه کرده
است میگویند کہ دوزخ هست و گناه سے کیند و میگویند کہ بهشت هست
و تصدقات نمیکیند و میگویند کہ دیدار حق است و بغیر او دوستی میکنید
امام گفت بقدر گناه عذاب کرده شویم و ببرکت ایمان بگذریم شمنون
گفت من نیز بفتا و عبادت آتش کرده ام مرا نخواهد سوخت امام آتش طلب
کرد و دست در آتش زد و هیچ سوخت گفت تو نیز انداز و قبول نکرد گفت
من عبادت اللہ کرده ام از آتش نمیترسم و تو عبادت آتش کرده از و سے
ترسی شمنون گفت ایان آرم به شرط اگر رضا من شوی اول نابودن عذاب

و مناقب من بطری رضی اللہ عنہ

خلاص من غلظت کروی
تعالی شایسته خلاص کروی
نور از اندوه و غم

بهر و نجات از دوزخ دوم رسیدن به بهشت سیوم دیدار بار خدای امام فرموده
 قبول کردم گفت نوشته بمن بده تا با خود در گور برم همچنان کرد شمنون مسلمان
 شد چون مرد بعد از دفن کردن امام بغایتی دلگیر شد و از وجد بیرون آمد که
 بدکار کرده ام بدرگاه لم یزل ضامنیت نوشته فرستادم از کثرت غم و اندوه
 در خواب رفت دید که شمنون حلها کس پوشیده در بهشت امام متحیر آمد و گفت
 ای شمنون چوئی گفت چنانکه می بینی فرمود خدای تعالی با توجه کرد و گفت از
 برکت ایمان و ضامنیت شما عذاب قبر نکرده و از دوزخ خلاص شدم و بهشت
 رسیدم و وعده دیدار کرد و تو الحال از ضامنیت خلاص شدی نوشته خود را
 بگیر امام چون بیدار شد نوشته را در دست خود یافت و بطرف دیگر
 آن نوشته بود بطریق مذکور که **نَجَاكَ اللَّهُ كَمَا نَجَيْتَنِي مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ إِلَهِي**
 بحرمت راز و نیاز شیخ الاسلام و المسلمین امیر المومنین مرتضی علی
 بن ابی طالب کرم الله وجهه که با تو داشت و درین شجره صوفیان
 را همه شیخ مینویسند الہی بحرمت راز و نیاز خواجہ کائنات و خلاصہ
 موجودات زبده ممکنات شفیع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی
 علیہ وسلم که با تو داشت الہی بحرمت ذات مقدس و مظهر خویش که مراد است
 و مشروعات این بیچاره بر آورده خیر گردانی بمنک کمال کریم شجره سیوم
 از سلسله کبر و بیه از آغاز و بعث و بیان رسول الله کنتم تا آخر نبایت قال
عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْتُ نَبِيًّا وَأَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ بدان اے فرزند که او
 قبل از ولادت و بعد از ولادت همیشه منعم بود چنانکه هر سنگ و درخت
 بدو سلام میکرد از ایام طفولیت باز آورده اند که اول سلام بدو درخت
 باز نجان کرده بود از آن خوردن باز نجان ثواب است اما جبرائیل در چهل سالگی بر او
 تامل شد و پیش از چهل سالگی همیشه زنده پوشیده در کوه حارون غار میبود که بایتهای
 المذر و شان اوست رفتی جبرائیل بصوت آدمی در آن غار بدو آمد و گفت

۳۶۱

ع
حال آن بود که آدم علیه السلام
در آنوقت در میان آدم و حوا
بود یعنی او تا پس از آنکه
فرستاده بود و کامل شد
نزد بود

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ بِحْمِرٍ وَكُنْتَ مِنْ
آيَاتِ لَوْحٍ مَلْبُورٍ وَجَنَ لَوْحٍ مَحْفُوظٍ فَذَهْ مِنْ فَضَائِلِ أَوْ بُوْدَ بِهْمِ كَلَامِ اللَّهِ اَزْ
اَقْلِ تَاْخِرِ بَاوْشِ هُوَ بَعْدَ اَزْ اَنْ بِهْرَ عَادَتْ اَيْتِ طَفْرُوْمِي اَهْ ذَهْدِ مَا بَعْجَ حَضْرَتِ
رَسَالَتِ پناه يَكْ كَرْتِ اَزْ جِبْرِائِيلِ مِشْنُوْدِ بِهْرْ كَزْ اَوْرَافِ مَوْشِ نِیْكَرِ وَلَقَوْلُهُ نَقَالَ
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَكُنْ مِنْ اُولٰٓئِكَ اَوْسَتْ وَاَسْجَ وَكُتِبَ مَسْطُورِ سَتْ كِهْ دَرِ قُرْآنِ بِهْرِ لَبَدَهْ
الْقَدَرِ نَاوِلِ شَدْ اَنْ زِ لَوْحِ مَحْفُوظِ بَا سَمَانِ دُنْيَا نَاوِلِ شَدْ وَفَرِشْتِگَانِ
اَوْرَ بَرِگِ دَخْتَانِ يَا قُوْتِ نُوْشْتِهْ وَاَنْ قَبْلِ اَزْ اِیْجَاوْ اَوْمِ عَلِيْهِ السَّلَامِ بُوْدِ جِبْرِائِيلُ
اَزْ وَغَايِبِ حَضْرَتِ رَسَالَتِ فَرَمُوْدِ كِهْ اِنْجِهْ بَا شَدْ كِهْ بِيَاوْ مِنْ شَدْ مِیَاوَا كِهْ مَگَرِ مِنْ
شَاعِرِ گَشْتَمِ اَزْ اَنْدِ وَخَوَاسْتِ تَاخُوْدِ اَزْ اَنْدِ اَنْدِ اَنْدِ سُلْطَانِ آوَا زَكْ شَدِمْ كِهْ
اِيْ مَحْمُوْدِ اَزْ كُوْنِشَا يَدِ كِهْ شَاعِرِ گَرُوْمِي مَوْتِ تُوْبِهْ كِهْ شَاعِرِي تُو حَضْرَتِ چُونِ نَزْدِ يَكْتِ
رَسِيْدِ جِبْرِائِيلِ رَاوِيْدِ هُوَا بِصَوْتِ اَشْرَرِ كِهْ پَا سَیْ رَا سَتْ رَا بَرِ چَا سَیْ چِپِ نِهَادِ
وَمِیْگَفْتِ كِهْ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللَّهِ اَنْتَ رَسُوْلُ اللَّهِ وَاَنَا جِبْرِائِيلُ وَهَذَا
عَدُوُّكَ الَّذِي اخْبَوْنَكَ مِنْ الْجَنَّةِ وَاِنْ فَرِيْدِ كُنْ سَنَدِهْ دُشْمَنِ بُوْهْتِ
بَا وَاَزَاوْ فَرِیْتِهْ مَشُوْ بَعْدَ اَزْ اَنْ حَضْرَتِ رَسَالَتِ پناه بِطَرَفِ خَانِهْ خَوَا مَدِ بِي بِي
خَدِيْجَهْ كَبْرِي رَهْ مَنَظَرِ حُجِي وَبُوْدِ چُونِ اِيْنِ اَبَشْنِيْدِ گَفْتِ صَدَقَتْ كِهْ دَرِ پَنْجْمِرِي
تُو بِيْجِ شَكِ نَبَا شَدْ مَا پَا نِ بِيْشِ اَزِ اِيْنِ اَنْ سَهْ بُوْدِ اِيْمِ بِي بِي گَفْتِ بَا شِ تَا نُوْ فِلِ رَا
بِهْرِ سَمِ وَنُوْ فِلِ عَمِ خَدِيْجَهْ بُوْدِ وَعَالَمِ زَمَانِهْ بُوْدِ كِهْ بِهْرِ سَهْ كِتَابِ مَسْبُوْ قِيْنِ بَا دَرِ خُطْطِ دَا شْتِ
خَدِيْجَهْ چُونِ تَهْتِهْ حَالِ هُوْ گَفْتِ نُوْ فِلِ گَفْتِ صَدَقَتْ كِهْ دَرِ پَنْجْمِرِي اَوْ شَكِ نَبَا شَدْ اَمَّا چُونِ
اَوْ بُوْدِ كِهْ جِبْرِائِيلُ مَدِ طَخَالِ تُو سَرِ خُوْدِ اَبَرِ مَهْ اَكْرِ جِبْرِائِيلِ بَا شَدْ شَرْمِ كُنْدِ وَبِيْرُوْنِ رُوْدِ
وَگَرِ شَيْطَانِ بَا شَدْ بِيْرُوْنِ نَزُوْدِ بِي بِي چُونِ بَخَانِهْ رَسِيْدِ مَهْتَرِ جِبْرِائِيلِ اَزْ رُوْزِ اَنْ
خَانِهْ وَاَزْ مَدِ حَضْرَتِ گَفْتِ بَا زَا مَدِ گَفْتِ وَنُوْسَتْ يَا بِيْرُوْنِ گَفْتِ اَنْدِ رُوْسَتْ
بِي بِي سَرِ اَبَرِ مَهْ كَرُوْ مَهْتَرِ جِبْرِائِيلِ اَبَشْنَا بَا زَا خَانِهْ بِيْرُوْنِ شَدْ گَفْتِ چِهْ شَدْ
گَفْتِ بِيْرُوْنِ شَدْ چُونِ سَرِ بُوْشِيْدِ بَا زَا مَدِ خَدِيْجَهْ گَفْتِ اَمَّا كِهْ تُو پَنْجْمِرِ گَشْتَمِهْ

ای مومنی صدق
و علم رساله خدا تو فرستاده
خدا هستی و من جبرائیل هستم
هاتن دینی شتای که بپوشد

۳۶۲

آورد است پند از پند
بسیار است از زبانت

من نوقل بخان گفته بود بعد از آن چون خدیجہ ایمان آورد در شب ہفتاد و ہزار
 سال از آن قوم جن آمدند و ایمان آوردند بعد از آن مرتضیٰ علی رضہ کو و کث و اکثر
 اوقات در خانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میبود روزی چون بخانہ او
 میرسید وقت ضحیٰ بود کہ حضرت با خدیجہ بر دوشی میگزاردند بعد از سلام حضرت مرتضیٰ
 سوال کہ کہ اینچہ امرست حضرت گفت یا علی من پیغمبرستم گفت چند سال است کہ بان
 چشم بہ نبوت تو داشتیم راست باشد گفت ایمان بیا گرفت باش تا مادر و پدر را پیغمبر
 بروایتی گویند کہ مادر را پیرسید اما اصح آنست کہ چار قدم بجانب خانہ برواشت باز تکرار
 کرد محمد علیہ الصلوٰت والسلام ہرگز نہ و غلوی نبود برگشتہ ایمان آورد و از آنست
 کہ وارد چہارم جا ذکر میکنند و مراتب اوسہ مراتب از دیگران کم شد روز
 سیوم ابو طالب از مادرش سوال کرد و مادر مرتضیٰ نیز فاطمہ نام داشت
 از مرتضیٰ او ایمان آوردہ بود اما بہ ابی طالب نمیگفت از ترس کہ مرتضیٰ علی رضہ
 کجا باشد گفت نہ درم مگر در خانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہودہ باشد چون ابو طالب رسید
 وقت ضحیٰ بود باز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در نماز بود بعد از سلام پرسید کہ می
 بگر گوشہ اینچہ امرست گفت یا عم من رسول شستم گفت راست باشد چند سال شد کہ منتظر
 وحی تو بودیم اما چہ اظہار میکنی گفت از فتنہ و غوغا قریش میترسم گفت از مرگ من
 شنیدہ چہ گفت پس ایمان آر گفت اخذت النار علی العار یعنی از بہت ننگ کافری
 آتش قبول دارم لیکن از بہت تو شمشیر زخم بعد از آن بہ مرتضیٰ گفت کہ چہ می کنی
 گفت پاسبانی سے کنم تا کافران نہایند گفت از مرگ ابی طالب مگر شنیدی کہ
 از قریش میترسی ایمان بہ پیغمبری آور گفت من آہودہم تو نیز آر گفت اخذت
 النار علی العار ولیکن شمشیر برای شما خواہم زد بعد از آن چون رسم عرب ہست کہ
 عین فرج و شادی آواز ہند میکنند ابو طالب آواز کشید مردمان گفتند کہ در قبلیہ
 عبد المطلب چہ آواز شادی است خبر یافتند کہ محمد علیہ السلام بہ پیغمبری مبعوث شد
 بہ حال پدرش و سائر قریش لشکر کشی کردند اما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را نہ آورد ہونند ہمہ

۳۹۳

استادند و هر همه بمنزله شیران بودند که به مجلس بصدرت ایشان می نشستند
آورده اند که ابو بکر الصدیق را در ایام جاهلیت چنان حادث بود که هرگز از زبان
دروغ نمی آمد تمام عرب بر سخن او استیاری داشتند صدیق رضوان زمان
کفار را نصیحت کرد که ای بدرختان پیش ازین که یک حمزه بود هیچ کفر بر مسیکنند
الحال نه شیران غران استاده اند بهیم قریش را خواهند غرض اینکه من در
پیش او روم اگر او پنجمه بود خواهم شناخت قریش داشتند قتل
او را چون ابو بکر الصدیق رضای بجانب رسول الله می آمد در جنگگاه با حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه وسلم پیش آمد حضرت فرمود انا رسول الله گفت صد
صدقت صدقت و ایمان آورد تمام لشکر کفار بر هم زد بعضی مسلمانان شدند
و بعضی در دشمنی ماندند بعد از آن لشکر امیر المومنین عثمان بن عفان وزیر
عبدالله هر دو طفل نابالغ در سفر بسوادگری رفته بودند چون از سفر باز آمدند
اموال دنیاوی چون اسب ستور و اشتر و غیر ذلک من لغیم الدنيا
هر یک بمقدار کاروانی تحصیل کرده می آوردند ابو بکر الصدیق را بمقدم
ایشان پیشتر شد گفت مشرود شما را که محمد علی سلام به پنجمی مبعوث
شد هر دو بر شتران سوار بودند و اشتر را بخوابانیدند و از پشت اشتر جتند لطف
و از شادی آواز بلند کشیدند اما امیر المومنین عثمان فرمود که این اموال من همه
تعلق بفقرادار و در حال فقر آن اموال را غنیمت کردند و در پیش حضرت
شدند و ایمان آوردند پس درین هنگام صد و سی و سه کس اصحاب پیدا
شدند اما در زمین چاه کاویدند و نماز را بخامی کردند از جهت اینکه کافران
بر ایشان مکر نه کنند زیرا که چون ایشان بنماز می استادند از خود خبر نمی بودند پس
درین هنگام اکثر کافران برایشان غل می کردند و توبه نداشتند و حکما گفتند که سه
چیز از سر کس هرگز نمیرود اول مکر از کافران دوم ظلم از سپاهی سیوم
جمل از افغانان و حضرت نماز بجانب بیت المقدس می کرد و در کعبه الله

کافران بتان بناده بودند روزی ابو جهل در پیش امیر المومنین عمره شد و
گفت یا عمر از غم فاندوه محمد بر خاطر من چنان باز میستد که شرح نمیتوانم کرد
بغیر از شما پهلوان و معتقد در وی زمین نمی بینم اگر کلمه محمد نعوذ بالله منه خاک
و بن و باد و بیاری صداشته سرخ و یک خنجر خود تو بدیم و دختر او صاحب کمال بود
امیر المومنین عمر قبول کرد ابو جهل و شراب خوراند و مستش کرد و گفت بیا سو گند
به بتان بخور که خلاف خواهی کرد چون در پیش بتان شدند جمله بتان گفتند لا اله الا الله
محمد رسول الله ابو جهل در پامی امیر افتاد که این سخن را در پیش کس مگو روز دوم
نیز شراب خوراند اما بتان همچنان کلمه طیبه میگفتند که اگر تمام عالم بر هم زند یک
سرمه او نقصان ندهد بکنار فرسایم چون شراب خوراند و مست شد
سو گند بلات و غزاس یاد کرد و از انجا شمیر آبیخت و علم کرده روان شد که
مدین زبان کلمه محمد را خواهد آورد و راه دوید و میرفت اما دو فرشته گان
بصورت گوساله شدند و دو بصورت آدمی همان گوساله را می گرفتند نمیتوانستند
چون امیر المومنین عمر رسید گفت یا امیر اگر گوساله را گرفته بدی کرامت کرده باشی
امیر و عتب ایشان دویدن گرفت حتی که بغایتی مانده شد و قوتش از دست
رفت بعد از آن یکی از آن گوساله گفتندش یا عمر تو ما را گرفته نمیتوانی و او را که معصوم
حق است چگونه ضرر خواهی ساینده سخن دل مانده شد اما از جهت همان عهد
ابو جهل آهسته آهسته میرفت از پیش و جوانان رسیدند و غرضش پرسیدند
که غم تا کجا داری واقعه باز نمود گفتندش ازین غم برگرد که او معصوم بصحت
الشر است و دین او در تمام عالم پراکنده شد و او را هر تو نیز مسلمان شدند
امیر گفت مسلمان نباشند گفتندش شما بدست خود مرغ بختد ایشان بدان دخل
نیکند مسلمان شدند و الا کافر باشند امیر چون بخانه رسید مرغ را بشمارید و بخواب
داد که این را برای خوردن جای کن او دست نبرد که این مرد است و دین محمد علیه السلام
شمیر بر سر زرد سرش شکست و از کثرت اندوه در خواب شد

ایمان آوردن حضرت
امامی الصمدی

آوردن اندر که در زمان حضرت رسالت پناه کلام اللہ صریح و صریح کرد
مسلمانان میفرستادند مادرش گفت ای خیر همان صریح را بیار تا بخوانیم که تاویل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوشیده نماند هر دو چون کلام اللہ آواز کردند او بیدار شد ایشان
بیت زده گشتند و تغافل در دیدند امیر المومنین عمر فاروق رفته گفت که ای خیر
تفضل کفر از خزانه دل من در شد رسیان در گردنم انداز و در پیش محمد صلی اللہ
علیہ وسلم روان کن که در حق او بی ادبی بسیار کرده ام خواهرش گفت یا عمر در سینه
پاک و کینه نباشد دست بدست گرفته روان شدند آوردن اندر که امیر المومنین
عمر فاروق رفته چون در قهرت شد زمین از قهر او میترسید کتول اشعر بیت

ابو بکر صدیق شیخ صحاب	کز بود اسلام رافتح باب
دوم دان تو فاروق را فرق از	نه قهرش تبرقید روی زمین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم همیشه میگویند که اگر عمر مسلمان شود دین حق اظهار یابد
در زمان مہر جبرائیل نازل شد گفت مژده شما را با و یا محمد آنچه میگویند گفتہ روت
قبول شد و عمر مسلمان آمد حضرت از کثرت فرحت استقبال نمود و معانقت کرد
و امیر را بنزدیک خود بنشاند و اسلام عرض کرد بعد از عرض اسلام امیر گفت یا محمد
پیش ازین از شما دشمن تر کسی را ندانستم و الحال از شما دوست تر کسی را ندارم
چون ابو جہل منتظر کلمہ توست بیا تا از جهت شما کلمہ اولیہ بر من در زمان بیک کرت
روان شدند بنقاد کس کافر از کشتند و شکر کفار شکست یافتند و ہر کمیت
شدند امیر المومنین عمر بن خطاب شمشیر آہنچہ در بیت اللہ آمد و بتان را گفت کہ ناچیز
شوید و کلمہ رسول من بگوئید من نمیتوانم بدست خود شکست در حال ریزہ ریزہ
شدند و باد پیدا شد بمانند خاک ایشان را بیرون برد و مکہ اللہ را از بتان
خالی کردند بعد از آن نماز بار و مسجد میگزار و در بانگ بلبل کردند و انصر
ابو جہل بدجل کس بجانب بادشاہ مین روان کرد کہ اگر توجہ نمائید در جہا
والادین پدر کلان و پدر شما خراب گردد بادشاہ ہفتاد ہزار سوار

نوبہ نمود و بر کنارہ مکہ المذفرود آمد حضرت رسالت ^{صلی اللہ علیہ وسلم} و اصحاب از آنجا کہ خلقت
انسان است بیت خوردند بہتر جبریل با ہفت ہزار فرشتگان فرود آمد و بہ
تخت جبریل نیرہ بود کہ یکنا را و مشرق و شاخ و یگرش بہ غریب و گفت یا رسول اللہ
حق تعالی میفرماید کہ یا محمد ابو جہل شکر بے روی زمین جمع میکند و نصرت رتو
شکر بے آسمان فرستادم اگر میگوئی دشمنان تو ہلاک شوند بشاہدے این نیرہ
بعضی را بطرف مشرق و بعضی را بطرف مغرب اندازم والا من میدانم کہ ہمگی مسلمان
خواہند شد و از تو معجزہ شکافتن بہتاب طلب کنند بنور ما بہتاب را آفریدہ بنوم
کہ معجزہ تو درو نہاد ہم حضرت مفرج شدہ بادشاہ بوقت ضحی رسول اللہ را طلب
ابو بکر صدیق و عمر خطاب بہر و ہمراہ روان شدند و بی بی خدیجہؓ بر در خود ایستادہ
بود میگریست و میگفت کہ یا الہ العالمین محمد را بتو سپردہ ام از شکم او آواز برآمد کہ
محمد مصوم خدایت اگر تمام بر ہم زند یک سر موی او کسر نہ کند بعد از آمدن
حضرت بخانہ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا از سوال کرد کہ ایچہ آواز بود بہتر جبریل
گفت ترا دختر باشد نام او فاطمہ است کہ در روز قیامت شفاعت مردان بتو
باشد و شفاعت زنان با و آوردہ اند کہ در دنیا ستہ نور و روشنائی
چنان تابیدہ اند کہ روشنائی آفتاب را ناچیز کردہ اند اول آنکہ چون بہتر
ابراہیم خلیل اللہ بطرف روم میرفت و کافران بدو دخل کردند بی بی سائرہ
را از صندوق کشیدند چنان نور تابید کہ روشنائی آفتاب ناچیز کرد و دوم
آنکہ چون بوقت طلب کردن کافران معجزہ را از موسیؑ خواستند او
دست بالا کرد سیوم آنکہ چون حضرت بطرف این بادشاہ روان شد
پیشانی او چنان نور تابید کہ روشنائی آفتاب ناچیز ساخت و حضرت
رسالت پناہ داد اکثر جا چنان میشد مسطور است کہ ابو جہل بادشاہ را چنان گفتہ
بود کہ در پیش او ہتادہ مشو و در اسخن نرم گوی و او ساحت خاک در دہن او
بر تو سحر نہ کند نفوذ باللہ نہا چون روی حضرت را دید گفت این روی خالی

از رحمت و برکت نباشد فی الحال قیام نمود و کرسی زردین ابرو پیش کرد
 بر کرسی دیگر بنشست دل ابو جہل مثل موم گذاختہ شد از عظم گفت تو محمد آفرینانی
 گفت آری گفتند پیش از تو ابراہیم بود کہ آتش براو گلزار شد و ہتر موسی سہدو کہ
 عصاے او ہمر خیر مارا فرو میبرد و اقل معجزہ ہمہ انبیاء بیان کرد بعد از ان گفت
 ترا نیز معجزہ می باید نمود تا ایمان آریم گفت ہر شکل بر خداے آسان است گفت
 اقل این بگوی کہ در دل من حبیب جبرائیل آمد گفت و خرم دارد بلاموزون
 کہ مردم از و میترسند و میخواہد تا در حق او دعا بجنی حضرت سالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم همچنان تقریر کرد و دعا کرد منقول است کہ چنان صاحب جمال گشت
 کہ تمام خانہ از وی تابید بادشاہ گفت معجزہ دوم اینکہ امر فرما از ماہ بیت و نہم
 و ماہ غائب است در وقت اظہار ماہ و شگافتن آواز تو میخواہم حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم قبول کرد گفت بمنزل خویشین و در خانہ شو چون حضرت روان شد ابو جہل
 گفت ای محمد بر زمین سحر تو میرود بہ بنیم کہ بر آسمان چگونه رود حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم توقف کرد تا با وی چیزے گوید ابو بکر الصدیق رہنم فرمود کہ باین سگ حاجت
 سخن نیست چون وقت شام شد بادشاہ گفت چنان تاریکی پیدا کن کہ کسی ندیدہ
 باشد بعد از ان چنان روشنائی پیدا کن کہ کسی ندیدہ باشد از تاریکی و فرخ مقدار آنکہ
 از سوراخ سوزن بیرون شد همان چنان تاریکی شد کہ کافران فریاد برآوردند کہ نبی
 ما بآن ترقید یا رسول اللہ دفع کن بعد از ان بمقدار سوراخ سوزن نور بہشت تابید
 روشنائی پیدا شد کہ تا مشرق و مغرب پدید میشد و دیدنیہا بعد از ان گفت
 ما ہتتاب حاضر کن تا معجزہ آن از تو میخواہم از طرف مشرق برآید و تا نیمہ
 آسمان بالا آید بعد از ان فرود آید و ہفت کشتی و طاز مکہ اللہ بگرد و در وقت
 در و در فرستد بعد از ان ہتتاب و نیمہ شود نیمہ جیب تو را آید از آستین تو
 برآید و نیمہ دیگر از طرف دامن درآید و از جانب جیب تو برآید بعد از ان
 باز ہم متصل شود و بطرف مغرب فرود آید باز از آنجا طلوع شود

و چون بنیمه آسمان برسد چنان کلانی پذیرد یعنی از میان بشگا فذ که تمام کناره
آسمان را حلقه گیرد یعنی گرداگرد آسمان بگیرد و آسمان خالی باشد باز بیجا شود و
بطرف مشرق فرود رود ابو جهل لعین خوشحال شد که اینچنین نتواند کرد اما
از جهت سرزنش ابو جهل و بازگشت ملامت بسوی کفار حق تعالی در حال این
مبحزه را بر سر انداخته اظهار یافت تمام کافران شمرند و متحیر شدند اما باو شاه
گفت ای بد بختان چه سخت دل دارید که اینچنین کس را به پیغمبری قبول نمی
کنید بقتاد و هزار لشکر تمامه مسلمان گشتند ابو جهل گفت ای محمد من
پنداشتم که سحر تو بر زمین روانست و ندانستم که ساحری توبه ازین بر آسمان
است بعد از آن مسلمانی رفتند بر دوازده فزون گرفت اما کافران نیز هر طرف
حجم کردند حتی که شهر مکه الشریک بدریگر جنگ میکردند بعد
حکم بار تعالی بدان شد که یا محمد ترا میباید که بطرف یثرب و ان شوی
و یثرب قیم و زشتی را میگویند یعنی جمله عصبیان در و پیدا میشد چون از مکه الشریک
بیرون شد بهتر جبرائیل فرمود که درین نواحی مکه الشریک روزی بر جای باش
و بر تخت خود مرتضی علی را بنشان و تو درین سه روز بطرف کوه برو و در پنهان شو
که کفار بتو مکر خواهند کرد حضرت سالت پناه و ابو بکر الصدیق هر دو روان شدند
و صدیق شهبان خود را فرمود که در فلان غار هر روز شیر ملا فوده باش چون حضرت
با صدیق در غار شد کافران مدپی او شدند اما بحکم الهی غلبوت بر دستان غار فند
شد و کبوتر بر آن در بطن نهاد و سینه خود را بر آن مالیدن گرفت تا چوڑه برین
کنند کافران گفتند که درین غار کسی نباشد اگر بودی با فاش خراب میشد و کبوتر
از آن برخاسته میبود ابو بکر الصدیق گفت که پایهای کفار بر سر ما میرسد
و رسول الله اگر نظر کنند ما یا نرا خواهند دید و ما دو کسیم حضرت فرمود ما
دو کس نیستیم بلکه سیوم بماند است منقول است که در انغار بقتاد سوره
بود و حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم در خواب شد ابو بکر صدیق خرقة خود را باز داشت

چون شمشیر بچشد به نیایش پیاس ز و پامی انس را بشکست انس خواست تا او را
 بچشد گفت سه سخن مرا بشنو بعد از آن بخش اول کلمه مرا نزدیک بگفت ببر چنان
 در پیش رسول الله صبری بر زمین سخت نزن تا او تیرسد و بگوید که دشمن من
 انداخته ام و خیال من بخال هنوز بیشتر است چون انس کلمه او را بیاورد حضرت فرمود از که
 باشد گفت از آن رگ است پنجم گفت شکر الحمد لله که ازین بلا خلاص یافتیم و منقول
 است که چون حضرت بطرف مدینه میرفت گنده پیری بیمار بود گفت مرا در جاده
 بگیرید و از هجرت رسول الله مرا بے نصیب سازید تا از هاجران باشم چون
 او را بیرون کشیدند وفات شد و شان این آیت آمد وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ
 مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَدُؤْلُهُ ثُمَّ يَدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ از قول ابو جبر
 حضرت را و از ده نفر را صاحب پیدا شدند باز حکم باری شد که بفتح مکه الله صبری
 شود و مکه الله باز کافران بتا نرا نهاده بودند و بالائی بام مکه نیربتان بودند
 و بمکی ایشان سه صد بیت بودند چون حضرت بولایت مکه درآمد مد نواحی او
 فرود آمد تا سر انجام کرده بر کافران بریزد باد شاه مکه سفیان نام داشت رفدی
 پنج تن خود درآمد یک تنها اما اسپس داشت باد پیاس که باد برابری میکرد چون
 از خانه برآمد اسپس هر کشتی کرد او را قوت منع کردن نبود بجانب رسول الله روان
 شد چون اصحاب بے دیدند سرانجام تیر و کمان کردند تا او را بچشد حضرت منع کرد
 چون سفیان نزدیک رسول الله آمد مد دل کرد که او را به شمشیر نزنم و بگذرم اما چون
 اسپس وی حضرت را دید چنان بر جاس استاد که پاس را از پاس نگرفت سفیان
 فرود آمد و حضرت مصافحت کرد حضرت فرمود ایمان بیا گرفت می آرم بچند شرط اول
 اینکه سبب آمدن من بیان کنی که چه بود قصه حال باز نمود که اسپس هر کشتی کرد مدین حریب
 شمشیر کردی اما اسپس باری نکرد گفت صد فنا دیگر آنکه شب رخانه من چه
 بود یک کردم گفت و بچشم پند تو و ماد تو دفن میکردید که مگر باد شای زو است
 چنان را قوت خود سازیم گفت صد فنا دیگر آنکه الحال ایمان آرم

۲۱
 خود مد عاتی که جرات کند
 باشد سخی خدا و رسول
 پس مد باد و ام گ
 چنانی طریقی و به جرات
 نه رسید پس بدست
 یادت شد فرود آمد و نوحی
 پنجم خبری
 این آیه در باب ۵ و ۶
 ان الذین است

و بنا بودن سخن نابودن عمر من باشد بقضا و استبرجها و ران مکہ داد که این امتان
 ضعیف و این عاصیان نجف که در دنیا و آخرت از اندوه و غم ایشان تنگیم نموده ام
 الحال وقت رحلت من است از جمله اصحاب بلکه از سنگ چوب بیت اللہ
 غروب و ناله برآمد بعد از انسخ بعد نیه نهاد و چون در پراسامت رسید تب محرق
 او را پیدا شد سیصد کس اصحاب را در انخل ذکر و فکر تلقین سے کرو و
 فرمود اَصْحَابِي كَا يَوْمٍ بَايْتُهُمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ کما قال اللہ تع
 اذ بَيَا يَعُوْذُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ و معجزه ہائے سرور کائنات صلی اللہ
 علیہ وسلم بحضرت کہ در حضر نہ آید بعد ازین بدان ای فرزند
 کہ فضیلت ترین بعد از انبیا و رسل ابو بکر صدیق است رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانکہ حضرت
 رسالت پناہ میفرماید در شان او کہ تا طلوع و غروب شمس نیست افضل بشر بعد از انبیا
 مگر ابو بکر صدیق رضی زیرا کہ مرتضیٰ بہ پر سیدن در و پدر چار قدم برداشتم
 از ان پہلارم مرتبہ ذکر سے شود و بعد از ایمان او دین نبوی مطلق بود و مجرد
 دیدن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایمان نیامدہ بود و ابو بکر صدیق رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ مظهر دین بود بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیرا کہ مجرد گفتن
 رسول کہ انا رسول اللہ او تصدیق کرد و بسبب ایمان او اکثر ایمان آوردند
منقول است کہ چون جبرائیل بخد مت رسول اللہ علیہ وسلم
 شستہ میبود کہ اگر اصحاب شستہ سے آمدند برقرار میبود و چون ابو بکر صدیق
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ می آمد جبرائیل علیہ السلام قیام نام مینود حضرت رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم از او پرسید کہ وجہ قیام تو خاصہ ہائے ابو بکر صدیق چیست
 گفت در وقتی کہ حق تعالیٰ فرمود اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْہَا لَدُخْنٍ خَلِیْقَۃً و فرشتگان
لَقَدْ جَعَلْنَا فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَ یُصْلِحُ فِیْہَا الذیاء من نیز خواستم تا بگویم اما
 روح صدیق اکبر من باز نمود کہ مگوئے سرے ایشان آنست کہ دیدار حق تعالیٰ
 نہ بینند و تو خواهی دید پس از ان باز او استا ذ من است

در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث

در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث

۳۷۳

در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث

در بیان این حدیث

در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث
 در بیان این حدیث

کہ دوست بہادر خدا را پی
داد علی بن ابی طالب
خبر و پیانی آیت ہزار
سازد و در کمال انعام

۳۶۲

گفت حضرت عمر بن خطاب
عبداللہ بن ابی بکر بیان
موسان گفت حضرت عمر بن
ابی بکر صدیق پس تبلیک
نمود علی بن ابی طالب
عمر بن ابی طالب او

و دیگر آنکہ در روز قیامت بر پاسے ایستد و بخود کہ یا رب عالمت محمد رسول اللہ را
بمن بخش والا از جہت ایشان مرا بدین رخ روان کن خطاب حضرت عزت برود شود
کہ ای صدیق تو صد دنیا جان مال را از برای رسول خدا بخشہ بودی و احوال نیک جان
خود را از امت آدمی بازی برآوردی و دوستان محمد و دوستان تو باشد تو بخشیدم
آورده اند کہ ابو بکر صدیق در ایام جاہلیت نیز عبادت اللہ میکرد و محروم نبود
زیرا کہ حق تعالی بر اسے او فرشتہ را آفریدہ بود تا عبادت اللہ بکسے میکرد و
است کہ جبرائیل علیہ السلام گفت یا رسول اللہ از ابو بکر صدیق پرس کہ چہ کار
چیز در ایام جاہلیت از وجود تو دنیا مدہ است و نہ کسی اظہار کردہ است حضرت
از سوال کرد گفت اگر سائل رسول اللہ نبی بود دیگر کس نمیگفت اقل اینکہ مدو غ
نہ گفتہ بودم زیرا کہ مرد بدروع گفتن انگشت نما میشود و دیگر آنکہ عمر نہ کردہ
بودم کہ نیز سبب شہرت است کہ فلان غماز است سیوم خمر خورہ ام زیرا کہ
شرف آدمی بقول است و این را بیل کنند عقل بود چہارم آنکہ نہ ناخرہ بودم
زیرا کہ بخود ایدیشیدم کہ اگر کسے بخواہر و دختر من نہ ناکند و اچگونہ عذاب
کنم پس خواہر و دختر ہر کسے را بچنان دیدم و این چیز با مد کافری حرم
نہ بود بلکہ من بسبب عقل ازینہا بازماندہ بودم و در شرح مشارق مہر است
کہ ہر کہ خدا را دوست میدارد و مراد دوست دارد و لفظہ تعاقل ان کنتم
مُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی و ہر کہ مراد دوستی گیرد بروے لازم است
کہ ابو بکر صدیق را دوست دارد کہ خلیفہ من است و دوست من است
اگر چہ اصحاب ہمہ دوستان من اند اما ابو بکر دوست من است چنانکہ امیر المؤمنین علی
در وقت خلافت خود گفت مرا از اصحاب با کہ ابو بکر صدیق را خلیفہ میکنند کہ او خلیفہ
رسول بود مرا خلیفہ خلیفہ گویند و یا بقیع دیگر خواہد بقیع کہ در اثر زبان عبد اللہ
مسعود نقض ہل انت امیرنا قال نعم قال هل نحن مؤمنون قال نعم قال فانت
امیر المؤمنین فقبل قوله عمر و سائر اصحابہ فآخہ بعضی روافض گویند کہ رضی علی

بی بی شکر آمد اور طلب کرو گفت چرا گفت من بادشاہی شمار قبول ندارم از جهت
 اینکه دو کار را برخلاف سنت مصطفیٰ کرده یکی آنکه حضرت را میدیدی که چون
 پیش امیر فتم از بود یا میخواست که برپه بوی او اثر نماند و ثور بر بالار
 بود یا چیزے نرم انداخته بودی گفت واللہ باللہ ثم باللہ ازلان باز کہ من پر رسول
 الصلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورده ام هرگز بدو چیز نہ شستہ ام گفت دیگر
 آنکه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو چیز را از تخت یکجا نخورده بود و توجرات و دغث
 و برنج را یکجا کرده میخوردی گفت قول اول محض دغث و دغث و قول ثانی گمانت
 زیرا کہ روز پنجشنبه مرا با دواثر کرده بود و گفتم روز جمعہ خلبہ چگونه خواہم خواند
 طیب فرمود کہ بخیستہ مرغ را بشکن ندیدی او را جدا کن و ہر دو نان با نکتہ ہر
 باز ہر دو را ہمراہ کرده بخور اثر باد دفع شود ہما نرا کسی دغث و جرات خیال
 کرده است منقول است کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ در پرت
 بی بی فاطمہ لاف میزد کہ دین زمانہ میچکس باز وی مرا بقوت نخواہد گرفت
 بی بی در دل گذر اینکہ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را استخوان کرد حتی کہ
 این سخن را بہ حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم رساند کہ مرتضیٰ شمارا استخوان کرد و حضرت
 توقف کرد روزے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ از ہشہر برآمد چوں برب جوی آب رسید
 شخصے را بغایت ہیبتناوہ دید گفت چہ شخصی و چہ خواہی گفت مرتضیٰ علیہ السلام
 میخوابم گفت منم مرتضیٰ گفت از جوی بگذر و لیکن ہمان کفش مرا گرفت بیا
 مرتضیٰ در و کرد و بیدار نتوانست مرتضیٰ علی را غضب و قہر در کار شد
 فریاد برآورد و بہ ہر دو دست بالا کرد و تازانہ در زمین رفت اما ہفتشا
 را جہان بند پاسے را از زمین کشید و بخانہ روان شد مسجد محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را شستہ یافت ہیبت زدہ در پیش او شد گفت
 یا رسول اللہ واقعہ چنان دیدم اگر آن شخص کافر باشد دین حق ما مبطل گردانہ
 حضرت گفت یا علی آن شخصی است کہ قوام دین باوست مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۳۷۶

مدح بیان قوت حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ

دانست که حضرت بود و لکیر شده بنشست حضرت فرمود یا علی حق تعالی تمام
 قوت زمین را در تعلین من نهاده بود و تو تعلین را اجنبایندی مرتضی از آن مقرر شده
 فخر می کرد بر سایر اصحاب امیر المؤمنین عمر فاروق گفت قوت و زور مردان در قبر معلوم
 خواهد شد چون فاروق وفات یافت گفت گرز مرا بمن همراه بنهید بعد از دفن اصحاب
 برگشتند و مرتضی برای تلغین بر فرش ایستاد و دید که زمین از هر طرف بچپید
 تا او را بشکند و بشپارد امیر حیان زور کرد که از هر طرف سر بر گرفت و از
 هر دو جانب پهلوی گرفت و از طرف پائین پاهای گرفت ساعتی برین بود تا زمین
 بیامایند باز منکر و نکیر آمدند و در ترایستادند و گفتند من یک فاروقی گفت من
 نمی شنوم نزدیک بیایند اما ایشان گرز را دیده می رسیدند نزد یکتر نمیشدند
 امیر گرز را گرفت و بنشست تا برایشان نزد قبر خند فرسخ کشاده شد و ایشان
 بگریختند گفت شما که در تمام عمر در زمین میگردیدید خدا را می شناسید و من بمقدار
 یک گز از زمین فرود شدم خدا را فراموش کردم مرتضی چون این را بدید آن
 شهزادگان را فرمود تا او را دفن نه کنند و در ایام خلافت فاروق در پیش خود کسی را
 استاده نمی ماند و خواه آزاد خواه بنده و می گفت که پیغمبر فرموده است
 هر که اهل دوزخ را در دنیا دیدن خواهد پس گو به بنده شخصی که را که او سر دار
 دنیاوی باشد و شخصی دیگر از جهت دنیا در پیش او استاده باشد
 اولش ستمه باشد و چون تیر میزد پاهای برهنه خود میرفت و می آورد چون
 فاروق بر حجت حق پیوست امیر المؤمنین عثمان بن عفان معدن
 حیا بر خلافت نشست و از کثرت حیا هرگز اندام خود را ندیدم بود چنانکه روزی
 رسول الله با اصحاب ثلثه یک چادر پوشیده نشسته بود خبر آمد که عثمان آمد
 در حال حاجه طلب کرده پوشیدنی بی حالتش رسید که با اصحاب ثلثه
 همچنان بودی و بچین آمدن او جامه چادر پوشیدی فرمود ثلثه همه می نشینند
 و از غایت حیا هرگز نه نشسته بود آنان پوشیدیم و اینها

و به شرافت او بر مرتضی آن بود که بجز و شنیدن خبر نبوت خود را از انبیا خست
و تمام اموال خود را از فرج به تصدق داد و مرتضی را آورد و اندک بعد ایمان
چون پدرش آمد امتحاناً یا اعتقاداً از او پرسید که من ایمان آورم یا نه پدرش گفت
آری ایمان بر بنیبری او بسیار و دیگر معلوم باد که چنانکه ایشان بمراتب است
مرتبه ایشان ببالات مرتبه یکدیگر است هر که چنان نداند که مرتبه اسطی ایشان
اعلی و اسفل ایشان اسفل او کافرت و او را از انان و النورین گویند
که مرتضی یک دختر رسول الله آورده بود و او دختر رضی الله عنها آورده اند
و منقول است که روزی رسول الله با سی سه هزار صاحب ذو
النورین دعوت کرد حضرت اجابت نمود و غلامان را فرمود که قدمهای مبارک
حضرت را درین راه در شمار آرید جمله بنفاد قدم شد به برابری هر قدم یک بند و آن
کرد و همه صاحب را با لوان نعمت خوشنود کرد ازین عمر مرتضی عمکین شد فاطمه زهرا
رضی گفتش یا علی چرا عمکین بوده گفت یک در رسول منم و یک امام عثمان چون
او چنان مهمانی کرد من شرم میکنم بی بی گفت برو رسول الله را با همه صاحب او
دعوت نماے گفت در خانه هیچ نیست گفت ترا بنا بودن کاری نیست چون مرتضی
بطرف رسول الله روان شد بی بی سر را بر منبر کرد بر سجده افتاد که یا الهی مرا از
مرتضی و مرتضی ملاز رسول الله شرمندہ مکن بختایت ایشان طعام بفرست و حل
خوانی فرود آمد چون مرتضی بخدمت رسول حاضر شد گفت یا رسول الله در خانه
هیچ ندارم ولیکن دختر شما چنان میگوید حضرت با تمامی صحابه اجابت نمود
آنخوان چنان کفایت نمود که از تمامی اصحاب بگذشت جبرئیل فرود آمد که ای
محمد از جهت خاطر علی عثمان نعمت دنیا خورایند بعد من طعام بهشت بخورایند
قدمهای تو درین راه نیز بنفاد شد چون او غلامان آزاد کرد من به برابری هر قدم بنفاد
نیز عاصیان را آزاد کردم بدان می فرزند که حضرت رسالت پناه را حضرت
سال عمر بود و در بیت رسول بنیبری کرده بود پس درین بیت سه سال

یک سخن را بغیر نزول جبرائیل و بغیر آیت سماویہ نیکفت و اکثر آیتها مخصوص در آن وقت بودند کہ عمل بدان مدین زمانہ نمی بود و چون جبرائیل آیت می آورد حضرت رسول شہرہ کاتب را میفرمود تا شہرہ جائے بنویسند بعد از رحلت رسول اللہ ابو بکر صدیق و فاروق شہرہ کلام اللہ را یکجا جمع میکردند و روایت را در آن می دیدند و چون بخلاف عثمان آمد شہرہ را یکجا جمع میکرد و آنچه حاصل بودند از وعدہ و وعید و حلال و حرام جمع کرد و آنچه مخصوص در آن زمانہ بودند آنرا ہمہ با شش سوختند و کاغذ را از پوست آہوان بگرفت و این کلام را بر آن پوست بنوشت و پیش ازین در عهد رسول اللہ یک مصحف را رسول اللہ سوخته بود و آنچنان بود کہ یکی از کاتبان آنصحبہا در عهد رسول اللہ عبدالرحمن بود چون آیت از رسول می شنود چیزی را در میان از خود می در آورد چون تحقیق کردند زیادتی نوشته بود حضرت خواست تا او را بکشد تا اگر سخت در مسکن عثمان درآمد و عثمان را شفاعت البتادہ کرد رسول فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام من بدل فیہ فاقتلوہ عبدالرحمن گفت توبہ کردم اورا بخشید و مصحف را حضرت خود سوخت چون این خبر بفرزند ابوبکر صدیق رسید کلانتر از ایشان محمد نام از آنجا بیامد و عثمان را از ریش گرفت گفت اگر صدیق اکبر زندہ میبود تو مرا از ریش نمیگرفتی محمد بیوش شدہ افتاد و بعد از آن گفت کہ از شما سہ خطا واقع شدہ است ازان گرفتیم گفت پس مرتضیٰ علی را در میان آریم تا در میان ما و شما مناصفت عدل کند چون مرتضیٰ آمد محمد گفت یکی آنکہ در فلان مرحلہ تو مسافر بودی و نماز را میقامانہ کردی چرا گفت من صاحب لشکر بودم فرمودم تا درین منزل پانزدہ روز مقیم باشم چون نماز بجاء قدم واقعہ دیگر اقتاد روان شدیم مرتضیٰ قبول کرد گفت دیگر آنکہ پیغمبر فرمودہ بود کہ بر جائے من کسی نہ نشیند و شما بر منبر رسول برآمدید گفت آری بد و دلیل یکی آنکہ اول حضرت را یک منبر بود و صدیق را دو شدہ و فاروق سہ کرد اگر من ہم منبر راستی کردم مرتضیٰ ہم راست میکرد و بعد از ان ہر بادشاہ منبر راست میکرد و پس منبر از مشرق

تا مغرب دراز میکشید و دیگر آنکه من خود را لایق آن بیم ندیدم که ملائیکه
باشد و دلیل دیگر حضرت فرموده است که هر جائی من کسی نشیند مراد از
آنکه و بیج منگوه او است زیرا که زمان پنجمین بعد از ایشان بر سائر ناس حرام اند
مرضی نیز این را قبول کرد گفت دیگر آنکه مصحفها سوخته ازین بدتر چه باشد
گفت شما خود رسول الله را دیده بودید که مصحف غلط را بدست خود سوخته
بود مایا آنکه اصحابیم میدانیم که فلان آیت نسخ و فلان منسوخ و فلان خاص و فلان
زمانه و فلان عام در کلام ما اگر این مصحفها بعد از ما باشد درین خلل واقع
شود یکے گوید که من در مصحف چنان دیدم و دیگری گوید که من چنان
دیدم و همه مخصوص درین مانده بودند آنچه فرموده بودم و آنچه خاص فرموده بودم
بود سوختن آن مصحفی همه را بوجاه حسن کرد و محمد از آن پشیمان شد و عذر
تقصیر کرده برگشت و آنچه از حلال و حرام است یا بعد آیت باشد و یا
بقی همه و عذر و عید است کقول الشاعر
مثنویا

۴۸۰

یا ابھی رہنمائی دستگیر
ای برادر بشنواز قرآن بیان
جمله قرآن ششہ از آیت کلام
یک ہزارش ہر آمد گوشدار
یک ہزارش عدد دان بر مومنان
مومنان را سر بسر باشد ثواب
یک ہزارش حصہ پیمبران
بالضد آیت از حلال و از حرام
آیتی صد ہر تبیح و و عا

شرح این آمد از تفسیر منیر
تا بگویم شرح هر یک عیان
شش صد و شصت و شش آیت دانم
یک هزارش بنی شد از کردگار
یک هزارش عده شد بر کافران
کافران را سرب باشد عذاب
یک هزارش عبرت بر کافران
جمع کرده کردگار اندر کلام
تا بداند این چنین گفته خدا

هم نه قدرت و فضل و عز و جلال
محقق در این عالم است که جزو

صفت حسن بیست و سه مسجود و
تین فرمود شاه اولیا

آورده اند که مروان نام حکم شخصی بود که بوزیر ذوالنورین و بنیگین دارا میریاری و محبت داشت و همیشه در میان صحابه فتنه انگیزی میکرد و روزی خط نوشت بطرف کفار

کہ از جانب بنی ہجوم کیند و از نظرت من تا فرزندان ابوبکر صدیق را بجستم و
 بنی کنین عثمان بران خط مہر کرد و بجسی او کہ مسجد ایشان برو و مکہ و مکاری کند
 تا ایشان اورا جاسوس خیال کنند و چون ترا حکم گیر و خط را بدہ کہ من سول
 عثمان ام اتا بدی شما میخواستم و ابوبکر صدیق را فرزندان بسپا بودند باز محمد
 از انجا لشکر کشید چون نزدیک آمد ذوالنورین بنقصد غلامان سلاحدار بودند
 ہمہ ہیا بجنگ شدند امیر منع کرد و ہمہ را آزاد کرد و گفت مرا بکشتن کاری نیست
 چون محمد در سید امیر کلام اللہ میخواند و سر بالا نکرد و ہمیشہ کشید و برگردن نشاند
 امیر دین آیت بود کہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بر زمین افتاد آن سر برین آیت
 تمام کرد و من احسن من اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علم بودی کی از رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم را و حصہ از شیخین رضی اللہ عنہما از ان جامع کلام شد و چون ذوالنورین
 بر حمت رب العالمین رحلت کرد امیر المؤمنین و حیدر المسلمین اسد اللہ الغالب علی بر
 ابیطالب کرم اللہ و ہدیہ بر خلافت بنشست و اورا چارہ حصہ علم بود یک حصہ از رسول
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را از ان حیدر نامند کہ چون تولد شد اہل ہما نے اورا در کنار میگرفت
 و نگاہ میکرد و اکثر اوقات وزی دست دواز کہ دتا بگیرد امیر دست انداخت
 و دست اورا بناخن کند اہمائی گفت ہذا حیدر و حیدر شیر ہے گویند و بعد از
 انبیا و اصحاب ثلاثہ افضلترین بشر امیر المؤمنین علی مرتضی بود رضی اللہ
 عنہ منقول است کہ چون بر خلافت بنشست سلمان فارسی را
 با جمع لشکر با حکومت مکہ فرستاد بعد مدتی کسی خبر کرد کہ سلمان ستہ
 پشانی را بہ بیت المال خرید و از ان خانہ عمارت کرد و چون تحقیق کردند او را از
 سردار سے اخراج نمود و گفت کہ خانہ کے کفار اندک ماندہ بودند کہ تو بیت المال سلف
 میگردی بعد از ان شخصے دیگر را فرستاد ب حکومت مکہ از و نیز کسی خبر کرد کہ او
 بر دعوت ہائی حاضر سے شود کہ تو نگران خوردنی سے خوردند و
 فقیران استادہ سے باشند اورا نیز اخراج کرد

۳۸۱

بیان خلافت
 حضرت علی کرم اللہ

رفتے در خانہ امیر حسن بہانی فرود آمدہ بود بعد از نماز شام چون مردم
از مسجد پراگندہ شدند آن شخص آخر ہمہ برآمد دید کہ در گوشہ مسجد فقیرے زندہ پویش
نشستہ است و یکمشت آرد جو دست دارد و میخورد چون این شخص برآمد پانہ
اصلا دادا گرفتہ در خانہ آمد چون امیر حسن با ملا افواج نعمت و پیش آمدہ
واقعہ باز نمود کہ در مسجد چنان نشستہ است کہ آرد جو از غربال ناکشیدہ می
خورد و افطار صوم میکند امیر حسن تبسم کرد کہ آن خلیفہ زمانست کہ این ہمہ تعلو
برد و دارد و بر ضائے خود ترک دادہ است فان امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
و صحابہ بیت المال را و اخراج را بر خود حرام گردانیدہ بودند چنانکہ روزے فاروق
دستش بر دهن چراغ چرب بود آنرا بر سر فرزند مالید باز بخاطرش رسید سرش
را برایشید کہ مہا و ازین نفع گرفتہ باشم و امیر المؤمنین مرتضی را از ان باب للعلم
میگویند کہ بعد از امضائے ثلثہ اعلم اہل زمانہ بود و هیچ سخن او ہمہ نمیشد
چنانکہ او میگفت کہ حضرت رسالت پناہ چند علوم را بخود ہمراہ برد از جہت آنکہ کسی
نہ میدید تا از سخن او ہمہ داشتہ باشد و من نیز ہزار مسئلہ از رسول صلی اللہ علیہ وسلم
شنیدہ ام بجسی نخواہم گفت زیرا کہ کسی را ہمہ آن نیست ابو الحسن خرقانی از طلا
روم سوال کرد کہ منصور فدہ از جام محبت نوشیدہ پویشہ بگفتن انا الحق کو شہید
و حضرت رسالت پناہ را ہر چند بیش میشد طلب میکرد کہ ہل من مزید گفت
چہ عجب است کہ آوند منصور اصغر ترین آوند ہا بود و آوند او اکبر تر از آوند ہا کہ دیا
ہا بیکدم فرودے برد بلکہ خود دیا بود چنانکہ در روز و شب چند ہزار دیا ہا
در دیالے عمان میروند اما آوندہ از ان بزرگ شود و نہ از ان خرد شود بعد ازین
بدان کہ دہ نفر از اصحاب را بشارت جنت است اول ابو بکر صدیق دوم عمر فاروق
سیکوم عثمان ذوالنورین چہارم علی مرتضی پنجم طلحہ ششم زبیر ہفتم ابو طلحہ
ہشتم سعد نہم سعید دہم عبدالرحمن و منقول است کہ ہر کہ رسول اللہ را بخوابد بند
آتش و زخم بر و حرام گردد پس چہ شک است در آنانکہ او را بصورت دیدہ

دیده بودند و ایمان آورده بودند که ایشان مطلق بهشتی نباشند اما چون بعض
 عیالیت شده اند سکوت کرده اند **آورد** اند که چون صدیق مسلمان شد
 والدین را گفت که من صدیق اکبرم نزدیک است پس مانند مرا چگونه مادر پدر بدین
 دیند یا نیک مسلمان شود یا دیش از اول مسلمان شد اما پدرش از بگو بخت و خانه
 دیگر رسیده در آن خانه درآمد صدیق اکبر بحق مناجات کرد و رسول خدا نیز دعا کرد
 بعد از آن چون صدیق بر در آن خانه رسید پدرش قحافه از خانه بیرون شد و بی تکلف
 کلمه گفت و مسلمان شد و فاروق را مادر و خواهر مسلمانان بودند و مرضی را نیز
 مادر مسلمان بود و معلوم باد که چون کسی نام پیغمبر ذکر کند در دوسه توان
 محبت و چون نام صاحب ذکر کند رضی اللہ عنه میتوان گفت و چون نام اولیا
 ذکر کند رحمت اللہ علیہ میتوان گفت پس اگر شخصی بر یک کس از آل رسول یا اولیا
 درود فرستد منتهی بود مثلاً شخصی گوید زین العابدین سامع گوید اللهم صل علی محمد
 و علی آل محمد و بارک وسلم علیه تو هم رخصت زیرا که درود وقتی روا بود که نام
 پیغمبر ذکر شود و این نام پیغمبر ذکر شد و این **آورد** اند که اگر بزرگواران
 یکی رولج دادن سودا و یا فتهار از برای رولج دادن فته و رغبت خلق
 و یا بر آئینده بر بندگی درود گوید مکر و همت زیرا که پیغمبر درودشایان
 است و فتهار از آنگویند که خوشبختی را در آتش بسوزاند و یا بر کسی اندازد و بسال
 بدلان که این اصحاب اربعه را نسبت نیز بحضرت رسالت پناه است
 زیرا که ایشان نسبت دارد چنانکه ابوبکر صدیق بن قحافه بن عامر بن عمر
 بن کعب بن سقح بن عبد المناف و عمر بن خطاب بن قیل بن عبد الغزن
 بن سقح بن عبد المناف صدیق بن قحافه و عمر بن خطاب روح یحکا
 نند و عثمان بن عفان بن ابی العاص بن ابی امیه بن عبد الشمس بن عبد
 مناف و علی بن ابی طالب بن مطلب بن باشم بن عبد المناف و زید بن معاویه
 بن سفیان بن حرب بن عبد المناف و زید بن کعبش ان در عبد الشمس

۳۸۳

در حدیثی که در این کتاب است
 که در حدیثی که در این کتاب است
 که در حدیثی که در این کتاب است

یکجا میشوند و از جمله او در آن رسول الله و مسلمانان بودند یکی حمزه که اول آقا
 مسلمان بود و عباس و آخر عمر مسلمان بود **منقول است** که چون حمزه را
 کافران کشتند او را بنقشاده کشته کرده بودند و دلش را بعد از کشتن نام منافق بود کشتند
 بزدان کشید که ازین دل چه بگوید و دیده ایم گفته اند که حضرت همیشه انگشت را بزدان
 میگزید که اگر بنقشاده کافران زنده جدا میگردم دل من قرار میشد بهتر جبرائیل
 فرو داد که حق تعالی زنده را بنی کرده است اگر دل تو قرار نشود مرده را بنقشاده کشته
 بکن چنانکه بی بی عائشه ر. ا. افضلترین بنا بود در بنا حضرت صلی الله علیه و سلم
 از بی بی خدیجه کبری رضی الله عنهما و بر بعضی خاصیتهای بی بی فاطمه ر. ا. نیز فضل
 داشت و بر زنان فضل ادا زان بود که اول دختر صدیق ر. ا. بود که او را صدیقه گویند
 بلقب پدر و دیگر آنکه زنان همه میوه بودند و دیگر عقد نکاح او بهتر جبرائیل در شب
 معراج بر آسمان چهارم بسته بود آوردند که حضرت صلی الله علیه و سلم میفرمود
 علی ذکر علی چنان کن که هر کس که ترا بیند و یواند نه پندارد تا ترا حضور دست ند
 الحان این شجره کبرویه **منقول است** می فرماید فرزند که حضرت رسالت پناه صلی الله
 تعالی علیه و سلم از صحاب اربعه را تلقین ذکر و فکر داده بود اما چون حضرت علیه الصلوة
 والسلام رحلت نمود ابو بکر صدیق که چون خلیفه رسول بود با امیر المومنین فاروق آن
 چیز که ذکر و فکر میدادست آموخت چون صدیق ر. ا. رحلت نمود امیر المومنین عثمان ر. ا.
 ذکر و فکر از فاروق آموخت آنچه آموختنی بود چون عثمان ر. ا. رحلت نمود مرتضی انابت
 ذکر و فکر از ذی النورین آموخت آنچه آموختنی بود و این بنا بر رعایت ادب بیکدیگر
 بود که دست بدست بر رسول الله صلی الله علیه و سلم بر سید و چون همه صحاب رفتند
 مرتضی تلقین اجازت را بحسن و حسین و ادو امیر حسین ر. ا. اجازت بفرزند خود داد و علی
 صغیر بلقب بن العابدین و ادو بفرزند خود امام محمد باقر و ادو بفرزند خود امام جعفر
 و ادو دو سلسله پیدا شدند یک اذن ما بازید بسطامی و ادو
 یکسافرن بفرزند خود موسی کاظم قدس سره و ادو و ادو

برادرزادہ خود داد و ابو ابو علی بن موسیٰ رضا داد و ابو شیخ معروف داد قدس سرہ
 و ابو بستی سقنی داد قدس سرہ و ابو یحییٰ بغدادی قدس سرہ و ابو ابو علی رودباری
 داد قدس سرہ و ابو ابو علی کاتب داد قدس سرہ و ابو یحییٰ مغربی داد قدس سرہ و ابو
 ابو القاسم کرمانی داد قدس سرہ و ابو یحییٰ المناجی داد و ابو امام احمد غزالی داد قدس سرہ
 و از و دو سلسلہ پیدا شدندی اذن بخواجه فرید الدین عرقی دادہ بود و دیگر
 بابا یحییٰ ہمدانی دادہ بود قدس سرہ و شیخ عیاد الدین یاد بوسی دادہ
 قدس سرہ و ابو شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ و ابو بستی علی بن لا قدس سرہ
 و ابو شیخ مجد الدین بغدادی قدس سرہ و ابو شیخ احمد سرفانی قدس سرہ
 و ابو شیخ نور الدین عبدالرحمن السنواری قدس سرہ و ابو علاء الدولت قدس سرہ
 و ابو شیخ محمود فرقانی قدس سرہ و ابو شیخ الاسلام و المسلمین علی الثانی
 بستی علی ہمدانی قدس سرہ و ابو اسحاق خستانی قدس سرہ و ابو بستی ان
 است بستی احمد نور بخش قدس سرہ و ابو ابو یوسف نور داد قدس سرہ
 و ابو بنیرہ خود یعنی فرزند را فرزند حضرت شیخ علی بن قنبر علی قدس سرہ و از و باز
 خادم الفقراء و المساکین بندہ ناچیز کہ نیز در بیک پشیر و دوزخ ننگہ ہار می آید
 سرور و اس کے بخدمت شیخ پادہ میوہ آوردہ بمثال قرۃ قدس حضرت شیخ
 دانہ ازلان میخورد و ہانگشت وسطے شکم خود را زیر میس کمر و گفتم شیخ تا باین کسی
 سیر نمیوہ گفت اگر چه سیر نشود اما اشہائے نفس بجانب میوہ بستی است
 پس ہوائی نفس را بر جاے آوردہ ہاشم حضرت فرمود کہ پیر مثال حجه بستان می
 باید کہ اگر یک حجه بشکند کس فی الحال دست در دیگر آویزد یعنی کامل العلم بود
 کہ مگر مرید و بلغز و بدیل واضح راہ اورا بگیرد و او مرید صاحب علم باشد کہ دلیل اورا
 نقص دہد و در حال دلیل دیگر بیار و تا بہیچہ اورا حجت و دلیل نماند تا شخصی آلائش
 دنیاوی ترستہ باید کہ معرفۃ اللہ بیان نہ کند زیرا کہ تا غایت نخواہد رساند و بگمراہی
 خواہد افتاد حضرت مولانا جامی قدس سرہ نصیحت لطیف میفرماید

در بیان تالیفات
از سوی جانی قدس سره

۳۸۶

مختصر و سبب دانستن هر روز
بود معلوم هر آزاد و بنده
نیاید بچکس عمر و دوباره
چو کسب عمل کردی در عمل کوش
چه حاصل زانکه دانی کیمیا را
عمل کن معنی اخلاص عاریست
ز کار خام کس سوسه نداده
بکنین کارخانه با کتب وی
ز دانا یان بود این نکته مشهور
بود بی فرد و منت او شایسته
گهی اسرار قرآن باز گوید
در دن تیره از میل نه خارف
معارف گر چو موبار یک باشد
مکن با صوفیان خام باری
طریق پخته کاری را ندانند

ز جیل ابا و نادانی بدر شو
که نادان مود و لذات است زنده
بهر سر رو گزانت نیست چاره
که علمی بپوشی هر بیت بی نوش
مس خود را نگر وی زده سارا
بند و پخته کارکن خامکاریست
چو حلو خام باشد علت آرد
خیال خویش را ده با کتب غی
که دانش در کتب اناست در گوی
ز دانش بخت هر دم کشاوی
که از قول پیبر را ز گوید
زبان بکشی از جنس معارف
چه حاصل چونکه دل تاریک باشد
که باشد کار خامان خامکاری
بنحای میوه باعث فشانند

چون دانش بی سواد است
درست اندک تالیفات

منه درست بی از علم و اندیشه
بجز در دست میرسد

ز جیل خویش آن بنده در بند
باز تا قیامت نازند

اگر این شجره را کسی بطریق مناجات خواند باید که تا شیخ معروف کرمی شیخ الاسلام
گفته باشد و ده فوق را امام و مرتضی را امیر و حضرت را خواجه **فضل**
در بیان چهار علم و علایم آن **پدران** **سه** **فرز** **نیکو** که چهار علم بطریق
اختصار بیان کرده شد اما آنچه باقی مانده که ز دانش آن لایست بطریق مختصر
بیان کنم تا این مختصر بتطویل نه انجامد اول علم توحید پس نزدیک بعضی اهل
تصوف توحید بر پنج نوع است اول توحید ایمان دوم توحید علم سیوم توحید
تکلیفی چهارم توحید تعین پنجم توحید عزیزی بدانکه در علم آورده است
که ایمان و توحید نزدیک بعضی یک است و آن بعضی اهل اعتزال اند و وجه صریح

ما گفتن ایشان از برای مشهور بودن قول ایشانست زیرا که اگر توحید و شناخت
خدایتعالی ایمان بودی پس اهل کتاب را ایمان بهتر از ایمان مسلمانان بودی زیرا که
ایشان خدا و رسول خدا را میشناسند و ایمان نمی آرند و حق ایشان کلام الله تعالی
ناطق است یعنی قوله كما يقرءون انما هم و این قول شیخ صحیح است که سر
صدر رساله بدین طریق است که ایمان اگر ویدن است چنانچه
در عمده آوردیم است اول چیزی که بر بنده واجب بعد از بلوغ
پیش از جمله فرائضها شناختن خداست و ایمان آوردن بدو تا اگر کسی ایمان
نه آورد شناخت مسلمان نشود و در توحید علمی قال الله تعالی
اِيْمَانًا يَخْتَصِي اللَّهُ مِنْ حَيَاتِهِ الْعُلَمَاءُ بِدَلَالِ الْفِرَاقِ الْعَالَمِ آنرا
نه گویند که صدر هر مسئله شرعی را داشته باشد بلکه عالم آنست که سعی بلیغ کند بجانب
خیرات از جهت وعد و وعود و باز ماند از معاصی از جهت وعید مذکور که کلام رسول
بدان ناطق است كما قال عليه السلام السَّيِّئَاتِ لِيْلَ الْخَيْرَاتِ دَلِيلُ الْمَعْرِفَةِ وَاللَّهِ وَمَعْنَى
السَّيِّئَاتِ دَلِيلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِصْطِقَالِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرْكَةُ الطَّاعَةِ دَلِيلُ
الْمَعْرِفَةِ حَرْكَةُ الْجَنَمِ دَلِيلُ الْحَيَاتِ یعنی هر که بتدریج باور و اعتقاد خود عمل
میکند و اگر یقین صحیح داشته باشد پس عمل او ساعت بساعت می افزاید و اگر
یقین او ناقص باشد عمل او روز بروز نقص پذیرد و قالت الرابعة العروة الثامنة ان
خاک میبودی و حکم او بر بقا میبودی و دنیا از طلا بودی و حکم او بر فنا بودی پس غلام را
بایستی که باقی را بگریزی و فانی را ترک دوی که فانی دل بستگی را نشاید و من
عجب میدارم این مردمان را که آخرت از طلا و دنیا از خاک و فانی را بسبب آن
ترک نمیدهند **و** **و** **و** نام شخصی بود رفیق غلامی را بخرید و گفت
ای غلام چه خوری گفت هر چه خورانی گفت چه پوشی گفت هر چه پوشانی گفت چه
کار کنی گفت هر چه فرمائی گفت چه خواهی گفت غلامی خود سپردن را گویند
و غلام را اختیار نمیشد البتة و سبب فریاد بر آورد که من حق را

۳۸۷

در شناختن خداوند
و شناختن رسول خدا
و شناختن کتاب خدا
و شناختن روز قیامت
و شناختن جنة و نار
و شناختن صفات خداوند
و شناختن صفات رسول خدا
و شناختن صفات کتاب خدا
و شناختن صفات روز قیامت
و شناختن صفات جنة و نار
و شناختن صفات جنة و نار

در شناختن خداوند
و شناختن رسول خدا
و شناختن کتاب خدا
و شناختن روز قیامت
و شناختن جنة و نار
و شناختن صفات خداوند
و شناختن صفات رسول خدا
و شناختن صفات کتاب خدا
و شناختن صفات روز قیامت
و شناختن صفات جنة و نار
و شناختن صفات جنة و نار

کافی از سخن باز میگویند آن توحید برایشان عزیز بود یعنی دشوار بود که اگر
ایشان به تحقیق خدا را می شناختند هرگز سرکشی نه می نمودند
روزه از حضرت شیخ پرسیدم که شیطان را در حقیقت چه گناه بود
گفت لابد که در حقیقت گنهگار بود زیرا که چون کاتب غزم کتابت کند بر
الف اقتضای این میکند که من در از کشیده بلا کسر واقع شوم و
وال اقتضای برین میکند که من بهر دو طرف کسری داشته باشم پس اگر کاتب
وال را در از کشد نام والیت از او میرود و در حق او ظلم کرده باشد و اگر
الف را کسر کند نام الفیت از او میرود و در حق نیز ظلم کرده باشد و برین
بدستمان آنچه عزیز تر است تصدیق رسل است ابو جریل را گفته اند
که در دوزخ بانگ وادیا کند و میگوید که کارهای تعالی همه حق بودند
اما محمد رسول الله نبود نعوذ بالله منه و نعوذ بالله منه و نعوذ بالله منه حق بود اما
ابراہیم خلیل الله نبود و ورم علم نماز است بدانکه آنچه در نماز فرض است و سنت
آن نیز فرض است و دانستن سنت نیز سنت است و دانستن واجب نیز واجب
است و دانستن مستحب نیز مستحب است و دانستن مباح نیز مباح است و
نادانستن مکروه نیز مکروه است و نادانستن حرام نیز حرام است باید
که مکروه و حرام را بدانند تا بدان نادانستگی در آن نیفتد و دانستن معصیت
نیز فرض است زیرا که بسا وقت من از جهال فاسد و ایشان بدان خیر نباشند
بدان امری **ف** نکرند که آنچه در بعضی نسخها گویند که هر که حکام و ارکان
نماز ندانند کافر گردان بنابر انکار است یعنی اگر کسی منکر شود کافر گردد و اگر کسی
برگزین نماند و معصیت نکرده و اما اقرار و تصدیق دارد مسلمان است زیرا که
عمل غیر ایمانست و ایمان غیر عمل آنچه گفته اند هر که حکام و ایمان ندانند کافر است
است است زیرا که حکم ایمان میان خوف و رحمت است و آن هر
کس از مومنان را است و رکن ایمان دو است

بموزنان است محمد صلعم دادم و مقتدیان گویند مایان ثواب اقتدا بمقتدیان
 است محمد صلی الله علیه وسلم دادیم و شاید که موزن مرد صالح و متشجع بوده باشد
 زیرا که اذان امر معروف است و امر معروف اثر نمیکند مگر از مرد صالح و درین ماه
 فساد شاید که کوچه بکوچه بگردد و مردمان را دعوت نماید و از برای مقتدیان تحمل تمام
 بجزد حتی که آوردند که اگر امام در رکوع آید و از پس آواز نعلین کسی را
 شنود و آن شخص را بینداند که گیسب همت بجزد ناود در نماز شریک شود و اگر
 میداند که فلائکس است همت نکند که خالی از ریای نباشد و این روایت در تہذیب
 مسطور است و شاید که موزن وقت شناخته باشد حتی که اگر قبل از وقت اذان را عام
 لازم شود و شاید که موزن یکی باشد و امام دیگر اما اگر موزن امام یک شخص بود
 باید که در وقت اقامت گفتن اقامت و در تررود بعد از اقامت بموضع اقامت
 آید و سنت این است که در وقت صلوات و فلاح روی را بگرداند و میباید
 شمالاً و انگشتان را در هر دو گوش خود سخت کند یعنی سبابین و اگر مسجد
 رفیق داشته باشد سر از وزن بکشد و باید که بلا ترجمیم بخواند اما اگر بغیر
 تبدیل کلمہ الحان بکند و است لقوله علیہ السلام **ذَیْنُوا لِحَاجَتِکُمْ** منقول است
 که دختر از اہل ذمہ ہمیشہ در آرزوی ہمین بود کہ اگر از مادر و پدر خلاصی یابم
 مسلمان خواہم شد بلکہ از ایشان فرار بکنم و مسلمان شوم روزی موزن بد آواز
 اذان میگفت دختر رسید کہ این چه باشد کافران گفتند کہ بہترین کار ہائے مسلمانان
 ہمین است دختر از آن آزد و ماندہ شد و بمسلمانی نرسید و منقول است کہ
 در اول آغاز اسلام از برای طلب کردن مسلمانان بنماز اصحاب مختلف شدند کہ
 چگونه میتوان خبر کرد و طلب کرد و بعضی گفتند کہ در وقت نماز علم استادہ بکنیم باز گفتند کہ
 این رسم یہودان است نمیتوان کرد بعضی گفتند کہ شاخ سوراخ کردہ میتوان او میداند
 گفتند کہ این رسم یہودان است بہر انشب امیر المومنین عمر با چہل نفر از اصحاب رضی
 اذان را در خواب دیدند کہ همچنان میتوان گفت **عنه** را بر رسول اللہ علیہ السلام

۳۹۱

در بیان اذان
 در بیان اذان

مد بیان آنکه داذان کافر
شود

رسانند حضرت فرموداری در شب معراج مهر جبرائیل علی مر بچنان تعلیم کرده
امامان زمان اذان اندک و چون غفلت و غافلی در میان مردمان خاتم انست
عالمان کوفه حتی علی الصلوة حتی علی السلام بیان فرمودند بعد ازان چون
شایع گشت الصلوة خیر من النوم بیان فرمودند و آنچه داذان موزن کما
میشود این است اول اینکه و آذان الله کبر الف را مکشد و با الف استهنام
دامل و بیار و قوم چون اکبر را اکبار گوید که اکبار نام شیطانست بیوم
انکما شهید را مکشد بمتبار یعنی اشتهار گوید و یا بخد ف الف یعنی شهید
گوید زیرا که صیغه ماضی است و اشتهاد گواه گردانیدن را گویند پس معنی چنین
میشود که کسی گواهی داده است و یا شما گواه باشید پس گویا که خود ازین
قول استبعاد می نماید که اشتهاد صیغه متکلم است و یا اشتهاد به
دو چشم را بجای طلقی تبدیل در یعنی اشتهاد گوید که این از معنی می برآید پس گویا
که سخن لغو گفته باشد و یا اینکه دو کلمه می شود چنانکه اش خویش را میگویند و هر
باز گردانیدن مخالفت را گویند کما قل الله ان الذین یجادون الله ورسوله
ای بخالفون پس چنان گفته باشد که خوش مخالفت کنید توحید باری تعالی را
چهارم آنکه لا اله الا الله بے تشدید گوید زیرا که الا از برائے اثبات مابعد
و نفی ماقبل است و بی تشدید بمنزله الی غایت که سر من البصرة الی الکوفه ماضی
میشود پس معنی چنان می شود که نیست الله باطل تا آنکه آله حق نیز نیست و ازین
صریح کفر نباشد پنجم محامد رسول الله گوید زیرا که نام حضرت محمد است
و محمد کسی را گوید که خصایل پسندید او بسیار باشد و حمد تا بیژان
گویند و محمد بالفتح همچنانست محمد کبر المیم الشانی خلاف مذمه پس
اینچنین نام شریف را تغیر داده باشد بنام دیگر و دیگر اینکه محمد ستوده شده
را گویند و محامد ستاینده را گویند نیز معنی تغیر میشود و یا اینکه محمد را هم
گویند زیرا که هم در فرو میرانیدن آتش را گویند و البصا جام

۳۹۲
مد بیان آنکه داذان کافر
شود

مد بیان آنکه داذان کافر
شود

گویند و اینکه در راه تیز رود و چیز شک را گویند پس معنی بسیار لغیر میشود
 ششم اینک معنی را بعد گویند یعنی حیا گویند که حیا بمعنی شرم میشود و یا بی تشدد
 زیرا که معنی حی زندگی است و معنی حی بی تشدد داشتن چیزی بر پای چیزی را
 گویند و در تمام اذان سه مدانه هر سه در لاکه الله و بعضی مؤذنان الله را
 الا الاح گویند نیز درین کفر است زیرا که بهای و چشم حق تعالی را گویند و بجای حقیقه
 روشنی را گویند و الا صفا ناقصه گر بزنند را گویند و در معنی بغایت لغیر می یابند
 بیان احوال سامع مقرر است که هر که در حین اذان سخن کند در عرصه عرصات حین
 خواندن کتابت در مانده شود و هر که در حین اقامت سخن کند در وقت نزع
 زبان او بسته میشود که کلمه گفتن از او صادر نشود و بعضی گفته اند که این مراد از
 مؤذن است نه سامع و اگر کسی استماع نماید که در حین اذان کسی چگونه تکلم خواهد
 کرد این فقیر چشم خود دیده است که افغانی اذان میگفت ناگاه رونده از
 اهل دیه بروی بگذشت در میان اذان برگشت و احوالش پرسید که بجا میروی و
 بعد ازان مابقیه اذان تمام کرد و در ترجمه **الصلاة** مذکور است
 که اگر سامع رونده باشد باید که اگر استاده باشد باید که بنشیند و اگر نشسته
 باشد باید که استاده شود اما همچنین از حاله بحاله گرد و دستام گناه او
 عفو میشود پس چنانستی در آن روز از ماده توله شده است و در حین اذان
 و اقامت باید که سامع هر کلمه را بمؤذن موافقت کرده باشد و بعد از تمام شدن
 حاجت خواهد و دعا کند بیشک بر آید و در چند جا دعا بیشک مستجاب
 می شود اول حین افطار صوم و دیگر بوقت سحر و سیوم بوقت باران
 چهارم بوقت اضطراب و در ماندگی که دلش رنج شود از هر مکر که باشد
 و این لغات مذکورین از صراح استخراج نموده شد و **الصلاة** چون
 مؤذن بگوید **الله أكبر** سامع گوید **مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِالْقَائِلِينَ عَذَابًا وَبِالْصَّلَاةِ هَلَا**
كَتَبْتُ كَبِيرًا وَعَظَمْتُ عَظِيمًا سُبْحَانَ اللَّهِ بَكْرَةً وَأَصِيلًا و چون اشرافان

معنی لغات
 است با کسان که گویند
 است با کسان که گویند
 است با کسان که گویند
 است با کسان که گویند

معنی لغات
 معنی لغات
 معنی لغات
 معنی لغات

ان لا اله الا الله گوید سامع گوید رضينا بالله تعاونا وبالله
 وبمحمد نبيا وبالقرآن اما وبالكعبة قبلته وبالصلوة قرينه وبالوفاة
 اخوانا وبالصدق والفاوق وذی التودین والمرضى رضوان الله تعالى
 عليهم اجمعين وراشهران لا اله الا الله شاید که او غام بی غنه گوید یعنی اثر نون
 پیدانه کند بلکه الف را باشدید لازم و چون باشدان محمد رسول الله گوید سامع
 هر دو انگشت ابهام را بر هر دو چشم بپند یعنی ناخن ایشان دیده بر دارد و بدان
 ناخن نظر کند حق تعالی چهار نبرگناه کبیره ابراء عفو کند و در قرآن خوانی
 مسطور است که این انگشت نهادن سنت است ترک نمیتوان کرد و هر که بجای آورد
 در عرصه عرصات حضرت سالت پناه او را چنان طلب کند که کسی گم شده خود را
 بطلبد و بگوید که قره عینی بک سیدی و مولائی و یا این گوید که صدق رسول الله
 و بعضی گفته اند که سنت با با آدم است که روزی آمد وی کرد که اگر جمال محمد آفرینان
 میدیدی چه خوش بودی فرمان حضرت شد که بر هر دو ناخن خود نظر کن چون نظر
 نمود جمال جهان آرای حضرت دکان دید ناخن را بر چشم نهاد و گفت صدق
 رسول الله قره عینی بک سیدی و مولائی و چون حی علی الصلوة گوید سامع
 گوید لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم و اگر حی را گوید بهائے دو چشمه نیز حی
 کفر است زیرا که حی مقرر شده و معنی بی خاندن اشر بسوی علف را گویند و چون حی
 علی الصلوة گوید سامع گوید ما شاء الله کان وما کم تشاکم لکن و چون الصلوة
 خیر من النوم گوید سامع گوید صدقت و بریت اللهم نینها عن نوم العافلين ولا
 توفیق الا بالله العلی العظيم و اگر سامع این ادعیات نداند باید که هر کلمه مواقت
 کرده باشد کافی است و چون اذان را تمام کند باید که مؤذن و سامع این دعا بخواند
 حَقًّا يَقْنِئَانَا صَادِقًا يَصْلَحُنَا مَحْضًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ رَبِّ هَذِهِ الدَّعَوَاتُ الثَّمَانَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اتِّمَادِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ
 وَالْفَضِيلَةَ وَاللَّذْجَةَ الرَّفِيعَةَ وَأَبْعَثْ مَعَا مَحْمُودٍ بِاللَّيْلِ وَعَدَدُهُ وَادْرُكْنَا

و چون اذان از روی
 بلکل بدن و کلمات
 صدق بگو و عمر فاروق
 عثمان و مرضی علی از روی
 چنان ایستاده است
 است و آنچه از ده او نود
 بعد از آن است
 سالت یعنی و بیک
 توان بخند یا بیدار کن مرا از
 خواب ناظان
 ۳۹۲
 ما صلیت و دعوت کردی
 و فضل است و نماز کردی
 است محمد علیهم السلام
 است عالی از سنان
 شکر ما و شکر تو
 که خصم ما و خصم تو
 غیب و غیبی را و غیبی
 که ستوده شد و ستوده
 عینه کرده تو را و غیبی
 در دلت ما را شکر تو
 تو را شکر تو

در بیان حیل مطلقه ثلثه

در بیان حیل مطلقه ثلثه

۳۹۶

بر حق اند و دانستن ایشان فرض است و اختلاف در میان ایشان اختلاف
 بر حمت است نه اختلاف بعد از موت که لا اختلاف را حقه و حقی مذیب انشاید که گوید
 را بشافعی چه کار است زیرا که در هنگام ضرورت از مذیبی بزمذیبی انتقال کرده
 میشود چنانکه کج رفتن پیاده بزمذیب امام خیفه روایت است پس عالمان حاجی مامی را
 بزمذیب مالک میبردند که در مذیبها و زکوات شرط نیست و چون بعرفات حاضر شد
 باز بزمذیب ابو حنیفه میگرد و **والیه** چون کسی مطلقه ثلثه را حیل بکند باید
 که او را از احکام و ارکان ایمان ببرد اگر بدین عالم باشد باید که احکام و ارکان
 نماز و بر سر تابی تحلیل نکاح جدید کند و اگر بماند نیز میداند باید که او را از
 مذیب امام احمد و دیگر که در مذیبها و حق تعالی را بدلت و صفات شناختن فرض
 است اگر آنرا نمیداند نکاح جدید کند و اگر آنرا نیز میداند این هنگام تحلیل باید
 کرد **والیه** چون کسی جنس را بغیر جنس از غله بفروشد اگر بیدار باشد
 رواست اگر چه زیاده بگیرد و نسبه روا نیست اگر توده گندم درون خانه
 و توده جو بیرون خانه باشد نیز نسبه است و اگر جنس مع الجنس بفروشد چنین
 بداید باشد رواست و درین زیاده گرفتن روا نیست اگر نیم سوخته باشد
 چنانکه اگر کسی مثقال را بمثقال میفروشد اگر چه در یک مثقال زرب بسیار
 باشد و یا در یک اندک غش باشد باید که برابر بگیرد و زیاده روا نیست پس
 اگر این را نسبه میدید بقول ابو حنیفه مطلق روا نیست اما متاخران فتوی
 داده اند بر جواز نسبه و این مسدود را از مذیب امام مالک پسندیده اند
والیه چنانکه اسپ بقول ابو حنیفه رحم روایت است اما بقول شافعی رحم روایت
 است صاحب ابو حنیفه رحم بنا بر ضرورت فتوی بر طالت آن داده اند و در شام
 بهقی آورده است که ابو حنیفه رحم قبل از موت خود بسته روزانه
 قول خود برگشت و گوشت اسپ را حلال گفت و همچنین از مذیب بزمذیب
 انتقال کرده می شود بدین **سایه** فرزند که دوستی

چهار مذہب چون دوستی چهار یار از دست مرده زیرا که شجره شریفه شریعت بیابان
ایشان بحال یافت کقول الشاعری بیت ایکه سر و سر فرازی دین حق است
شد چارتن بهم از ره تحقیق هر یک باغبان ابو حنیفه رحم نامش نغان بود
کقول الشاعری بیت اعد ذکر نغان کثا ان ذکره هو المیک که گفته می شود
و نام پدرش ثابت بود و در شرح مختصر امام محمد کوhestانی آورده است که پیغمبر صلی الله
علیه وسلم فرموده است که از بعد من شخصی پیدا شود که نام او نغان بن ثابت باشد
اگر من پیغمبری مبعوث شده نی بودم و را پیغمبر میکرد پس اگر شخصی که بخوام مذہب همچنان
بوده میباشد گفته که اگر این آیت اورشان آورده شود پیغم عجب نیست قال الله تعالی
کَجَنَّةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلَافُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ زیرا که اصل او ثابت است و فرع او
باستمان است که در ابصورت همراه باستمان بروند و ثابت بن زوطی بن نادر با
و چون عمر مرتضی باخر رسید ثابت نغان را در کنار گرفته در پیش او برادر مرتضی
حق او دعا کرد و او علم از هفت کس اصحاب گرفته است یکی از انس بن مالک و عبد الله بن
حسن زبیر و عبد الله بن جریج و عبد الله بن ابی اوفی و عبد الله بن ابی
اوف و ثالث الاقصم و جابر بن عبد الله رضی الله عنهم جمعین و از بعضی زنان
صحابه نیز گرفته است چون عایشه بنت عبود و ابو حنیفه رحم علم لازم بیشتر اصحاب گرفته
اما اولانست در فقه بسوی حماد میکنند و او از شاگردان ابراہیم بن یزید بود
او شاگرد علقمه بود و او از اسود و از شریح قاضی گرفته بود و ایشان هر دو از
فاروقی گرفته بودند علم را و فاروق از رسول صلی الله علیه وسلم قبل مات ابو حنیفه
و هو ابن سبعین سنه بانی سنه خمسين و مائة من اوقات ابو حنیفه رحم رواست
کرده شده است که امام اعظم ابو حنیفه کوفی رحم چون حج و فاع گرد و در کعبه آمد
در رکعت نماز گزارده در میان دو ستون در رکعت اول بر پای راست ایستاده تا نصف
قرآن بخواند و رکوع و سجود کرد و در رکعت ثانی بر پای چپ ایستاد تا قرآن بخواند
ختم کرد و چون سلام داد بگریست و مناجات کرد و گفت اهل بی

مرزبان ۲

196

شاهزاده جهانگیر
پادشاه ایران

نفسیہ جینی اینڈ برادرز
۱۳۷۰ دھاکہ

مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَلَكِنْ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فَهَبْ لَنَا مِنْ عَمَلِنَا بِكَمَالِ
 مَعْرِفَتِنَا فَهَبْ هَاتِفًا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ يَا أَبَا حَنِيفَةَ قَدْ عَرَفْتُ وَأَخْلَصْتُ الْمَعْرِفَةَ
 وَخَدِمْتُ وَأَحْسَنْتَ الْحِدْمَةَ فَقَدْ غَفَرْنَاكَ وَلِمَنْ تَبِعَكَ وَكَانَ عَلَى مَذْهَبِكَ
 اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ مِنْهُ هَالِفًا بِرِسْتِهِ لَعْنِي امِي اله ذوالجلال وای بادشاه با کمال وای
 موجود لا یرذل پرستید این بنده ضعیف وایمن وجود نجیب ترا امی ذات لطیف
 اللطیف چنانکه حقیقت و سزاوار می پرستیدن تو است ولیکن بشناخت ترا چنان
 حق شناختن تو هست پس به بخشای نقصان خدمت را بکمال معرفت بروی یافته
 آواز داد از گوشه خانه که امی ابو حنیفه ما را بشناختی و خدمت کردی آمرزیدیم ترا و
 کسی را که متابعت تو کرد و بود بر مذہب تو تا روز قیامت و ایضا مسطور است که روزی
 ہتر عالم صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد شمشہ بود اعرابی آمد و کاسہ خرمای پیشتر
 بہنا د و گفت از راہ دور آمدہ ام چون رسول اللہ نمیہ خرمای بخورد عبد اللہ بن مسعود
 رضی بر پای خاست و گفت یا رسول اللہ دوش خوابی دیدہ ام عجب تعبیر فرمائی گفت
 چنان دیدم کہ شامہ از آسمان بر زمین فرو آمد از نور آن شامہ تمام عالم منور شد
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم متفکر شد ہتر جبرائیل بفرمان رب الجلیل ہر رسید و گفت امی
 اولین و آخرین وای سرور دنیا و دین تعبیر خواب این مسعود آنست کہ بعد از حلت
 تو بدار الفنا بہشت تا د سال و ہشت روز مروی بیرون آید از کوفہ کنیت ابو حنیفہ
 ہمہ دنیا را بنور علم او منور کند و نہتہائے ترا بکمال رساند رسول علیہ السلام خوش
 دل شد و انس بن مالک رضی اللہ عنہ پیش خود خواند و قدری از آب زمین خود بر
 کام او ریخت بہت وادرا گفت کہ عمر تو دراز خواهد بود و تو ابو حنیفہ را خواہی دید سلام
 من ہر ورسان و بگو کہ عطائی تحفہ محمد ترا مبارک باد و نیم خرمای کہ در دست دہشت
 در حرکیہ کرد و بعد عبد اللہ مسعود داد و گفت دست بدست تو این خرمای را بکسان دہ تا
 با ابو حنیفہ برسانند چون رسول علیہ السلام بدار الاخرت خرمای عبد اللہ مسعود رضی
 امانت انجمن داشت تا آخر عمر خود انکاہ بشاگرد خود علیہ رضی واد و قیصہ آن بگفت

چون علقہ را وفات نزدیک آمد بشاگرد خود ابراهیم مخفی داد و قصہ آن بگفت
و چون ابراهیم را وفات نزدیک آمد بشاگرد خود حماد و داد و قصہ آن بگفت و بعد
وقت ابو حنیفہ ۷۰ ہفت سالہ بود و شاگردی حماد میکرد و ہشتاد سال عمر او بود و
آنچہ او میداد انت ابو حنیفہ ۷۰ در یک سال از او بیاموخت و حماد ہر روز خرمائی
نیم را از صندوق بیرون کردی و بردست نہادی و گفתי بحرمت خطا دہندہ
این خرماکہ اورا بمن بنماے روزی ابو حنیفہ ۷۰ نزدیک او آمد و گفت
آن امانت را بمن نہ کسی آنرا نمیتوانست خورد و حماد بوسے داد در حال بخورد و
حماد سر او را در کنار گرفت و گفت میدانم کہ نیم خرمائی رسول اللہ امانت تو خواہد
بود و تو میدیدم ترا مبارک باد و قصہ خواب عبداللہ مسعود باوی بگفت و چون
حماد وفات یافت پدر ابو حنیفہ ۷۰ کہ ثابت نام بودہ است مضحح کرد و ابو حنیفہ
را با خود برد و مکہ خیمہ دیدند زودہ و گرد آن خیمہ آدمی ابنوہ درآمدہ ابو حنیفہ ۷۰ گفت
بدانجاے رفتم پیرے را دیدم سالخورده و نعلانی گفتم این کیست گفتند انس بن
مالک است و آدم و بروی سلام کردم چون آواز من شنید گفت این آواز آشنا
ستاید و مرا گفت از کجایم آنی گفتم از کوفہ گفت کینت تو چیست گفتم ابو حنیفہ انس
بن مالک رض گفت ابرو ان مرا بگیر و بالا کنی تا من اورا بہ بیم کہ صاحب
مذہب بزرگ است آنجا مرا گفت نزدیک من آی تا امانتی کہ دارم تسلیم تو
کنم چون نزدیک او رفتم قدرے آب دہن بہ دہن من کرد و گفت این آب دہن
مصطفیٰ است صلی اللہ علیہ وسلم چون آن آب دہن خوردم تلاوت عظیم یافتم
انس بن مالک ۷۰ گفت اکنون کہ چون آب دہن مصطفیٰ علیہ الصلوٰت والسلام
خوردی خود را چگونه می بینی نشان آن ہا من بگوے ابو حنیفہ ۷۰ بر جای خاست
و زبان بر کشاد و گفت ای انس این بہاعت خود را چنان بینم کہ اگر انواع
حکمت و انواع علوم دہ ہر یکے انا یاں روے زمین جمع شوند و ہر یکے از
من ہزار مسئلہ با امتحان بہرے ہر مسئلہ بتوفیق حق تعالی شانہ

انہم بلا جواب ہائے با صواب ما جو کیم وازہ پیکس نمیت رسم واندیشہ نمیکنم عازہ ہم
 زیادہ ہم و مذہب من بہم آفاق برسد و دیگر در مناقب او خواندہ ام کہ جمعی
 از یہودان بغداد آمدند از وی سوالات کردند و از جملہ سوالات یکی این بود کہ
 عالم شہریت و آن شہر شصت محلہ دارد وستی محلہ از وی روشن بہت و سی محلہ
 تاریک و آن سی محلہ تاریک یک محلہ بہتر از ہزار بہت آن شہر کدلم بہت و
 آن محلہ کدلم جواب فرمود کہ آن شہر ماہ رمضان است کہ سی محلہ روز
 روشن و سی محلہ او شب تاریک و آن یک محلہ تاریک بہتر از ہزار شہر بہت
 شب قدر است کہ لیسلۃ القدر خیر من الف شہر چون این بیان کرد بسیار
 از یہودان مسلمان شدند و دیگر وہ فرمایند ظہر پیدا و در وہ بہت
 کہ روزی شخصی بمسجد درآمد و سوال کرد کہ چہ میگویند و حق مروت کی کہ
 کہ از بہشت امید میدارم و از آتش دوزخ نمیت رسم و مرودہ و خون بخورم و
 بلا پنچہ ندیدہ ام گواہی میدہم و از خدا نمیت رسم و زن را نکاح نمیکنم و صحبت
 کردن با وی حلال میدارم و نماز بارکوع و سجود نمی گذارم و فتنہ را دوست
 میدارم و حق را دشمن میدارم و از رحمت خدای گریزم و یہود و ترسار
 راست گوے میدارم و از جنابت غسل نمیکنم امام رحمت اللہ تعالی فرمودی
 یاران و مسئلہ امتحان چہ میگویند گفتند کہ این شخص کافر باشد امام
 اعظم گفت ای یاران این شخص مسلمان باشد و بستم کرد و گفت آنچه گفتہ بہت
 راست است از بہشت امید میدارم و از آتش دوزخ نمیت رسم از خدا امید
 میدارم و از وی میت رسد آنچه مرودہ و خون میخورد گوشت ماہی و کپرز و جگر میخورد
 و آنچه گفتہ بہت بلا پنچہ ندیدہ ام گواہی میدہم یعنی کلمہ شہادت سے گوید
 و خدا را جل جلالہ و رسول خدا را ندیدہ است و آنچه گفتہ کہ از خدا نمیت رسم یعنی
 ظلم نمیکنم و آنچه میگوید کہ زن را نکاح نمیکنم و صحبت با وی حلال سے
 و انہم یعنی کثیر داشتہ باشد و آنچه گفتہ است کہ فتنہ را دوست

میدارم یعنی فرزند و مال را دوست میدارد و آنچه گفته است که حق را دشمن می
دارم مرگ را گفته است و آنچه گفته است که از رحمت خدای تعالی میگریزم بار
گفته است و آنچه گفته است که جوید و ترسار را و اشگو میدارم یعنی درین قتل
و قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتْ النَّصْرِيُّ عَلَى شَيْءٍ و قَالَتِ النَّصْرِيُّ لَيْسَتْ الْيَهُودُ عَلَى
شَيْءٍ و آنچه گفته است از جنابت غسل نمیکند یعنی تیمم میکند وقتی که آب نباشد و
دیگر از مقامات اورد رحمة الله علیه آنست که روزی جوید با او همراه شد جوید
را گفت چرا بدین محمد در نه آئی گفت یا امام مسلمانان من گرسنه ام اگر دین
محمد حق است دعا کن تا خوانی از آسمان فرود آید و هر دو از آن طعام سیر
بخوریم آنگاه بدین محمد در آئیم برین جمله عهد کردند ابو حنیفه رحمة الله علیه و
برکت نماز گزارد و روی بزمین نهاد و گفت یا رب مرا در پیش این بیگانه
بخل مگردان خوانی فرود آمد جوید گفت سیر بر آ که کارت بر آمد و طعام سیر خورد
امام گفت بهر خود وفا کن و ایمان بیا گفت ای امام صبر کن تا من نیز دعایم
اگر مثل تو نتوانم که خوان فرود آورم مسلمان شوم و اگر نه نشوم و جوید و انما
بود هر دو قدم خود بر قدمگاه امام عظیم و هر دو دست خود بجای دستهای
او نهاد و گفت یا رب بحق این امام که خوانی همچنان فرست آراسته در حال
خوانی دیگر فرود آمد ابو حنیفه متحیر شد جوید گفت ای امام از تو دو کرامت
دیدم یکی آنکه تو نمودی و دیگری آنکه من نمودم هم ترا شفع آوردم تا کارم
برآمد و در حال مسلمان شدن و دیگری آنکه مقامات امین است که چهل سال شب
تخت و بوضوئی نماز ختن نماز با ملاذ گزارد و سه صد و هشتاد هزار مسئله
حجاب فرموده است و چهار هزار مسئله با حجاب توقف داشته است اقل
مسئله دهر است دوم خنثی مشکل ستوم مسئله محل اطفال کا فرانت که در
شست باشند یا دوزخ زیرا که محل صالح ندارد که گویم به بیشتر روند و عمل بی
ند که گویم بدوزخ پس توقف کردن بهتر باشد چنانچه

گفته جوید
در بیان
نیتند گرسنه و خفت
در بیان نیتند جوید و آن
نیتند از دین
نیتند از دین

۱۰

آنست که در بیان
در بیان
و قَالَتِ الْيَهُودُ

وقت ختنه کردن زیرا که اگر گویم بخورده کی ختنه کنند نارسیده را سبب
 رسانیدن باشم و اگر گویم به بزرگی ختنه کنند عورت او را دیدن روانیست
 ناظر و منظور هر دو لعنت میباشد و بعضی علما گفته اند که ختنه در خورده گی با
 کرد اما موئی لب را زدن در مسلمانان ثواب زیاده از ختنه کردن است
 علامت مسلمانان است و دیگر از فضل و بزرگی امام اعظم است که چهار
 شاگردان را بدرجه فتوی رسانید و این چهار فرد را بدرجه نجات آن زمانه رسانید
 از اصحاب امام مباحثه کرد که امام قهر داشته باشد اصحاب گفت نداشته باشد
 آن بدرجت گفت پس من با امتحان بروم رفت نزدیک دروازه امام
 کو فتن گرفت که امام را بیا گانید تا بیرون آید چون بیرون شد بعد از آن که
 از طلبیده ام باز درون رفت بکنار تاسه کرت بیرون شد بعد از آن گفت که
 طلبیده ام ترا ستم که پرسیدی دارم گفت اینکه فرمود پلیدی آدم چگونه است
 امام فرمود چون در شکم بود ترش باشد و چون بیرون آید تلخ گردد گفت یا امام
 از آن چشیده نفوذ باشد من به قول الله شدید امام گفت لابل در روایت چنان
 و پیده ام بعد از آن گفت یا امام من شنیده ام که تو مادر من داری فرمود
 آری بغایتی صاحب حسن است که روی او چنان زیبایی دارد و پائی و چنان
 دست او چنان و موئی او چنان دندان و لب و دهن او چنان زیبایی دارد
 که آن بدرجت اندام نهانی را نیز یاد کرد که چنانست امام فرمود هر چه هست آن
 خداست گفت غرض اینکه من میخواهم تا بنکاح خود در آرم امام فرمود حاکم
 است باش تا او را بپرسم چون برگشت سر آن بدرجت از تن جدا شد و بر
 افتاد همه عالم متحیر شدند گفتند یا امام این چه بود فرمود تیغ صبر من گوی
 او را زد و ایضا آورده اند که در قریب او جویدی متوطن بود هر روز
 خود را میرفت و آن رفته را در صحن امام می انداخت امام از آنجا می
 و بیرون میکرد روزی که امام محمد با شاه زاده بود و در مدرسه نشسته

بود کہ آن چہودان روفتمہ را باز در صحن امام انداخت امام محمد علیہ الرحمہ منقطع
 گفت و قہر و غضب تام نمود خواست تا او را تخریر کند اما چون امام ابو حنیفہ
 رضی اللہ عنہ از ان خبر یافت گفت ای فرزند مدت ہفتاد سال است کہ او
 ہچمان میکند و من تحمل میکنم زیرا کہ حق ہمہ سایہ ہچمان است و شما در یک منزل
 او را رنجہ نمودید چون چہودان احوال خبر شد در حال مسلمانن را قبول کرد و
 ایضا آفودہ اند کہ قریب او دخترے بود ستورہ کہ بغیر از شب در روز بیرون
 نمیشد اما در ہر شب کہ بیرون میشد بر امام ستون استادہ میدید و ہمین است
 کہ آدمی باشد بعد از وفات امام چون بیرون شد آن ستون را ندید از
 پدر خود سوال کرد کہ در ایام امام ستون میبود اما درین شب نیست چہ شدہ
 باشد پدرش گفت ای جان پیر آن ستون دین بود افتاد یعنی امام عظیم
 بود کہ ہر شب نماز میکرد یکس از منابت و انیکہ در ماہ رمضان شصت و
 یک کثرت قرآن میخواند یک کثرت در روز میخواند و یکبار در شب میخواند و یک
 کثرت در تراویح ختم میکرد و دیگر انیکہ ہرگز با آسمان و آفتاب نیز نظر نمیکرد و
 میگفت کہ تا سفت از ان عمر گذشتہ کہ با آفتاب و آسمان نیز نگریستم روایت
 کردہ بودم کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز با آفتاب و آسمان نمی
 گریست زیرا کہ ہر دو مونت معوی اند و آسمان مرتین است بریت کو اکب
 یگو آنکہ از منابت و اینست **در خبر ہست** کہ حضرت رسالت پناہ علیہ
 صلوات و السلام فرمودہ ہر کہ سر او دل خود را بنا محرم بخشادہ باشد اگر عورت بدرد
 گرفتار شود ہمان شخص از رفلن خانہ در نظر دارد فی الحال خلاص شود پس
 ام لا حق تعالی چنان پاک آفریدہ کہ نظرش بنا محرم نمی افتاد چون عورت
 بدردنہ میشد او بلا از رفلن خانہ میدید خلاصی می یافت و دیگر آفودہ
 کہ روزے در راہ میگذشت طفل ولان راہ میرفت با او ہمراہ شد امام
 است ای طفل پاسے لا محکم بنہ و طاقت باش کہ راہ علیس است تا نہ افی

طفل گفت ای امام اگر من بیغم باز برخیزم تو وقت باش که اگر بیتی ساعده را
بر تو افتند و زیر خواهی شد و همه مردم پاک شوند امام دانست که طفل دانا است
زیرا که پیغمبر فرموده است قل عالم طفل یعنی نوزیدن عالم گمراهی را
بسبب است تا تمام عالم گمراه شود پس امام در گریه شد و چون ماتم نوحه باصحاب
خود پیش آمد کیفیت احوال پرسیدند باز نمود امام گفت بر شما باد که هر یک
بقدر علم و دانش خود علم بیان کنید و فتوای دهید که راه شریعت راه
سخت است و دور و دراز است بعد از آن اختلاف پیدا شد و همه مذہب
امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فہو بن عبد اللہ بن محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن
شافعی بن شاہب بن عبید بن یزید بن ہاشم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد
المناف و ولد بقرب من ست و خمسين و مائة و عاشر ربيع و خمسين و مات يوم الجمعة
و د في بمصر رحمہ اللہ علیہ و اذ قد اخذ العلم من مالک بن انس و محمد بن الحسن و
بن عباس و اصحابہ یصفونہ الى مسلم بن خالد بن مسلم الزنجی عن خلف بن ایوب
والله انما جعل العلم بعد نبیہ فی اصحابہ ثم بعدہم فی التابعین ثم بعدہم
فی ابی حلیفہ رحمہ و اصحابہ من شاء فلیرض و من شاء فلیض من قول است
کہ حضرت امام شافعی چنان ذکر بود کہ در ہیچ احوال سہرا ز جنبیدن قرار نمی کرد
روزے حجام سہلت اورا پست میکرد و گفت یا امام سہرا باز دار تا لہائی تو
بریدہ نشوند گفت لب بریدہ بہ کہ ذکر خدا فرہوش کردہ آورده اند کہ مدت
سہال در رحم مادر بود و در حالت ولادت مادرش قریب نزع شد زیرا کہ طفل سہ سالہ
و نہ دانش و تیدہ بود اما در زمان امام عظیمہ از دار الفنا بدر البقار جلت نمود
بخازہ اورا از روزن خانہ بادرش بنمایند در حال خلاص شد از آن شافعی نامیدند
کہ شفاعت ابو حنیفہ تولد شد مشافعت دیگر امام شافعی آورده اند کہ امام
احمد حنبل را سہ لک حدیث نبوی یاد بود اما در اکثر اوقات در پیش امام شافعی
میرفت و مسئلہ سوال میکرد و امام احمد پیر بود و امام شافعی ہنوز طفل بود

بیان مذہب و مناقب
امام شافعی رحمہ اللہ علیہ

اصحاب امام احمد بن حنبل عار کردند و گفتند یا امام شما را سر مالک حدیث در یاد
 است و پیش این کودک برای چه میروید گفت چنانست ای صاحب آنچه میبایم
 پوست مسئله میدانم او مغز آن مسئله میداند و دیگر آورده اند که روایت
 امام شافعی را چهل جایها متصل بر روایت امام عظیم رده آرند و روایت امام مالک
 و امام احمد را گاهی گاهی می آرند گفته اند که ما در امام شافعی بغایت صاحب حال بودیم
 و در امام جلالی بیوه شد خواست تا امام یوسف را شوهر کند چون امام را از کار خیر
 عار نبود روزی امام شافعی خود با امام یوسف گفت که ما درم چنان اختیار داریم امام
 یوسف خود اگر او را میدیدم بهتر میبود از روزی غانه بدو نمود امام یوسف قبول
 کرد چون نزد یکم کرده بدو سپرد در انشب امام شافعی دعا کرد که یا رب این شب کلام
 کن آورده اند که انشب دو از ده ساله شد اما بر سائر مردمان یکشب بود امام شافعی
 در کتبخانه امام عظیم رده آمد و کتب امام عظیم در پیش امام یوسف بود و کتب را مطالعه کرد
 در هر روایت که مخالفت میداشت مخالفت انداخت از آن مشهور عالم گشت دیگر
 آنکه بعد از امام ابو حنیفه بود و در اطراف عالم میگشت مردم را به هدیه خودی
 آورد **سیوم نهم** امام مالک رحمه الله علیه و او ابن انس بود
 و انس بن مالک بود و دیگر آنکه در امام طفلی مدت هشت سال در عیال رسول بود از آن
 منفی اصحاب گشته است انس گفت روزی درخت خرما افتاده یا فتم
 از آن میخوردیم که رسول الله صلی الله علیه وسلم در سید گفتم یا رسول الله از آن خورم
 بخورم یا نه حضرت صلی الله علیه وسلم تبسم کرد و دردت مبارک بر شکم من نهاد
 و گفت اشبع بطناک یعنی سیر کن شکم خود را که بهرین با خود نه شوی از درخت میفتد
 که آن بنی کنی و بخوری و ایضا روزی رسول الله صلی الله علیه وسلم سوار می مرو
 بی بی فاطمه را چنان که عادت طفلان است هر دو استقبال نمودیم حضرت را پس نشست
 سوار کرد و بی بی فاطمه را در پیش خود گرفت چهارم نهم امام احمد بن حنبل
 آمده است که امام احمد مرده و گوشه نشین بود که بغیر از ضرورت بیرون نمی شد

در کتاب امام مالک

۲۰۵

در کتاب امام احمد

ایمان آوردن و تصدیق بر عمل و اعتقاد بیک مذہب

عقل و قلب و ایمان و اعتقاد

۴۰۶

سے آکر کریمہ در بارہ چہارم در رکوع و اذا ضربتم

در بیان کریمہ

ای فرزند کہ ہر چہار مذہب را بر حق دانی و در حقیقت ایشان شک نیاری حتی کہ اگر
 شخصے از یک مذہب منکر شود کافر گردد و گفته اند کہ شرع را چہار رکن است ہمین
 چہار مذہب اند ہر کہ ازین خارج است خوارج است پس بدین کہ ایمان
 بقول الی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایمان مجمل پسندہ است کہ گوید قبول کردم دین
 مسلمانی را و آنچه در ولایت و بیزارم از کفر و کافری و آنچه در ولایت و گفتہ اند کہ
 الْاِيْمَانُ اِقْلَادٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَلَا يُعْتَقَادُ بِالْجَنَانِ جنان مباح
 دل را گویند زیرا کہ او ہرگز از جاسے خود تغیر نمی یابد و آنچه گفتہ اند کہ اصل
 تصدیق است و آن تصدیق مختص بجماعت چنانکہ اگر بر زبان و دل سخن
 ناشایستہ بگذرد تا جنان او بر جاسے باشد کافر نہ گردد و قلب گردندہ را گویند
 یعنی در اکثر اوقات بر دل اندیشہ ناموافق سے آید اما باور و جنان اندیشہ
 را دخل نمیدہد اما کافران ایمان کہ جنان باشند نیست اگر بر دل ایشان اندیشہ
 مسلمانی آید چون اصل نیت غلط میشود و ایمان بقول شافعی و اقرار باللسان
 و تصدیق بالقلب و اعتقاد بالجنان و عمل بالارکان است کہ بقول او نماز جوازہ
 بے نماز درست نمیدارد و نماز عالمان متاخران و اصحاب و فتویٰ بر جواز جہان
 کرده اند تا سنت و جماعت خلاف نشود و اللہ اعلم **فصل چہارم** در ذکر
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَهُمْ قَائِمُونَ اَوْ عَلَىٰ جُوهِهِمْ اَمْحَرَهُمْ اِنْ اَتَىٰ
 شان نماز است در حین حرب اما کلام اللہ اصل است بہر طرف کہ عالمان را سم
 میکشند معنی او میرود مگر وقتی کہ معنی او محض غلط کند این ہنگام تو ہم کفر است
 کہ قول الشاعر
 جَمِيعُ الْعَالَمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ تَقَاصِرُ عَنْهُ اَقْصَاءُ الْعَالَمِ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى النَّاسِ الَّذِي يُؤَسُّوْنَ فِي صُدُورِ النَّاسِ و در لفظ **میں**
 در شان این آیت آوردہ است کہ خناس نام شیطان است کہ سر قلب آدمی را
 در دین خود گرفتہ است و می مکد از ان لعاب پیدا و در دل مومن جملہ انواع مصیبت
 سے افرایدا تا چون اللہ تعالیٰ را بر زبان را نہد خناس از دے سے گریزد پس چون

طایفه مشغول بطلب از دیار مراتب اند کما قال الله تعالی الذین جاهدوا فینا
 لنمقدینهم سبیلنا پس ایشان اول شریعت را مستقیم میدارند بعد از آن هرگز
 دنیاوی چون مال و فرزند بدو پیش می آید تکلیف کرده از آن میگذرند کما قال
 الله تعالی المال والبنون ذبیه الحیوة الدنیا والباقیات الصلیحات الا ذلک لعلکم
 تحذرون نفسانی و دنیاوی را گویا که فراموش کرده اند زیرا که اگر باین جبهه علائق و
 حضوری را نشاید پس ذکر که بغیر حضور باشد فایده و نتیجه ندارد کما قال الله تعالی واذکر
 ربک اذا نسیت یعنی ذاکر باش حق را چون فراموش کنی ماسوی الله را والا ذکر را
 را نشانی و ذکر آنرا گویند که ظاهر و باطن او در ذکر مساوی باشند چنانکه شیخ الاسلام
 و المسلمین حضرت شیخ علی ترمذی قدس سره می گفت که ذکر اللسان بغیر ذکر القلب
 لقلقه و ذکر القلب بغیر حضور الرب و سوسه اگر چه ذکر سانی را ثواب بسیار است
 چنانکه منقول است که مردگان میگویند اگر باز خدای تعالی ما را زندگی
 میداد در تمام عمر اگر یک کث کلمه الله را می گفتیم بسنده بود اما در مذہب صاحبان
 تاول ذکر را بخود مسلم و لازم نگیرد نتیجه ندارد و باز گفتند که اگر نه هزار کث ذکر را
 زبان گوید و یک کث بدل ثواب این افضل است و آنکه وایم حضور اند ذکر
 قلب را بے حضور چیزی نمایند زیرا که آنچه نتیجه و مقصود باشد حاصل نشود
 پس صاحبان ذکر لسان را قبول ندارند و حاضران ذکر قلب را قبول ندارند
 ایضا شیخ می گفت که در ایام جوانی در ولایت بند در طلب علم بودم در نواحی لانچو
 شیخ سیلونه را محقق و مدرس یافتیم تا کافیه و هدایه و وقایه در پیش او گذراندم
 بعد از آن شیخ را ذکر دیدم خواستم تا از او تلقین ذکر و فکر بگیرم شیخ التفات
 نکرد و گفت من از عمر دست انا بهت بدون بسیار استعنا و مینایم زیرا که
 دین راه خطر است عظیم است ما هم پیرایه دارم بیاتنا و پیش او برم شیخ
 فرمود که بعد از آن مرا بشیخ سالار بدو سپارید تا بدین درجه رسیدم و از مراتب شیخ
 سیلونه می گفت که چنان ذاکر بود روزی بر هام نشسته بود و ذکر بر و غلبه شد و

۱۴۱۱ تا و اما بوجود حق نتیج زحمت نرسید و ایضا فرمود اگر درس میگفت یا خواب میکرد
 همیشه انگشتان شلش بطریق تسبیح می جنبید رفتی در بیان مسائل بود و بخلوت
 امر معروف میگفت یکی از هفتینانش اندیشه کرد که الحال شیخ غافل باشد و حال
 گفت که من غافل نیستم مرید خجسته و ایضا رفتی در خواب بود باز مرید اندیشید
 که مگر غافل باشد باز شیخ گفت غافل نیستم سیوم ذکر خاص الخاص بدانکه در بدن
 آدمی سه چیز را سه نوع رزق مقدر است چنانکه نفس را اکل و شرب و سر را مشاهده و قلب
 را ذکر پس چون طالب بکمال استغراق رسید نفس را اکل و شرب و سر را مشاهده و قلب را
 ذکر باز میماند که و اذکر ربک اذا نسیت و در مذہب ایشان ای تسیت الاکل والشرب
 والمشاہدۃ والذکر پس این هنگام بحقیقت مذکور رسیده باشی و الا مجوری کسی
 حضور را نشاید و چون ناگاه از نیراتب باز آمد تکلیف کرده باز همانرا جوید و فقیر
 را برادری بود در زمستان عرق عرق میگشت از احوالش پرسیدم که هرگاه چگونہ
 بدست می آید ای برادر شنیده که الصوفی صاحب الوقت ای مراتب تکلیف مرید
 است اگر تمام عمر در باشم چهارم ذکر خاص الخاص و این ذکر را حد و نهایت نمیدانند
 و این گم شدن از خود است نسبت به نسبت تو و گم شو که توحید آن بود و گم شدن
 کم کن که تفرید آن بود و اذکر ربک اذا نسیت و مذہب ایشان این با خطابیست
 یعنی چون فراموش کنی تو نفس خود را پس این هنگام ذکر و مذکور نباشد مگر واجب
 تعالی که اذا انکسرت السفینۃ برکۃ البحر که او را بحر برداشته است منقول است
 که مجنون در عشق لیلی فتنی شد رفتی لیلی را بر و گندم افتاد گاهی سرش را
 در کنار میگرفت و گاهی پایش را میمالید و گاهی سہایش را پیش میکشید بکذا تا
 از حالی بحالی بگردانید مجنون تو کیستی که مرا تشویش میدی گفت منم لیلی
 گفت لیلی کیست گفت معشوقہ مجنون گفت کیست مجنون گفت تویی گفت من
 خود لیلی شدمم مجنون و لیلی را نمیدانم پس این هنگام که العلم حجاب الاکبر است
 بیان مدعاست که علم دانش انانیت را گویند لیلی

بیان ذکر خاص الخاص

۴۰۹

بیان ذکر خاص الخاص

و اما برادر شنیده که الصوفی صاحب الوقت ای مراتب تکلیف مرید است اگر تمام عمر در باشم چهارم ذکر خاص الخاص و این ذکر را حد و نهایت نمیدانند و این گم شدن از خود است نسبت به نسبت تو و گم شو که توحید آن بود و گم شدن کم کن که تفرید آن بود و اذکر ربک اذا نسیت و مذہب ایشان این با خطابیست یعنی چون فراموش کنی تو نفس خود را پس این هنگام ذکر و مذکور نباشد مگر واجب تعالی که اذا انکسرت السفینۃ برکۃ البحر که او را بحر برداشته است منقول است که مجنون در عشق لیلی فتنی شد رفتی لیلی را بر و گندم افتاد گاهی سرش را در کنار میگرفت و گاهی پایش را میمالید و گاهی سہایش را پیش میکشید بکذا تا از حالی بحالی بگردانید مجنون تو کیستی که مرا تشویش میدی گفت منم لیلی گفت لیلی کیست گفت معشوقہ مجنون گفت کیست مجنون گفت تویی گفت من خود لیلی شدمم مجنون و لیلی را نمیدانم پس این هنگام که العلم حجاب الاکبر است بیان مدعاست که علم دانش انانیت را گویند لیلی

لے فرزند که اسمای حق تعالی آنچه بر پیغمبر نازل شده اند جللی خود و نه اند
 و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم همانرا باصحاب بطریق ذکر و فکر تلقین کرده
 بود بعد از اصحاب مشائخان کبار در هر سببی که بپتجه می یافتند همانرا پیش میگردفتند
 و بدان روش می نند از ان چهارده خانوادہ موجود شد و این مشائخان کبار
 اسی را برای پیجمه خود تخصیص کرده اند اما اشتراک هم دارند و همه اسماکه همه را بزرگ
 میگویند تا صافیت اصل شود و خصوصاً لا اله الا الله و همه سلسله مشترک
 است که از آغاز حال مریدان تلقین میکنند از جهت بسیاری برکت و پدران
 ای فرزند که اول مرید را از جمله معاصی باز دارد و از معروفات در آرد بعد از ان
 اگر مرید را از تجلیات شیطانی بازخواهی کرد و نگاه خواهی داشت و مرید نیز مشغول
 باشد و از خلوت در آرد چون از احوالات خلوت نجات یافت بعد از ان که قوت
 حرارت ذکر دارد و او را ذکر دهد و معلوم باد ای فرزند که ذکر امانت است و در
 است و در درمان هر سنگ نمیتوان انداخت و لا تَطْرُقُ الْوَالِدُ ذَا فِئَاوَاهِ الْكَلَامَ
 ز نه بار صد زنه بار که ذکر خاص است و عام نیست هر کس نمیتوان داد که طاقت
 ذکر نخواهد آورد و آیات سماویہ برین جمله ناطق است که اَنْ تُؤَدَّ اَلَا مَا فَا تَمْلِكُ
 اَهْلُهَا و باید که ذکر را در گوشه تاریک که هیچکس نباشد باید داد و سخن تصوف را
 نیز در جای بگو که هیچ مخلوق نشود منقول است که عبد الله شطاری مریدی
 را از مریدان خود ذکر تلقین میکرد اما در اینجا سبب استاده بود از تلقین باز نماند
 و گفت این نیز حیوان است مباد که طاقت شنودن ذکر نیارد فریاد بر آرد و
 ایضا روزی این فقیر در قدیموسه شیخ المشائخ والا ولایا سید ابی ادات میان
 سید علی زردی در بیابان میرفت سخن از تصوف افتاد شیخ دین مبارک را
 بگوش فقیر نزدیک ساند و مقصود باز گفت اگر چه در اینان جرمن و او شخصه بود
 اما ادب مشائخان بجای می آورد و مرشد فقیر آنچه ذکر داده بود زبان خود
 بچ یا شش نفر از دانشندان که کمینہ ایشان این فقیر است و الا مرسان مریدان

لے بنقلند در
 در زبان بیان

مستند و اینها با هم
 در بیان

۴۱۰

در این کتاب
 در بیان

را برائے تلقین این فقیر را اذن میداد و هر چند مما لغت میشود و بگویم قبول نکرد و
 میگفت که قبول کردن امر مرشد واجب است و بعد از وفات اذن مصلی و سجاده
 بغیر از فقیر دیگر کسی نکرد و فرزند از انیر اذن نداد که قوت آن نداشته برخلاف این
 فساد که چون پدر بگذرد سر پیشوائی جهان میگردد و چنانکه با دشمنی از پدر بهر
 میماند محض صلاحت است و ذکر نیز برخلاف این طایفه میتوان بمرید تلقین کرد زیرا که
 بحر رسیدن جابل بهر نافع که بمیراث شسته باشد بمرید تلقین ذکر
 کنند و پیش هر جائے آوردن آداب مشائخان او را مرید و ذکر میگویند و او هنوز
 در معاصی مستغرق و غرق و حالت او را در تمام پراگنده می کنند و از آن
 خبر ندارند که در عوارف المعارف آورده است مرید آن را
 گویند که تا بیست سال کراما کاتبین هیچ ذره گناه او را ننویسند و الا مریدی
 را تا بعد از آن چون بکسی تلقین ذکر کند اول نیت و اراده هر کلمه بدو بیاورد
 و بیاورد و بنماے که فلان خطره ریاست و فلان صفاست و فلان تجلی
 رحمان است و فلان شیطان است الحال چون فقیر معروف بسلسله چشتیه است
 سخن چندے که از حضرت شیخ در رسیده است بیان خواهم کرد اما بدان شرط
 که هیچ احدی بغیر از تلقین کامل در و خوضی ننماید و الا گمراه گردد و نیز بدین شرط
 که این کلمات را بدست شخصی ویشخ و هر عالمی که از احوال انجالت نادان باشد
 نمیتوان داد حضرت خواجہ حافظ دین بیت خوش میفرماید بلیت بیاتادرمی صفت
 زبانه و هر بنمایم بشرط آنکه نمائی بکثر طبعان دل کورش و زیرا که ایشان
 در نیل است چون به طفل شیر خوار انداقل مرید را بفرماید تا سه روز روزه دارد و
 درین روز یک لک کلمه استغفر الله تکرار کند بعد از آن غسل و با وضوئی جدید
 کرده و پیش آید اما شرط اینست که غسل بکند شرط دوم روی بقبله مرید را بنشاند
 یا مربع یا بدوزانو و بهتر آنست که مربع بنشیند و رگے پائے چپ با انگشتان سبابه
 و ابهام بگیرد و دست چپ را بر دست راست بنهد و معنی

۴۱۱

مریدان را بکار اذن
 مریدان را بکار اذن

دست راست را بر آن راست بنهند باطن انگشت بهام دست چپ بر ظاهر ابرام
 است بنهند و باطن انگشتان را بر چپ بر ظاهر انگشتان اربعه راست بنهند شرط
 سیوم چشمان را پوشیده دارد و این پوشیدن پوشیدن دل است از ماسوسه الله
 که دل را از حرص هوا و کینه و حسد و غم و بغض خالی دارد شرط چهارم اینکه مرید را
 جزم باشد و یقین محض بدانکه این ذکر است که مرشدین دست بدست از صحاب و
 اصحاب از رسول الله صلی الله علیه و سلم آورده است و من متابعت ایشان میروم تا مگر
 شرف ایشان بدرجه باطنی و وصال برسم که در هیچ احوال ازین بزرگم شرط
 پنجم آنکه لازم است چپ آغاز دود و کتف راست راست تمام بخند و از اینجا بغیر دود
 و نفس کشیدن برگردد و الا آغاز دود را سلسله بر پستان چپ برساند و دوم را در
 جا بکشد شرط ششم آنکه فهم در معنی واراده دارد چون لا مقصود الا الله لا مطلق
 الا الله شرط هفتم آنکه معلوم باد که حواس باطنی نیز پنج اند هر پنج را به چیر بر نهد
 و اول آنکه دل را بگویایی زبان حواله کند که بغیر از اسم الله چیزی در نگیرد و در
 و زبان نیارد و دوم آنکه آنچه دل را خطره ماسوی الله و اندیشه غیرت پیدا
 شود آن را باراده ذکر دفع کند یعنی فهم بآن کلمه مذکور بگماست تا خود را بر
 آن معنی سازد سیوم آنکه دل را مشامه حاصل میشود اگر بخیل رحمانه است نیز
 ملان او ان ذکر از دست ندهد اگر ملک ملکوت چون بهشت و دوزخ باشد از آن
 نیز برگردد و که آن ستر راه او اند که بدان سبب امتحان بنده است از باز ماندن ذکر
 باید که ترک ندهد و اگر شیطانی و دنیاویست صورت مرشد را در دل گذرانند تا بهمان
 دفعه شوند و بعد و شیخ نوذکر در باطن او بغیر از شرط هفتم آنکه ذکر را در شب و روز
 چار تا چار آورده باشد خصوصاً بعد از خمس صلوات البته میتوان ذکر جلی کرد که صافیت
 دل و محو شدن نام و تنگ طلب است حاصل میشود حضرت شیخ را مرید بود که
 در قیام و قعود و مشی و اقدام در کوب سر را می جنبانید گاه جلی گاه خفی چون یک بار
 در رسید شنیدم که جان میداد و میگفت که بغیر از دو چیز در دنیا آرزو نماندم یکی آنکه

اگر درین حالت بقیائے شریف حضرت شیخ مشرف میشدم چه خوش بودی تا سفت برین
 بجوئی منجم و یگر آن که حیف از انعم ماضی که بی ذکر و فکر گذرانیده ام چون شرایط ذکر
 دانستی باید غسل هر وقت نه کنی که آن محض برای تلقین بود اما بقیه شرایط را ذکر در هیچ
 حال ترک ندر هر آب برای وضو موجود نباشد تیمم کند و چون ذکر را خواهد ببرد و او
 اول بفرماید تاسع کرت بگوید يَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالْقُوتُ إِلَيْهِ
وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ و سه کرت درود اما درود را صد بار مکرر کند بهتر باشد و یک بار
يَا جَلِيلُ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ وَيَا عَزِيزُ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ وَيَا قَدِيمُ مِنْ كُلِّ قَدِيمٍ خَلِصْنَا
مِنَ النَّارِ و سه کرت کلمه تجید بعد از آن بطریق مذکور لا اله الا الله یا موزاندا مامل
 پیر خشان پوشد تا مرید را به بند و ذکر آغازد بعد از آن مرید خشان پوشد
 و آغاز کند تا طریق را دانسته باشد و چون ذکر خواهد که ذکر این کلمات مذکور را
 مکرر کند و اگر بعد از خمس صلوات ذکر کند باید که بعد پنج گنج ذکر حلی آغازد پنج گنج را چنان
 بکند اول سی و سه کرت سبحان الله سی و سه بار الحمد لله سی و سه بار الله اکبر
 سی و سه بار استغفر الله بعد از آن لا اله الا الله را آغازد بدان ای فرزند که بخیر
 بعضی عالمان ظاهر میگویند که درین نفی کدام الله مقصود دارد اگر نفی الله
 باطل دارد بکذب لازم آید لا الهم موجود و اگر نفی الله مطلق دارد بکفر
 لازم آید لان خالق المخلوق موجود و اگر نفی الله حق دارد بپداستنا را الله
 من نفی لازم آید زیرا که این نفی جنس است چنانکه گوید که نیست
 در سلسله جنس انسان مگر زید و تناقض نیز لازم نمی شود زیرا که
 اول بودن زید بدان دیدیم بعد از آن چون غیر او هیچ احدی
 نبود جنس را نفی فرمودیم باز او را موحش آن آوردیم تا فایده
 حصر دهد و نفی الله مطلق کفر محض است و این خود
 منظر است و اگر نفی الله باطل کند نیز کذب لازم آید زیرا که
 ایشان مستحق است نبینند و در مملکت او تصرف ندارند پس گویا

مستثنی منه محبوب است زیرا که نزدیک ایشان اثبات دو محبوب کفر و شرکست
 لَمْ يَمَعِ اللَّهُ وَقْتُ لَا يَسْعَى فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ شَاهِدٌ حَالِ اسْتِ وَتَزِدُ
 بل معرفت مستثنی مطلوب است اثبات دو مطلوب نزدیک ایشان شرکست یعنی
 لا اله معبود لنا ولا اله موجود لنا ولا اله محبوب لنا ولا اله مطلوب لنا الا
 العزيز الذي عليه الله وهو الجامع لجميع الصفات الكامل المنزه عن النقائص
 نزول الخالق للبريات المكون للکائنات اما در بال فقیر میرسد که نافی و مثبت
 و است كما قال الله تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْيَقِينُ قَالَ تَعَالَى اللَّهُ الْوَاحِدُ
 و گفته اند که اله تعالی هم شاهد است و هم مشهود زیرا که او خود بخود گفت من یگانه ام بعده عباد
 متابعت او نافی کرده اند تا مشهود شود و رسول اله صلی الله علیه و سلم نیز هم شاهد است و هم مشهود
 پس چون نافی و مثبت ادست در ذکر او ان ذکر خود را نه بینی در نفی خودی بی تکلیف کنی
 تا محلی مقصودیت در رسد و ترا از تو بر باید و خود بخود گوید كما قال العزیز وَاعْبُدْهُ وَاسْجُدْ
 يَا بَيْتَ الْمَوْتِ كما قال عليه السلام مَوْثِقٌ أَنْ نَقُوتَ مَا بَعَثَ عَلَيَّ مَبْرِي
 و از میان برآی و او را با و بگماری كما قال عليه السلام فِي حق الصديق مَنْ أَلَدَ
 أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ أَلَمِيَّتِي فِي وَجْهٍ لَا دُخَانَ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ ابْنِ خَافَةٍ زِيرَاكَ وَأَنْزِلْهُ رَفْعَةً
 و بدوست پیوسته الغرض چون فکر و گفتن لا اله الا الله در مانده شود بال بد
 که کلمه طیبیه تمام کند باز پیوسته بدان لا اله الا الله آغاند تا آن که استطاعت داشته
 شد و نفی و اثبات اراده دل اگر و نا باین احوال باشد لا موجود الا الله دارد و در اینجا
 فهم نداشته باشد اراده انت المقصود دارد و نا خود را و در بین نهنگ اثبات ندارد
 اراده انت الموجود دارد و بعد متصل بدین شوق کلمه الله را بر زبان راند بدان
 که **نزد** نزد که الله آن را گویند که از عدم وجود
 و آن وجود ذاتی بشود و کند و **الیه** باز
 و بند یعنی چون الله اسم ذاتی است که الوهیت دارد بر جمله سما و صفات
 اشیان چنانکه این تاثیرات و ظلمات با و عدم منکتم بودند و بهر ایت رهنمایی

۴۱۵

مستثنی منه محبوب است زیرا که نزدیک ایشان اثبات دو محبوب کفر و شرکست
 بل معرفت مستثنی مطلوب است اثبات دو مطلوب نزدیک ایشان شرکست یعنی
 لا اله معبود لنا ولا اله موجود لنا ولا اله محبوب لنا ولا اله مطلوب لنا الا
 العزيز الذي عليه الله وهو الجامع لجميع الصفات الكامل المنزه عن النقائص
 نزول الخالق للبريات المكون للکائنات اما در بال فقیر میرسد که نافی و مثبت
 و است كما قال الله تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْيَقِينُ قَالَ تَعَالَى اللَّهُ الْوَاحِدُ
 و گفته اند که اله تعالی هم شاهد است و هم مشهود زیرا که او خود بخود گفت من یگانه ام بعده عباد
 متابعت او نافی کرده اند تا مشهود شود و رسول اله صلی الله علیه و سلم نیز هم شاهد است و هم مشهود
 پس چون نافی و مثبت ادست در ذکر او ان ذکر خود را نه بینی در نفی خودی بی تکلیف کنی
 تا محلی مقصودیت در رسد و ترا از تو بر باید و خود بخود گوید كما قال العزیز وَاعْبُدْهُ وَاسْجُدْ

مستثنی منه محبوب است زیرا که نزدیک ایشان اثبات دو محبوب کفر و شرکست
 بل معرفت مستثنی مطلوب است اثبات دو مطلوب نزدیک ایشان شرکست یعنی
 لا اله معبود لنا ولا اله موجود لنا ولا اله محبوب لنا ولا اله مطلوب لنا الا
 العزيز الذي عليه الله وهو الجامع لجميع الصفات الكامل المنزه عن النقائص
 نزول الخالق للبريات المكون للکائنات اما در بال فقیر میرسد که نافی و مثبت
 و است كما قال الله تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْيَقِينُ قَالَ تَعَالَى اللَّهُ الْوَاحِدُ
 و گفته اند که اله تعالی هم شاهد است و هم مشهود زیرا که او خود بخود گفت من یگانه ام بعده عباد
 متابعت او نافی کرده اند تا مشهود شود و رسول اله صلی الله علیه و سلم نیز هم شاهد است و هم مشهود
 پس چون نافی و مثبت ادست در ذکر او ان ذکر خود را نه بینی در نفی خودی بی تکلیف کنی
 تا محلی مقصودیت در رسد و ترا از تو بر باید و خود بخود گوید كما قال العزیز وَاعْبُدْهُ وَاسْجُدْ

مستثنی منه محبوب است زیرا که نزدیک ایشان اثبات دو محبوب کفر و شرکست
 بل معرفت مستثنی مطلوب است اثبات دو مطلوب نزدیک ایشان شرکست یعنی
 لا اله معبود لنا ولا اله موجود لنا ولا اله محبوب لنا ولا اله مطلوب لنا الا
 العزيز الذي عليه الله وهو الجامع لجميع الصفات الكامل المنزه عن النقائص
 نزول الخالق للبريات المكون للکائنات اما در بال فقیر میرسد که نافی و مثبت
 و است كما قال الله تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْيَقِينُ قَالَ تَعَالَى اللَّهُ الْوَاحِدُ
 و گفته اند که اله تعالی هم شاهد است و هم مشهود زیرا که او خود بخود گفت من یگانه ام بعده عباد
 متابعت او نافی کرده اند تا مشهود شود و رسول اله صلی الله علیه و سلم نیز هم شاهد است و هم مشهود
 پس چون نافی و مثبت ادست در ذکر او ان ذکر خود را نه بینی در نفی خودی بی تکلیف کنی
 تا محلی مقصودیت در رسد و ترا از تو بر باید و خود بخود گوید كما قال العزیز وَاعْبُدْهُ وَاسْجُدْ

است در اکثر سلسله‌ها باید که بشرابط مذکور هر یک بنشینند و از زانو
چپ آغاز و دوپایه‌ای که را بکشف راست برسانند و از آنجا لا آغاز و بجانب
زانوسه راست فرود برو و همان الا را باز بالا کشد تا برابر بنشیند و الا را
کشف راست اندر لا آغاز و تا برابر پستان چپ آرد و دوپایه‌ای او را بر زانو
چپ تمام کند باز لا آغاز و بطریق مذکور در خفی هر چند که تواند بگذرد چون لا از
زانوسه چپ آغاز و تا کشف راست نفی نفس و شیطان اراده دارد چون
را بر زانو سه راست فرود برو نفی ماسوسه و خطوط هر دو جهانی کند و
چون اندر آغاز و ثبوتی او را ثبوت سازد اما نهی اشایا نیست که اراده دارد
که ذات ماسوی اندر وجود واجب و معلوم باد که اسمائے اندر اگر
کسی بزبان عربی استعمال کند چنانکه مشائخان کرده اند نتیجه باید و اگر معنی
آن اسماء را با نهی دیگر که مشائخان مقرر کرده اند استعمال کند نیز نتیجه باید
چنانکه ذکر شد چند از الفاظ شیخ بدین فقیر رسیده بلفظ هندوی
بیان خواهد کرد که گاهی در پاس انفاس این نگاہ دارد و ایستاده
و اگر بوقت سحر نظر بجانب آسمان کند و فرو و نه آرد و بدان هدایت
و نه برار بار این تکرار کند کشف دست دهد و اگر بطریق
چهار ضری کند باید که از زانوسه چپ تا کشف راست ایستاده
تمام کند و از کشف تا زانوسه راست باز تا سر بالا کردن کلمه انی هست
تمام کند و از کشف راست تا پستان چپ ایستاده تمام کند باید
در خفی کرده باشد و این اثبات است باید که فهم و معنی او داشته
باشد و معلوم باد که این کلمات سه اند و چهار ضرب از محر
چهار اند نام نامند دو کشف و دو زانو چنانکه از زانوسه چپ بکشف میسرند
و از آنجا زانوسه راست میسراند باز بالا بطرف کشف راست می کشند
و از آن پستان چپ میسراند تا باز زانوسه چپ میسراند

و اگر این اسمای هندوی را بجای ذکر کنند باید که چند کثرت اُهی اُهی چند کثرت
 اُهی اُهی اُهی و چند کثرت اُهی بی و چند کثرت توتی بی و چند کثرت توتو و چند
 کثرت بی تو این همه را تکرار کند هر چند که استطاعت داشته باشد یا نه که گفته اند که
 حق تکامل اسم هزار نام است هزار نام فرشتگان میدهند و هزار نام همه انبیاء بود
 یعنی آنچه انبیاء ماضی حق تعالی را می نامیدند بیشتر از هزار نام نبود بعضی از
 و بعضی بسیار میدادند چنانکه بعضی صد و بعضی دویست و بعضی سه صد و
 بعضی چهل و علی بن ابی طالب و سه صد نام او در تورات منزل بود و سه صد و
 انجیل منزل بود و سه صد و در زبور منزل بود و در وند نام در فرقان منزل شد
 اند و یک نام غائب است که آنرا اسم عظم خوانند که بی حق تعالی او را شخصی دیگری
 نداند پس اشرف ترین همه اسماء اسم الله است زیرا که او بمنزله ذات مسمی صفات
 است که اسم عظم در جنب او است بلکه بعضی گفته اند که خود او است و بعضی گفته
 اند که اسم یا حی یا قیوم است اما بر وایت صحیح مذهب امام ابو حنیفه آنست که
 اسم عظم در جنب اسم الله است زیرا که از اسمائے دیگر اگر یک حرف خواه مقدم خواه
 موخر گرفته شود معنی او تغییر می یابد و تسمیه حق بدان نشاید چنانکه قدوس اگر حرف
 را حذف کند قدوس اسمیت را نشاید و اگر سین را حذف کند قد و اسمیت را نشاید و علی
 بن ابی طالب را حقیم و ملک مغفور و قهار و جبار که چون یک حرف از این حذف
 شود اسمیت را نشاید اما اسم الله بنام او بر یک حرف است چون هو که
 عبارت از بخت دارد و چون موحدان اضافت کل شیء بالک وجهه بد و کردند
 و سویت بدان متصل کردند و هوشد که عبارت از وحدت است و چون یثرباک
 السموات والارض که همه اشیا را در او دیدند لام تملیک را اول در آورده و
 و او را حذف کردند و چون لام مماثلت بد و متصل کردند و الله شد
 که عبارت از وحدت است و چون الف تعریف در آوردند الله شد و هرگاه
 الف حذف شود و نیز اسمیت را شاید و اگر لام مماثلت اخذ کنی نه نیز اسمیت را

و اگر لام تملیک را نیز حذف کنی پس ه ه نیز اسمیت را شاید باید که مخرج با دو
 زانو بنشیند و آواز را درین جلی بغایت پست کند از پستان ه آغاز و بجانب پستان
 چپ فرود برد و آوازه همین دارد که ذات همه چیز از وجود خداست یعنی چنانکه
 ذات تحت در طلاطم جلال و جمال مستغرق بودند الحال این گوی از ضرب این
 بد بیرون ز رفته است مگر آن که نام ممکن بدو داده شده است و از سلسله فرود
 نیز این ذکر و فکر باین فقیر رسیده است که خروج و دخول نفس اسمی بحیثیتیک
 مقرر شد نگا دارد و گفته اند که اسم عظم است زیرا که در دخول و خروج نفس
 حیوانات خارج و داخل میشود اما چون ایشان از خبر ندارند فائده نمیدرید
 و نیز مدین اسمائے باری تعالی اهل صفا چشیده و نیز روان شطاری و اهل فقه
 کبرویه و اهل شوق بهر ورید اشتراک دارند **منقول است** از نظام الدین
 اولیا قدس سره هر که این با هنم در معنی پنجبار بگوید بعد از سحر او را خواب نیاید
 و اگر پانزده بار بگوید تمام شب خواب نیاید او را و **الیه** مشا سنان کبار
 گفته اند هر که این اسم را نداند مشا سنانی را نشاید و دوم از طالبی نزد **منقول**
است که ابوالحسن قدوسی بسبب خدمت مادر از طلب علم محروم مانده بود و
 برادر دیگر او در طلب علم رفته بود و روزی در بیابان بهیضم کشی میکرد و ناگفته
 مادر از آن پیدا بکند دید که سفید ریشی در آن نواحی دزد بر دخت نشسته است
 و پیش او شد آن سفید ریش گفت که چرا در علم نمیگویی و آنچه خدمت باز نمود
 گفت غسل کرده بیات ترا چیزهای آموزانم هنم در معنی این بلاد تا چگونه پی بری
 و هر روز دزد بر این دخت بمن پیش آئے امام حسن تا سه روز معنی ظاهری
 میدادست و در روز چهارم چون پیش آمد گفت که دلتسمه اینکه ذات نامتناهی
 از گوش و بصارت چشم و از ناظری نظر و از تکلم لسان و از بویایی و از جویایی
 نفس و از اخذ بد و از حرکت رعل و از ضما آوردن بمن نزدیکتر است و در معیت
 این لایا از نظر برداشتم و ندیدم مگر او را گفت ای فرزند بمراد رسیدی

دران زمان علم اولین و آخرین مد و موجود نشد و الاسماء بنیال مالا ح
ضری ال الاله ان اظ سری ال الاله ش ا ه دی ال الاله م غ ی
و ایضا ذکر چند از سلسله شطاریه که خواجہ محمد اعلو وینوری از عبید
شطاری آورده است و دست بدست بدین فقیر رسیده است و بهشت گز
وارد اص بات ش م م واسم ذات اسم صفات بمخ تصویر مرشد شد
ملاحظه معنی و اوکل نفس واحد و در اسم ذات باید کرد محاله نزول یعنی
مد را تا زیر ناف کشد و آنچه تلقین کامل ازین مقدمات اربعه آورده است مد
یا دارد و باز خروج نیز فهم دارد و معکوس یاد کند و چون با سبی که قریب
است برسد باز القدر را به نزول برد و همگی را یاد کند و کل نفس واحد عبارت
از نمین است ایضا کل نفس واحد آنکه مقدر را خروج نشده است از مطلق به
طریق که امتیاز حقیقی یافته باشد پس مطلق و مقدر را نداند الا واحد و مراد از شد
اینکه شدت تام مد را زیر ناف برد و لِّلَّذِیْ اٰیَاتُ الْاٰیَاتِ الْمَعْقُوتَةِ یَسْکُنُ غَیْرَ اللّٰهِ
فِیْ قَلْبِهِ طَرَفَةٌ عَیْنٌ و اگر کرد و رات نفسانی و شیطانی پیدا آید فله ان یلاحظ
صَوْدَةُ الْمُرْشِدِ حَتّٰی یُضَیِّحَ لَکَ الْمَلْکَ وَ اَمَّا وَ جُوهٌ سَدِّ عَظِیْمٍ سَالِکٍ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ
اللّٰهِ اَنَانِیَّةٌ اَسْتَعْلِیْفُ تَامِ اَنْزَادِ فَعَنْدَکَ مَا اَنْکَ تَوْحِیْدٌ بَرُو تَابِیْسُ اَنْ نَبْکَامُ نَزْو
تام ماند و نه نشان ماند که خود او است مقدره اول اس بع الله متبع بصیر
علیم نزول و خروج فهم دارد عند الدخول و الخروج دوم مقدمه به خاص ش
ب د د ق ح ن ش شنوا بینا وانا قایم قایم حاضر ناظر شاهد نزول
خروج فهم دارد مقدمه سیوم موقوفات ع ک ف ل علی الاعلی عظیم الاعظم
کریم الاکرم قریب القرب لطیف الالطف نزول کند و در خروج بعینه حرف آخر
اول کلمه مؤخر آرد یعنی کلمه ثابته را مقدم دارد و مقدم را مؤخر دارد و قولک علی الاعلی
و اعظم عظیم و اکرم الاکرم و علی هذا القیاس اما لطیفه لطیف الالطف پس باریک
است باید که در خدمت مرشد کامل ازان آگاه شوی تا در حصول

باقی این ذکر را که در
کتاب معنی را تا که فراموش
غیر از ضابطه اول او
بیت را یک در چشم
هم زدن

۳۲۰

همین است
او که ملاحظه کند کاتب
در خدمت مرشد که
این در رات و در یک

وَأَسْمَاءُ نِفْتَى كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْ مَا كُنْتُمْ بِرَأْيِهِمْ مَوْمِنِينَ کہ او
 با حاطت علم و قدرت با شماست ہر جا کہ مستید و مدین لطیفہ کہ صفات از
 ذات امتیاز سے ندارد کسی را زہرہ بیان نیست و اگر بیان کند بجز ضلالت
 بضاعت نیارد و در تخیل روح انسانی کہ جسم لطیفہ است ہنم با بد کرد کہ جسم لطیفہ با
 جسم کثیفہ کہ قالب است داخل و خارج و اتصال و انفصال مقسوم نمیشود و اگر عضو
 از اعضائے انسان بریدہ شود اگرچہ ذرہ از ذات قالب نیست کہ روح بذات بدن
 نیست اما بر بدن عضو بریدہ نشود و تغیر و تبدل نیابد پس چہ جائے آنکہ ذات
 بارہ تعالی کہ لطیف الالطف است و بشیونات نہ اتصال نہ انفصال دارد و کسی نہ
 بیان آرد و اشارت بدان کند و عبارت از ان گویند و نجا جز گنگی نشاید و الا
 گمراہی باشد پس زبان بریدہ بہ کنجی شستہ صم و بکم بہانہ کسیکہ نشاید
 زبانش اندر حکم باشد کہ بارہ تعالی ہمہ باشد و این قیقہ را جز اسیران دریائے
 وحدت کسی نداند و از باخرو و بخرو و خیر بسیار سختی بلکہ ضلالت دارد کہ
 آن محتجب است و این محبوب ہنم من مقدمہ چارم اور از پر رک ب ب ہ
 ن غ ظ ب و ح ق ق بدایع ہلقے ہادی نور سرف غفور ظاہر
 باطن و دود حقیقی قیوم قدوس باید کہ نزول عروج ہنم دارد و مدین
 معنی دارد یعنی اگر این مقدمات اربعہ را تمامہ با وزن کامل یاد دارد اسم
 ذات در ہوش آرد ہمہ را و چون عروج کند از اسم اخیرہ چون
 قدوس گیرد و تا تمام نفس ہمہ را تا سمیع برساند بعد ازین چون قلب
 بذکر انس گرفت فاکر را باید کہ چارنا چار پاس انفاس کردہ باشد حتی کہ
 بتلاوت و تسبیح و دعا ہوش را نماید مستقر است کہ چون مرتضیٰ علی
 کرم اللہ تعالی و جبہ پامی بر رکاب می نہاد تا پاسے دیگر بر رکاب
 رسانیدن تمام کلام اللہ را میخواند و آن ہوش بود نہ تلاوت و در سلسلہ
 شقیہ آنست کہ نہاد و در تحت ہر کلمہ کہ باشد اسم ذات در ہوش آرد

و دلیل در سخت هر کلمه ای است بهوش آرد حتی که اگر از خواب بیدار شود نیز گوید یا
 ده هزار در شب گفته شود بکند هر جوارح را بذر دارد چنان دست و پا و انگشت
 باید که انگشت را بطریق تسبیحات گردانیده باشد و یا چیزی را که از چوب و غیره
 برائے تسبیح گرفته باشد اگر چه بیج نگوید یک یک بدست بگرداند تا عادت
 گیرد و آورد اند که چون کسی خس و فاشاک ابدست بشکند یا بدین گوید
 و یا بسنگریزه بازی کند این همه تسبیح شیطان است از آن دور باید بود و
 ایضا در حین اکل و شرب تذکر غافل نباشد چنانکه در برابر می هر مصنع اسم
 الواحد را در هوش آورد و چهار چیز را بر خود واجب گردانیدن از اولزم چشتی است
 که چشتی بدان امر کرده است اَوَّلُ خُلُوتٍ وَ ثَمَنٌ وَ دُومُ نَظَرٍ وَ قَدَمٌ سَبْعُمُ
 فِهم وَ دُومُ چَهارم سفر و وطن و خلوت و در ثمن آن باشد که ظاهر صورت
 او خلق باشد و باطن او بحق که هیچ احدی از احوال او خبر ندارد کما قال اللّٰهُ
 اَخْفِیَّ اَذْ لَیْثًا چُونِ ذَاکَرِ از خواب بیدار شود و بیند که اسم مقصود همچنان بغیر
 جاری است پس این هنگامه ذکر را شاید و حضوری را باید گوید که در حین
 خواب نیز از وزنته بود چون ذاکر را و سوسه پیدا شود باید که این نماز و ایم را ادا
 کند تا حضوری حاصل شود خواه به تیمم و خواه بر وضو و نمیش چنان کند خوب است
 اَنْ اُوَدِّیْ دُکْعَةً لَوْ جَهِلَ الْکَرِیْمُ الْبَاقِیَ الَّذِیْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْبَاقِیَ وَ تَحْرِیمِ بَدَنِ
 خواه در قیام خواه در قعود خواه در اضطجاع خواه در شکی خواه در رکوب و بهر جهت که بخواهد
 داشته باشد تا روحی باطنی بهجت واحد دارد و بعد از تحریم هر چه داند از کلام اللّٰهِ
 بخواند در هوشی و بی تشهد در هوش سلام دهد و تحریم را نیز در هوشی بند و بار رفع
 الیدین و این را نماز و ایم گویند و ایضا در رکعت نماز قلب ادا کند باید که درین
 روی بقبله داشته باشد و بیت او برضائے خدا کند و تحریم بند و در هر رکعت
 بعد از فاتحه اخلاص سه بار و رکوع و سجود با شارسه قل بجا آرد و تشهد
 بخواند و سلام دهد و این همه بهوش کند و ایضا چهار رکعت دیگر نماز قلب بطریق مذکور

در بیان آنکه کی غافل باشد
 یا نه است بشکند بنیچ شیطان
 است

در بیان
 این باشد و نیز
 در بیان

۴۲۲

در فضیله نماز که اگر در آن
 یک رکعت برای فایده
 است

کلمہ طیبہ
بجانب فضیلت
کلمہ

خواند و کر فضیلت کلمہ طیبہ بدانکہ در خبر صحیح وارد شده است که
چون بنده مومن سخن را آغاز کردن میخواهد و راول کلمہ طیبہ گوید بعد از تمام نیت طیبہ
گوید اگر ده هزار سال عمر داشته در هر روز صد گناه از او وجود آید هیچ نوشته نشود
ایضا آورده اند که هر که هفت لک کلمہ طیبہ در تمام عمر خود بخواند بعد از آن
دفتر معاصی و از دست فرشتگان افتد و نه نوبت بندگی بر آید هیچ گناه
باین هفت لک نگنجد و برابر نشود و در تراز و ثقیل باشد و کس نگوید که من این
گویم و گناه بکنم تا نوشته نشود زیرا که در **مشرق و المشرق** آورده است
که گناه کردن راه کفر است به بسیاری گناه کس کفر می افتد پس شاید که بعد از
خواندن هفت لک کلمہ بسبب گناه در کفر افتد و آن کلمہ او را فائده ندهد و بسبب
تمام اعمال و جرم می شود کما قال الله تعا و من کفر بالايمان فقد جط حمله
و در عقاید آورده است که فرستای قیامت خود و نه نوشته گناه بمقدار
تا البصر بیارند و یک پله تراز و نهند بنده متحیر شود از جانب دیگر بمقدار گشت
کاغذ بیارند و یک پله دیگر نهند آن گناهان را چون چنبره بالا کنند
و ایضا منقول است که چون شخصی وفات می شد عبد الله بن عمر
اهل عیال او را میفرمودند تا یک لک کلمہ طیبہ با ارواح او بخواند اگر چه مستحق
عذاب باشد آمرزیده شود و ایضا در حواشی خوانده ام که هر که کلمہ طیبہ بعد
کشد و بگوید چهار هزار گناهان کبیره را آمرزیده شود یعنی لا اله الا الله
گوید منقول است که روزی در حضور رسالت پناه صلی الله علیه وسلم
گواه گواهی داد اما بکذب میباید حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که کلمه بخوان شخص
بنامی که شید جبرئیل علیه السلام نازل شد و گفت این شخص بکذب قبول نیست
بسیار این تدابیر گناه او با چهار هزار دیگر آمرزید شد و ایضا آورده اند که شخصی فلان
در حاضری در روزی بر عرفات برآمد و هفت سنگ را گرفت بر هر سنگ یکبار کلمه گفت
عاز و وفات حکم باری تعالی شد که در بدو زنج برزد و دوزخ را هفت دروازه

۴۲۳

این چهار بار در هر روز
در کتب یا با زبان
داشته است

است بهر دوازده که میرندش آن سنگ در دوازده را میپوشد که من گواه توام خود
ماند بعد از آن به بهشت برندش پس شاید که هر مومن متقی را نزدیک هر
کوه و بلندی و هر سنگ و نبات کلمه طیبه را با آواز بلند گویند تا گواه ایمان او
شوند و در خلاصه الملوك آورده است که از آن باز که حق تعالی استیلا
فرستد بیا فرید فرشته پدید آورد و بدو فرمود که کلمه بگو آن فرشته لاله را
بمد کشیده است آمد تمام نشود تا آنکه قیامت قائم شود و کلمه طیب بیا
گفتن نشان حضور دل است و معنی نظر و قدم آنست که در کل افعال و اقوال
از شریعت فقه تجاوز نماید و اگر قدم بکسر القاف گوئی پس چنان بود که
بیچ شئی استخراج ننموده زیرا که قدم او بجز خود امتیاز ندارد و
الارض چنانکه تمایل بر ایجاد خود قدرت نداشتند بحال بر حرکت و
سکونت و حکم قدرت نداشتند و اسیر اندلس عجز تو برای او کنی همه بعد از
است و آنچه تو بے تو با وی او کنی همه قرب است یعنی اول قدم بر خود و ماسوی
الله نبی آنگاه بمقصود رسی کقول السعدی علیه الرحمة بیست قدم باید اندر طریقت
نه دم که اصل ندارد دوم بے قدم و معنی فهم در دم آنست که حضرت
سید علی همدانی قدس سره میفرماید که واجب تعالی بحال عظمت خود به بند
نزدیکتر است از نفس او و بهل از خطر او و بیدار از بینائی او و بگوش از
شنوائی او و زبان از گویائی او یعنی محول کل حال و مبین کل اقوال او
است بلکه خود اوست پس چنین حاضر و ناظر و شاهد شرم باید داشت ترخیص
شرم از آنکه اینچنین حاضر را چگونه فراموش کند و از دم اسم شریف بیرون کند
و معنی خلوت در انجمن آنست که بتندی را شایان است که نهرا اندر هزار عدد
شکر هرگز اسم مقصود را از دست ندهد و دل را از حق خالی ندارد و غیبتی را
شایانست که ماسوی الله نابود مطلق و اندیش چون دانست گویا که خلق را
مصنخل کرد و در عین خلوتش بحق دست داد زیرا که دانست که

بسیار از جبار نغمه

که نیست محرک و محل این خلق مگر او معنی سفر و وطن انست که بجانب منزل
 اصلی خود رجوع کند و وطن اصلی در ظاهر امور آخرت است زیرا که ازان بهیچ
 احدی از مؤمن و کافر خلاصی نیست پس غمخواری آن کند چنانکه سیمین فرموده است
 علیه السلام عجب دارم از چند نفر اول از طالب دنیا که مرگ و طلب است و او غافل
 از دوم طالب مقصود که منزل او قبر است و او ازان غافل ستیوم خنده قهقهه کننده
 که هنوز از حساب گاه نه گذشته است چهارم شخصیکه که در اکثر احوال اقوال و افعال
 او خلاف شرع واقع می شود و او خبر ندارد از آنکه گراما کا بنین بهیچ فردی نمانده که در
 مکتوب آر دای فرزند کسیکه در سفر و همیشه در این غم باشد که بدن مال خود را
 از فرزندان نگهدارد و دست پایی را از در بخش و کوفت آه نگهدارد و این غافل
 که بخروج و دخول به نفس سفر ایشا انست پس ایشان چگونه غافل باشند و نزدیک
 بعضی صوفیان وطن اصلی حدت است و سعی بجانب آن وطن فرض عین است
 و آن حاصل نشود مگر به بیرون آمدن تواز میان بیرون آمدن نه کار زبان گفتار
 است بلکه جذبه الهی است که سالک ازان خبر نداشته و آن نهر در نهر که یک نفسی
 را حاصل شود و حاضر باش تا در حلول و اتحاد یافتی که مظهر آن خود را میقتد از بهتید اکل
 و شرب و جماع و سخن از و صالت گویند و کسی بر گنبد می گذرم افتاد و میگویم
 که سیرده بادشاهان آن ولایت بدان گنبد دفن کرده شده اند چون بر ایوان گنبد
 نگاه کردم دیدم که این نوشته بود قطعه گر کوزه گور بین + این عالم پر فتنه و شعله
 بین + شاهان جهان و سواران عالم را + در زیر زمین در دهن مود بین +
 این احوال خاصه فوق این روشنی است که در عین و تانفس و یگر بنیاتی ندارد و باشد علم
 باب سیوم در سیر سلوک قال الله تعالی

۴۲۵

در بیان سیر سلوک

سوره
 در بیان سیر سلوک
 در بیان سیر سلوک
 در بیان سیر سلوک

لن یکنوا الا باسئد
شایدان راست گویند ۱۲

عکس اولی از
مردان و زنان
در سفر و در

۴۲۶

سیر من الله

در گردن انداخته و گفته یارب امی امی بر قول و آیت سماویست که
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِینَ یعنی چون حجاب دین العبد و الرتب حیات
بنده است پس سالکان را هر دم تمنائے مرگ میباشد زیرا که بر قدم این حجاب ایشان
مطلوب حاصل می شود و کما قال علیه السلام اَلْمَوْتُ جَسَدٌ یُوصِلُ الْجَنَّةَ اِلَى الْجَنَّةِ
و چون مرگ صوری حاصل نمیشود پس ایشان در طلب مرگ معنوی سعی بطریق مینمایند
مگر شمه از آن احوال بر ایشان روشن گردد و نقول **الشیخ** عرف خود فردا که است
و عده دیدار با خدا + یا لیت که امر خود بود و در قیامت بدان ای فرزند
که در مرگ معنوی خطرناک عظیم است عبور از آن نتوان کرد مگر به محاسنی مرشد کامل
و غرض و مقصود او جز اینست که نباشد زیرا که اگر مقصود او طلب کشف و ایامت
باشد بهمان گمان فاسد او را گمراه سازد و متابع شیطان گردد و در فرسودگی و خست
شیخ نشسته بودم سر از عرق بر آید و گفت که بعضی کسان را در هر دم حالت منصوص
میرسد باز بمراقبه شد خواستم تا در جنب بسیار و ملکوت را به بنیم در حال سیر بالا کرد و
اعراض نمود که در دیدار پیچیده است و این حال نمیشود مگر به نفی وجود و نفی وجود
حاصل نشود مگر به چهار سیر این چهار سیر تعلق بهفت قدم دارد و هر قدم و این هم
تعلق بخند به آلهی دارد اگر بنده به در رسید که او را از خود و ماسوسه القدر بر بود و هو
المراد و اگر در دنیا دست ندارد در حالت ترغیب البتة دست دهد و او را چنان مشاهده
حاصل شود که در نظر و مشال نیاید چنانکه عوام الناس او را بهشت مشاهده باشد
او را در قبر بهتر از آن باشد و قبرش روضه بهشت گردد و در وی بیان
سیر اول سیر من الله بدانکه صوفیان گفته اند هر چه در بند آبی بند
آبی پس هر چه سوسه و غیر و جزو گمان و شک و نفس نام دارد و از آن
راهی شود تا بهمان الله تو شود و الا بحقیقت او را نشناخته باشی و قدم اول
سیر بهفت سره بنده که آن را نفس نام اند که درین احوال هر نامرئیات در پیش آید
بهت قدم شریعت و ریاضت ذکر و فکر و یقین آن را پا کمال کن تا سلسله

و استقامت را شایان باطنی چون درین قدم مستقیم آمدی نفس و شیطان
 اطوارات مکرره و طورهای نفس مذمیه بتو پیش آید و چون نقطه های باران
 و سیلاب و سیراب و گرد و غبار و چون گرمای نیمروز تابستان ناگهان در
 آفتابان زنگهای زشت گوناگون پیدا شود که همگی ده هزار پرده نفس و شیطان
 اند بتو پیش آیند گاهی زنگهای بد و گاهی باغهای گوناگون و دختران و جوانان
 لطیف و جوهای لطیف بلکه عرو و عرش و کرسی و آن بحقیقت عرش و کرسی
 نباشد در آن زمان اگر چیزی نامرضی و کابلی از تو در وجود آید عرش و کرسی
 شیطانی بتو بوس نماید بدانکه آن محض غلط است پس باید که صورت مرشد
 در قلب بگردان تا آن که ورات و تجلیات شیطانی بعین ممت او مضمحل شوند
 و قدم دوم بهمین اطوارات مذکورین باید نهاد یعنی بدیدن تجلیات شیطانی
 غره نشود تا گمراه نگردد پس منفی درین قدمین هر مرادے ماسوے اللہ باشد
 چون مراد نفس و شیطان بتو پیش آید از آن در گذر و به تیغ و دسر لاله اللہ
 ماسوے اللہ قطع کن یعنی نفی نامرضیات اثبات مرضیات باید کرد زیرا که
 هر چه نامرضی است ماسوے اللہ است سیر دوم سیرالی اللہ بدانکه قیام به
 دو گونه است صوری و حقیقی قبله صوری آنکه مولود شریف ذات پاک حضرت
 رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم در آن است و قبله حقیقی آن که ایجاد و آغاز
 مراتب محمد مصطفی از انست که از حقیقت محمدی گویند لَقَوْلِ الصُّوْفِيَّةِ هُوَ
 قَبْلَةُ الْوَاحِدِ وَالْمَوْجُودِ یعنی از ان اداے که واجب تعالی اظهار ربوبیت سبب
 شرافت او کرد که لَوْلَاكَ لَمْ يَخْلُقْ اِلَّا خَلَاكَ قبله واحد شد و از ان روی که کلی
 ماسوے وجود حقیقی از طفیل او یافتند پس قبله موجود شد پس مالک اشایان از
 است که اول بر خدمت قبله صوری بطریق شریعت و متابعت مستقیم آید بعد
 در طلب قبله حقیقی پردازد تا بمقصود برسد و قبله مقصود اگر مورد چه نهر مال
 بیایست خود رود و نرسد مگر آنکه که خود را در پر کبوتر تیرسد که مرشد کامل باشد

در بیان سیرالی

۴۲۷

کننده بود که

در بیان سیرالی

مقول الشاعر قطعه نو بدین رفتن بمنزل کی رسی + تو باین جامی بجال
 کی رسی + پس گران جانی و بس اشترولی + با سبک و جان بدین دل کی رسی
 و در مقام سالک انواع مغایبات چون ملک ملکوت نور و نار و انواع الهام
 روی نماید و چون سالک شد کامل داشته باشد زمین همت او لغزش نیابد و
 بدین اطوارات قدم بند و بگذرد زیر که اینهمه مخالفت است از طرف واجب تعالی
 اگر بدین مقام ماند سالکی را شاید و از کذا بان باشد بلکه گمراه گردد و این قدم
 سیم بود و باید که در هر هفته و یا در هر ماه و یا در هر سال البته تجدید توبه در نظر شد
 کند و انا به از مرشد طلب کند مرشد را و را به روزانہ بشاند و سه کثرت تکرار
 کند و استغفار فرماید **اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ**
وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ یعنی مرشد کلمه گوید و مرید کلمه متابعت کند و مرید گوید
 توبه کردم از جمله مخطورات و مکرویات و نامرضیات شرعیه قولاً و فعلاً حاضر ناظر
 سر و علانیت لیللاً و نهائلاً توبه کردم و پشیمان شدم از اینها و ماندم اینها را که بعد
 ازین در وجود من نیاید و قبول کردم آنچه قبول کرده است محمد رسول الله و
 بزارم از آنچه بزار است محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم بعد مرشد گوید که عهد کردی
 به پیران این فقیر گوید عهد کردم و قبول کردم پیرو خود را و پیران رضی را تا عهد رسول
 الله صلی الله علیه و سلم بعد از توبه کردن سکر کلمه بخند گوید **مَقُولُ** است
 که روزی ابلیس لعین گفت یا رسول الله من ایت ترا بعد از توبه باز در مصیبت خواهم
 انداخت پس حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود هر که بعد از توبه متصل سر
 کرت کلمه بخند گوید بعد از آن هرگز شیطان بدو و وسوسه نکند بعد مرشد دست او را
 در دست خود بگیرد و در حق او دعا کند و بگوید که یا الهی سبع اعضائے او را از گناهان
 صغیره و کبیره و ظاهری و باطنی و از وسوسه شیطانی نگاهدار و بیکبار فاتحه خوانده بر او
 بدمد و اگر مستوره باشد باید که کاسه پر آب در میان آرد و مرشد انگشت خنصره را بر آب بزند
 و مستوره نیز بزند بشتر طیکه دست از پرده نکشد و خودش را از پرده باشد و اگر زنان بسیار باشند

شاید که زنی صالحه انگشت را در آن آب بندد و دیگران بدان پرده بجا آورده
او بزنند تا بیعت کند و در حدیث آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله
فرمود هر که دست زن بیگانه را در دست گیرد فردا قیامت آمت
و صد ثنا انگشت دوزخ برکت و بریزند تا ازان گرمی مغز سر آن کس
بجو شد حضرت مرتضی از رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم درخواست که اگر زنی صالحه
توبه کردن میخواهد چه میباید کرد حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بطریق مذکور
جواب فرمود پس چهارده خانواده را روش امینت و هر که دست گیری و پائے گیر
بعورات دهد بداند که او ضال و مضل و هواخواه نفس و شهوت پرست است بعد
از آن دو رکعت نماز توبه بفرماید و در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص شریک
الغرض چون تزکیه نفس از ممر نامرضیات حاصل شود پس بحسب
برهین و تقوی او تمام او چشمه زار گردد و پندارد که آفتاب درین چشمه
میتابد بلکه چند آفتاب با را تافته می بیند در عین مراقبه نه در ظاهر زیرا که اگر چه
ظاهر ملک و ملکوت و طواریات سمعه دیده شود آن او با هم بود و در عین مراقبه
عین البقین باشد پس این هنگام تمام ممکنات در نظر ملک چون برق در
جنبش آید و پندارد که هر چیز در جنبش است و پندارد که هر چیز در جنبش است
ناگهان در بنیان اطوار کبود و در سر و تمام وجود او را در گیر و بعد
از آن تمام کلیات را یک نور کبود بیند و آن موضع جلوس و قیام و
نمود و مشی و رکوب خود را فراموش کند و نداند که من در
کجا ام زیرا که تمام عالم در نظر او بجز کبودی چیز
دیگر نباشد مگر اینکه داند که من باین حالت در وی شان
رسیده ام و آن لذت بسیار منحرج شود و این را
طواریات نفس گویند و علم لدن حاصل شود معنی
همینکه شریک که بر عالمان زمانه مشکل افتاد و می تواند

حل کردن و بدقیقہ اول مشائخ و صوفیان غیر می را توانند بفہمند و این قدم
چہارم بود یعنی برین اطوارات نیز قدم نہد و بگذرد و در طلب از دیاد مرابت
و غرہ و فریفتہ نشود کہ من چیزے کردم و چیزے یافتم زیرا کہ این اطوارات
مسیبہ ہمہ حجاب از واجب تعالی اند و مدین غرہ و فریفتہ نشود و این را مقصود
ندانند کہ گمراہ گردند زیرا کہ مقصود نیست مگر استہلاک صفات بندہ و مذات
معبود کہ جزا و نہ بیند و ندانند و نخواہد و نشگرد و الا سالکی را شایان نہا
و معلوم باد کہ ہر طوار بدہ ہزار انواع و الوان سے تا بد و مرید پیشخ کامل داشتہ
باشد کہ در ہر یکدام با طوار شیطانی و ادوہی مخالطہ خورد و الا بسا وقت
باشد کہ گمراہ گردد و چون نفس را بانواع ریاضات مرکی کردی شاید کہ در طلب
تصفیہ قلب باشد بدانکہ نہایت تزکیہ نفس این است کہ در او ان مراجعہ و مشاہدہ
کل خطوط خود را چون ماکولات و مشروبات فراموش کند و از گذر گاہ و قرار گاہ
شیطان نجات یابد و تصفیہ قلب نیز از ان حاصل میشود زیرا کہ قلب المؤمن
عرش اللہای عرش ذکر اللہ دل بمنزلہ تخت است و زمینش نفس و شیطان
مدعی کذاب بصاحب تخت پاسے را در زمین نفس استوار نہی و دست بہ تخت
در آویختہ و انواع کدورات دروے اندازد چہ ہر وقتے کہ پایش را
بہمت بدی موید لا الہ کہ جاروب دل است از زمین برداشتی در ان سکون
نخواہد ماند و بر روے خواہد افتاد پس تصفیہ قلب حاصل شود پس این ہنگام
خالص ہرے معرفت اللہ ہیا باشد و قلب تحت الا اللہ خاصہ گرد و خبری
دیگر در آرام نگیرد معلوم باد کہ سرے دل را بہفت مقصورہ است و ہر ہمہ
بانواع معاصی مملواند کہ سالک سبع مذمومات را بہین ہمت مرشد و بہرکت
در حیات بدل کرد و دروے و نوع اطوار بطریق مذکور تبادول عتیق رنگ
کہ دہ ہزار پردہ تعلق بدین دارد و بعدہ نسخ خالص بغایت لطیف و نامتناہی کہ
سالک چندان شوق و محبت پیدا شود کہ در تقویہ نیاید و مدین اطوار جلہ ملک

و ملکوت کشف و کرامت حاصل شود **آوردن** اند که رندی رسول علیه
 الصلوات و السلام در بیان صفت بهشت بود و بیان پرسیدند که یا رسول الله
 چه نیکو تقریر کردید مگر جبرائیل نازل شده بود گفت بالذی نفس محمد بیده که بر سر
 و یوار بهشت نشسته بودم و از شما بهتر و امید دیدم حتی که کوچه بکوچه و دزدان بر دزدان
 و خشت بخشت و موی بموی سیر میکردم و میدیدم و دائم الاوقات بهوش
 وار باشد گاه بخود و گاه بخود و میداند که در کدام محل ام و در چه کارم و من کیستم
 و آشنایان آشنایان خیال کند و سالک باید که برین اطوار نیز قدم نهد و در طلب سالک
 باشد یعنی مغرور نشود که من بمراتب چنان بر رسیدم و چنین دیدم که این همه ستر راه
 سالک است از جانب او و این قدم پنجم بود و نهایت تصوف قلب این است که از نزد
 خود باز ماند یعنی فراموش کند و آن ذکر است و این اطوار قلب را چنان قوت گفته
 اند که گاهی تمامی اطوار سیر را در وعیان بیند و مقصود برسد **سیر دوم**
سیر فی السیر یعنی سالک خود را و ماسوی السیر قبضه قدرت
 او داند و متصرف جملة شایانند مگر او را و روح سرحی را زیرا که اگر در غیرت
 سالکی خود را داند و مشرک باشد و مثال او مثال شخصی بود که چیزی را کسی
 عاریت خواسته باشد و بدان خیاری و رغبتی کند و چون کسی از او پرسد که
 این چیز از کیست گوید که از من است و بحقیقت دعوغ گفته باشد و شرعاً زود
 زیرا که در طریق وصول بحق چهل و چهار مقام اند و اول ایشان توبه است و آخر
 ایشان شرم یعنی هرگاه که اندیشه از آنست بدو پیش آید شرمند از آن باز
 گردد پس چون تصرف و سیر آواز خود بخود نیست پس سیر در حق است یعنی در تصرف
 او است هر چه هست پس هرگاه که سالک لا اله الا الله بزند بان را ندانده همین کار
 که هر چه معدوم بود معدوم مطلق است و هر چه موجود بود موجود مطلق است یعنی
 واجب موجود و ممکن معدوم است و باید که باطن سالک از سه تجلی خالی
 باشد هرگز اول صورت چون رویت اشباح و اجسام

خواه لطیف خواه کثیف همه بجای ذاتیه اندزیرا که چون از کتم عدم در وجود افتد
والحال نیز بر اختیار خود اختیار سے ندارند پس هیچ تجلی زیبا تر ازین نمیباشد
دوم تجلی معنوی چون سراج اطوار و عالم نوری که هر همه بقدر نیاز عالم نوری
اندر سیوم تجلی در آن صورت و معنی با و آنست که هر سرے بحسب استعداد و انبیا
و اولیا بمقتاری روشن نموده میشود و سیر فی اللہ در مقام ستر دست میدهد و ستر
روح سراجی را گویند و آن محول کل حال است چون سکونت و حرکت و صحت
و کلام و قیام و فتود و مشی و بصرو سمع و شمع و ذوق همه از دست چون کمال
ازین مراتب آگاه شود اطوار زود روی نماید که ده هزار پرده کسوف بهین دارد
پس در بنحال هر لذت دنیاوی در حق سالک محبت گردد و با اختیار و نه باشد
مگر با ضطرار یعنی یا از جهت نگهبانی نفس خود طعام خورد و یا جهت خاطر مستوره
خود خواب رود و یا از جهت خاطر کسی سخن کند هم بصدر چندان رحمت اندک افعال
و اقوال دنیاوی از دور وجود آید چنانکه پیغمبر علیه الصلوات و السلام میفرمود که
حیات من و ممات من و سکونت و حرکت و خوردن و آشامیدن من و نشستن
و برخاستن و خواب رفتن همه بر ضرائف خداست یعنی از برای اختیار و ضرائف
خود هیچ نخواهم از دنیاوی بجا آورده پس من همه چیز در نظر سالک همچنان
تا بیدار قدم ببرد و خود نهاده یعنی ندید خود را مگر او را و این قدم ششم بود
چون سالک قدم بر خود و جمله ماسوسه اللہ نهاد و جمله را بدو بگماشت این
مراتب را خفی گویند و حاجه کمال میفرماید **طبیعت** گر کلاه فقر خواهی سرب بزد
از خود و جمله جهان یکسر ببر + این کلاه بی سر آنست ای پسر + کی دهندت
تا تو می نازی بسر + **پادشاه** فرزند ملک که در کتب این حدیث علماء
اختلاف است قال علیه السلام الفقر سوادا لوجه فی الدن دین در عوارف
المعارف و در ده است که علماء کبار و مشائخمان بزرگوار فقر را بر پنج نوع
بیان فرموده اند اول فقر خاص و آن کسالی اند که در تمام عمر سال

در بیان و نشان آنکه
حق تعالی بفرموده

و ماه و کاسه میگردانند و یا انہان میگردانند و جمع کرده میخورند پس نمایان
مال ایشان آنست کہ اگر قوت یک روزینہ دارند نگردانند و اینچنین شخص محبا
خداے باشد در خیر و ابر و بہشت کہ در عرصہ عرصات ہاتف آواز کند
کہ اَنْظُرُوا لِحَبَّائِيْ کَيْفَ يَا ثَوْنَتَا مَرْدَمَانَ وَ تَفَكَّرُوا فَمَنْ يَدْرِيْ دُوسْتَانِ اَوْ کِيَانَتِ
نَاگہان فقیران زندہ پوش و زبیل بدست پیدا شوند حکم بار بتعالی
شود کہ اے محبان من از شمار رضی ام شمار رضی ایہ یا نہ گویند
یا رب رضائے مادر رضائے خواست باز گویند کہ اے محبان من
خوراک و پوشاک شما چہ بود گویند یا رب تو دانائی بآن کہ ہرگز شکم
سیر خوردہ ایم آنچه مردم میدادند سے پوشیدیم پس حکم شود
کہ بروید بجانب بہشت پس گویند یا رب آنا کہ ما یا نرا چیزے دادہ
است ہما نرا بہ ما یاں بہ بخش خطاب شود کہ بخشیدیم و اگر اینچنین
فقیر قوت یک روزینہ داشتہ باشد و بگرد و فرداے قیامت
گوشت روے او ریزیدہ باشد کہ الفقر سواد الوجه فی الدین
حق اوست دوم مرتبہ فقیر آنست چنانکہ شخصی از ہلکے جیفہ و سب
ساعی و راہ دار و قاضی و معلم پیش رو و چوبار و وکیل و وزیر و حاکم گرد
و بر خلق ظلم جریان کند و از ہر مکر خواہ حلال خواہ حرام کہ میا بد میخورد و از ہر
فقیر بہت یعنی محتاج بہت بخیر خداے الفقر سواد الوجه فی الدین و حق
اوست نہرا کہ در دنیا حق مردمان بظلم خورده و در قیامت روے او
سیاہ برانگیزد و مردمان دست بردار منشا آویختہ باشند گناہ
ایشان را روا کنند و او را بدوزخ فرستند سیوم فقیر عام
و اینچنان است کہ ہر چیز از حیوانات محتاج بخداے اند چون بادشاہ امر
و حاکم و وہقان پس شاید کہ نیت ایشان مد طلب نیاہمین باشد کہ طلب
یکدم دنیا را مگر از ہلکے کفایت لا بدی و معیشت و زکار و سر انجام لایت

و در حجر وارود شده است که روزی حضرت رسالت پناهنده
 آمد علیہ وسلم نشسته بود و بخود اندیشید که حق تعالی مرا خیر الرسل نامید و امت مرا
 خیر الامم گفت اما بر امت بهتر موسیٰ مرغان بریان ما ہی پخته و روغن فرو می آمد
 بر امت من چگونه محنت زدق طلبی مسلط کرده است بهتر جبرئیل در سید و حدیث
 مدسی بیاورد که انّ من الذّنوب ذنب لا یكف بها صلوة ولا صوم ولا حج
 معینة یعنی امت تو بغایتی گناه گاراند بعضی گناه ایشان بهیم چیز بخشیده نشود
 مگر به غنوارگی نفقه اولاد بعد از آن حضرت مفرج شد پس اگر نیت ایشان همچنان
 باشد ثواب اجر یابند و اگر نیت ایشان کثرت اموال و نفخ و سرفرازی باشد مغذی
 گردند و روعی ایشان سیاه باشد کقول اولیای الله عسی امیر هنّاك امیر
 عسی وجهه صبیح فی النار فضیحه اما شخصی عیال مند و شرمناک باشد باید که
 در اس هر فصل بر مقدمان و تونگران جرود و بقدر کفاف تا فصل دیگر طلب کند
 و الا عذاب گردد زیرا که طلب زدق از برای عیال فرض است و در تنبیه ابوالمیث
 آورده است که چند نفر چون سر از قبر بردارند بجانب دوزخ روان کنند
 اول امیر کاذب دوم شب زانی سیوم ذو عیال متکبر اما اگر بتدر کفاف
 تا فصل دیگر یعنی مقدار پنجاه درم شرعی داشته باشد باید که سوال نکند
 چهارم مرتبه فقیر طالبان حق شایان ایشان آنست که چارناچار خاصه الله
 در طلب عبادت او مستقیم باشند و خالی از ریا باشند و اگر ریا کنند فرار و
 ایشان سیاه گردد کقول الشاعر بیت فردا که پیشگاه حقیقت شو و پیرید
 شرمند ره روست که شمل بر مجاز کرد و پنجم مرتبه فقیر آنست که طلب طلب او
 شستی گردد و در عین یاد او وجود ماسوس الله را فراموش کند و احتیاج او که بیند و
 بین الله بود از میان برخیزد که ذالقم الفقر هو الله در شان او است و خواه فرید
 نین اینچنین فقیر را سواد الوجه فی الدارین گفته است چه هر وقتی که در سفر و جود
 یافت گو یا که حق را فراموش کرد پس سیاه روست و شرمسار باشد و هرگاه که در جود

مصلحت بدست نمی آید
 شود بدینی که منتهی
 نمیشود به نماز و
 روزه و مال این است
 ان احسانات دیگر
 استیانت بکار می آید
 محال که در آن است
 به آنکه و بیانی از این
 که از سبب فقر و نیاز

۴۴۴

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد شفیع صاحب دہلی

تذکر و ناپودش پس نابودی نیز نوے از سیاه روی است سیر چهارم
 سیرج السید قال اللہ تعالیٰ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ چون واجب تعالیٰ ہمہ جا با ہمہ
 است پس سالک از میان برآید تا او خود بخود باشد و دعویٰ کذب تو کہ منی تو
 باشد آنرا زود نامسموع گردان تا بسبب کذب آثم مجبور نباشی و در غیر است گاہ
 سالک چون موے بر روی باشد و گاہ آنہم نباشد و گفتہ اند کہ پیش بر آب است
 از آب کسی چه گوید و بر آب کسی چگونه نشان جوید لا بلکہ رہواست زیرا کہ آب
 نیز جنبہ و کسی را اطلاع می شود پس چون سالک رحمت ہستی خود از میان برآید
 و معیت او را تمام اشیاء یکسان دید خود را نداند مگر او دین ہنگام اطوار سفید چون
 ما یکمان سفید و یا سایہ آب بر روی نماید کہ وہ خبر پرودہ تعلق بہین دارد و
 کل اشیاء نداند مگر ذات واحد و از خود خبر نباشد مگر اندک انانیت باقی باشد
 چنانکہ از مراتب وحدت نزول نظام داشتہ بود الحال عروجش ہمچنان حاصل شود
 کہ در ہر مراتب خود را در عین آن مراتب داند و مراتب ادنی ہر واسطے گرد و زیر
 ادنی واسطے از قبیل لایقت او بر و یکسان شود و علم لدن بر روی نماید بدین
 اختلاف در کتب از مہر بیان املاک و ملک و ملکوت از انست کہ بعضی اہل اجتہاد
 و اہل قیاس اند و بعضی اہل دیدہ و بیان معتمد علیہ باشد اگر بسیاری مخالفست بہ
 اہل ظاہر نہ افتد و اگر اکثر خلاف باہل ظاہر گفتہ باشد شیطانی باشد نہ رحمانی بعد
 معلوم باد کہ دو قدم تعلق با بنیاد دارد کہ اولیاد را دران دخل نیست اما اولیاد
 را شمر از ان روشن می گردد و تانفی وجود و رفع انانیت ایشان حاصل
 شود و دران اختلاف است بعضی گفتہ اند کہ سبب بعد و سفیدست بعدہ
 سیاہ و بعضی گفتہ اند بعد سفید سیاہ است و بعدہ سبز و این تعلق با آخرت
 دارد اما بقول فرید الدین عراقی و حضرت شینم شبلی و شتیق بلخی و سہری سقظی
 و معروف کرخی قدس اللہ سرہم اصح آنست کہ بعد سفید سبز است و سیاہ
 تعلق با آخرت دارد اگر چه ہزار در ہزار اختلاف از ان بعضی ظاہران روشن می گردد

و بیان سیرج السید
 سیرج السید
 فصلی در بیان

در بیان سیرج السید
 در بیان سیرج السید

۴۴۵

اما غیر آن در آخرت حاصل شود و بقول سید علی ہمدانی و اکثر اہل کبر و
 و ابو علی رودباری قدس سرہم آنست کہ اول سیاه روی نماید و سبز تعلو
 با حضرت دارد و قدم ہنارون بر اطوار سفید کہ مراتب روح بہت آن قدم ہفتیم
 گذشتن حاصل نشود مگر بجز بہ الہی و چون جذبہ الہی در رسد و او را شش
 ازین دو اطوار خواہ سبز خواہ سیاه بدرخشد چنان مستغرق توحید شود
 کہ از گم شدن خود بخیبر باشد کہ قول الشاعر ہدیت تود و گم شو کہ توحید
 آن بود و گم شدن کم کن کہ تفرید آن بود و حدیث انا عند خلق العبد
 العبد متصل بالظن والظن متصل بالزب انہ من مرتبہ و این مراتب
 اخفا گویند پس بدان کہ فرزند چون بہمت متابعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تا این مقام رسیدی باید کہ ہر چیز کہ رسیدہ آن چیز را از
 دست مہ تا بدلا باورد و نہ مقام بازمانی یعنی چنانکہ تزکیہ نفس و قلب و غیر ملک
 بر بخار سیدی باید کہ ہمان تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح را از دست
 مہ تا از بندگی بر زمین نیفتی و گردن ایمانت نشکند و شرمسار در میان
 اولیاء اللہ انگیزمتہ نشوی کہما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ من الخذلان
 بعد الکودای من النقصان بعد الکمال و این مراتب خاطر فراموشی است
 اما بر سالک ہزاران ہزار سالہا بعد و بیشمار بگذرد و شاید کہ دایم المدام
 این تجلیہ ششم مذکورہ قلب اخالی ندارد حتی کہ اگر خواب بیند از این تجلی و اند
 و بدانکہ در عین خواب اسرار از قالب میرود و در ملک و ملکوت سیران میکند
 تا ہر چہ از مکاشفات بیند سیراوست در مشرق و المشارق آورده است
 کہ شبی حضرت رسول علیہ السلام با جمیع اصحاب در ست شب روان شدہ
 چون شب باختر رسید یاران ہمہ مانده شدند خواستند تا فرو آیند و خواب کنند
 حضرت منع کرد و فرمود مبادا کہ بیدار نشوید و نماز شما فوت نشود اما
 بلال امر بخواب کرد و گفت کہ بوقت نماز من شمارا بیدار کنم آورده اند بعد از آن

در نزدگان بندہ منی ہر
 شے کہ من گمانم در ذہنیک
 باہر بود و عینان باہم
 بندہ منی گمان است و
 گمان منی ہر مدعا
 است ۱۲

۶۴۴

چند حدیثی که در بیان خواب است
رسالة فایده تبیر خواب که بر حق است تبیر آن
چند حدیثی که در بیان خواب است

آفتاب اول حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بیدار شد و بلال نیز در خواب شده بود
گفت ان الله یقبض ارواحکم حین شاء و یرد علیکم حین شاء یا بلال قم
فاذن للناس و این حدیث دلیل است بر نیکه بچین خواب ارواح بدر میرود اما
نزدیک اغترال ارواح بوقت خواب بیرون نرود بیکه در حین وفات نیز بیرون نرود
و در فرق آدمی استخوانیست که آنرا عصبه الانبه گویند و آن محبوس میشود و این اقبال
محض کفر است زیرا که حدیث بسیار در خروج ارواح وارد شده اند و آیت سماوی نیز بر
این ناطق است که کافران گویند قال لله تعاد بنا ائمتنا ائمتنا و ائمتنا ائمتنا و لا
اعلم بالصواب بیان تبیر خواب بدانکه تبیر خواب حکما بر قدر حکمت خود چیزی گفته
اند که فلان نوع خواب خوب فلان نوع بد اما حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم هر روز
بعد از بامداد اصحاب را پرسید که مگر خواب دیده باشید بمن بگویند گفتند یا رسول الله غرض
جست فرمود خواب حق است و بهر نوعیکه معبر تبیر کند همان میگردد اگر چه بد باشد به تبیر
نیک نیکی پیدا میشود و من نیک خواه شما ام تبیر نیک بگویم اما اگر در شب خواب بیند که
در خاطر شما بدر رسد باید که سه سه کثرت آب و من بر دست چپ اندازد و از آن پلو
بگردد و شمار ضرر نرسد و آن خواب ابجسی بیان نه کنند که من چنان دیده ام
قال علیه السلام الرؤیا الصالحة من الله والحلم من الشیطان فمن رأى شیئا
یکروهه فلیتفک عن شمله ثلثا و لیتعود بالله من الشیطان الرجیم فاحتسب
تفسیر منقول است که رفته رفته در خدمت رسول الله صلی الله علیه
وسلم آمد و گفت یا رسول الله خواب دیدم که سقف خانه من شکست خورده
فرمود صلی الله علیه وسلم شوهر تو که در غریب سلامت باز آید هنوز خانه
بر سیده بود که شوهرش باز آمد بکنار چند کثرت می آمد حضرت صلی الله علیه وسلم
تبیر آن خواب همچنان می کرد اما چون باز برائے تبیر آمد حضرت
صلی الله علیه وسلم را نیافت بحضرت ابوبکر و عمر خواب باز نمود ایشان
فگفتند که شوهرت خواب در بعد از عتبه خواب را رسول علیه الصلوات والسلام عرض کرد

۴۳۷

که خواب نیک از خدای
باشد و خواب بد از شیطان
است و اگر کسی خواب بد
دید و در آن چیز
باز آید پس در آن
چیز خود را در آن
چیز خود را در آن
چیز خود را در آن

حضرت فرمود کما قبل یعنی شوہر تو خوابد مرد و ایضا آفرودہ اند کہ شخص
 علی الصباح خواب را بزین خود باز نمود کہ تمام دریا را من فرو بردم و بخوردم
 زرش و انا بود گفت بغیر از عالم بجز یک مگوے وزن خود بجانب عالم
 روان شد مردے جابل و بد زکت در پیش آمد گفت بجای میروی ہر چند کانت
 کرو نہ استاد گفت تا مقصود خود را نگوئی نہ باشم کہ بگذارم ناچار شدہ گفت کہ
 شوہرم خواب دیدہ است خواہم بعالم ان بگویم گفت نہ خواب را بمن بگوے و من
 تعبیر آن خواہم گفت خواب بدو نمود آنکس در حال گفت کہ خواہد ترقید چون ان
 زن در پیش علم شد واقعہ را باز نمود گفت اگر چہ خواب بود اما تعبیر و پیمان
 گشت چون بخانہ آمد شوہرش ترقیدہ بود اما نزدیک اہل تصوف خواب دیدن
 بر چہار نوع است ہر بار بر عناصر ربیعہ زیر کہ تولد خواب ازین عناصر ربیعہ است
 چون خاک و آب و باد و آتش و ایشان در پاک کردن ہر یک ازین عناصر سعی
 بلین نمایند ہر گاہ کہ خاکش مصفا از مخطورات و مکروہات گردد بسبب صافیت
 ہا ہنار گوناگون و سہر بار لطیف و جویہاے لطیف و قصر ہاے بلند و ایوان ہاے
 بزرگ و ملک و ملکوت پاک ہیئت و عرش و کرسی اندر خود بمقدار مرتبہ خود
 خواب بیند تا کہ دلش خوش پذیرد و ہر گاہ کہ عناصر آتش مصفا باشد بسبب صافیت
 دریا ہا و آب ہا و جویہا و سیاحی کردن دران و ملاحی کردن و کشتی را ندن و کشتی
 سوار شدن و طہارت کردن و شربت آشامیدن خواب بیند تا خوشحالی او در خواب
 پیدا شود و چون عنصر بادش مصفا گردد بسبب صافیت سواری و بلندی و ہوا
 پریدن و از کوبہ بکوبہ رفتن و بر سر آب میرق رفتن و خواب بیند بلکہ سوار
 شدن بر سر درختان بزرگ از شاخ شاخ پریدن و علی ہذا القیاس خود را چست
 و چالاک و پرندہ نفس بیند تا دلش خوشی پذیرد و چون عنصر بارش مصفا باشد
 انان صافیت صورت در و پیر و مرشد و استاد و اولیاء ماضی بلکہ خلفائے
 راشدین حضرت سالت پناہ و اینا و صورت یار و محبت جملہ نیک صورتی در خواب

۴۳۸

بیند چون طاووس و طوطی و غیر ذلک از صورتهائی لطیف ناولش خوشوقتی پذیرد
 و بدانکه در لباس اهل تصوف چون مردی چشم روشن اند زیرا که هر چه از حسنه و
 سیئه از ایشان در وجود می آید همانرا در دل یاد می گیرند پس چون اینچنین خواب بیند
 بر اعمال گذشته خود نظر کند که کدام فعل نیک و خطره نیک از او پیدا شده بود
 که این نتیجه همان است باید که همانرا از دست نهد و هر گاه که در باطن صوفی
 آلائش نامرضی بوده باشد به برابر خاک زمین زشت و شور و گرد و عنبار
 و ویرانه ها و خرابی و جمله چیزهای که او را دلگیر کند بیند و برابر آب آبهای زشت
 و گنده بوی و سیلاب های و غرق شدن دکان در سرور یا معطل شدن
 و عاجز ماندن از گذشتن و آب های پلید و بد رنگ بیند و به برابر با و آن
 بندی افتادن و از درخت و از اسپ افتادن و در چار افتادن و در چیز آویزان
 شدن و بدست ظالمان افتادن معطل شده افتادن و غیر ذلک سرنگونه ها
 بیند و به برابر آتش صورتهائی زشت چون دیو و پری و مار و مورچه و گز و
 و شیر و پلنگ و خوک و خرس و غیر ذلک من الموضیات و هر صورت که دلگیری
 پیدا باشد به بیند پس چون از چنین خواب بیدار شود این را بنیهای الهی
 داند و لغوش شمارد و در حال بر افعال گذشته خود نظر کند تا هر سیئه که در او
 بوده باشد از آن برگردد و توبه کند و طهارت کرده در خواب رود تا بار دیگر
 خواب نیک بیند و صوفی را باید که در حال باشد و ایم المدام زیرا که ماضی باز
 یاید و مستقبل بدست او نیست پس شایان او این است که وایم خود را آیند
 رده بدان بیند و همیشه باطن او مردی باشد تا هر چنان نامرضی از او در وجود آید
 آن توبه کند و وایم آنرا بحق تعالی یاد کرده باشد و باید که گاهی محاسبه سیئه خود
 طر خود بجز منقول است که رفتن او با الله محاسبه میکرد و یادش آمد که در ایام
 جوانی از او در طلب ناکردن بود و از آن بگریخته بود و یک گاه خطره چنان می نمود
 که او غلش را حاجت نکردم بعد از آن توبه کرده میبودم باز در حال این خطره بود

گناه شده باشند و گریه شد که صایام جوانی این خطر نبود و پیری چگونه
 آمد از شدت گریه در خواب شد حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم را و خواب
 دید و کیفیت احوالش پرسید و فاقہ باز نمود گفت ای شیخ شمارا دین طاعت نیست
 بلکه طاعت بزمانہ است کہ زمانہ رفتہ بر فتنہ انگیزے گردانان مردمان را بفرستد
 بخود تہویر یارہ می شود و ان یام از ہجرت من صد سال شدہ بود الحال چہ بل
 افزود انان این اندیشہ نامرضی در وجود تو آمد و ایضا منقول است
 کہ خواب بر سہ نوع است یکی بر ابرست چنانکہ ہتہ ابراہیم بر فزح اسماعیل علیہ السلام
 دیدہ بود دوم دیدن برائے خود و تاویل کردن دیگرے دان چنانکہ یوسف
 دید و یقوت بعیر کرد سیم دیدن برائے غیر و تعبیر کردن غیر دان
 چنانکہ بی بی عایشہ رضہ دید کہ چادر سیاہ در سردارم حضرت رسالت
 پناه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ شوہر تو از تو بعیرد و تو بیوہ مانی چنانکہ ہتہ
 چہل و چہار مرتبہ از اولیا افضل است چہان خواب چہل و چہار مرتبہ از مرتبہ
 نبوت و اکثر اولیا اللہ بخواب حکم بر چیزے کردہ اند باب چہارم مشتمل
فصل اول در اخلاق حمیدہ قال اللہ تعالیٰ و ایتک
لعلى خلق عظیم قال اللہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبوننی پس شان
بندہ مؤمن است کہ در کل افعال و اقوال متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کند خصوصاً بر کہ دم از تصوف زند شایان حال و اینست کہ ہرچہ ذرہ از
اخلاق و امیرہ را در خود را نہ بدہد تا متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ
آوردہ اند کہ رفتہ سے اعرابی در خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شد و
از و گوشتان طلب کرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمقدار رمہ او را داد آن شخص بسوئے قوم
آمد و گفت ای قوم بر شما باو کہ مسلمانان اختیار کنید زیرا کہ محمد علیہ السلام بہر سخن
ما آشنا عطلے بے منت میدہد و از فقر و فاقہ منتہرہ اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کردہ است کہ حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز فحش و دشنام نہ فرما

۴۴۰

برین نیکو کردہ اند
 آن نبوہ جبار از قوم
 تنگ بینی
 و از این نیت
 منجیب
 است نہایت نیکو
 انشا و سودہ نیکو
 فلاح است

مخبر راند و چون بشخص عتاب میکرد میگفت مَا تَرَبَّتْ جَبِينُهُ یعنی چه حالست
مرفلان را کہ از پیشانی او خاک میریزد ابو جہر مرید رضی اللہ عنہ روایت کرده
ہست کہ بعضی اصحاب گفتند یا رسول اللہ چارہ حق مشرکان عالمینکنند تا ہلاک شوند
گفت من مبعوث برای بد کردن و گفتن نشدہ ام بلکہ مبعوث برای رحمت شدہ ام
و ابو سعید خدری روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از زن مسورہ شرمناک
بود و چون چیزے غیر مشروع را میدید نمیکفت اما مایان اگر آن را در روی او میدیدم
آنرا منع میکردیم **ابی علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عن ابیہا روایت کردہ
کہ ندیدم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را مستحج خاطر و خندہ کنندہ تا آنکہ
دیدہ شود کام او ہلاک ہمیشہ تبسم میکرد و کیفیت تبسم و فضل و ضو بیان شدہ است
ابی علی **صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہا گوید کہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخن پریشان و ناخوش نمیکفت بلکہ در سیاق و کلام چنان
مبالغہ میکرد و بتاتل میگفت کہ اگر شخصی در ست روز سخنان او را سمع و سمر و سمر و سمر
و ایضاً **ابی علی** **صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرد کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زن را بدست خود زودہ بود و نہ خدمتگار را مگر جہا
فی سبیل اللہ میکرد و ہرگز طلب انتقام از کسی نمی کرد مگر این کہ شخصی محرمات و عمل
اللہ و پس این ہنگام از برای خدا او را زجر و تعزیر میکرد و **والسنن** **ابن مالک**
رضی اللہ عنہ روایت کردہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت می کرد
مرضیان و متابعت میکرد جنازہ را و اجابت میکرد دعوت بندہ را و سوار میشد بر ضرور و ز
غلای خیمہ بر خر سوار بود کہ نقطہ او از زمرادہ بود و ایضاً **ابی علی** **صدیق**
روایت کردہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدوخت جامہ خود را بدست خود
و ہا کثرات عمل خانہ میکرد و میدوید کہ سفند از او گاڈ خود را و گا ہی باب صحن خانہ
میکرد و گا ہی شتر گدین با می شست تا صحت یابد و **والسنن** روایت کرد کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنج خیمہ برائے خود نمی نہاد و اکثر اوقات خاموش میبود

لا

ای بار

غدا

بندگی

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

بگویم

کلمه در ذکر

۴۴۲

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

منقبت

و هر سخن را جدا جدا میگفت و همیشه در تبسم میبود و چون سخن میکرد اکثر چنانکه
 بسوی آسمان بالا می کرد و این اخلاق از تنبیه ابواللیث استخراج نموده شد
 بدان ای فرزند که متابعت حضرت علیه الصلوات و السلام را در هیچ احوال از
 دست ندی تا در بدعت نیتی و اکثر نگا بهایی از اقوال بجاری که کسی سبب بسبب
 گفتن کافر و منقول است که حضرت رسالت پناست الله علیه و سلم فرمود
 که امت من صبح مسلمان میخیزند و شام کافر باشند و در شام مسلمان باشند و صبح
 کافر بخیزند اصحاب پرسیدند یا رسول الله سبب گفتن از جهت پریشانی از اقوال و
 نادانستن ایشان در تخیر شدن از بازگفتن که وجه نجات ایشان آنست که شب چون
 خواب وند سرگرت بگویند اللهم انی اعوذ بک من ان اشرك بک شیئا و انا
 اعلم و استغفرک لما لا اعلم یر تبت عنه و رجعت و اقول لا اله الا الله
 محمد رسول الله تمامی الفاظ کفر فزینیه او ضبط شوند و او آمرزیده شود و اگر صبح
 بوقت برخاستن سرگرت بخواند تمام الفاظ کفر بشنید و ضبط شوند پس هر چه ترا از عذاب
 نجات دهد آن چیز حمیده است و هر چه ترا از عذاب کشد ذمیه است باید که از آن پرستری
 و اکثر پرستری از سوگند خوردن باید کرد اگر شخصی روی بقبله باشد و سرگرت بگوید که سوگند
 بخدا هست که فلان همچنان هست اگر همچنان باشد بنها و الا کافر و داورده اند که
 رفته از متقیان سوگند بخدا کرد اما سوگند راست کرده بود او برده را و کفارت آن
 بین آنرا و کرد گفت اگر چه سوگند راست کردم مبادا که خلقت گیرم و رفته بکذب از
 زبان من بین برآید و در مشرق آورده است قال علیه الصلوة
 و السلام من حلف بکلمة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال یعنی اگر شخصی گوید اگر
 اگر چنان باشد من جهودم یا ترسا اگر دروغ گوید جهود و دینی کافر و د کفارت
 بر و لازم گردد و شارح آورده است اگر آن کس این مسئله میدانند که باین اقوال
 کس کافر می شود و او دانسته و دروغ سوگند میخورد کافر می گردد
 باتفاق زیرا که اراضی بکفر اما کافر شدن بدین لفظ نمیدانند

و دروغ سوگند خورد و درین اختلاف است و در شرح مشارق
 آورده است کہ اگر شخصی مال شخصی را سوگند دروغ بر طرف کند کافر گردد و اگر
 حلال داند فدائے قیامت واجب تعالیٰ از و ناخشند باشد و ایضا آورده
 اند کہ اگر شخصی تزویج می کند زنی را و او در دل دارد کہ مهرش نخواهم داد
 و یا بیک حیل از خود ساقط کنیم او را در سلک ناکندگان شمرده اند و حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ او بر ادائے آن قرض ہرگز قادر نشود
 تا آن کہ عذاب آتش شود بدان می فرزند و کتابہائے فقہ آورده اند
 کہ نشاید بندہ مومن را اینکہ در حق ایمان شخصی بدو عا کند زیرا کہ ضد ایمان کفر است
 پس گویا کہ و کفر راضی است و رضا بکفر کفر است مسلمانان در حق ایمان یکتر
 اند و خلق پیغمبران را نگاہ کند کہ ایشان بلا ہائے عظیم می بینند و در پائے ایمان
 ایشان ہرگز و عاصی کردند بلکہ ہمیشہ و عابدیت ایشان میگردند چنانچہ ہر
 موسیٰ ۴ قوم خود را از بلا ہائے عظیم خلاص کرد و ایشان متابعت او را کردند تا
 او ہمیشہ در غمخوارہ گئی ایمان ایشان بود و در ذم بقرائت ایشان از چگونہ معجزہ لطیف
 بنمود و اما ایشان از بدبختی خویش مسلمان نشدند و قصہ او آنست کہ در تقنیہ
 کامل آورده است کہ دالان عهد تو نگرے بود عامیل بن شریحیل نام و پسران
 عم میراث خواران او بودند چشم بر مرگ او داشتند تا کہ بمیرد کہ مال او را
 قسمت کنند شبی او را بہمانی طلب کردند و بکشند و کشتہ را در میان دو
 انلاختند و علی الصبح بہ نزدیک موسیٰ علیہ السلام حاضر شدند کہ عم زلفہ
 ما عایل را کشتہ یافتیم موسیٰ علیہ السلام آن جاراہ بہ پیود و بیک ذہ نزدیک
 بود کشتہ طلب کردند یافت حکم قسامت بر ایشان براند بعدہ دیت
 بر ایشان واجب کرد گفتند یا کلیم اللہ دیت میدہیم بارے از خداست خود
 بخواد تا کشتہ او را معلوم کند از حضرت عزت فرمان شد کہ بگو تا مادہ گا و را
 بکشند و پارہ از آن گوشت گا و بر کشتہ زند زندہ شود و قاتل خود را بیان

۴۴۳

بجای آن کہ در
 شرح مشارق
 آورده است

گفت ای بنی اسرائیل که این گاو را چه میگویند؟
 گفتند چون ایشان مردم بی علم و ناقص عقل بودند از میسخن و تعجب شدند تا گفتند
 هُوَ وَاجِبٌ اَوْ دَرِازِ بَرَاکَ اَیْنِ بُوْدَ کِه تَنَابُکَ مَقْدَمَانِ بِنَا بَتِی دَرِازِ مِی بُوْدَ کِه
 ایشان مردم کم عقل بودند و بر استنباط مسئله قادر نبودند چنانچه امت محمد رسول
 الله صلی الله علیه و سلم که چه مقدار علوم را از قرآن کشیده اند و همه احکام را
 یک بیک نوشته میبود و از آن دراز میشدند قَالَ عُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَاکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنِ
 یعنی من از جاهلان و نبرل گویان نه ام پس یقین شدند گفتند پس بیان کن که چگونه
 است آن ماده گاو گفت بَقَرَةٌ لَا فَارِصَیْ وَلَا یُکْرَمَعُوْنَ بَلْ اِنَّ ذٰلِکَ لَیْسَ
 ماده گاو نیست نه نیک پیر و نه نیک جان میان جوانی و پیریت باز گفتند که رنگ او
 چگونه باشد گفت گاو سبزه باشد زرد روی و خوش رنگ که لون او خوش آید نگرند گل
 را باز گفتند که کار کرده باشد یا کار ناکرده گفت آن ماده گاو نیست نه مالیده شده
 در شدت بار و نه نرم کرده شده بکشیدن آب مرکب را و سلامت است
 از عیوب که بر روی هیچ نشانی نیست و رنگ او مخلوط برنگ دیگر نیست گفتند
 الحال راست باشد و بدین وصف گاو سبزه در دنیا یک و آن فرزند سبزه
 بود که با او پدر نیک خو بود و پدرش مرده بود و از شدت هیزم آوردن و بفروختن
 نصف حاصل را به او صلح پدر تصدق کرده و نصف دیگر را بر خود و مادر خود نفقه
 کرده و فرزند این پسر و بنی اسرائیل میگویند که ماده گاو سبزه بدین صفت
 گرا باشد تا بهر بهاسی که باشد بخریم پس واقعه را با او گفتند و او گفت ای پسر
 گوساله از میلش پدید تو بدین وصف در فلان مرغزار مانده ام برو طلب کن با آن
 روزی تو باشی پس پاپی و باخارفت و با بگ کرده بیامد و با آن صفت
 موصوف بود و خانه آمد و کلانتران بنی اسرائیل بیامدند و خریدن خواستند
 گفت از مادر دستور می خواهم چون درآمد خفته بود بیدار کردن نتوانست
 که عاق نشود بیرون آمد گفتند نبرار و نیار بدیم بفروش باز درآمد بدستویی
 خواستن او هنوز خفته بود گفتند پنجره را وینار بدیم بکنایه شتاب میکردند و در آن

بنده میگویند که این گاو را چه میگویند؟

گاو سبزه را چه میگویند؟

۴۴۴

صفت گاو

بنده میگویند که این گاو را چه میگویند؟

در شان و مقام

۲۲۵

و خارج میشد تا بہائے اوراہ پری پوست اور ساندند کہ پوست این مادہ کا

پیراز و نیار کردہ بدہیم ماوریش بیدار شد بفر و خند و ایشان شش لک خانہ

بودند از بہت امتحان کہ مرده چگونه زندہ شود بر سر بر خانہ یک نیار دادند

پوست پر شد فذ بجوہا پس فح کر وند آن مادہ گا و را پس حکم شد کہ پارہ گوشت

بر کشتہ بزید تا زندہ شود و اختلافوا فی البعض یعنی آن گوشت از کدام جائے مادہ

گا و بود ابن عباس و عمر کہ گوید کہ گوشت ان بود و سدی گوید کہ عقرون بود و

آن گوشت استوار و بلند استادہ میان دو کتف و ابو عالیہ گوید کہ استخوان مادہ گا و

بر ان زد و بعضی گوید کہ دم اورا بر کشتہ زد و بعضی گویند کہ زبانش را بر زد و صحیح

آنست کہ حق تعالی پارہ گوشت یاد کردہ و موضع معین نکردہ پس مارا سکوت بہ

است و چن بزود در حال زندہ شد و نشست خون از رگہائے وی میرفت

گفت مرا پس ان عجم من کشتہ اند بطعم میراث این بگفت باز ببرد و میراث ایشان

۲۲۵

نداد و بعد از ان حکم شد بنا بودن میراث مرقاقل را کما قال علیہ السلام لایرث قاتل

تجد صاحب البقرہ مسئلہ در تفسیر کامل مے آرد کہ ایشان را چرا استنباط مسئلہ

نبود جواب آنکہ استنباط بعقل است نہ بعلم برایشان خمر حلال بود بسبب خمر عقل

زاتیل میشد از مسئلہ محروم میماندند و بر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر امت اور

حرام شد بسبب کمال عقل استنباط مسئلہ میکنند پس نہارای پسیر کہ از خمر و دمالی تا چون

قوم موسی در دین لغزیدہ نگردی بعد از دیدن این معجزہ نیز ان بدرختان ایمان نہ

آوردند و بر تو باد ای فرزند ند کہ دایم المرام در طلب علم باشی کہ سعادت دارین
بعلم است الشن بن مالک را پرسیدند کہ اگر یک سہ از عمر تو ماندہ باشد اگر
تمام کو نیا مالک تو باشد تصدق فقرا کنی و یا بمقدار موسی کہ در بدن تو است
کافرا نرا بخشی گفت اگر یک سہ از عمر ماندہ باشد در طلب علم گوشم
کما قال اللہ تعالی قال الذین اؤثروا العلم در رجعت حضرت رب العزہ
بہنمبر خود را کہ سرور اولین و آخرین بود بجز سوال از دیاد علم بچیزے امر نکرد کما

مومنان کہ
ببین علم با نند
مبنی
شکوف
سکات این
بیت و ہنم
در ملک
الم زین الد
ما فہم است

قال الله تعالى وقل ثبت ذنبي غلما وحضرت خواجہ احمد سہوی فرماتے ہیں کہ
 محمد از بقوت علم چگونہ الزام داد کہ تمام عالما را عاجز کردہ بود و فقہ را و شریعت
 آوردہ اند کہ بدان عہد حکیمی بود و ہر یہ و دہر بیان از وجود بارہ تعالی انکار داشت
 و طیب عا ذق بود خلیفہ زمان بسبب خلافت بر و بسیار محبت داشت
 روزے گفت اگر مسلمانان شوی و چندان محبت دزدم گفت مسلمان شوم
 بشرطیکہ اگر عالمان مانہ دلیل عقلی بر بودن ذات حق تعالی بیارند و از دلیل نقلی
 انکار دارم ہر چہ عالمان می گفتند قبول نکرد خلیفہ زمان سہ صد عالما را جمع کرد و
 گفتند ہا رسد علم حکمت را بیازمایم پس سہ صد را جاجہ ملاز شہر پر کرد و ہر
 کدامی عالم بجان یگانہ بدست گرفتند چون او حاضر شد ہمہ را بیان کرد کہ فلان
 از جاجہ را ظلم عالم بدست گرفتہ است و در وطن نفع مرضی و مجازہ و طبع است و
 فلان اکل و شرب بہ طبع سازگار است و فلان ناسازگار بعد از ان ہر چہ عالمان
 می گفتند قبول نکرد کہ من دلیل عقلی گفتہ ام نہ نقلی حتی کہ عالمان را ماندند و خلیفہ شہر
 شد زیرا کہ عقاید تمام خلق تباد شدن رفت بدان زمان شنیدند کہ خواجہ احمد
 سہوی بہ بیت التذمیر و خلیفہ فی الحال شخصے را بدور روان کرد کہ در دین
 نبوی رخنہ افتادہ است البتہ برگزید و ہم را بکفایت رسانید خواجہ قبول کرد
 و بدان شخص گفت کہ من لہ شب و دہین جا میگذرانم و بادشاہ عالم علی الصبر
 از شہر بیرون آید و جا بہا را خوب ہتیا کند و منتظر من باشد و من زود تر بخوار
 آیم و بعد مصافحت بادشاہ تقصیر رود تا آمدن من از من پیرسد و من جواب
 گویم بادشاہ مفرج شدہ بوقت ہا را بدیرون شد و انواع ماکولات ہتیا کرد و
 تمامی مردمان جمع شدند بعد مدتی شیخ در سید بجا مصافحت مرحبا بادشاہ
 خواست کہ چراز و در تر شریف ننودید شیخ در حال مہر خود را در بیان داد و گفت
 آرکز و نہ آدم اتما بجے را دیدم و در دیدن آن عجب بسیار متحیر شدم
 تا این زمان بر آن ماندہ بودم و آنچنان بود کہ برکت را در سیدم

گوشت را ہمراہ بخوریم جوان و زیر آن آتش کردن گرفت چون بختہ شد سر پویش
 باز کرد کہ این گوشت را بہ بیم چہ فرہ دارد چون دید خیال کرد کہ ما ہی است
 پارہ انان بخورد و فرہ اش خوش آمد باز چہ بخورد و بکند ہر دورا بخورد و در خود
 دید تمام علوم اولین و آخرین مستجمع یافت و آن دو نفر را در خواب مانده
 و خودش روان شد و آن ابوعلی سینا بود اما کم بخت اکثر ستم
 در علم حکمت و در علم سحر مے کرد و حرام ہمید است کافر شد و علم منطق مے
 بیان کرد و بعدہ خود را با غزال کشید و بسبب کثرت سحر و علم حکمت عالمان
 زمانہ را عاجز کرد و بادشاہ بلخ را با تمامی رعیت متعین خود کرد و در دین نبوی
 خلل پیدا کرد و این خبر بشیخ شہاب الدین بہروردی در رسید
 در حال بجانب بلخ روان شد بر سید بادشاہ را اعراض کرد کہ چرا دین
 نبوی را از دست دادی گفت از دست نداده ام بلکہ من عامل بروایت
 ام و عالمان بروایت بد و برابر نمیشوند شیخ گفت اورا بہ پیش من بخوان
 چون آمد ہر چند کرد و پیش شیخ سخن کردن ہرگز نہ توانست و از
 برکت شیخ تمام علوم از مے فراموش شد شیخ گفت کہ الحال چہ باشد
 بادشاہ گفت آمتا ولیکن کرامتے دارد کہ در شب تار یک آفتاب را
 را برگنبد بلخ مے آوند و تمام ولایت بنوا و منور میشود شیخ فرمود آن
 نیز آسان خواهد شد چون شب شد تمام مردمان جمع شدند ہر چند کردند نتوانست
 آفتاب را بر آوردن باز شرمندہ شد این ہنگام شخصی را برگنبد بر آورد و دید
 کہ کوو کے کاغذ ہر دست گرفته شستہ است و پیش ازین سحر کردہ چون
 آفتاب مینمود و از برکت شیخ ہمہ در آن شب سحر روان نمی شد
 حکم کرد اورا از گنبد انداخت بکشتند و در آن اند کہ منصور
 حلاج در تگنائے توحید مرد و ایمان سلامت برد اما ابوعلی سینا و
 معن کوخیدر آمد و ایمان را سلامت نبرد زیرا کہ در آن محل ارواح

پاک حضرت رسالت پناه محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم بدو پیش آمد گفت که درین
محل بقوت و مدد چه کس آمدی گفت بقوت و مدد خود آمدم باز گفت محبت من را
چه کردی گفت محبت از ناقتان است بنفوذ باشد منم سپنج مبارک بر سرش زد
و چون سنگ تاب و پیچ خوده میرود هنوز تا بقدر و فسخ نرسیده است و نرسد
مگر بر روز قیامت بعد ازین غرض اینکامی **فمنزل** و انجم اللہ ام تخلق اخلاق
باری تعالی موصوف باشی و این بر چهار نوع است اول در طلب علم کوشی که علم
شریفترین چیزهاست تاحق و باطل عالم و جابل را شناخته باشی و نام عالمی بر تو
اطلاق یا بدو عالم از صفات باری تعالی است که بسبب شرافت علم بر تو اطلاق گردد
و بر حقرا و انبیا و شیخ و دیگر کس اطلاق نکند و زیرا که حق تعالی لا یدعی و نی و شیخ و
مشایخ نمیگویند و نشاید و اگر عالم گویند شاید و این مبتدی راست که دوستی بعالمان
و اعراض از جا بلان بکند دوم اینکه چون قدم بودی طریقت نهادی شفقت بر تمام
مخلوقات و بر برداری زیرا که محبت بر هر چه که باشد بدوست که محبت او وجودی
است و با او دوستی حق است پس دوست را نشاید که بر افعال و دوست خود
بیرحمی و بی موزونی بگوید و قییم نداند سیم اینکه نظرت بر هر چه افتد در حال
صانع آنرا یاد کنی که چه بزرگ است صانع این چیز بقول الشاعر **دست**
کمال بنده در راه یقین است + نظر بر جا کنی حق را ببیند + یعنی مرخص از این چهارم
اینکه چون با نهتار سیدی خود را و غیره را یکسان بینی که در وجود فرقی نیست بلکه خود
را بگذار که خود بینی جز گمراهی نباشد و گمراهی پیشه شیطان بود و او را بر آنست
که با خلاق شیطان تخلق گیر و **فضل دوم در اخلاق و سیمه**
منقول است که روزی یکس از صحاب پیش مرتضیٰ علی رضی الله عنه
و گفت پیچ سخن در زبان و در ثار رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم شنیده باشی بگو گفت
آری از زبان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم شنوده ام هر که از ریش بنده مومن کسی باشد
بر وارد بهشت بر و لازم گردد زیرا که نصف ایمان در خلق نیک است مرتضیٰ رضی الله عنه

در بیان اخلاق و سیمه

گفت یا علی من تو مشرود رساندم چرا گریه کردی گفت من حاجت کار اندیشیدم
 که باین مقدار دل خوش کردن بهشت لازم گردد پس همین مقدار بد کردن
 و دنیا نیز لازم شود پس بر تو بادای فرزند که بدینچه آزار خلق باشد خواه قولا
 خواه فعلا خواه اعتقاد از ان اجتناب تمام نامی و آنچه سیر و پیاز را منع کرده اند
 منع تحریمی نیست بلکه بهمت آنکه سبب بد بونی بخلق آزار می رسد تا موی
 نباشد و در قیام و قعود و مشی و رکوب بنده مومن آزار زسانی و مومن ا
 بچشم حقارت نه بینی که ایها المؤمنون اخوة و ارد شده و ایضا شایده که اساذ
 را بنام نه نامی چنانکه احمد و محمد و غیره و لک بلکه خواه و بادشاه و غیره
 نامی و در عوارف المعارف آورده است **مَنْ قَالَ فِي**
حَوَاطِئِ اسَازِهِ لَا يَفْلِحُ ابَدًا یعنی چون اساذ گوید که فلان کار همچنان
 است و شاکر گوید که همچنین نیست هرگز نجات نیابد و چند چیز را گفته اند
 که سبب ویشی هر دو جهان است یکی اساذ را بنام نامیدن دوم
 مادر و پدر را بنام نامیدن سیوم چون زن شوهر تمام یکدیگر گیرند
 باید که بقلب ناز و رموز میان خود بیا گانند حضرت رسالت پناه صلی الله
 علیه و سلم فرمود که مادران را دوست دارید گفتند یا رسول الله میان هر کسی یک
 داریم و تو بلفظ جمع یاد کردی یعنی مادران فرمودی گفت خواهان مادران نیز
 مادرانند آورده اند که دعای مادر و پدر حق فرزند چون علی بن ابی طالب
 است حتی که اگر بی بی فاطمه و مرتضی زنده میبودند امام حسن حضرت امام حسین
 رضی الله عنهما بچنان و چنین کشته نشدند چنانکه اسماعیل را بنده کم روان کرد
 مادرش بی بی ماجره گفت ای بار خدایا اسماعیل را بتوسیرم سبب اند عا نجات یافت
 و معلوم بادای فرزند هر چه خلاف شرع است همه ذمیه است و معلوم باد که در
 ترغیب آورده است که بر مومن لازم است که بهر احدی از مسلمانان سلام
 کند اما سلام امرا و سلاطین نشاید زیرا که سلف ادبی است

چون اساذ را بنام
 نامیدن

۲۵۱

چون اساذ را بنام
 نامیدن

نہر

و شاید کہ نام حضرت رسالت پناہ مخفی نماند چنانکہ محمد گوید زنی جلیل القدر
بلکہ حبیب اللہ و رسول اللہ و غیر ذلک گنید تا باب قرین باشد و چون شخصی نام
اللہ تعالیٰ بشنو و جل جلالہ لازم شود و لفظ تعالیٰ بعد از عز و جل نیز لازم شود
اما اگر غیر انشائی دیگر شود و یا نویسد لازم نگردد اما بہتر است خاصیت
مخلوقات این است کہ چون نامش را یاد کنی قہر کنند و خاصیت خداست
کہ چون با اسم ذات یاد کنی رحم کند بدان می فرزند کہ با دوستان حق کجا
دوستی کردن و با دشمنان او دشمنی کردن یکے از اصول دین است کما تر پس اگر
عاملی را مرضی را چون شارب خمر و زانی و سازندہ آلت طہی و نوازندہ او
بے ادب و یہودہ گوے و قبیح افعال و اقوال را کسی از جبر و تعزیر و سخن درشت
و ضحیت کردن منع کند ذمیمہ نباشد بلکہ مدیحہ باشد زیرا کہ این چیز مانع
قبیل امر معروف اند و در شرع روادار شدہ اند کہ بغیر بد گفتن کسی بد کردار
براہ مدعی آید و مصنف **تختہ ملی** در تصنیف خود آمدہ است کہ
مدین عہد جبر و دیدم بشریت قریب و آفتان بود کہ مذدے بند دی بہو
صاحب اموال او را بہ پیش قاضی آہد و ہمہ کسان بند دی او گمان میکردند
اما از روی معاینہ بیچکس او را ندیدہ بود قاضی از اثبات آن عاجز آمد
خلیفہ زمان از قاضی خواست کہ او را بہن بسپارد مدین ساعت خواہم اثبات
کرد قاضی بسپرد خلیفہ او را لکاحہ زجر و تعزیر کرد و گفت بعینہ ہمان چیز کم
شدہ بیمار در حال بیاد و آنچه صوفیان نگاہبانی زبان می کنند از نیک و بد
گفتن این است کہ اگر بر خلاف شرع باشد بضرورت شرع بد گویند و آنچه جز این است
از خوبی و زشتی چون مورد و مار و پشہ و گس و قتل و رقت و قتل غیر ذلک من العجا
وہ چون حور و حضور و آدمی و غیر ذلک من الحسنات ہمہ اجز پر تو یک نوزند اند
زیرا کہ در تحت ہر لفظ و وجو حکمت غامضہ باریتعالیٰ مغوض است کہ ہیچ فعل
او جز بجلت نباشد چنان کہ اگر شخصی تصنیف کند و یا کتابت نویسد

خادم گفت یا امام المسلمین امروز دو جهان آمدند که هرگز چنانچه بهتر از
 ایشان نباشد که بایزید بسطامی و شقیق بلخی انداماتم بیرون شد بعد از
 ساعت خادم دسترخوان آورد که در میان طاس پر گل بود اما غسل و
 شستنه یافتند خادم گفت چیزی از این طاس غسل و شستنه بگیرد تا مار فایده
 حاصل شود زیرا که طاس بدین روشنی و غسل بدین شیرینی و موسی را بر ایشان
 چه مثال است شقیق گفت مسلمانی از این طاس روشن تر است و مسلمان بودن
 از این غسل شیرین تر است و بر مسلمانی بودن از این موسی باریکتر است
 بایزید گفت بهشت از این طاس روشن تر است و خوردنی بهشت از این غسل
 شیرین تر است و پل صراط از این موسی باریکتر است ابوحنیفه گفت قرآن
 از این طاس روشن تر است و خواندن قرآن از غسل شیرین تر است
 و عمل کردن بدان از موسی باریکتر است خادم اجابت خواست که من نیز
 چیزی بگویم گفتند بگو گفت وجود جهان از این طاس روشن تر است و در آن
 جهان از این غسل شیرین تر است و شنود کردن جهان از این موسی
 باریکتر است اما در خاطر فقیر می رسد که علم حقیقت از جام حجم روشن تر
 است و محقق بودن از غسل بهشت شیرین تر است و هدایت شرع بدان استوار
 بودن از شگافتن موسی باریکتر است چنانکه شبلی میگفت که هر چه منظور
 میگفت و میکرد و یقین میداشت همه در من موجود است اما همین که او پیدا
 می کرد و من در نهان او سر خود را با می داد و من نگاهبان زیرا که اکثر سبب
 علم حقیقت در الحاوزند یعنی می افتد از انکبه به همراهی مرشد کامل که
 طایع اند یا است در آن غوص مینماید در راه بدست ناورده خود را هلاک
 می کنند بعضی گویند ما در خدا شمع بعضی گویند خدا ما است همه چیز ذات خدا است
 بعضی گویند ارحم خدا است و بعضی گویند خدا می آید باله است و اینکذا
 گمراه میگردند و گوه سگ میخورند پس ایشان چون سگان پلیدی خوارانند

که نه در دنیا بهره دارند و نه در عقبی و آنچه صوفیان در وجه واضطرار گفته اند ایشان با قوال اختیار میگویند و ندانند که مصروف حال است متعالیست مگر باین حال **فصل سیوم در بیان صبر** قال الله **وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ** یعنی صبر کن ای محمد بر آنچه میگویند کافران ترا سحر و شاع و مجنون و تو دوست منی من ترا نگاه میدارم چونکه مرا وکیل گرفته و کار بجا گذاشته غم خور اگر چه همه عالم بتو دشمن شوند و با عی ناسخا که جمال جانان ما است + عالم همه در پناه جانان ما است + ما را چه ازین که عالمی خصم شوند پیش و پس ما سپاه جانان ما است + **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَزَّاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيمًا** و خبر و پادشاه ایشان را بسبب صبر کردن ایشان در طاعتها و بلاهای بهشت جاودان و جاهای حریر نرم و چون در دنیا و دشتان او را بلا بود و عقبی عطا بود و چون در دنیا ایشان را غم بود و عقبی شادی بود و چون در دنیا ایشان را زندان و زندی پوشی بود و در حقیقت بهشت جاودان و عله حریر بود و در تریز کس با هفتاد و هفتاد و هزار هر یک بر رنگ دیگر و نرم و بار یک بدن ایشان چون برگ گل بود و همه را یکت پوشاند بطریقی که هیچ یک رنگ دیگر را پوشیده ندارد بلکه هر یک بیرون بنماید و بدانکه صبر بر چهار نوعست و معنی صبر در لغت بازداشتن است اقل صبر از معصیت است باید که با رعایت چنان بر مرکب خیس نفس بار کند که چون اشتر بلند همت گردد و از معصیت باز ماند و در اندیش گردد و بار دیگر بر عصیان نگرود و دوم صبر بر طاعت است و در صبر بر طاعت آورده که صبر بمعنی حبس نیز آمده است یعنی دائم المدام توسن سرکش نفس را در خانه توکل و اخلاص حبس کن تا در طاعت کوشد و طاعت آموزد از جهت ثواب جمیل همیشه در طاعت بقدر استطاعت استعانت نماید و خود را از کسل و فتور باز باید منعقول است از سرور کائنات صلی الله علیه و آله و سلم که چون شخصی خرد و یا

دیباچہ

ایمان را بفرماید
و فرمود
که هر که می خواهد
باید به بیت و هم
حق آید و بداند
که گویند
میکن آید

۲۵۰

ممبران
پوستان و
جاسر
ارشی ۴۴
آیہ بڑا
پارہ بیت
وہم مدکوم
ملنے علی ملان
۱۲

چنان بکشت چون کار و بر گلویش اندر حلقومش بریده شد و بمرد طفل سمیت خورد
 که مادرش در سیده چنان حال دید آن طفل از سمیت مادر بگریخت از بام افتاد
 آن نیز بمرد هر دو را در زیر پنهان کرد چون خوردنی بر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فرمود جبرائیل نازل شد کہ بغیر از طفلان خوردنی مخور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمود پس آن خود را بپا کہ خوردنی با من خورند آن شخص در خانه شد از زن
 پرسید گفت جاسے بازی رفتہ اند و پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت کہ در
 خانه نیستند حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت بی ازیشان نخواهم خورد بکذا
 چند کثرت تا خانه می آمد باز ہمیش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرفت و قبول نمیکرد
 بعدہ زن خود اعراض کرد کہ حضرت معطل است بر و پس آن خود را یافتہ بپا زن
 ناچار شدہ نہ بالاکر و در حال چنان دید پدرش بطاقت شدہ فریاد بر آورد و در
 پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحیر شد جبرائیل
 گفت وقت عاست نہ وقت حیرت در حال بعد از دعا ہر روز زندہ شدند
 و با حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام خوردند پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ
 الصَّبْرُ مُفْتَاَحُ الْخَيْرِ یعنی چون مادرشان صبر کرد حق تعالی بر و رحم کرد
 ایضا مشایخ کہا کہ صبر کلید طریقت است منقول است
 کہ یکے از اکابران ہند را دو پسر صغیر بودند و تا نیمروز درس سے گفت
 بعدہ چون بخانہ سے آمد بغیر ازیشان خوردنی نخوردے روزے ہر دو
 پسر در چاہ افتادند و مردہ کشیدہ نزدنش بندہ مت بود ہر دو را در جاسے
 خواب در زیر بستر کرد و گفت کہ قاضی بیاید سچکس با و نگویند یا خوردنی بخورد چون
 بوقت نیمروز آمد ہر دو رسید پس از نیافت زنش در حال طعام را در پیشتر
 نہا و گفت پس از بخوان با من طعام بخورند گفت و خوابا نہ طفلان را از خوردنی
 خواب قبول نہ کرو قاضی خود استاد چون بستر بالا کرد ہر روز زندہ بودند بیدار کردہ آورد
 بعد از آن زنش چنان کہ رحم مادران است شفقت آورد و گفت حال جمیت و فقر

باز نمود نزد یکان با و گواهی داندند بر موت ایشان قاضی گفت پیغمبر صلی الله علیه
و سلم راست فرموده است که الصبر مفتاح الفرج مگر بسبب صبر زن من زنده شده
باشند قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلاة ان الله
مع الصابرين و در تفسیر کامل در معنی این آیه و ده است
که حق تعالی وجه استعانت بنده باین دو چیز ازان کرده که الدنیا یعنی دنیای
واقع شده است پس در بند یحانه بندیان را جز صبر کارس و شفاست نیست
و بهترین طاعات بعد ایمان نماز است ازان او را یاد کرد و چپا رم مودت
است بدانکه بدی معشوقه تلخی او در حق عاشق شیرین تر از غسل و نیکوتر از
است که مرده را کسی جان بدهد پس در حضور معشوقه اگر کسی گوشت او را
ببرند خبر نباشد و اگر خبر باشد همان سدره او است چنانکه زنان مصر و
روئے حضرت یوسف علیه السلام از بریدن دستهای خود خبر نبودند چون
ذکر یا علیہ السلام از آره که بر سر او میراندند خبر نبود و چون منصوب که از بریدن
دست و پائے و گوشت خبر نبود و چون عین القضاات بهدانی که از سوختن
بآتش خبر نبود و در اندک که سوداگرے از ماوراءالنهر ولایت بندرفت
ناگاه نظرش بر دختر بادشاه زمانه افتاد مدت یکسال بر آنجا ماند که نه از خود
خبر بود و نه از مال بعد از یکسال کسی از او پرسید که چه حال است جواب داد
که قرار دلم دختر بادشاه برد آن خبر بد دختر بادشاه رسید گفت خود را در آب اندازد
و مرا باوے مناسبته نیست آن شخصی این را بگوش دیوانه رساند گفت محبوب
یا کرد در حال خود را در گراب انداخت بعد یک روز خبر بد دختر رسید آتش عشق
و مودت در او اثر کرد و آن جلای بخت خود را نیز در آن گراب انداخت بعد
سیوم روز بادشاه را خبر شد ملاحان را فرمود تا در آب در آیند چون درآمدند
پرو را بخنجر گرفته و روان غریز رفته بکشیدند هر دو را بچنان دفن کردند منتول
است که روزی خواجه حسن بصری در بازار شهر بغداد میگذاشت ناگاه طبیب فریاد

مسلمانان
مردم خواهر
در محفل
نواب
آفت
عصر
و هر آنچه
خدا
ما بین
۱۵۸
مسلمانان
با ابا جعفر
آشنا با هم
دوم
مسلمانان
در

برآمد که من طیبم و هر رنجی که باشد دوا کنم چون این شنید گفت دعوی
 قوی کردی که من هر رنجی را دوا کنم گفت ای طیب من نیز رنجی دارم گفت
 چه رنج داری گفت رنج گناه طیب گفت چنان دوا کنم که شفایابی فرمود که پنج
 فقره بیا یعنی از خود و از جمله اشیا بر خیز و احتیاج بدو دار و محتاج بدو باش و
 غیره چنانکه ابراهیم علیه السلام در منجیق از فرشتگان مقرب استعانت
 نمی جست و آن نیز ولایت او نبود بلکه نبوت او بود زیرا که ولایت انبیا
 آن بود که از خود در گذرند و فراموش کنند کل اشیا را مگر او را باز گفت که
 برگ صبر با و یار کن یعنی چون غرض و مقصود و احتیاج جزا و نداری
 پس هر تلخی که از و آید شیرین پندار که در ولایت محبت عاشق تلخی دیدن
 حرام است و نیاید کقول الشاعر **لیست بئس** تو دعا گفتم و دشنام
 شنیدم * هرگز اثرش بهتر ازین نیست دعا را * باز گفت بلیله تواضع با
 بلیله مسکنت بیا میزبدا که تواضع سرفروان داخل است و بایزید قدس سره
 گفته است که اگر تمام در تمام کلیات از ذره خود را بهترین بنی تواضع را نشانی
 بلکه مشکبهر هم ترا گویند و سکون وقت یابی که ظاهر و باطن خود را بدو تسلیم
 کنی و چون تسلیم کردی مرگ معنوی چشیده باشی و چون مرگ معنوی
 حاصل شود هر گاه که با دانا نیت تو پیش آید کام مراد تو تلخ گردد و ایزد
 جان کندن در هر ساعت باشد و اگر تو به نیک و بد نظر کنده پس متحرک سکون
 را شاید باز گفت که در باطن معرفت بینداز و چون جان کردی پس بر تو
 باد که احوال و افعال را در کل صحن اسیر معرفت پنداری که هیچ ذره نیست
 که او نیست و یا بساوست و بدست تقوی بکوب بدانکه قلب سالک خمین
 مرومک چشم است اگر اندک چرک در یافت تاریکی پذیرد پس بر تو باد که تواضع
 و مسکنت تقوی داری نه اینکه تواضع بمرصع هوا و شهوت پرستی کنی و بغربال
 رضا به پیر یعنی سبوس سرکشی و غیرت و نارضائی و انانیت در کن تا تمام رضا

و خود را از میان کشیدی از مرض گناه که آن وجود و انانیت تو بود که وجودت

ذنب لا یقاس علیها خلاص یافتی و گفته اند که ایضاً فی ایضالیه و فی ایضالیه

فی ایضالیه و یکی از جمله صابران مهتر صابران مهتر یوب علیه السلام بود بدان

اسے فرزند که چون باری تعالی گفت ای جاعل فی الدنّ خلیفۃ مرشدگان

گفتند آجعل فیها من یفسد فیها و یتفک الدّماء باری تعالی گفت ای اعلم

ما لا تعلمون پس هرگاه که بنده عصیان و مجور صادر شود باری تعالی آن را

بصفت ستاری می پوشد و تفسیر کامل در معنی ستار آورده است که حق

تعالی را از ان ستار گویند که برابر بران صورتی در تحت عرش قائم است

هرگاه که بنده صلاح و فعل نیک و قول نیک میکند و میگوید بدان صورت همچنان

میکند و میگوید تا ملکوتیان بنشیند و حق تعالی میگوید که من گفته بودم که من بعلان

شما و اناترا من که بنده گان من چگونه عبادت میکنند و اگر لغو باشد این کس مشق

و مجور میکند باری تعالی آن صورت را پوشیده میدارد تا آن بنده بد

بخت و در نظر ملکوتیان شرمندہ نشود و در وقتی که اسمعیل علیه السلام را بنده کم

روان کرد باری تعالی گفت به بنید بنده گان مرا از برائے من خون پس

میریزند و در وقتی که مهتر یوسف علیه السلام از زینجا بگریخت نیز همچنان گفت

که بنده من از ترس من چگونه از زنا میگریزد و در تفسیر مدارک

آورده است که ایوب علیه السلام روی بود و از فرزندان اسحاق علیه

السلام بود و مرا و را هفت پسر بود و هفت دختر بود و سه هزار شتر بود

و هفت هزار گوسفندان داشت و پانصد گاو و جفتی داشت و بر هفت را

یک غلام میراند که همه پانصد غلام بودند و مر بر غلام را زن و فرزندان و

باغ بود و در مختص آورده است که ایوب علیه السلام است

و ان سلام چنان عبادت الله تعالی میکرد که هیچ آیه ای بر او می نرفت

بفرشتگان خطاب میکرد که من افتم بنده گان را و در میان آن باشند

و در میان آن باشند

و خود را از میان کشیدی از مرض گناه که آن وجود و انانیت تو بود که وجودت

۲۶۱

و در وقتی که مهتر یوسف علیه السلام از زینجا بگریخت نیز همچنان گفت

که بنده من از ترس من چگونه از زنا میگریزد و در تفسیر مدارک

چون ابلیس بدبخت را در آن عهد بر آسمانها راه بود بیکم معلم فرشتگان
بود بحضرت عزت مناجات کرد که یا رب شخصی باینچنین تو بخیر می چگونه عبادت
تو کند اگر فرماندهی اموال او را تلف کنم به بیم که چگونه عبادت تو کند فرمان
حضرت عزت شد که ملعون او با اموال وابستگی ندارد اگر گمان تو بر آن است
بر و اموال او را خراب کن ابلیس لعین آتش بر خرمنهای او زد و غله را بسوخت
و غلامان را بکشت اما ریوس و پری را بصورت آن دو بقانان کرده و بخانه
اش آمد و گریه میکرد که خدایه دوستان خود را چگونه رنجاند که تمام غله او را
بسوزاند بهتر ایوب گفت ای بدبخت مگر شیطانی مال ملک همه از دست بکند گاه
اشتران را میکشت بصورت ساربان می آمد گریه میکرد و گاه گاوان را و گاه
گوسفندان را میکشت ایوب علیہ السلام همچنان منع می کردش حتی که تمام
اموال او را خراب کرد اما ایوب علیہ السلام دو چندان عبادت بر آن افزود
باز حقتقلے برو خطاب کرد که چگونه می بینی بنده مرا گفت یا الهی بهترین بنان
بی بی حلیمه زن دارد و فرزندان شایسته دارد و او را چه غم که طاعت از دست
و بد فرمان شد که فرزندان را بخش دیوار سے برایشان انداخت همگی بمرد
در ماتم حاضر شد که خدای تعالی فرزندان دوست را بیک کشت همچنان بکشد
ایوب علیہ السلام منع کردش که مگر شیطان هستی ما هم خواهیم مرد باز حضرت
عزت برو خطاب کرد که بنده مرا چگونه دیدی امی باز خدایا کسی به بدن دست
و صحیح بوده باشد فرزند و مال جز و سر نیست چرا عبادت نکند اگر فرمان
دهی او را بدین مرض بپیچیم تا عبادت تو چگونه کند حضرت عزت خطاب کرد
که دلش بدست من است و بدنش را بتو سپردم ملعون رفت پاره لعاب پلید
و بدتر مالید و واژه نبار دانه بر و پیدا شد و دهر دانه دو کرم میخوردند بروایتی
شده سال و بروایتی سیزده سال و بروایتی سی سال همچنان بود اما عبادت اند
از آن می افزود و لعین بجل شد اهل قریه او منکر شدند که اگر پنجم ریوس

ببلای چنین گرفتار نشدے و اور از وہ بکشیدند و در گوشه عمارت بنا کرد و
 و آنجا میبود و بی بی حلیمہ خدمت و میکرد و روزے کرے از وقتاد باز گرفت
 و بدن خود مانند اما چنان بگزیدش کہ فریاد از بیطاقتی برزد و هتیر جبرائیل علیہ السلام
 در رسید کہ چرا فریاد کردی و چرا افتاده را باز بگرفتی گفت کہ لصب کرمان از
 گوشت من است پس مبادا کہ از رزق محروم ماند اما چنان المناک کردش کہ لم
 او با تمامی کرمان مساوی بود جبرائیل علیہ السلام گفت کہ حق تعالی سے گوید
 کہ مستط کنند و ریزندہ کرمان منم تا آن کہ رزق ایشان باشد نگاه سے
 دارم و چون رزق خود را میخورند میریزانم پس تو حکم را تغیر دای از ان الم بتو
 رساندم بعد از ان میرختند و بعضی پیدا سے شدند روزے بی بی حلیمہ
 مزدوری میکرد و کاندازے گفتش اگر روزه بنمائی مزدوری تو بدتم و الان هم
 بی بی گفت ای بد بخت من دختر یوسف پیغمبرم کہ از خوف خدای تعالی از زلیخا
 گریخته بود و از بنیره گان یعقوب علیہ السلام در زندان ما همچنان نیامده است
 گفت پس موی گیسوی خود بریده برده مزدوری تو بدتم بی بی عاجز شده برید
 و او چون بخانه آمد رنگ رویش متغیر بود ایوب علیہ السلام واقعه پر سید حال
 همچنان بگفت ایوب علیہ السلام سوگند خورد کہ اگر من صحت یابم ترا صد چوب
 ندخم چرا گیسوی را بریده دادی گفت اگر چنین است چرا حق خود و عانی کنی کہ صحت
 یابی تا من نیز خلاص شوم گفت چند سال با فخری گذرانیده ام بی بی گفت هشتاد
 سال گفت پس من از خدا سے شرم میدارم کہ مدت سختی من بدست آسانی
 برابر نشده است و من و عاکنم روزے بی بی از خانه بدر شد و لیساعت
 هتیر جبرائیل علیہ السلام بیامد دست برو مالید کرمان از و بقتادند و ریش
 کرمان او دور شد و در خانه او چشمه پیدار شد و دنان غسل کرد و حلقه هشت
 پیوستید و جمال او باز تانہ شد و در حال در نماز است و چون بی بی سر از در
 دکان کرد شخصی و در منزلت و حبیب هیت خورد کہ مگر خانه خود را غلط کردم حضرت

کتاب
نموده
در مقام
توضیح
از
تفسیر
باید بین
دوم
و
نفس
۲۶۳
فصل
در شکر
و
تذکره
در
تذکره
در
تذکره

ایوب علیه السلام بانگش داد که فروده باد مرتز که باری تعالی مرا صحت بخشید به
بی بی در آمد تا به سبب آن سوگند و لگیز بود مهر حیرتیل یا مد که باری تعالی میفرماید
که صد چوب درخت گندم یکجا کرده بر بند و آنرا بروی زن باین حلیه سوگند
توسا قط شود آورد اند که حلیه سنت پهلبرت هر که از و منکر شود کافر
گردد و در تفسیر مدارک آورده است که همان فرزندان او که مرده
بودند همه زنده شدند و در تفسیر کشاف آورده است که بعد از آن شانزده پسر دیگر
زاید و شیطان لعین خجل تر شد و حق تعالی باز او را پاک نیاوی عطا کرد و در
تفسیر مدارک آورده است که هر عابدی را باید که چون ایوب علیه الصلوات
و السلام صبر کند تا چون او ثواب یا بد هم در دنیا و هم در آخرت و تا سیاه روی
کند ملعون را **فصل چهارم در شکر** قال الله تعالى اِحْمِلُوا آلَ
دَاوُدَ شُكْرًا وَ قُلَيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ **الایضا** قال الله تعالى اِنْ شَكَرْتُمْ
لَاَزِيدَنَّكُمْ قال علیه السلام الشکر مزیذ النعمه بدانکه شکر بر چهارم نوعست
اول شکر خلقت که خلق آدم علی صورته که هیچ صورت بصورت ایشان نریالی
نمیکند اگر چه طاعت و نیت از وفایده نیست زیرا که پایش سیاه و منقارش
است و دیگرانی جاعل فی الارض خلیفه شکر باید که افضلترین مخلوقات
خلافت او شد و دیگرانیکه کَفَدَ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ که هیچ شئی
بد و در تقویم برابری ندارد اگر چه پری زور آور و خوب صورت می باشند
فایده نیست زیرا که بوجد این تنیدی و رندی حق تعالی ایشانرا متابع انبیاء
و آدمی کرد و پیغمبران را نفرستاد مگر در انسان و چشمان پری و لذت کشیده
پاریدگی وار و هیچ شکر باری تعالی آدمی نخواهد بچلای رساند زیرا که اگر چشم
را پوشیده میماند از دیدن محروم و اگر کشا و باز می بود بپلاکت قریب زیرا که
چشم کشاده با آفات بسیار است و دهن آدمی چون دو سنگ آسیا هست
اما از آسیا سنگ بالا میگرد و از آدمی سنگ پایان می گردد بخلاف

کہ بعضی بہایم چنانکہ ہنک را نیز سنگ بالا میگردد و ناودان این آسیا معلوم
است بوقت اکل و شرب از طرف شکم آبی گرم آید خوردنی و خوراک آشامیدن
بدو ہمراہ شدہ میرود و ہر گاہ کہ رزق او منقطع شود ہمان آب بالا نمی آید ہیچ فرو
بیرون نمیتواند تا آن کہ می میرد و ایضاً چنانکہ حضرت شیخ سعدی فرمودہ است
ہر نفسی کہ فرو میرود و مجتہد حیات است و چون بر می آید مفتح ذات پس در ہر
نفسی دو نعمت موجود است و ہر ہر نعمت شکر واجب است از دست زبان
کہ بر آید و کز عمدہ شکرش بدر آید و قطعہ بندہ ہمان کہ بر تقصیر خویش
عذر بدہ گاہ خدا آورد و در نہ سزاوار خداوندیش بہ کس نتواند کہ بجا آرد
و دیگر آنکہ اگر کسی شکر بہ نعمت کند شایان است اما اگر شخصی عاقل و کامل
بعقیدہ باشد شایان و این است کہ در خروج بول و غایط و باد البتہ شکر
خدا بجا آورده باشد زیرا کہ اگر چہ از طعام و شراب نیاید خواہد و دنیا
زیست اما اگر دور و نزدیک و بول یا غایط یا باد و در حال دست
جان بشوید شومی مایہ عیش آدمی شکم است و چون بتدریج میرود چہ غم است
گر بہ بند و چنان کہ نکشاید و گریل از عمر بکشد شاید و در کشاید چنانکہ
نتوان بست و گویشوا از حیات دنیا دست و **فروع دویم**
شکر اسکائی یعنی بر بندہ لازم است کہ ہمیشہ شکر بران کند کہ
حق تعالی مرازلن گمراہان نگردانند کہ خداوند سے را مانع بطرف
دیگر رفتہ اند زیرا کہ آدمی را فضل بر دو اب بمعرفت است و اگر معرفت
نداشتہ باشد دو اب از وہ کہ دو اب را عذاب نیست و او را عذاب ہر مدی
سبب نامعرفت کقولہ تعالی و یقول الکافر یا لیستی کنت ترابا یعنی جملہ خلقت
روز جزا زندہ شوند باز بہرین تودہائے خاک بود شوند پس کا فران گویند
کاشکے اگر دانیز خاک میبودیم و پروایت دیگر آورده اند کہ تراب
نام کافرے بود روزے طالب علمی کتاب مینوشت قلم از دستش ہفتاد

۴۶۵

شکرانی

بہ ہر دو اب
سعدی

رساند پس هیچ عمل صلاحیت آمیز به ازین نباشد مگر چهارم شکر نبوت
یعنی شکر کند بر آنکه گردانید ما را از اُمت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم زیرا که
اگر چه انبیائے ماضی آدمی بودند و اُمت ایشان از ایمان بود و عمل صالح بود اما
بسبب گناه اندک یا مسخ میشدند و یا زنده در زمین میرفتند و یا از بسبب
شرافت او عمل اندک شد و گناه بسیار و حضرت باریتعالی غفار که بخوبی خود
محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود **وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ**
یعنی ای محمد صلی الله علیه و سلم تو که از اندوه اُمت خود پشت مبارک خم داری
من با تو و اُمت تو چنان بکنم که راضی گردی و دیگر اینکه فرمائی قیامت شفاعت
امم ابیاء محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم کند و بر اُمم مانیه غنائیم کفار حرام
بود و بر ایشان بغیر از مسجد نماز و ابود و بر مار و اشد و بر ایشان پنجاه وقت
و بر بعضی سی وقت و بر بعضی چهل وقت نماز میبود و بر اینچ وقت شد و بر ایشان
سال تمام روزه میبود و بر مایک شاد شد و علی هذا القیاس عجائب غرائب بسیار
بر ما و گذشته اند چه خوش گفت آنکه گفت **میشنوی** شکر حق را که پیشوا
داریم + پیشوائی چو مصطفی داریم + بهتر و بهتر و گزین همه + سرور و خاتم نملین
همه + **در چهارم است** که سرور کائنات علیه الصلوات و السلام میفرمود
که هیچ قدمی نیست که من در نهادن و برداشتن او مستحیر نه ام که بار خدا یا
خواهم و یا خواهم نهاد و یا در همان خواهم مرد و هیچ لقمه را در دهن نکرده ام
که بفرود بردن آن مستحیر شده که خواهم فرود برد یا نه بدان ای فرزندان
که خلق آزار مباحش تا خراے تعدی خود نیابی حتی که آورده اند که اگر شخصی
زمین را بچوب بزند و یا کاه را قطع کند زیرا که مخلوقات خداست و در نهادن
ماشی و توشت و روز حیوان را بخیده میداری و از عاقبت امری
اندیشی که جزای آن خواهی یافت **منقول است** که بعضی عالمان بنده
چون سوار میشدند اسب را بتاز یا نه نمیزدند بلکه پاهای خود بر نمی جنبانیدند

و مرکب را بر بیعت خود میمانند تا بمقصود میرسانند اگر کسی زمین را بکاود
و ذکر را در آن بچهره ننداخته که زنا کرده باشد یا در خود مگر در حین غلبه
شهو و ترس افتادن در گناه رواست و در حرمت هر که خاک بخورد و در
انحس یا بد که گوشت آدم بخورد و یا اگر که تاشان زده گز زمین بخون و گوشت و یا
گوشت است و ایضا اگر دست کسی چرب بود اگر آن را بخاک بشوید چنانست
که گوشت آدمی شسته باشد و علی بن القیاس در چیزی که کسی توهم
حرمت ندارد و در بلا افتد **منقول است** که شی حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وسلم در مقصوده بی بی عایشه رضه آمد بی بی مضطر شد و از خواب بخت
و قیص را در دست مالیدن گرفت حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که خطراب
برائے چیست گفت در قیص سوزن دارم آنرا نیایم مبادا که در اندام مبارک تو
بخلد حضرت صلی الله علیه وسلم تبسم کرد و دندانانش چنان استبرق نمود که بی بی سوزن
یافت حضرت پیش بی بی فخره کرد که دندان مرا چگونه استبرق دیدی بهتر
جبرائیل نازل شد که مکافات این سخن خواهی یافت و ایضا رفت و سفر پست او
درم شد سنگ را گرم میکرد و بران درم می نهاد تا آماس بشیند سنگ مناجات
کرد که یا مرض حبیب توار تو رسید من چه گناه دارم که با تسم میوزان خطا
بروشد که انتقام تو خواهم کشید فرشتگان آن سنگ در جیل اصرار نهادند در
وقت جنگ فرس آزاد در فلان انداخت و بر رسول الله صلی الله علیه وسلم زد
و دندان مبارکش شهید شد و این از آن بود که بدندان سرفرازی کرده بود و مسئله
در فتاوی سراجی آورده است که اگر کور بنابر عصاکش داشته باشد و مسجد حاضر
شدن او را لازم نیست اما در زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم هر کس در مسجد
بهجت نشودن کلام او حاضر میشدند کور بود از رسول الله صلی الله علیه وسلم
درخواست که مسجد آمدنم حاصل نیست رسول الله صلی الله علیه وسلم از خانه او تا مسجد
رسمان بست تا بدان دلیل باید رفتی چند بر آن می آمد و منافقان حسد خود

و بیان خوردن خاک

و بیان دخول ذک در دین

۴۶۰

و کار و بے چند بر آن ریمان بر بستند کور چون بر آن دست آورد بریده شد
 بدست دیگر گرفت آن نیز بریده شد هر دو دست بریده در پیش رسول الله صلی
 الله علیه و سلم حاضر شد حضرت صلی الله علیه و سلم چشم پر آب کرد و خواست تا
 در حق او دعا کند تا چشمان باز یابد بهتر جبرئیل علیه السلام در رسید که رب العزت
 میفرماید که ارواح او را کور آفریده بودم و الحال کور است و بر پطراط کور بگذرد چون
 بدر فائز بهشت رسد و را چشمان و هم در بهشت با مومنان دیدار بیند و تنها نه
 خواهد دید کور گفت یا رسول الله من محنت نیار اختیار کردم و آن می باید که بجز
 چشمان یافتن دیدار بینم بدن ای فرزند که چون چهار باب بتوفیق بار میخالی
 با تمام رسیدند میخواهم که خاتمه کتاب را بیان کنم و در آن چند چیز باقی مانده بیارم
 ان شاء الله تعالی **خاتمه کتاب مشتمل بر چند فصل فضل اول**
در علامات قیامت و پیداشدن ساعت و خرابی دنیا و اورا زدن

ساعت گویند که در یک ساعت پیداشد و كما قال الله تعالى ان الساعة آتیة ای بغتة
 یعنی ناگاه و قال علیه الصلوة والسلام ان الساعة لا تكون حتى تكون

عشر ايات خسف بالشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزیرة العرب و
 الدخان و الدجال و در حدیث دیگر بعد و جال عیسی علیه السلام گفته
 اند و داه الارض یا جوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نار تخرج من
 قعر عدن تدخل الناس نفل در مشارق و در شرح او می آید که خسف فرو بردن
 زمین را گویند یعنی قیامت نشود تا آن که ده نشانی او پیداشود اول آن که
 قوس به سبب شومیت گناه بطرف مشرق در زمین وند و قومی همچنان
 بجانب مغرب در زمین فرو روند و قوس همچنان در زمین عرب فرو روند و
 جزیره پارچه را گویند و گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم قیامت پیدایشدن
 دو دوسه است و بقول حضرت رضی علی رضای آن از جانب آسمان فرو آید
 و از مشرق تا به مغرب نیا از او بر شود و کافران بدان مست شوند چنانکه

در بیان قیامت
 علامت قیامت

۴۶۹

در بیان قیامت
 علامت قیامت

و سوراخ بینی ایشان می آید و از جانب برو گوشت بیرون می آید و ایشان را
بدان محنت رسد و آن دو در چهل روز بود و تمام نماز را چون زکام نماید یعنی
مفسران و محدثان بر آنند که آن دو گذشتہ است و دیگر علامت او و جال
باشد و علامت دیگر دایره الارض باشد و علامت دیگر با جوج و ما جوج
باشند و علامت دیگر بیرون آمدن آفتاب از جانب مغرب و علامت دیگر
پیدا شدن آتش باشد از جانب عدن تا براند مرزا بیک کند و عدن امام
شهر است و کنار دریای از شهر بایست و قعر فروز زمین را گویند این همه
نه علامت شدند تا دهم ایشان عیسی علیه السلام است که از آسمان بیاید
و در جال را بکشد و بیان این علامات بتفصیل خواهم کرد انشاء الله تعالی
ذکر کیفیت تولد و جال و ظهور او در آخر زمان در شرح
مشارقی آورده است که نام او صایف و نام پدرش صاید است اما چون
اول حال دعوی پیغمبری کرد و در آخر دعوی خدای گندازان او را و جال گویند
و جال کذاب گویند پدر و مادرش هر دو جاهل و گران بودند منقول است
که ولادت او در تیره بود و تیره سه فرسنگ از مدینه بعید است و چون از رحم مادر
فرو آمد در حال شست و کلان شد گاه دعوی خدای کرد و گاه
دعوی پیغمبری و تمام کافران بدو معتقد گشتند و اکثر سخنان عیب را بایشان
بیان میکرد و کرامت مینمود و آن زمان سلمان پارس و ابوذر و عمار و دیگران
بودند چون هجوم کافران صحن صاید دیدند هر دو نزدیک فتنه واقعه را
شنیدند شخصی بدان لعین گفت که صاحب رسول الله صلی الله علیه و سلم آمده اند گفت
دشمنان من اند نزدیک آمدن نمایند هر دو در پیش رسول الله صلی الله علیه و سلم شدند
اصحاب جمع شدند و حضرت صلی الله علیه و سلم پرسیدند که اینجا چه پیغمبری بوده است
که حق تعالی او را بدجال نمیرسانید و این آن و جال باشد گفتند در پیش او
روحیم حضرت علیه الصلوات و السلام فرمود موت و از دست ما نباشد بلکه موت او

بیان و جال لعین

۴۰

از دست مهتر عیسی باشد و او بر ما سخن زشت بگوید و امیر المومنین عمر رضی طاعت
 آن نه کند و تنیم بکشد و جنگ و جدل بیفائده واقع شود و امیر گفت من بفرمانی
 نخواهم کرد اما همین که او را به منیم حضرت رسالت پناه صلی الله فرمود که تنه چند
 جمع شود تا برویم جمع شده با چند اصحاب رتبه رفت یاران گفتند در حال در خانه
 او برویم اما حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود که در خانه آن سنگ فتن
 نشاید اما شما دست بزنید و با او از دست دن بیرون خواهد شد و در پیش آمد
 چون آن لعین در پیش حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم آمد گفت من انت گفت
 اَ فَاذْ سَوَّلَ اللّٰهُ كَفْتُ اَ کَرْتُوْهُ خَدَائِيْ مِنْ گَوَاهِيْ هِي مِنْ نَجْمِيْ شَمَارَاتِ بُول
 کنم و گواهی و هم حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود مثل تو مخلوق کو
 چشم خدائی را نشاید آن لعین نیز گوه سنگ خود و بر حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم امانت گفت امیر المومنین عمر رضی بی طاقت شده میخ کشید اما بفرمان رب
 العزت تیغ برگشت و بمقدار چهار انگشت پشیمانی امیر المومنین عمر بریده شد
 حضرت صلی الله علیه و سلم دست خود بران زخم مالید و در حال همچنان که بود شد
 حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم فرمود یا عمر چرا بد عهدی کردی یا رسول الله
 بی طاقتی عهدم را فراموش کردی چون رسول الله صلی الله علیه و سلم روی بخانه نهاد و قال
 لعین سنگ کلان را گرفت و در راه گند حضرت انداخت تا که راه بسته شد مهتر جبرائیل علیه
 فرو آمد همان سنگ از راه دور کرد و چون حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در مدینه
 رسید و جال بد بخت مقدر مدینه کرد و سنگ کلان برداشت چون بر یک
 دیوار میزد هفت دیوار بقوت آن سنگ می شکست چون اصحاب سلاح
 میشدند و در پیش رسول الله صلی الله علیه و سلم و صحابه سلم شدند و از جنگ خاستند
 حضرت علیه الصلوات و السلام از آن ندان گفت که موت از دست مهتر عیسی باشد اما حضرت
 صلی الله علیه و سلم سر بسجده نهاد و در حق او بد دعا کرد و در حال مهتر جبرائیل
 رسید چنانچه موتش را گریه بگیرد و از گردنش بگیرد و برداشت اما و جال

سینه

۴۱

نفرین شده
 فلک ساقی
 امیر المومنین
 و صحابه سلم
 در مدینه
 در حال مهتر
 جبرائیل

و ستمایا بر زمین زد تا آنکه انگشتان را در زمین سخت کرد و بمقدار دو جاہ
 خاک برگرفت مہتر جبرائیل را اورا در خاک کوفہ قاف کہ تمام آب را در آن میریزند
 ماند و بہ زنجیر با بست الحال ہر روز بعد از باد و ہمہ زنجیر را را سے شکنند و مایہا
 از مہیا میکشد و با قباب بالا میکند گرم و خشک کردہ میخورد و چون سیر میشود
 باز فرشتگان اورا بزنجیر ہا سے بند علی ہذا القیاس بعد ہر باد و از خواب
 بیدار میشود و زنجیر ہا را سے شکنند و مایہی میخورد حضرت رسالت پناہ از جبرائیل
 پرسید کہ آن خاک چہ کرد گفت چون ملائکہ انداخت بمقتدار دو پشتہ گشتند
 و بعد از وفات شما تہصد و ہفتاد سال از خاک در عالم پراگندہ شود
 تا بعد از ان علامات قیامت ظاہر شود و در روایت دیگر آورده است
 کہ حق تعالی باد بر او مسلط کرد و از مدینہ بدان فار برد پس پیغمبر علیہ السلام
 فرمود کہ در آخر الزمان و جالین پیدا شوند یعنی لشکر و جال کہ امت مراد ان
 زمان از مشی قیام و از قیام بہ قعود و از قعود ضطجاع و از اضطجاع موت بہتر
 باشد زیرا کہ سبب پیران و مردیان و مشایخان ناقص تمام مردم از را و
 محمدی بگردند و پیرو پیشوا شیطان شوند و علامت ایشان آنست کہ علم
 علما را دشمن دارند و ایشانند لشکر و جال علیہ اللعنتہ و علیہم و از زنان حیا و شرم
 از زنان برود منقول است کہ روزی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را کسی پرسید
 کہ خروج و جال چہ وقت باشد گفت وقتی کہ زنان در زمین سوار ہر وند و گفت
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْعَوُجِ فِي الشَّرْجِ وَالْيَصْ عَدْلُ زبَادِ شَاہَانِ وَعَمَلُ زَعَالِمَانِ
 برود و سخاوت از تو نگران و بسبب شومیت آن مردم ابر و گرد و غبار و باد
 سرخ بسیار و باران اندک گردد و درختان بے بار ہلکہ زنان نیز باز نگیرند
 حضرت شیخنا شیخ الاسلام و المسلمین شیخ علی ترمذی قدس سرہ را کسی
 پرسید ازین کہ مشایخان سلف سلوک و تصوف و بیان وحدت را چنان
 میگردند کہ کسی را بدان اطلاع نمیشد و ایشانرا کس از کاسل

لنز
 فریاد
 مدفونہ
 کہ بلین
 با سواد
 ساقونہ
 «

۴۶۲

و کامل امتیاز می نیتوانستند بخلاف این زمانه که صوفیان سالکان نام دارند
و مدعیان اشتهار و شهرت اند و چون بخیال خلق یاد دعوت می کنند و از
مردمان ایشان زن و مرد صغیر و کبیر و آزاد و بنده بکلی در بیان وحدت اند
خواه غلط خواه صحیح چرا شیخ گفت دو معنی دارد یکی بهین که این زمانه آخرین
است و خاتمه نور محمد صلی الله علیه و سلم قرین است که ختم شود پس هرگاه
از جهت جمع کردن اموال و دنیا و بے محنت کار را در پیش
گرفته اند که ایشان را مردم شیخ و مشایخ خیال کنند و پیر بپخشند و
طلب نام و ناموس دنیاوی اند و از عجب غافل و دیگر آنکه پیغمبر فرموده است

کل شیء راجع الی اصله

پس حق وحدت و حق اصلی است و اظهار شدن قیامت نزدیک است ازان که
بر آن هر یک را و از جریان داد تا بعضی بهدایت الله بمنزل رسد و اکثر سبب مرشدان
در کل مانند و گمراه گردند و در حقیقت است که در روز جمعه سوره کهف بخواند خدا تعالی
او را از فتنه و جال لعین دارد پس پیغمبر فرمود علیه الصلوات و السلام
که در اینچنان زمانه و جال لعین بفرمان رب العالمین از بند فتنه بخیر خلاص
یابد و بر کوهی از کوههای هندوستان برآید و بانگ کند آواز او
از مشرق تا بمغرب رسد و بگوید که هر که امر و زمین پیش آید نجات یابد
و الا روز دیگر قبول نمیکندش و من خدای جهانم جمله افراع کفار و اهل
روافض و بدعت و مردمان کم یقین بسبب کم یقینی بدو رجوع کنند حتی
که اول هفت خوانین پیدا شوند و بعقب هر خان هفت لاک شکر پیدا
شوند و شیطان و دیوان و پریان را بدو مسح کرده و هر چنانچه بعضی
کسان را باین فریب دهد که ما را پذیرد تواند زنده کرد و بعضی را بکشند باز زنده
کنند و آن در حقیقت دیو و پری باشند و گاه است انواع طعاع و

شرب پیدا کند و بکذا مگر آبی مدعی او بسایا باشد و چون لشکر جمع شود علم
کند که شمایان سوار و من پیاده مرانیز سوار بکنید هر چه از فیل و اشتر و غیره بیازند
بر داشته نشود بعد از آن همان خرابه بیارند که مدعی است و آنچنان است که در
مدیانه عمان چهل جزیره است و هر جزیره چهار میل طول دارد و همه گساده
و سبزی روئیده اند بوقت صبح صادق خوردن میشود تا با مدامهم را میخورد و
در خواب میرود باز بوقت پیشین همه روئیده می باشند و خوردن میشود تا
نماز شام همه را میخورد و چهل جوئے شیرین در آن محل مرود دارند چون دهن بآن
می نهند همه را خشک می سازد و مدیاتی عمان تا شتالنگ رسیده است و
چون بر آن خرسوار شود عزم بیت المقد کند با همه لشکر و آن شود تا او را خواب
کند و با او اسباب طاهیه بسایا باشد حتی که اکثر مردمان جاہل و شهوت پرست
بدان خوش آوازی نزدیک می آید و چون بداند که برسد بعضی لشکر بخواب کردند
که ماند و بعضی را بخواب کردن مدینه ماند و خودش بکوفه برو و با هفت لاک
شکر همراه اما مکه الله و مدینه هر دو دارالامان اند و گرد و منج ایشان فرود
اما اگر رفتن نتوانند چون آن لعین نزدیک کوفه برسد امام محمد **سکندر**
با استقبال او و بداند **ای** فرزند من که نزدیک اهل سنت و جماعت آنست
که شخصی باشد ولایت بند عبد الله نام و نام مستوره اش ایمنه باشد از و
فرزند تولد شود نام او محمد باشد و این محمد علیه الرحمته بعد کلان شدن بکوفه رود
و اهل کوفه او را ببادشاهی گیرند و در اهل سادات باشد اما نزدیک مدینه
علیه اللغه این امام مهدی فرزند امام حسن عسکری است و در غار و آمده تیرا
راست میکنند و بوقت دجال بیرون آید و این سگان بهر سال یک اسب
و یک خمر خود به بیت او بمانند و گوشت میخورند و این محض افسوس است و
آن زمان در کوفه شش هزار زن و هزار مردان باشند و امام مهدی بکوفه می آید
کیستم گوید تو مخلوقی از مخلوقات باری تعالی گوید لا بلکه خداست بهیچ نام گوید

در بیان کینت و ذیل

۴۷۴

خدائی چشم کو خود را صحت بده اورا بہ پنجہ زندہ بکشد باز زندہ شود و باز از نو مال
 بکند کہ من کیستم گوید تو مخلوقی باز اورا بکشد بکینا سہ کرت اورا بکشد زندہ
 شود بعد از ان امام بطرف کوه برود و باین نہار جانان بجنگ پیش آید ہفت
 لک لشکر ان شکست دہد و بکہ بیاید و آنجا نیز شکست دہد و بیاید مدینہ و
 از آنجا نیز شکست دہد بہ بیت المقدس بیاید و امام را در مکہ و فائزہ ہزار
 لشکر باشد و مدینہ پانزدہ ہزار گردد و بیت المقدس نیز شکست دہد و
 تمام لشکر اورا بکشد و خودش گر بختہ بجانب عرس برود و مدت سہ سال انواع
 لشکر کفار را جمع کند و امام در بیت المقدس امامت کند و سہ سال ہر جا کہ نام
 مسلمان باشد در بیت المقدس جمع آید روزے چون امام نگاہ کند بیند کہ از
 آسمان ابرے فرود آید و بر صخرہ مبارک بایستد چون امام بجانب آن ابرے
 ابر بالا رود اما بر آنجا چلنے را استادہ یا بد جا ہائے سبز پوشیدہ و
 دستار سبز و فش سبز و عصای سبز برود سلام کند و موافقت کند ہر اند
 کہ این مہتر عیسیٰ علیہ السلام است مدت چند در بیت المقدس ہر دو باشند
 گا ہی امامتی نما نام مہدی و گا ہی مہتر عیسیٰ علیہ السلام و مہتر عیسیٰ دین نہیں
 مارا تقویت دہد و مذہب امام عظم باشد و مذاہب ثلاثہ را منسوخ کند و مرگان
 زندہ کند و از مسلمانان گید و در کچہر است کہ ہر نیمہ راقوت و زور چیل
 مردان و مہتر موسیٰ راقوت چیل پنہان بود و مہتر عیسیٰ راقوت چیل موسیٰ
 بود و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قوت چیل عیسیٰ داشت کہ ہر مہر
 ہزار و پانصد کس راقوت میشود بعد سہ سال و حال لعین از جانب عرس خیابان
 لشکر بیار د کہ حدود حد ایشا از اجزاء تعالی کس نداند و عیبایان کہ میان مکہ
 و مدینہ است بایستد و چہل روزہ راہ بلشکر بگیرد کہ بیچہر احدے در امنیان نہ
 گنجد و امام مہدی و حضرت عیسیٰ با جمیع لشکر مسلمانان مقتدر جنگ کنند و پیش
 آیند چون حال لعین وی حضرت عیسیٰ را بہ بندہ بیت خود و تبر سر و عثمان خر

بگذراند حضرت هتیر علی بدان عصا او را بزند عصا از وی باز خروپ بگذرد و
 هر دو را بکشد منقوّل است که دجال بیت و هفت میل طول دارد و هفت
 میل عرض دارد و آن خر بیت و پنج میل طول دارد و پنج میل عرض اکثر شکر و
 زیر ایشان پلاک شوند و بهر طرف ده میل خن و دجال و خروان شود که اکثر
 مردمان و دجون پلاک شوند و عصا چون از ایشان بگذرد استاده نشود
 تا آن که بدان برابری از تمام لشکر بگذرد و زمین بفرمان رب العزت تافته گردد
 که کفار گرختن نتوانند و چون عقب سنگ چوب و دخت پنهان شوند
 همان چیز فریاد کند که کافر همین است تا آن که نشان کفر و جهان نماند
 بعد از آن فراغ و خوشی و راحت مسلمانان باشد بعد از آن چهل سال
 بگذرد و بر مومنان بخوشی اتما سال چون ماه باشد و ماه چون روز و روز
 چون یک ساعت بعد از آن یا جوج و ما جوج پیدا شوند

۴۷۶

ذکر کیفیت اظهار یا جوج و ما جوج

ایشان شش قبیل اند یعنی مسنی به پیش پدید ترک حرص و دم ترک حرز سیوم یا جوج
 چهارم یا جوج پنجم خیل ششم و هفتم و هشتم و نهم و دهم که ایشان از
 صدر هر میش اند و از اولاد یافتن نوح اند و بعضی از ایشان از هر بلندی بلند
 و بعضی بقدر یک طبشت قد دارند و ایشان را توالد و ناسل است و بعضی گفته اند هر یکی
 از ایشان نمیرد تا اولاد نهر از فرزند نشود و طعام ایشان گوشت مار است و هر سال
 خطای عز و جل ابرو را فرمان دهد تا مار از او ولایت ایشان افکند بغایت
 عظیم و آن که تا سال دیگر بس کند و چون سال و بار بار و در سال ایشان را
 فراخی بود و چون یک بار بار و تنگی باشد و هر روز در آن سدی که ذوالقرنین
 بسته است میگویند و گفته اند که آلت دیگر ندارد بلکه از پنهانی ایشان چنان تیزی دارد
 که سنگ را میترسند زبان گویند فردا بیرون آیم چون رفت دیگر باز آیند ستر

به چنانکه بسته و بهوار بود و میگرد و اما چون وقت بیرون آمدن شود یک تن بسیار
 مسلمان گردد و چون بوقت شام برگردند گویند که فردا انشاء الله تعالی سورج
 خورشیدیم کرد چون روز دیگر بیایند سده شگاف میباشد تا هر مقداری که کرده
 باشند بگذارد چند روز بیرون آیند **قصه سید این است** آورده اند
 که در زمان سلطان سکندر ذوالقرنین میان دو طایفه ایشان مجادله افتاد
 و بجنگ افتادند یک قوم زنده شیر را پیدا کرد که هزار سر داشت و قوم دیگر
 در حصار بند شدند چون کسی بیرون می آمد آن هزار سر را میخورد ایشان از
 سلطان سکندر مدد خواستند سلطان خود تنها همراه ایشان رفت
 روزی بوقت پیشین سلطان میخواست تا بیرون قلعه رود و طهارت
 کند ایشان منع کردند که شمار هزار سر خواهد خورد گفت پس من برای
 چه آمده ام که بجنگ بیرون روم گفتند سیاست در بد میکنیم و الا از دست
 تو چیزی نخواهد شد سلطان بیرون شد آن قوم دیگر نیز هزار سر را
 فرستادند سلطان بر طهارت نشسته بود که رسید گفت چه شخصی که
 برای طعمه شیر آمده گفت من از برای بریدن هزار سر تو آمده ام و هر دو
 طرفین اتمام نگاه کردند شیر خود را بر سلطان زد و حمله و مصاصمت کرد
 سلطان از سرش بگرفت و بر زمین زدش و شیر کشید که الحال بهر بدن
 سر خود چه گوئی برم یا نه شیر زدی کرد که من بعد از آن قوم روم و بولایت خود خواهم
 رفت مرا بگذار چون بگذشت شیر بکسخت و آن قوم عاجز شده در پیش این قوم من
 مصالح کردند و آن قوم که سلطان ابرو بودند نصیحت کردند و مال بسیار دادند
 و کوه قاف را بنجاسلخ بود و ایشان می آمدند و زدی میکردند و مال مردمان را می
 بردند و گاه خراج از قریان میکردند گفتند که این راه را بر بند تا من بعد با جوج و با جوج
 زدی ولایت تو نه کنند سلطان چون از جانب مدبر بستن از راه سعی بلینم کرد و آورده اند
 که در آن قرن آهین از یزد و مس و سرب و غیره و کس این نوع بسیار داشت و در

سلطان ازان آهن کوبی راست کرد و پنجاه رسن طاز کشید و بالا کرد و در میان ایشان چوب همیزم نهاد و بودند آن کوه سودا خمار راست کرد و سر روزه راه بطرف مغرب کشید و پوست هفت گا و یک انبان میکرد و جو انمول رومی را نشاند تا بحدت فرید آنرا و میدان گرفتند و آتش طان کوه زدند از حرارت آتش چون موم بگذاخت و بهم متصل شد و آنچه قرین آنکوه از گیاه و درخت بود همه از تن آن کوه بسوخت و مدت یکسال گرم بود و با جوج و با جوج از ترس پیش نمی آمدند و چون در آخر الزمان بیرون آیند اول کلانان ایشان بیایند از جانب مشرق جمیع انواع طعام بخورند و آبهای شیرین را تمام بخورند و چون طایفه دیگر بیایند آب شور را نیز خشک کنند و چون طایفه دیگر بیایند آحاب نیز بخورند چنانکه رسول علیه الصلوات و السلام را پسیدند که در آنوقت مومنان روزگار بچه گذارند گفت بار خدایا و شمس را ایشانرا و لایست و لایست آنگاه گرم در سر ایشان پیدا شود و ایشان بمیرند باز دریاها موجود می شود بار خدایا با و را فرمان دهد تا ایشانرا دریا اندازد و بر وایت باران بسیار و سیلاب ایشانرا بدریا اندازد و هفت سال مومنان بغیر از تیر و کمان ایشان نسوزانند و چون ایشان بیرون آیند بهتر عیسی با جمیع مومنان در کوه حصار باشند بعد از آن دایه الارض پیدا شود بعد از آن مهتر عیسی را باز با آسمان برند و در خلق فتنه انگیزی پیدا شود

۴۸

ذکر انهار کیفیت و ایتها در زمین

و دایه جنبند را گویند و آن جانور است که در آخر زمان بیرون آید و شرح و چینی است که از هر صفت در و باشد که سر او چون سر سوس بود و چشمان او چون چشم خوک و گوشها او چون گوش فیل و سینته او چون سینته شیر و رنگ او چون رنگ پلنگ و تپگاه او چون تپگاه ما و ده گاو و دُم او چون دُم میش و پایهای او چون پایهای شیر میان هر و بند بر

عین
خاست بنجاری
پان اجنه است
بنجار

دست و پای او مقدره و مانده گز و بر وایتی دو گز بجز دست آدم علیه السلام باشد
و ابو هریرہ گفت رضی اللہ عنہ کہ وہ دوازہ ہرنگ باشد و میان و مٹرن و مقدرہ یک ہرنگ
باشد و این جانور از زمین بیرون آید بیک وایت آنست کہ چون سر بر آرد بر آسمان
برسد و از حسین روایت است کہ تمام نگر و بیرون بدن او مگر لبہ روز از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند کہ از کجا بیرون آید گفت از مسجد حرام و چون بیرون
آید گواہی دہد بباطلی جملہ دینہا مگر دین اسلام و بیک وایت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آنست کہ مازنی او شصت گز باشد و ہر یکی از آدمی را بگوید و بگوید ہذا کافر
باللہ و ہذا مؤمن باللہ و بچرد بوبیدن و پیشانی کافر نوشتہ شود و ہذا کافر
باللہ و پیشانی مؤمن نوشتہ شود ہذا مؤمن باللہ و با او عصای موسی علیہ السلام
سیمان علیہا السلام باشد عصا را بروی مؤمن بمالد روشن گردد و انگشتی را بہ
بینی کافر بندد و مہر بر بندد و در وقت زہری آردہ ہست کہ دوبار
بیرون آید اول زود غائب شود دوم کثرت بسیار بماند و او بر ہوار رفتہ
باشد و گردن او عظمی دارد و چون گردن اشتر و ہمہ خلق روئے زمین
از مؤمن و کافر او را بہ بینند و وہ با ہمہ سخن کند و خبر از مؤمن و کافر
بہ ہر کہ فیلان مؤمن است و فلان کافر است و بعد از ان خبر مؤمن و کافر
تمام دیگر نباشد کافر را گوید یا کافر و مؤمن را گوید یا مؤمن بعد از ان
اگر شخصی ایمان بیارد قبول نباشد و حکم آن ایمان باش باشد
و کہ طلوع شمس از جانب مغرب قال علیہ السلام من
تاب قبل طلوع الشمس من مغربها تاب اللہ علیہ و معنی توبہ
و لغت بازگشتن و در شرع بازگشت بندہ از گناہ بطاعت
از جانب حق قبول کردنت یعنی قبول کند حق تعالی اورا بدین ایمان آورد
فریضہ ہست زیرا کہ رسول ما از زمین خبر داده ہست کہ یکی از علامات قیامت بیرون
آمدن آفتاب از جانب مغرب است تا ہر کہ بغیب باد کند و ہنگام معاینہ اورا سود کند و اگر بغیب

۴۷۹

لا یخاک بیکہ
و بیکہ پانی از بدن
آفتاب از جانب مغرب
قبول کند توبہ را و
غای پانی

باور بخند و در آن هنگام او را سود نه کند و او را از کافران شمارد و در شرح
 مشارق آورده است که صآخر زمان کفر و معاصی و ظلم و ستم و
 و فساد بسیار گردد و از شومیت آن حق تعالی بیک و از آفتاب غروب کند
 و شب برآید و آفتاب را جیس کند و فرمان برآمدن ندید و آن شب مقدار سه
 شب گرداند و مردان صالح و شایسته آن بحکم عادت بیدار گردند و وضو کنند و تہجد
 بگزارند و بتلاوت مشغول گردند بامید آنکه مگر صبح صادق خواهد رسید و چون
 نظر بر آسمان کنند ستارگان برقرار باشند باز بخسبند بانه بیدار شوند هم بدین
 نوع سه مرتب بیدار شوند باز در خواب روند و میان خود گویند که هیچ شکی
 در میان شما چنین شب کلان دیده است و خلق از داری آن شب حیران
 گردند ناگاه به بینند که آفتاب از سوی مغرب برآید سیاه چنان که نشانه
 سیاه باشد و برآید بی نور و در میان آسمان آید و در شرح و در
 آدم است که آفتاب مانتاب هر دو بی نور و سیاه بیجا از مغرب
 بیرون آیند چنانکه دوشیر جگنی جنگ کنند و با یکدیگر به سنجید چون خلق به چنین
 به بینند ابله نیا فراید و بانگ کنند و از هیبت آن مادر فرزند و فرزند از مادر
 و پداز پس و پس از پد بگریزد و گریه و استغفار کنند اما صالحان را سود کند کافران
 و فاسقان را هیچ سود نه کند و چون هر دو به نیمه آسمان آیند بهتر جبرائیل بیاید
 و هر دو را گرفته باز در مغرب کشد بعد از آن هر دو در توبه فرود برند چون سول
 این بگفت عمر رض گفت که این در توبه چه چیز باشد حضرت رسالت پناه صلی الله
 علیه و سلم فرمود یا عمر حق تعالی در آفریده است جانب مشرق از برای توبه و
 آن در را و طبق است از زوایا و جواهر و میان دو طبق چهل ساله راه سوار
 شایسته است و آن در از آن روز که حق تعالی آفریده است کشاده است و هر گز نگار
 که از وقت آدم تا طلوع آفتاب مانتاب از مغرب توبه وضو حاکمند
 آن توبه در آن در آید و چون آفتاب مانتاب از مغرب بیرون

رزیدن گیر و گوهرها بنیدن گیرند زمین بشکافند تا هر چه از خزائن
در و همه بیرون افتند و کفار گویند که آنچه حالت است بلکه گفتن نتوانند و دل
خود خیره گذرانند و این اولی مرتبه و میدان باشد و در حال چنانکه آمدن زندگی
و زندگی صورت باشد بهتر اسرافیل در و بد تا پیچ احدی از حیوانات تا مگس و پشه
مورچه و عالمین نمانند و همه بمیرند از شدت آن آواز بغیر از چهار فرشته
مقرب و حاطان عرش بیج از ملائکه و جن و انس نماند بهتر جبرائیل نیز و یک
سده المنبتی بیاید و یک سده نماند و باز یک سده تسلیم کند و از لوح بهتر اسرافیل
و میکائیل و حاطان عرش را بهتر عزرائیل قبض کند بعد از آن خطاب حضرت
عزت در رسد که ای عزرائیل بیج از مخلوقات مانده باشد او گوید یا اله
العالمین تو حی لا یموت هستی و من بنده عاجز من از هیچ زنده سر که مانده
باشد خبر ندارم و تو علام الغیوبی پس حضرت عزت جل جلاله و عم فواله از نو
پرسد که ای عزرائیل هزار و هزار بلا عدد مخلوقات مرا کشتی و بر سیم احدی
و سندی کرده باشی یا نه عزرائیل خواهد گفت یارب آری برو و کس دل سوخته
ام یکی بر شداد که بدت سه صد سال بهشت راست کرد و بوقت
آمدن او وحاش را قبض کردم و بدان محنت که کرده بود بهشت خود را ندید و
دیگر رندی در میثاقان زنی به ماریافتاده بود و طفل صغیر سینه او را میکنند از
جبهت آن صغیر بر قبض کردن از و اح آن زن بسیار دل سوخته ام آورده
اند که آن طفل فرعون بود پس از حضرت عزت برو خطاب نازل شود که ای
عزرائیل چند ملک چند هزار انبیاء و اولیا و دوستان مرا کشتی بر سیم یکی
و سوزی نگر و بر دشمنان من سوزی میگردی الحال لایق تو این است که خود
را خود بخشی بهتر عزرائیل بر بالائے آسمانها رود و خود را بر تابد تا شعله رسد
و جلاند هائے او شکسته گردند اما در وحاش قبض نشود و نه تنها و بار بهیمان کند
بعد از آن بدرگاه کم یزل مناجات کند که یارب تو دانا تری باحوال من

سه صد سال همچنان به بهشت مرتب گردانند و عالمان پر سید کمالان
 چگونه در بهشت در آیند گفتند که محمد صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام را فرشتگان در
 عماری بردارند و سائر انبیاء و اولیاء و مؤمنان سوار باشند و با جمیع حشمت
 آیند شد او بد بخت همچنان گرد با جمیع حشمت بنزد یک آن بهشت رفت و
 فرود آمد گفت که الحال شب است فرود آمدن خواهیم آمد حضرت عزت را
 غیرت بکار شد که انجیز اگر چه فانی است اما بمثال بهشت کرده و بهشت نامیده
 دخول این امداد فی نگرانم در شب شگامے تافتہ بمقدار خم برایشان بارید
 کرم تا همه را زیر و زبر ساخت و هلاک کرد و آن بهشت مدین دنیا بقدرت
 الہی غائب شدہ است عبد اللہ گفت آن بهشت را کسی خواهد دید یا نہ گفت
 آری از ائمتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یک کس به بند گفت آن کس چگونه
 باشد گفت در کتابہائے ماضی آمد و دست کہ شخصی باشد سرخ ریش و مرد
 مبارک و مہیب دلاور و نام او عبد اللہ بود و طلب اشترید آید آن کس را به بند
 در آن آید و زہد گرفت بیرون آید عبد اللہ گفت او را خواری شناخت یا نہ
 گفت آری اما نام تو چیست گفت عبد اللہ گفت واللہ باللہ کہ بغیر از شما
 کسی دیگر نباشد عبد اللہ اقرار کرد و تمام ولایت بدان وادی رفت طلب
 کردند نیافتند بعد از آن چون بہتر عزرائیل میرند مدت سی سال میوہ
 روی زمین بختہ بر نہند و ہچم زندہ سرے نباشد کہ بخورد بعد از آن در جہل
 روز متصل باران باریدن گیرد آب سفید مثال آب مہنی بود و تمام دنیا را از
 قاف تا قاف یکدہ یا گردانند بعد از آن اول بہتر جبریل را زندہ کند و این آب
 مدیکہ بخود نگاہ کند و التماس کند کہ یارب این آب را چہم حق تعالی آنکافے
 را کہ در زیر مہتم زمین است زندہ کند جبریل را بفرماید کہ این آب را در خلق
 او بر نہ چون در خلقش بر نہ دتا دل او در در میان دین و خلق او خشک
 شود فریاد بر آورد کہ یارب با درین مدت ہائے مدید رزق میرساندی

الحال جگرم بسوخت چرا ندق نمیرسانی بعد از آن تمام ملکوت را زنده کند و
هر احدی از ملکوتیان را بخند متگاه خود که اول از آن متعین بود بفرستد پس بهتر
اسرافیل را فرمان دهد تا صورت هر مد قطره های آدمی که در هر خند جاست پراگنده
شده اند همه بطرفه العین جمع شوند و چون دوم کرت بدست شخصی هر آدمی
بهان صورت او پیر یا جوان یا کور یا لنگ که مرده باشد راست شود و چون
سیوم کرت بدست جمله انواع از سر زنده شوند اما همگی غائب قبر خود باشند بعد
از آن حکم باری تعالی شود مر جبرئیل را که محمد آخر زمان را از قبر برانگیزان و طلب
کن بهتر جبرئیل دریافتن قبر او متخیر شود مناجات بدست گاه لم یزل کند
که محمد علیه السلام کجا است ناگاه ستون نورانی بر ولایت مدینه استاده
بیند که سرا و باتمان باشد چون بدست بخار و الصلوة والسلام علیک یا
محمد رسول الله حضرت رسالت پناه در حال حسرت زده برخیزد و همیت زده
باشد و گوید یا احمی جبرئیل امت مرا چه کردی مبادا حساب کرده باشند و
گوید یا رسول الله هیچ احدی از پیش شما بر نخواستم است حضرت گوید
شکر الحمد لله که امت گنا بکار مرا پیش از من بدفع نبردند بعد از آن
در پیش بهتر جبرئیل روزه مال باشد روزه او را بدان پاک کند
از گرد و غبار و بدست بهتر عزرائیل حلقه او باشد بپوشاند و بدست
بهتر اسرافیل تاج باشد بر سرش کنند و بدست بهتر میکائیل نعلین او
باشد و پاس کند بعد از آن حکم باری تعالی شود که مردان را حکم بر خاستن
است بهتر جبرئیل گوید رجلا رجلا اول بی بی مریم قدست ارواحها بر
خیزد زیرا که خود را در صف مردان بلند همت شمرده است بعد از آن جمله مخلوقات شتر
شوند کما قال الله تعالی وَنَهَمُ فِي الصُّورِ فَأَذَاهُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ
يَسْلُونُ قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ مَعْقُول است که چون تمام مخلوقات شتر شوند

راناسج ارضین و بروایته این زمان و بروایته شانزده روزه زمین
 را یک فرشته بردارد و در دست خود بگیرد بالا کند و بگوید لَکِنَ الْمَلِکُ الْیَوْمَ
 اِیَّیْ اَدْمِیَانَ و اے پریان و اے وحوش و اے طیور و اے ملک اے خزنه و
 پرند که بادشاهی این زمین میکردید از جستان دنیا اے فانی خون مردم بیکدیگر
 میرنجتید و اموال یکدیگر را میخوردید پس بگوئید که بادشاهی این زمین امروزه که باشد
 میچکس باز بهر دم زدن نباشد و بر حلقه خلایق است اقتدار از آن فرشته خود گوید
 اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی بادشاهی هر کسی راست که گردن گردنکش از شکست
 و من بعد جز او کس از بادشاهی دم زند بعد از آن آفتاب بطریقه که در
 فصل ایمان مذکور است بیارد و مدت پنجاه هزار سال بر آن زمین تاب بکشد
 بایستد در خطبه است هر که لغو بگوید یعنی سخن بیهوده و زیادت چنان سخن
 بنیزم میزنم دیگر میگوید خوب خوب و غیر ذلک لغویات اول مدت
 پانصد سال بر آن زمین گرم استاده دارد معلوم باد که اکثر
 وعده و وعید این عرصات در ماقبل کتاب بیان کرده شده است از آن
 نیا و در دم پس بعد از پنجاه هزار سال جمله عوام الناس در پیش علما و صالحان
 شوند گویند و حق ما شفاعت کنند باز جمله بنی آدم در پیش بابا آدم شوند و
 بنالند که یا ایها البشر سوختیم و طاقت نمی آید که در حق ما شفاعت کن و بگو تا حساب
 کند خواه بد فرخ بر خواه به بهشت بابا آدم علیه الصلوة والسلام جواب داد
 که اے فرزندان من بسبب خوردن دانه گندم شرمندهم به پیش نوح
 علیه السلام روید نوح علیه الصلوة والسلام گوید که در پیش ابراهیم
 علیه السلام روید زیرا که من بسبب طلب کردن طلاکت قوم خود شرمند
 ام و ابراهیم علیه السلام گوید که بر من آتش نمرود سرد کرده بود و دیگر گستاخی
 بدگاه او بتوانم کرد در پیش موسی علیه السلام گوید موسی علیه السلام
 گوید که چون دیدار من خواستم در جواب لن ترا سینه آمد

مجلسی
کتابخانه
مکتبہ
علیه السلام

بنیاد کلان بت بنیاد

کتابخانه
موزه و مرکز اسناد
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
السلام بعد ربنا
عقوبة

بعضی از اینها

این کلام در حق و حقانیت خداوند تعالی و در حق و حقانیت
 من بنور دان بیتی ام و شرم میدارم از سوال و بجز و پیش عیسی علیه السلام
 و بد عیسی علیه السلام گوید که من بدعا مرده را زنده میگردم کافران مرده
 دوم میگویند بدان شرمندم نمی توانم بهنگاه او سوال کرد و پیش محمد صلی الله
 علیه و سلم برسد حضرت از احوال ایشان خبر نباشد زیرا که بشر بهشت میست
 باشد چون اتضرع ایشان بشنود و حال حبت زده بر خیزد و در زمین گرم
 بایستد و زبان شفاعت بکشد و بگوید یا رب الارباب هر چه از نیک و بد
 از دست بندگان تو در وجود آمده است بارے ایشان حساب کن و هر یک
 را که ما و ائمه خود بر بعد از ان فرمان رب العزت کتابهای خلایق معان گرد
 و بصاحب خود برسد مومنان را بدست راست بدو و کافران را پس پشت بدو
 در حال که دستهای چپ ایشان شکسته بجانب پشت و گردنهای ایشان را
 پس پشت شکسته باشند و همه خلایق بعد از الی یک ساعت از خواندن خلاص شوند
 کما قال الله تعالی سَتَنْفِرُ لَكُمْ أَجْمَعُ الثَّقَلَانِ بعد از ان میزان را
 نصب کنند و دسته او بدست هتر میکائیل باشد و هر دو پله میزان پا نصب
 راه باشد و اعمال هر یک از بندگان چون کو بها تو ده شوند و در جاسی بجای
 نیکی و دیگر جاسی بدی در خیر است که شب روز بیت و چهار ساعت
 است و در هر ساعت یک صندوق برای این بند را است میشود اگر در آنست
 بعبادت الله و ذکر و فکر و تلاوت قرآن و غیر ذلک من اللشروعات مشغول
 باشد و آن صندوقها پراز خود باشند و اگر در آنست بکذب و فحش و غیر ذلک
 من غیر المشروعات مشغول باشد خود باسد من ذلک آن صندوق پراز
 آتش بود و اگر در آنست غافل بود و آن صندوق خالی بود پس در بچگون
 صندوقهاست نوری ز بدیگر طرف صندوقهاست ناری اندازد و وزن کند
 معلوم باد که در سی روز بهتصد و بیست صندوق متیا میشوند پس
 نظر کنید که چه مقدار باشد در سال و دو سال منقول است که حضرت

این کلام در حق و حقانیت خداوند تعالی و در حق و حقانیت
 من بنور دان بیتی ام و شرم میدارم از سوال و بجز و پیش عیسی علیه السلام
 و بد عیسی علیه السلام گوید که من بدعا مرده را زنده میگردم کافران مرده
 دوم میگویند بدان شرمندم نمی توانم بهنگاه او سوال کرد و پیش محمد صلی الله
 علیه و سلم برسد حضرت از احوال ایشان خبر نباشد زیرا که بشر بهشت میست
 باشد چون اتضرع ایشان بشنود و حال حبت زده بر خیزد و در زمین گرم
 بایستد و زبان شفاعت بکشد و بگوید یا رب الارباب هر چه از نیک و بد
 از دست بندگان تو در وجود آمده است بارے ایشان حساب کن و هر یک
 را که ما و ائمه خود بر بعد از ان فرمان رب العزت کتابهای خلایق معان گرد
 و بصاحب خود برسد مومنان را بدست راست بدو و کافران را پس پشت بدو
 در حال که دستهای چپ ایشان شکسته بجانب پشت و گردنهای ایشان را
 پس پشت شکسته باشند و همه خلایق بعد از الی یک ساعت از خواندن خلاص شوند
 کما قال الله تعالی سَتَنْفِرُ لَكُمْ أَجْمَعُ الثَّقَلَانِ بعد از ان میزان را
 نصب کنند و دسته او بدست هتر میکائیل باشد و هر دو پله میزان پا نصب
 راه باشد و اعمال هر یک از بندگان چون کو بها تو ده شوند و در جاسی بجای
 نیکی و دیگر جاسی بدی در خیر است که شب روز بیت و چهار ساعت
 است و در هر ساعت یک صندوق برای این بند را است میشود اگر در آنست
 بعبادت الله و ذکر و فکر و تلاوت قرآن و غیر ذلک من اللشروعات مشغول
 باشد و آن صندوقها پراز خود باشند و اگر در آنست بکذب و فحش و غیر ذلک
 من غیر المشروعات مشغول باشد خود باسد من ذلک آن صندوق پراز
 آتش بود و اگر در آنست غافل بود و آن صندوق خالی بود پس در بچگون
 صندوقهاست نوری ز بدیگر طرف صندوقهاست ناری اندازد و وزن کند
 معلوم باد که در سی روز بهتصد و بیست صندوق متیا میشوند پس
 نظر کنید که چه مقدار باشد در سال و دو سال منقول است که حضرت

۴۸۸

در این کلام در حق و حقانیت خداوند تعالی و در حق و حقانیت
 من بنور دان بیتی ام و شرم میدارم از سوال و بجز و پیش عیسی علیه السلام
 و بد عیسی علیه السلام گوید که من بدعا مرده را زنده میگردم کافران مرده
 دوم میگویند بدان شرمندم نمی توانم بهنگاه او سوال کرد و پیش محمد صلی الله
 علیه و سلم برسد حضرت از احوال ایشان خبر نباشد زیرا که بشر بهشت میست
 باشد چون اتضرع ایشان بشنود و حال حبت زده بر خیزد و در زمین گرم
 بایستد و زبان شفاعت بکشد و بگوید یا رب الارباب هر چه از نیک و بد
 از دست بندگان تو در وجود آمده است بارے ایشان حساب کن و هر یک
 را که ما و ائمه خود بر بعد از ان فرمان رب العزت کتابهای خلایق معان گرد
 و بصاحب خود برسد مومنان را بدست راست بدو و کافران را پس پشت بدو
 در حال که دستهای چپ ایشان شکسته بجانب پشت و گردنهای ایشان را
 پس پشت شکسته باشند و همه خلایق بعد از الی یک ساعت از خواندن خلاص شوند
 کما قال الله تعالی سَتَنْفِرُ لَكُمْ أَجْمَعُ الثَّقَلَانِ بعد از ان میزان را
 نصب کنند و دسته او بدست هتر میکائیل باشد و هر دو پله میزان پا نصب
 راه باشد و اعمال هر یک از بندگان چون کو بها تو ده شوند و در جاسی بجای
 نیکی و دیگر جاسی بدی در خیر است که شب روز بیت و چهار ساعت
 است و در هر ساعت یک صندوق برای این بند را است میشود اگر در آنست
 بعبادت الله و ذکر و فکر و تلاوت قرآن و غیر ذلک من اللشروعات مشغول
 باشد و آن صندوقها پراز خود باشند و اگر در آنست بکذب و فحش و غیر ذلک
 من غیر المشروعات مشغول باشد خود باسد من ذلک آن صندوق پراز
 آتش بود و اگر در آنست غافل بود و آن صندوق خالی بود پس در بچگون
 صندوقهاست نوری ز بدیگر طرف صندوقهاست ناری اندازد و وزن کند
 معلوم باد که در سی روز بهتصد و بیست صندوق متیا میشوند پس
 نظر کنید که چه مقدار باشد در سال و دو سال منقول است که حضرت

ابو بکر الصدیق و امیر المومنین عمر رضی بر میزان استاده میباشند و دست اندازی
کنند یعنی اگر نیکی را بچشم آید بنده خلاص شود اگر نیکی و بدی هر دو برابر باشند
تیر خلاص باشد و اگر لغو باشد بنده اندک بدی را بچشم آید شخین دست اندازند
بهین مقدار را بروئے ما به بخش خواهد بخشید در خبر است که اگر بدی را بچشم
آید بار متعالی بنده را فرمان دهد برو و پیش فرزند و مادر و پدر و غیر ذلک
اقر با مقدار این بدی نیکی التماس کن تا ترا نجات دهم اول در پیش زن شود
که ای زن در تمام عمر غنچوارگی کفایت تو سے کردم الحال اندک از نیکی خود
به بخش تا خلاص شوم او گوید سے شوهر من بجان خود در مانده ام بنده ام
بحال من چه خواهد شد بکنار پیش هر یک از اقربا چون مادر و پدر و فرزند
برود و بچکس برود و شگرمی نه کند شرمند در پیش بار متعالی بایستد گوید
یار با بغیر از تو پناه ندارم و تو علام الغیوبی که بچکس و شگرمی نکرد از حضرت
خطاب در رسد که ای بنده اگر در دنیا این مقدار شرم از من میکردی همه گناهان
ترا می بخشیدم الحال برو ترا بخشیدم و اگر لغو باشد که شفاعت شخین نجات
نیا بد حضرت رب الارباب بر و رحم نه کند امیر المومنین عثمان ذی النورین
صلان زمین گرم بیک تیر رو باشد و این خبر را بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و بی بی فاطمه زهرا برساند و ایشان هر دو زیر عرش باشند و
سجده افتاده باشند و بگویند که فلان بن فلان بشخین خلاصی نمی یابد
اگر مرد باشد شفاعت او رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکند و اگر زن
باشد شفاعت او بی بی فاطمه زهرا سے رحم کند و اگر لغو باشد بنده
مختصی بغایت گناه گار باشد که از نیکی هیچ نداشته باشد و
کافر باشد که شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاصی نیا بد او بد و نفع
بروان کند و حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ در جانب بسیار دوزخ خیمه زده است
باشد که من کافر و عاصی و مسلمان را نخواهم بدوزخ ماند هر که حق تعالی او را

حسب

در پیش حضرت مرثی رساند صورت او و دیگرگون کند چون خاک خرس و
بوزنه و غیر ذلک بدان فریب از دست بگذرانند باز بصورت آدم کند منقول
است که در آن روز خود که از دوزخ بیرون آید که یک گام او در مشرق و دیگر
در مغرب باز داشته باشد که یارب اگر سزاوارم مرا عذابی بآید فرمان شود
که از میخوایی گوید و طایفه آدمیان را میخوایی چون مشرکان و بت
پرستان و ترسایان و یهودان و مجوسیان و دهریان و رافضیان و
غارجیان و معتزلیان و جوگیان بفرمان باری تعالی همه را در کام خود فرو برد
و چون دانه چین همه را بچیند باز گوید یارب اگر سزاوارم باز آفتاب و
ماهیاب و ستاره گان را بدو دهد و چون این را بچیند و دوزخ برود و
معلوم باد که طایفه مذکورین را در شکم او موت نباشد بلکه شکم او
عین دوزخ است همیشه و آن مضیق احوال معافیت باشند پس بدان که
فرزند که چون خلائق از میان خلاص شوند صراط را نصب کنند از موسی
باریکتر و از تیغ تیزتر و شب تاریکتر و سی هزار ساله راه طول داشته باشد
و مراد از هفت کوتل باشد و مراد کل خلائق از جن و انس بر آن باشد
کما قال الله تعالی **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالَاتِ هُمْ فِي جَنَّاتٍ مُّتَجِدَّةٍ**
يُفَجَّرُ مِنْهَا أَنْهَارٌ وَفِيهَا أَنْبَارٌ وَفِيهَا كُرْسِیّاتٌ مُّتَقَابِلَتٌ
فَلَا يَمَسُّهُمُ فِيهَا هَظْظٌ وَلَا لَمَمٌ و مومنان مگر که گذر بر آن دوزخ
داشته باشد و همه مردان در دوزخ در آیند بعد از آن هر چه مقتضای الهی
رفته است خلاصی یا بد و هرگز باری تعالی پاک کرده است و دوزخ ماند کتوله
تعالی **ثُمَّ نَبْذِیْهِمُ الذِّنِّینَ اِثْقَالًا وَخَدَّیْهِمُ الظَّالِمِیْنَ فِیْهَا جَنَّتًا** یعنی بعد از آمدن
در دوزخ آنانکه مومنان باشند ایشانرا بنجات و بهیم و آنانکه کافران
ایشانرا در دوزخ بگذاریم و در جهنم است که در کوتل اول خلائق را از
توحید باری تعالی پرسند که باری تعالی را چگونه می شناسید و در توحید او
شک کرده اید یا نه و بیگانگی او چگونه متیقن بودید و در کوتل دوم

در بیان
دوزخ و عذاب آن

۴۹۰

حسب

در بیان

از ادا کردن نماز پرسند کہ چگونه با حکام و ارکان ادا کرده آید و فرائض و سن
و واجبات او چگونه بجا آورده آید سیوم جائز روزہ پرسند و این سه بالفعل
است از ہر احدی پرسند و در کوتل چہارم از ادا سجدہ پرسند کسی کہ
استطاعت زاد و راحلہ و امن طریق باشد و در کوتل پنجم از ادا سجدہ زکوات
اموال پرسند و در کوتل ششم از حقوق والدین پرسند و در کوتل ہفتم از حق
مظلومان پرسند پیغمبر علیہ السلام فرمود دوزخ را پر دیدم از دوشان امت
خود گفتند یا رسول اللہ در ویش فقیر را میگوئی کہ در دنیا چیزی ندارد گفت
بلکہ ایشان امت باشند کہ نماز و روزہ و حج و زکوات بجا آورده باشند اما
فردا سے قیامت بعضی در ویشان دست زنند کہ خون مارا بناحق ریختہ
و دیگرے گوید کہ مال مرا بناحق خوردہ بکذا برخلائق ظلم کردہ باشد
مظلومان جملہ اموال او را ببرند و او در ویش ماند یعنی مفلس ماند از عمل خود
بدان سبب آتش سوز و منقول است کہ اگر سیوم حصہ درم از کسی
بظلم خوردہ باشد یا ضد نماز کہ مقبول بدرگاہ خدا باشند از وے
برند و در تفسیر مدارک آوردیم است کہ چون جملہ
خلایق را مردود و موزخ است پس احوال مؤمنان چگونه باشد گفتہ اند
انیکہ دوزخ مطیع است نہ عاصی بفرمان بار بتعالی بر کافران فاجران
حملہ کند و ایشانرا بگمرد و بر متقیان چون آتش را بر اہیم علیہ السلام
سرد شود تا ایشان بگذرند و ہر گز وہ فوج فوج شدہ بگذرند پس ہفت
کوتل صبر جا کہ غلط شوند و دوزخ روند پس در دوزخ اول کہ عجم نام
است در و عاصیان امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باشند کہ کثرین
غذا بہائے دوزخ آنست کہ نعلین آتشین در پاے ایشان کنند کہ مغز سر ایشان
از شدت حرارت چون دیگ مسین بجوشد منقول است از حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیدم بیا بایں را در دوزخ کہ طول و عرض او نہ اند بیج

ادام و دوام
بنام خداوند
که زبان و زهر
ایل ملک ما
مبلغ شادای
مجلس

از بهت می "مشت زنی"

احدی جز خداست و دران بیابان صندوق آتشین دیدم بکذا کلان سلطان محمود
 مارے دیدم مرا و را یک لک سبز بود و بر هر سر او یک لک سوسے بود و هر سر او
 او یک لک نین بود و هر سر او یک لک نین بود و گفتند یا رسول الله
 این عذاب از که باشد گفت از کسی که دو سوره قرآن بخواند و خمر خورد و یا قمار
 بازی کند چون شیر بز و قطار و ایضاً در دوزخ صندوقها اند پر از مار و گزرم
 هرگز درم مقدار چهل ساله راه طول دارند و در دوزخ هر یک از ان ماران آسار
 آتشین میگردد که اگر یک مار از ان نیش بر کو بهاس دنیا زند کو بها چون موم
 بکند زند و در دوزخ و درم که جهنم است دران کسانی باشند که از فرائض بارستگاری
 گردن کشی کرده باشند و از جهت سستی و کاهلی نفس نماز را بجا نیاورده باشند
 و صد یائے جمیع دانست و در آن دوزخ مرا کسان را حقیقت باشند و هر خفته شتا
 سال و هر سال شتا و ماه و هر ماه شتا در روز و هر روز شتا و ساعت و
 هر ساعت و چون هزار سال این دنیا باشد و در جمیع آتش او سخت تر گرمی
 دارد و كما قال الله تعالى قل نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا یا ارا ان گفتند یا رسول الله
 برائے عذاب این آتش نیز کافست حق تعالی سخت گرمی برائے چه یاد کرد
 گفت ای یا ران من اگر این آتش را دران دوزخ بیا بد و خواب کند و در دوزخ
 سیوم نظی است جمله انواع مشرکان و کافران و بدبختان باشند و منکران باشند
 كما قال الله تعالى فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا تَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَاءُ الَّذِينَ كَذَبُوا
 وَكُؤُوبُهُمْ وَنُفُوسُ زَبَانِهِمْ زنده را گویند که پانصد ساله را در مردمان زبانه گیر و در
 دوزخ چهارم که نام او سقر است جهنم و ترسایان و دشمنان خلفاء و الاشدین
 چون ردا فض و خوارجم و غیر ذلک باشند و در دوزخ پنجم که نام او سعیر است جمله
 انواع شیاطین و اهل ذمیمه و اهل ذمه باشند زیرا که ایشان جمله احکام شرع
 شریف را می شنوند و کفر را می دهند و ایشانرا سخت تر عذاب باشد
 از عذاب کافران كما قال الله تعالى وَجَعَلْنَا هَارُوتَ وَمَارُوتَ ابْنَيْنَا لِلشَّيْطَانِ

794

استادان و دانشمندان

وَلَا تَحْشَدْنَ نَالَهُمْ عَذَابُ السَّعِيرِينَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ أَكْبَرُ
بِئْسَ الْمَصِيرُ تا آخر در جمله سست که آواز او چون آواز خراست است اما آوازی
که خرد حالت استادن آواز کند و آن بنحایت زشت نماید باشد مر
سامع را کما قال الله تعالى إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْمُحْشِينَ و از
غضب الهی چون دیگر مسین میجوشد و زبا نهائے او یکدیگر
میگزند و از وی میگذرند و شرار هائے او چون شرار کلان باشند
و پانصد ساله راه مردمان را بانه گیر و چون اهل کفار را دران اندازند خانه
دو دوزخ نوزده فرشتگان آمد که گره پیشانی ایشان باز شده است یعنی
همیشه ترش روی آند و هرگز سخن خوب نگفته اند این کافران را پسند
که ای بد بختان سچکس از پیغمبران و عالمان شما این احوال معلوم نکرده اند
ایشان گویند که تحقیق ما را میترسایند و لیکن ما یان قبول نمائیم
کردیم و اگر ما یا نرا عقل میبود یعنی بودیم از دوزخیان و در آن زمان اقرار
و اعتراف بکنند اما ایشان را سود ندهد و در دوزخ پیشتم که نام او زهر بر است
و آن از برف و ذرات است و سردی دارد بنحایت سرد چنانکه گرمی
دیگران بنحایت گرم است پس جمله انواع یا جوج و ما جوج و آن آدمیان
مختلف الاوان که پیش ازین بیان کرده شده و دو باشند و در دوزخ
هفتم که نام او با ویه است جمله مضل مردمان چون پیران ناقص که مریدان
نفسی و فجور و برگشتن از طریق شریعت خوانند و جوگیان و برهنان
و عیب گویان و منجمان باشند و معلوم باد که هر دوزخ
که بمراتب از دیگران فرود تر است آن از ان اعلى گرم تر است
چنانکه مذکور بترتیب شدند در جمله سست که این دوزخیان
هفتاد هزار سال گویند رتبه رتبه تا میج رجم بر ایشان
نشود و بعد از ان اتفاق کنند که در دنیا عالمان

چند روز

مخبرون

قذاب داری زیرا که چون در دنیا کسی را محنت رسد بپاژد احوال بدیگر
 باران دلش بر داشته میشود و مستیوم اینکه ماران و کژدمان و دوزخ از دوزخ
 بدتر اند از روی سختی نه هر دندان ایشان چهارم اینکه دریا است و دوزخ
 بحیم نام که سخت جوشیده است چون بخوردن بالا گیرند گوشت و پوست
 روئے ایشان بریزند و چون فرو برند تمامی گوشت ایشان بریزند
 باز برای عذاب در حال برویند کما قال اللہ تعالی یطوؤن بئہنا قبین
 حیم ان و در حب است که امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم هر چند گنهگار باشند رویہائے ایشان سیاه نگرند و چنان ایشان زرد
 گردند و زردی جووان از خازنان دوزخ پرسند که ای خازنان ایشان کیست
 که روئے ایشان سیاه نگشته است گویند ایشان گنهگار ان امت محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هستند پس جووان گویند که ای امت محمد شما بر ما خرم
 کردید و محمد بشما نفع نکر و ایشان تضرع بدرگاہ کلم یزل برآند که چرا ما را در حریم
 کافران شمرند که ردی از حضرت عزت خطاب شود و جبرئیل را که بر و حال
 امت محمد بن جبرئیل آید و خازن را گوید تا دوزخ باز کند بگوید که ای
 خازنان حال امت محمد چیست عاصیان در حال فریاد برآند که ای خازنان
 و کیست که از حال مایان پرسد گویند ای است جبرئیل که بر بنیامبران فرود
 می آید ایشان فریاد برآند که ای جبرئیل سلام ما بر محمد علیہ الصلوٰت و السلام
 برسان که ما را چرا بجهوداں مانی چنان این خبر بهتر جبرئیل حکم را بجدیل به محمد علیہ
 الصلوٰت و السلام برساند در حال بر خیزد و بر زمین گرم بایستد که امت مرا بکاوان
 ہماره مانده یا اتمم به بخش و یا من به بہشت نرم و بی بی فاطمہ زہرا و رضا نیز
 اسنادہ شود بیک دست امیر المومنین حسن و دیگر امیر المومنین حسین گرفته
 باشد و بگوید که یارب جزاء طفلان بیگناہ من بد و خونیا ترا بمن دہ تا عذاب
 کنم از حضرت یارب تعالی خطاب بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ایک گرم جو بخندہ
کشتن میان
مرد و شد
نیز جبهه
له

۱۹۵

سلا ایتہ ہذا
در پارہ د
بیت و ہفتم
در کو
کل من علیہا
خان واقع است

آید که شمر و زید را هفتاد بار بر بلطراط بکار و با سائستین پاره پاره کردم و
 بگردا ختم باز از برائے عذاب زنده کردم و من قسم بغزت هلال خود یاد کرده ام تا
 بی بی فاطمه و جمله مقتولان خونیا نرا نه بخشند همیشه بدین نوع معذب دارم
 بلکه عاصیان را نیز بشومیت ایشان نجات ندادم تا آن که بی بی فاطمه رضی را رضی
 نکرد و ایشان را نه بخشد رسول الله صلی الله علیه و سلم هر چند به بی بی الحاح کند قبول
 نه کند بعد از آن به یک ناگاه در هوا تاختها را پر آن بیند که بنامتی لطیف و نظیف و
 بلند و خود سند و در آن محله ها کس فریاد باشد و در آن نغمه ها سرود و آواز گوناگون
 باشد که اگر آواز یک نغمه از آن در دنیا شنوده شود مرغان از هوا در افتند و آب از
 رفتن بایستد و زهر با سائستین عاشقان تبر قد پس چون نظری بی فاطمه و حسن و
 حسین رضی و جمله مقتولان و مظلومان بر آن رسد گویند یارب این ایوانها و کوشکها
 و تاختها کیانرا باشد ما تفسی بر ایشان آواز کند که این از کس باشد که قاتل خود
 را به بخشد تمامی مقتولان بیکبار فریاد بخشیدن برآزند پس از اینجا معلوم
 میشود که زید و شمر هر دو به بهشت برسند و چون بی بی فاطمه رضی را رضی شود
 هر یک از شفیعان دست شفاعت زنند پس طفلان در زیر عرش بایستند
 و فریاد و گریه برآزند از حضرت پروردگار خطاب شود که ای طفلان
 بیگناه چرا گریه میکنید گویند یارب ما در دنیا بدیدار مادر و پدر سیر شده ایم
 الحال طاقت جدائی نداریم گوید که ایشان گنه گارانند بمقدار گناه عتوبت
 کنیم و شما به بهشت بروید طفلان گویند هرگز نرویم تا مادر و پدر ما را نه بخشی
 ملائکه را فرمان دهد که ایشان را زور گرفته در بهشت برید چنان بگردانند
 که ملائکه ایشان را گرفتار نتوانند باز حکم بار تعالی شود از روی سائستین
 عتاب که ای طفلان چون حکم من قبول نمی کنید پس شما نیز بدوزخ بروید
 بیگانی بیکبار روان شوند چون بر کنار دوزخ رسند بفرمان حق تعالی نوری
 در دوزخ بتابد چنانکه هر طفل والدین خود را بیند و بگریزد و بدین چمن

مرغان سفید خود را در دوزخ پران اندازند از کثرت شفقت ایشان در تمامی
 عرصات غریب و گریه بنحیر و آتش دوزخ بگریزد از ایشان و ایشان را درین
 را خلاص کرده بیارند مقتول است که پدر در پیش رود و والدین
 در عتب آورند و اگر دختر باشد والدین را پیش اندازد و او در
 پس رود و سقطه نیز برائے شفاعت زنده شود اگر خلقت و ظاهر
 باشد و بر پسر طردمان فوج فوج روند اول فوج عاشقان در سینه
 گویند کیا نیند گویند عاشقان ای کم گویند عاشقان را بیم نیست بگذرید
 بعد فوج محبان در سینه ایشان را نیز همچنان گویند بعد فوج
 مومنان مطیع و متقی در سینه ایشان را نیز همچنان گویند بعد فوج عالم
 در سینه گویند عالم انیم گویند عالمان را بیم نیست بگذرید گویند یا
 رب بگذریم یعنی در فرقان مجید خود فرموده بودی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ
 یعنی مسلمانان چون برادرانند و باز در جائے دیگر فرموده بودی
 که هر که از اقربائے خود و برادران خود قطع کند شفقت و مودت را پس
 چنانستے که از من قطع کرده باشد مایان الحال نیز بران عمل کنیم و از برادران
 عاصیان خود قطع نہ کنیم تا بہ بلا گرفتار نشویم فرمان شود کہ ایشان را سوز
 بقدر گناه عذاب باقی است شما بگذرید ایشان قبول نہ کنند فرمان شود
 ملائکہ را کہ سلاسل در گردن و کمر ایشان اندازید و بسوی بہشت
 بکشید همچنان کنند اما ایشان را خدا چندان قوت بخشد کہ اگر تمام ملکوت
 در یک کس بچسبند چنانچہ نیتوانند بعد از فرمان رب العزت بدین
 شود کہ اگر بجانب بہشت نیروید شما نیز با ایشان در دوزخ باشید و در حال
 بسم اللہ الرحمن الرحیم گویند و بجانب دوزخ روان شوند چون بنزدیک آتش
 دوزخ از ایشان چنان بگریزد و بگوید یا رب تو با عہد سیاه رویان کردہ من طاعت
 تابان میکردم رویان نمیدارم پس ایشان بر چاہہائے دوزخ برسدند

و دستار را فرو دلقان کنند بختا و بختا و بیکار ریمان بیرون آید
 بکذا بمقدارے کہ اروہ خداے تعالیٰ باشد خلاص کنند و از ہر طرف
 عاصیان فرما و کنند بعالمان بعضی گویند کہ ما کفتم شمار است کردہ بودیم و
 بعضی گویند کہ ما خدمت در مستلح دنیاوی و شکاری کردہ بودیم و بعضی گویند
 کہ ما خدمت شمار را بجان کردہ بودیم و ہمہ را بجات دہند و چون غاصبان را
 روان کنند شیطان لعین فریاد برآورد کہ یا آلہ العالمین مطیعان مرا بخشدی
 کہ ایشان در تمام عمر گفتہ ما خون ناحق و زنا و خمر خوردہ و مال دیگر بنا حق
 غارت کردہ میبردند خطاب آید کہ ای لعین ان ایشان دست انداز گوید یارب
 میترسم خطاب آید کہ اگر تو میترسی من از کریم خود شرم میدارم کہ چون یکبار
 بخشیدم باز پشیمان نشوم آن لعین نا بکار و آن ملعون شرمسار بحضرت
 رب العزت دعوت و خصومت پیدا کند کہ فرار عان مرا چارہ کار دی کہ ایشان
 در قبول کردن امر من بودند حضرت عزت گوید ای ملعون من با تو دعوت ہے و
 پیش قاضی کوتاہ کنم منقول است کہ در از زمان منبرے راست کردہ
 امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ را بران استادہ کنند و از حضرت عزت
 خطاب آید کہ ای امام این مسئلہ را بمثال دنیاوی قیاس کن و این بمثال
 آتست کہ شخصی در دنیا زمین دیگری میکاشت شمارا و چہ حکم سے کردید
 امام گوید یا آلہ العالمین از روی کتاب چنان حکم میکردیم کہ بخت در رسیدن
 فضل غلہ را صاحب نخم میدادیم و زمین را صاحب زمین می ماندیم پس بان
 خطاب آید کہ ای ملعون بندگان من چون زمین بودند و تخم تو گناہ و بدی
 بود و ایشان کاشتہ الحال لایق تو این است کہ بدی را در گردن تو اندازم
 و بد و زخم فرستم و ایشان را بہ بہشت برم ملعون را بجا بایستد بد و زخم
 نزود و تمام ملکوت او را جنبا نهدن نتوانند زیرا کہ بسبب این طوق لعنت
 کہ در گردن او باشد ثقیل باشد کما قال اللہ تعالیٰ عَلَیْكَ لَعْنَتِي اِلَی

۴۹۸

و بیان قضای امام غلامرضا ع

نوشانی شد که
نوشانی شد که
نوشانی شد که

یَوْمَ الدِّینِ پس فرمان حضرت رب العزت شود که اول طوق را بریده در
دوخ اندازند بده سگ سیاه از دوخ بر آید چون گریه موش را گرفته در
دوخ در آید در جنت است که چون شفاعت کنند مومنان را کافران
نیز امیدوار شوند زیرا که مایان نیز بعضی آفتاب بعضی بتاب بعضی کوه و
دخت و سنگ و گنبد و بعضی بت و غیر ذلک من عبادات الکافر استیدیم
ایشان نیز مایان را شفاعت کنند حق تعالی معبودان ایشان را و سارگان غیر
ذلک معبودان ایشان را چون دیگر سیاه کرده بدوخ اندازند و در حق
ایشان بدو عا کنند که بعضی الهی گرفتار شودید که لایق عبادت بنو ویم
عبادت ما میکردید تا بشویمیت شما مانیز گرفتار شدیم بعد از ان امید
کافران منقطع شود و معلوم باد که این عذابها و هولها بر کور
حالت کوری است و بر رنگ و حالت رنگی و غیر ذلک از معیوبان بهمان
حال بگذرد اما چون از دوخ بگذرد اهل بهشت را بدریای بحر
الحیوان بشویند اما در نفس شیر می آید و در بیان این آیت وَ سِیَمُونُ
مِنْ تَحِیقِ تَحْتِیْ خِیَمَ مِیْسَکَ یعنی رحیق نام چشمه است بیرون از بهشت
که بوی او از مشک زیبا تر است و همه مومنان از مردان و زنان در آن چشمه
بشویانند چون از آب بیرون آیند همگی جوانان تازه رو و سگر وند که
بر بدن ایشان موس نباشد جز موس سر مگر باها آدم و محمد رسول الله
صلی الله علیه و سلم را بارش باشند بغایتی زیبا تر که هیچ کالای بهشت برابر
ایشان نباشد زیرا که او الهو البشر و او خیر البشر و مردان چون جوانان سی ساله
باشند و زنان چون دختران سیوه ساله اما قد مردان شصت گز باشد و هفت
گز عرض سینه داشته باشند و قد زنان شانزده گز باشد بعد از ان جلهای بهشت
پوشانند و بر اهل بهشت سوار کنند بعد از ان صفوف راست کنند
صد و بیست صف متیا شوند چهل سبب بمسح پیچید ان با امت خود

۲۹۹

این بزم پادشاه
سعدی و ابی الطیغ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باشند و هفتاد و هفت مرتبه رسول الله صلی الله علیه و سلم باشد و طول هر صف
پانصد ساله باشد و حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم در عماری و فرشتگان
بردارند و چهارپایان رسول الله صلی الله علیه و سلم در پیش همه صفوف روند و
اسب بازی کنند و سائر مردمان چون گوهر شبنم مرغ و آن صفوف نمایند و زنهار
بیز و عمار می بردارند و بدین شادی و طرب به دوازده بهشت می آیند بعد از آن
فرشتگان در پیش آیند و گویند سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَأَنْدُ خَلْقَهَا خَالِدًا
پس هر یک را بطرف سلسله های خود روان کنند و در هر سلسله است که هر یک از
مؤمن را هفت سلسله باشد و عرض دیوار هر سلسله پانصد ساله باشد اما
اطیف تر که هر چهار زان درون است هر صاحب دیوار از بیرون بنماید نه مرغ را و نه
هر سلسله هفتاد هزار میدان شکار باشد و عرض طول هر میدان چون هفتاد
هزار بر این دنیا باشد پس سراسری اول از نقره باشد و سراسری دوم از طلا باشد
و سراسری سوم از زبرجد و سراسری چهارم از یاقوت سفید باشد و سراسری پنجم از
مروارید باشد و سراسری ششم از زرد باشد و سراسری هفتم از نور باشد و لطیف
تر از همه چون صاحب از سلسله اول می آید حورانی که در آن سلسله است الحال
در خواب اند و آن زمان بفرمان حق تعالی بیدار شوند و ندانند که بر خیزید
و بقدوم شوهران خود جاها را بر دارید و شراب و درشان حوران گفته اند
و کواعب انزاجاً و کاساً و هفاً یعنی و خمران سیزده ساله باشند و
همه انار پستان و بیاباها پر کرده بدست گرفته در پیش شوهران خود آیند
بنده مؤمن از دست ایشان پیاله بردارد و بنوشد و بر سواری ایشان از بوسه
دهند اما از دست آن حوران چنان نوبت بخشد که فرشتگان سر بسجده بمانند
و گویند مگر دیدار بار متعالی دیدیم یا تفتی بر ایشان آواز دهد که سر بردارید
این دیدار نیست بلکه تخیل از دست حوران است که بشوهران خود پیاله ها
بالا کرده اند بکذا ازین شش سلسله سواری حوران را بوسه کشد و بگذرد

۵۰۰

در بیان سوره های بهشتی و صفات حور

همچو زده بنفشه که
استخوان از حدیث باشد
تبت بنابر پاره بیت
در دفتر کوع الرحمن

و چون در سرای مهمم دایم تختی را بیند که پانصد ساله پاره طول و عرض
داشته باشد و بر آن تخت بستر باشد که عداو واجب تعالی داند
کفره تعالی مُتَکَبِّرِينَ عَلَى فُرُشِ بَطَائِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ یعنی یکزه زده باشند
حوران بر فراشهای که استرهای آن فرش از استبرق باشد و در روایتی
دیگر چنان وارد شده است که بطائن نام جاهاست ابریشم است اما
منقول است که اصحاب از رسول الله صلی الله علیه و سلم پرسیدند که صفت
ابره چنان کرده که استبرق یاد کرد حضرت صلی الله علیه و سلم فرمود مثال ابره دنیا
ناموجود است پس بر آن فرشهای که رالعین خفته بیند که اگر او را هزار دل بود
باشد همه از دست روند و بی طاقت شده خود را از اسب برتابد اما
بسیاری لطافت فرشها چنان پندارد که مگر هیچگاه آرام نخواهد گرفت بلکه
همه در جنبش باشد چون نزدیکش آید آن حور از خواب بیدار شود و برویش
بخندند از دندان او چندان برق بجهد که فرشتگان سر سجده بکنند و پندارند
که مگر دیدار الله تعالی است که می بینیم هاتنی برایشان آواز کند که دیدار
نست بلکه استبرق دندان حور است **مسئله** در دخول جن در بهشت
امام را توقف است اما اصحاب و علم جواز دخول کرده اند اما در تفسیر
خوانده ام که در بهشت میان جن و ملک را به بینیم اما ایشان را از دخول
دید ملک آواز شنوند و بر آن عمل نکنند و بعضی بر کسب گریه
بهشت نشسته باشند اما جن را ذوق و شوق باشد و ملک از دیدار
محروم اند پس هرگاه که تجلی برایشان بدخشد سر سجده بکنند که مگر
دیدار دیدیم اما هاتنی برایشان آواز کند که سر بردارید که این دیدار
نست بلکه تجلی فلان چیز است **العنصر** در دخول حوران
بخندند شوهر را غیرت و کینه در کار شود که میان را نادیده و
نا آشنا چگونه در دوسه ما خندیدند و حوران زبان معذرت

۵۰۱

بخشایند و گویند که باری تعالی بپا و عده کرده بود که بر فرش شما بنشیند و شوهر
 شما کسی دیگر بر سباید پس دانستیم که بنشیند از شوهر کسی دیگر نباشد و بعد
 از آن میان ایشان محاسن حاصل آید اما تا نیم روز پانصد سال
 و برایشان چون یک نفس بگذرد از غایت خوشی و تاب منی چون باد
 از ذکر بیرون جهد و در فرج او گم شود اما چون آب سیاه از ناله و دان
 تندی و بسیاری باشد بعد از فراغ چون بنشینند و طاعت کنند این زمین
 دنیاوی از جانب دیگر پیدا شود و بنامی طریقه زیبا و ملون آوردند
 که این زن در بهشت از حوران زیبا تر باشد زیرا که این را دو درجه حاصل
 است یک درجه ایمان و عذاب دنیا و خدمت شوهر و عبادت الله و دیگر درجه
 آنجهان ازینک آن جهان زیبا شود اما حوران را یک درجه آن جهان است که
 آن زیبا است بدان سبب ایشان از زیبایی است الغرض چون شوهر
 این زن را به بند دلگیر شود و اندک که این همان زن است که در دنیا
 بزن دیگر نمی ماند الحال باز نخواهد ماند و این زن شوهر را زیر کرده بنشیند
 و آن زن دعوی کند که من در دنیا مجتهدا شوهر را می کشیدم
 الحال تو چرا بپهلوی او نشسته و گوید که تو نوبت خود را گذرانده الحال
 نوبت من است و آن زمان بفرمان خدای تعالی با دس از زیر عرش و دیدن
 گیر و تا کینه ایشان کم شود و هر یک شوهر را بدیگر بسیار و بعد از این
 ای فرزند که خانه شخصی بر همین زن باشد اما حوران چون کنیزکان باشند
 و زیبایی مروارید مثال نیست بلکه روز بروز قوت و حسن بیشتر شود و چنانکه
 در دنیا روز بروز ضعف و قباحات اما این زنان از حور زیبا تر باشند و زیبایی
 حوران گفته اند که اگر یک ناخن ایشان در دنیا بتابد و روشنی آفتاب را کم کند
 و اگر آب دهان در دریا با انداز چنان شیرین شوند که اگر همه دریا با یک شخم
 فروبرد سیر نشود و در شان ایشان حق تعالی می فرماید فی حق

«بگویند که در این کتاب که در بیان نهمین ایست»

نخستین یعنی در آن باغها چشمه ها اند و می چید آب ایشان بالا حتی که از سر
درختان میگذرند و ایضا قال الله تعالی فیها فاكهة و نخل و دنان منقل
است که دنانها را چون هفت برابرین دنیا باشد و هر دانه چند سواران و غلامان
استاده باشند و ایضا قال الله تعالی فیها خیرات حسان یعنی در آن باغها
حواریانند بجا بیت لطیف و لطیف و نیکوی و ایضا قال الله تعالی حور مقصورات
فی الخيام طای مستور فی الخيام یعنی در بهشت خیمها اند که پانصد ساله راه بلندی
دارند و در آن خیمه ها حورانند که آدمی و پری و جن و ملک ایشانرا ندیده اند و
ایضا قال الله تعالی متکین علی رفوف خضر و عبقری حسان یعنی
حواریان در آن خیمه ها یکسره زده اند بر بالیها که رنگ آمیزند بظلمات سبز و سفید
و از کشیده و رنگ خیمه ها نیز همچنانست و ایضا قال الله تعالی و یعوف علیهم
ولدان محمد و ان انا انیتهم تحببتهم لولوا مشوذا و در خبر است که
چون بنده مومن بدان نعیم مفرح شود پس او را خطره شکر پیدا شود که اگر مار
شکر میبود در حال از هر سیوه سواران بیرون آیند که اندام ایشان چون
دنا سفته نماید پس هر مومن را شصت هزار امرا باشند و هر امرا را هشتاد هزار
چو بداران باشند همگی را چوبهاره مرورید بدست و گاهی بدان مقدار شکر و
حشم و هجوم بخمال شکار در انبیلان یا که مملو بشیرانند چون ایشان برسند همگی
درختان بهمان روند تا صفوف شکر انقطاع پذیرد و هر یک از آن شکران
صد و صد آهواز بکشد که نیمه پنجه و نیمه بریان باشند بعضی از آن نخورند
و بعضی را بخانه ها بیارند و چون استخوانها اندازند باز آهوان شود زیرا که
در آن سلسله فنا را دسترس نیست بلکه ابد الابد در آن بقا
است و ایضا باین مقدار شکر و حشم زیارت رسول الله و سایر پیغمبران
و گاهی زیارت مادر و پدر و گاهی زیارت برادر مومن بروند و آن
صاحب خانه او را و تمام شکر او را بهمانی برادر و گاهی میان خود دعوت

«بگویند که در این کتاب که در بیان نهمین ایست»

«بگویند که در این کتاب که در بیان نهمین ایست»

۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

بهمانی کنند و طعام و شراب رنگ رنگ در پیش آرند و اسپان در بهشت بر چند
نوع اند بعضی را دو پاس و دو بال است چون مرغ و بعضی را گفته اند که
هفت برابرین دنیا و زیر شمشیر ایشان آید نوع اول بهر گام هفتاد و نه بار
سال سیاه را قطع می کنند و نوع دوم را حساب نیست و در چهار مرتبه است که
در بهشت روز و شب نباشد بلکه مدتی هزار سال مشک سیاه بارد
آن علامت شب است و بعد از هزار سال مشک سفید بارد آن علامت
روز است و در بهشت خواب نباشد زیرا که از کوفت و محنت میخیزد و این
اسبوعه در و نیز بحساب است چنانکه در روز یکشنبه مومنان بهمانی بکنند و
یاران و محبتان را دعوت نمایند و در روز دوشنبه مادر و پدر بهمانی بکنند و
فرزندان را دعوت کنند و در روز سه شنبه فرزندان بهمانی بکنند و در روز
و پدران را دعوت کنند و در روز چهارشنبه عالمان و مشایخان دعوت
و بهمانی بکنند متعلمان و مریدان را دعوت نمایند و در روز پنجشنبه متعلمان
و مریدان بهمانی بکنند عالمان و مشایخان را دعوت نمایند و در جمعه حضرت
ذوالجلال و باری ذوالکمال بهمانی بکنند و جمیع مومنان را دعوت
کند و معلوم باد که بهمانی کردن ایشان چون در دنیا
پختن و کشتن نباشد بلکه از هر چه بخواهند در حال بهمان نوع
پیدا شود مسطور است که بعضی مدد آرند که اگر مار را زراعت می
بود بهتر می بود در حال غله بروید و در حال خوشه کند و بچته شود و در
گرد و جل کرده شود پاک شود و توده باشد و ایضا اگر کسی در دل
آرد که مالا فرزند بودی بهتر بودی در حال بزاید اگر خواهد که بناسی
کلان نماید و ملاعبت کنیم همچنان شود و اگر خواهد که در حال کلان شود
همچنان گردد کما قال الله تعالی وَفِيهَا مَا كَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَ بَيْتِ
مَعْنَاهُ خَطَرِ آتِیَةِ در حال موجود شود و تیر انداختن در بهشت نیز باشد

قال الله تعالى فيها سرور مرفوعة والكواب مرفوعة و تارقي مصفوفة و تارقي
 مبنوكة یعنی در بہشت تنہا باشند بلند کہ پانصد سالہ راہ بلندی داشتہ
 باشد و بران صرحی بے شمار ہوا وہ باشند و بالینہائے بیحد و
 فرشتگان بحد کہ بطائن ایشان از برف باشند منقول است کہ کافران
 طعنہ وانکار میکردند کہ مومنان صد سال برآیند و صد سال فروآیند
 تمام عمر ایشان در سبوط و صعود گذر و باری تعالیٰ از برای سرزنش ایشان
 این آیت فرستاد و افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت یعنی منی بینید
 کافران اشترکہ چگونه آفریدہ ام اورا کہ اگر کوکب نایلغ اورا بخواباند خواب
 کند و او سوار شود ہیچان آن تنہا در حال فروآیند و مومنان سوار شدہ
 بالاروند و چون بالاروند ہر یک بر تخت خود نشستہ باشند و با دیگرے
 حکایت کنند اما اینچہان کہ چنان و چنین بر ما گذشتہ است و ہر یک مفتاح
 من طعام بخورد و شراب بخورد و چون عرق خوشبو سے از بدن ایشان
 برآید و سیر شوند در دنیا چون خوردنی کسے بسیا خورد و بخوردی زوال
 عقل باشد اما در بہشت تندرستی و کمال عقل حاصل شود و مستلح
 یک زن را و شوہر یا سر و یا بیشتر باشند یکے بعد دیگرے در بہشت
 از کلام باشند جواب در بوستان ابو اللیث سمرقندی آورده
 است کہ بہر کہ اورا صنی باشد از و شود اما بدان صورت او باری تعالیٰ
 در حال ناز پیدا کنند و بدان شوہران دیگر بدہر تاملاتے خاطر نیا شد
 بدان لے فرزند کہ نچہا سے بہشت بلا حد و عدل اند چون مسلمانان بدان
 خوشدل و مفرح و مغرور شوند و مشغول گردند باری تعالیٰ فرشتگان ا
 فرمان دہد کہ بندگان را بہمانی من دعوت کیند چون فرشتگان بروند
 جو بدلان نمازند برگردند بکذا چند کرت برگردند بعد از ان بدگاہ و لم یزل یأمر
 کہ جو پدران یا نرا منی مانند فرمان شود کہ چہرے او ب وار

عن آیتہ بزم پادشاه آخر و صحت ہاں اشک

میر وید با ید که بت کجی گرفته بر وید و تحت عرش خاہنہا اند پوشیدہ
 بہ برابری ہر عدد سے مسلمانان یکے را بردارند بجز و برداشتن چندان
 بد رشتند کہ فرشتگان بامید دیدار سر بر زمین نہند چون بچو بداران برسانند
 ایشان بخلاف قریب برسانند بگذار تا دست بدست بر بندہ مومن برسانند
 چون دستار خوان باز کنند سیبی در آن باشد چون سبب را بشکنند از آن
 میان خود سے بر آید کہ حوران دیگر برابری او چون انگشت در پیش آفتاب
 نمایند اما چشمان بر ہم نہادہ تا سفت بر کوری چشم او خورد و با تفتے آواز کند
 کہ ہوسہ بر چشانش وہ چون ہوسہ بر چشمان باز کند و بخندد
 چنان برق بچہ کہ فرشتگان بامید دیدار سر بر زمین نہند ہر
 گویند کہ من بتو آشتنا ہوں دم چہ را برویم خندیدی گوید باری تعالی
 مایا ز فرمودہ بود کہ تا شو ہر آن خود را ندیدہ اید چشمان باز نہ کنید چو نتوبو ہوسہ
 داوی دانستم کہ شو ہر من تو باشی بعد از آن چون شوق کنار گیرے
 پیدا کند ہر یکے از جیب خود خطے را بکشد و بدست ایشان بدہد و
 ہر خط چہا ر سطر نوشتہ باشد کجی آنکہ باری تعالی میفرماید ای بندگان
 چنانکہ من زندہ ام کہ زندگی مرا زوال نیست شمارانیز چنان کردم دوم اینکہ
 عطا کردم شمار بادشاہی ہمیشہ کہ حد و عدد و نقصان زوال ندارد و سیم اینکہ
 تندست گردانیدم شمار بخلاف دنیا کہ ہرگز رنجور و بیمار نخواہید شد
 چہارم اینکہ گردانیدم شمار جوانان کہ ہرگز پیر نشوید اما یک غنایت دیگر
 دارم کہ آزانیز بر شما خواہم کرد مومنان بیکبارگی گویند یا رب از عذاب
 دنیا و عرصات دوزخ و صراط مار سخبات داوی و بہنات سردی بہشت
 رساندی پس کدام غنایت تو بہتر ازین باشد با تفتے آواز دہانند و
 عتاب من وعدہ دیدار بشمار نکرده بودم پس معلوم سے شود کہ
 شما فراموش کنندگان اید ہمیشہ آوردہ اند کہ چندان عذر و شور بر

و این است که فرموده خداوند عز و جل در این آیه که
 بهشتیان رسد که همه نعمات بهشت را فراموش کند فرشتگان همان پیا
 دوپایه را بیارند و بران سوار شوند و زنان را فرشتگان در عماری بیاورند
 و بجانب دارالجلال روان شوند و دارالجلال میدانیست در بهشت که
 اگر بران اسپان تیر و دندان عمر که ایشا نراست ابد الا با و دران بتازند
 بر گزاهتمای او را نیا بند پس در این میان مقصوره را بیا بند که چهار
 صد و دوازده داشته باشد و از یک دروازه تا دروازه دیگر چهار صد
 ساله راه باشد و از هر جانب بدان مقصوره در آیند و دران مقصوره
 گنبد ها اند بعضی از نور و بعضی مرتب از یک خشت طلا و یک نقره و بعضی
 از مشک سفید اینها بر گنبد نورانی بنشینند و علما و اولیا بر گنبد زد و
 مومنان بر گنبد مشک پس فرمان رب العزت شود مرفرشتگان
 بلکه کاسهای شراب برایشان بخورایند هر یک که چندان بنوشد
 که فرشتگان در مانده شوند مناجات کنند که یا رب مست نمیشوند
 فرمان شود که شما از میان بدر شوید مرا بایشان وعده هست هم
 بیرون روند جبرائیل قوله تعالی عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سُنَدُسٌ خَضِرٌ وَاسْتَبْرَقٌ
 وَ خُلُقُ الْأَسَاوِدِ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا یعنی بر
 جاها باشد از استبرق و در دست و پاهای خلخال نقره داشته باشند
 و در و مر و ارید و گردن انداخته زیر که زوید و دنیا بر مردان حرام
 است و در بهشت را اگر دو چهره که ایشان را ریش نباشد بعد
 از آن و در دست از غیب پیدا شوند و صاحب دست و بین نه
 شود و پیاله را بر مومنان بر گردانند همگی بیک بار مست شوند و کام
 و جود ایشان چون یک مرد یک چشم گردد یعنی چنانکه کسی بچشم می بیند
 و دیگر اندام نه اما دران زمان تمام اندام ایشان چون چشم شود و هر
 طرف بیند و خودی را فراموشش کند مگر آنایت که من چنان شده ام

و این است که فرموده خداوند عز و جل در این آیه که
 بهشتیان رسد که همه نعمات بهشت را فراموش کند فرشتگان همان پیا
 دوپایه را بیارند و بران سوار شوند و زنان را فرشتگان در عماری بیاورند
 و بجانب دارالجلال روان شوند و دارالجلال میدانیست در بهشت که
 اگر بران اسپان تیر و دندان عمر که ایشا نراست ابد الا با و دران بتازند
 بر گزاهتمای او را نیا بند پس در این میان مقصوره را بیا بند که چهار
 صد و دوازده داشته باشد و از یک دروازه تا دروازه دیگر چهار صد
 ساله راه باشد و از هر جانب بدان مقصوره در آیند و دران مقصوره
 گنبد ها اند بعضی از نور و بعضی مرتب از یک خشت طلا و یک نقره و بعضی
 از مشک سفید اینها بر گنبد نورانی بنشینند و علما و اولیا بر گنبد زد و
 مومنان بر گنبد مشک پس فرمان رب العزت شود مرفرشتگان
 بلکه کاسهای شراب برایشان بخورایند هر یک که چندان بنوشد
 که فرشتگان در مانده شوند مناجات کنند که یا رب مست نمیشوند
 فرمان شود که شما از میان بدر شوید مرا بایشان وعده هست هم
 بیرون روند جبرائیل قوله تعالی عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سُنَدُسٌ خَضِرٌ وَاسْتَبْرَقٌ
 وَ خُلُقُ الْأَسَاوِدِ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا یعنی بر
 جاها باشد از استبرق و در دست و پاهای خلخال نقره داشته باشند
 و در و مر و ارید و گردن انداخته زیر که زوید و دنیا بر مردان حرام
 است و در بهشت را اگر دو چهره که ایشان را ریش نباشد بعد
 از آن و در دست از غیب پیدا شوند و صاحب دست و بین نه
 شود و پیاله را بر مومنان بر گردانند همگی بیک بار مست شوند و کام
 و جود ایشان چون یک مرد یک چشم گردد یعنی چنانکه کسی بچشم می بیند
 و دیگر اندام نه اما دران زمان تمام اندام ایشان چون چشم شود و هر
 طرف بیند و خودی را فراموشش کند مگر آنایت که من چنان شده ام

۵۰۸

۹

و در آن سیاه و سبزی بجسلی روئے نماید و در آن دیدار باری تعالی را
چنانکه بی مثل و نظیر است و هر یک بقدر یقین و معرفت بقدر قوت و
استعداد خود بیند و یقین بدانند که این همان خدای است که او را مثل و مانند
نیست قال علیه السلام سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ قَمَرًا لَيْلًا لَبَدًا كَلَا
تُضَا مُوْنٌ فِي دُؤْيِهِ یعنی چون ه شب چهار و هم بشک و بے شبهه
را به بیند بطریقیکه شبهه و نظیر نداشته باشد و اگر لَّا تُضَا مُوْنٌ
بعد خوانی پس معنی چنان می شود که تجلی بر هیچ یکی از شما برابر نباشد
بلکه تجلی هر یک اندر خود باشد و این صمیم است کقول الشاعر
ابیات نظایر کنان روی خوبت چون در نگرند از کراهنای در روی تو
روئے خویش بیند + امیت تفاوت نظر را + در روی از حضرت شیخ
الاسلام و المسلمین شیخ علی بن قنبر علی قدس سره پرسیدم که مراد از کراهنای چه
باشد و حال اینکه رویت بلاجهت باشد گفت مراد از میا و انا نیست است
و مراد از این که روئے خویش بیند یعنی خود خویش بیند و مراتب خویش
بیند و مدت دو هزار و پانصد سال مستغرق تجلی افتاده باشند بعد
اول جبرائیل را بهوش آورد و گویند که پر خود را بر ایشان بکش تا بهوش
آیند زیرا که حوران منتظر راه ایشان اند چون بهوش آیند باز دعوی
طلب و دیدار کنند و زمان حق شود که چه مقدار مگس گردید و دیدار و دید
گویند و و نیم روز فرمان شود که لا بلک دو نیم هزار سال بگذشت
الحال حوران بشما منتظر اند بعد ۵ همان گاؤ که تحت بضع ارضین
است و هما نمرغ که در بحر الجحوان استاده است هر دو را ذبح
کند و به بندگان بهمانی بدید و حضرت بی بی مریم و آل زین فرعون هر دو
را بر سول انگیز و بج کرد و بسیار و اما از طفیل ایشان بهر مومن حوری عطا
کرده شود که حوران بهشت و نظر او انگشت بافتاب بیند باز سوار شوند و زنان را در عمارت

بطرف خانه ها آیند و باد سے از انجا سب بوز و مشک آمد عجب ایشان
پریشان کنند تا بخانه برسند بعد از آن را چنان نور و جمال پیدا میشود که
حوران بهشت بحال ملکشان فرین گردند و معده هر یک بقدر شوق
و محبت خود حق تعالی را دیده باشد بعضی هر روز پنجمار و بعضی کم و
بعضی زیاده بران منقول است اگر این مردمان یک چیز بهشت
را میدیدند بغیر از این کلمات نمیگفتند که یارب امتی امتی ز برکات نام
و دنیا بقیامت تا زیاده بهشت نمی اند و گفته اند که چهار چیز در بهشت بهتر
از بهشت اند یکی مرگ در نیست زیرا که چون در دنیا شخصی بخیر
دل بند و مفرح شود از زوال او همیشه اندیشه ناک باشد و دیگر محاسن
کردن با قریبا و محبان و سیوم زیارت کردن پیغمبران چهارم افضلترین همه
اینکه دیدار باری تعالی بنیند پس معلوم بادای فرزند که نجات از دوزخ و دخول
در جنت نشود مگر بقوی در چهار چیز است که چون باری تعالی بهشت را
بیا فرید جبرائیل را فرمود که برو و او را بین چون دید و الله و بالله و بقرآن
که چون چنین چیز آفریده هیچکس بغیر ازین آرام نگیرد باز گفت ای جبرائیل برو
در راه او نظر کن که چگونه است چون دید همه را ریاضت و طاعت مجاهده
و ترک لذات و بذل مال فی سبیل الله و بذل نفس فی جهاد الله و محنت و
مشقت اندوه و غم و صبر و شکر و آنچه طریقه شریعت است دید و گفت و الله
که به بهشت نه آیند مگر آنکه سبب محنت است که در راه است باز دوزخ را
بیا فرید گفت برو بین حال مخالفان چون دید گفت بغیر از آنکه هیچکس نباشد
که درین دایره و همه خلایق ازین بگذرند و بدین راضی نشوند گفت و الله او
بین چون دید همه خلاف طاعت ریاضت و عبادت و منق و فجور چون
شراب خمر و زنا و آلت طایبی نواختن غیر ذلک من القبل کج که در چشم بدستخان
در دنیا آسان نمایند و کار حق برایشان دشوار نماید گفت بغیر از آن

فصل در بیان مجادله در میان بهشت و دوزخ

که بچکس سبب این راه ازین خلاصی نیابد مگر کسی که تواور را روده بخا کرده باشی ایضا در خبر است که در میان بهشت و دوزخ مجادله افتاد در پتربودن دوزخ گفت ای بهشت امنوس برین بغم تو زیر که هر چه در دنیا قییم ترین مردمان بصورت و خسیس ترین خلایق بشوکت مال و جمال باشد بتو آید و توا و اے ایشان باشی زهی شمر افته که مارا است زیر که هر چه خوب ترین مردمان بصورت اند و هر که برتر گترین خلایق از روائ مال و جمال و شوکت اند سبب فحش و زنا و حرام خواری و خلق آزاری بمن آیند از حضرت رب العزت خطاب شد برو که اے دوزخ معلوم تو باشد که قییم ترین مردمان را چنان صورت بدیم که هیچ چیز بهشت را برابر او زیبائی نباشد و زیبا ترین مردمان را که ضعیف تو باشد چنان زشت و سیاه روی گردانم که توا را ایشان تهرسی و ناراض گردی

۵۱۱

قال لله تعا فاقفوا النار الکی و قودها الناس و الحیاده اعدت للكافین
روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با جمیع اصحاب و بیابان نشدند
انس بن مالک را فرستاد کہ فلان کوه یعنی فلان چاه را از من سلام
بگوئے تا آب خود را بیرون کشد تا اصحاب من از آن بخورند چون بچاه
وعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برساند چاه گفت کہ جا بمن فداے رسول
باد اما چون این آیت مذکور بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمد خندان بگریسم
کہ من ذره نمانده است و تمام آب خشک شد و آنچاه بنک است کرده شده
بود از آن ترس کہ مارا از آن ترس نگر و اندک آتش دوزخ را با افزون و چون این جواب
بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برساند تمامی اصحاب خندان بگریستند کہ تشنگی را فرمود
کردند منقول است کہ ما بین نیران و جان نادمی است اعراف نام کہ در
نودمانے مشک است کہ بد فم دخل دارد و نه بهشت کقول الشاعر فرد حسان
بهشتی را دوزخ بود اعراف + دوزخ چنان پرس که اعراف بهشت است + بعد از مرود

صلی اللہ علیہ وسلم

از آن ترس که آتش دوزخ را با افزون و چون این جواب
بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برساند تمامی اصحاب خندان بگریستند کہ تشنگی را فرمود
کردند منقول است کہ ما بین نیران و جان نادمی است اعراف نام کہ در
نودمانے مشک است کہ بد فم دخل دارد و نه بهشت کقول الشاعر فرد حسان
بهشتی را دوزخ بود اعراف + دوزخ چنان پرس که اعراف بهشت است + بعد از مرود

این

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

باز

۱۰ نانی نانی نانی نانی نانی نانی نانی نانی نانی نانی
 صراط عالمان بران استاده شوند کما قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَی الْأَعْرَافِ رِجَالٌ
 و بہشتیان خطاب کنند کہ امی اہل بہشت آنچه بایان گفتہ بودیم ہمہ حق
 بود گویند صدقنا کہ ہمہ راست بود و بسبب تصدیق بدان رسیدیم
 باز بد مذخیان خطاب کنند کہ امی اہل دوزخ آنچه گفتہ بودیم ہمہ حق بود و ہمہ
 پا داشت اعمال را یا نہ گویند امی عالمان ہمہ راست بود اما بہ سبب
 تکذیب از جنان محروم و بہ نیران مقرون شدیم و بگویند کافران مر عالمان را
 کما قال اللہ تعالیٰ اَنْ اَفِضُوا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ یَا زِلْکُمْ اللّٰهُ یعنی آنچه از
 طعام و شراب حدائے شما رزق دادہ است اندکے بر ما ریزید گویند خاموش
 باشند کہ این را بار تعالیٰ بر شما حرام گردانیدہ است بعد از ان عالمان بہشت
 روند بدان امی فرزند غمیک اللہ تعالیٰ فی رحمۃ دارحم اللہ علیک و علی
 والدیک کہ مقصود فقیر ازین قصص و قصصہ خوانی و حکایت آموزی نبود بلکہ
 غرض فقیر آن بود تا بدانی کہ آنچه ستیہ است ترک نہی و آنچه حشر است بیائے
 داری تا بسبب عمل کہ دن تو آنرا بفقیر نتیجہ امر معروف برسد قال علیہ
 الصلوٰۃ والسلام الدّٰلُ عَلَی الْخِیْرِ کَفَّاءٌ عَلَیْہِ و در شرح مشارق آورده
 است کہ چون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ہر کہ صلوٰۃ رحم کند
 رزق او فراخ گردد و عمر او دراز گردد و اصحاب گفتند یا رسول اللہ درازی عمر چه
 معنی دارد مگر از وسے کسی پند و نصیحت گیرد و یا از وی فرزند صالح بزاید و
 مانند ما ہر علی کہ بعد او کند او بدان شریک باشد و چون از کسی بمقدار یک
 صحیفہ نوشتہ باشد از نصیحت ثواب و بجز اللہ تعالیٰ کسی نداند و کتاب از قبیل
 امر معروفست و در شرح مشارق آورده است کہ
 ہمہ نکیہا در برابر جہاد چون قطرہ آب در دریا است باز گفت کہ جہاد در برابر
 امر معروف چون قطرہ آب در دریا است پس چون امر معروف لازم بود
 از گردن ساقط کردہ ام تا بر تو روشن باشد کہ راہ قیامت دور

۵۱۲

باز

باز

و دراز است و توشه اندک و یا محرم نے پس درین راه توشه بسیار کن
و انیس صالح عمل را با خود یار کن تا در مضیقت احوال ہلاک نگردی فضل
سیوم در اجناس مساوی و فوائد بیان امی فرزند کہ درین ضلع
آنچه تو گفته بودی از مسکن ہائے شمر عیہ کہ نادر باشند بعضی را بیارم تا ترا و
خلایق را فائدہ حاصل شود مسئلہ اگر شخصی از روئے بازار چیزے
بخر داند حلالیت و حرمت آن چیز از بازار پرسد یا نہ جواب بقول
امام شافعی رحمہ بغیر از پرسیدن روا نیست خریدن چیزے آنکہ بقول امام
اعظم پرسیدن روا نیست زیرا کہ بازار مصطفیٰ است و بازار خالی از حرام و حلال
نیباشد ہر چه پیش آید بخرد و بدان خورد و نکراند شیخ و قاضیہ مسئلہ
شخصی مال دنیاوی جمع کردہ بود از نامرضیات چون جبروز و حرام بعد از و
آنحال بر وارثان حلال گرد و یا نہ جواب اگر دوزیر کہ پنجم علیہ السلام فرمود
کہ بدترین مردمان کسی است کہ حساب اموال بخورد و سود بد بگران بگذارد و
ایضاً قال علیہ السلام مال الجنیل کین الغیل لا ینفع بہ الا بعد الموت
پس میراث خوار از خراب نہ کند بلکہ نگہ دارد و اگر قرضداران او بیایند کہ بریت
مایا نہ قرض بود از انمال او کند و زکوات نیز بکشد و فقیر از نیز خوردن حلال
باشد زیرا کہ حق فقیر دیدہ چگاہ بر طرف نشود و فتاویٰ نوادر مسئلہ چون
شخصی غضب کرد و گوسالہ را و یا مادہ گا و را پس گوسالہ میبرد و مادہ گا و خشک شد
تا وان شیراز غاصب برسد یا نہ جواب رسد - تحفۃ الفقہ مسئلہ چون شخصی
مالک شود مال حرام را و آنرا جائے دیگر بفروشد نفع او روا باشد یا نہ جواب
اگر در ہم یادنا نیز باشد نفع او بر بائع و مشتری حلال باشد زیرا کہ این مثل دارد
چہ ہر گاہ کہ لصاحب رو کند مثل او را رو کند جائز باشد و اگر عروضے و مواشی باشد
نفع او بائع و مشتری حرام باشد زیرا کہ ہر گاہ رو کند بہر جا کہ باشد جز این
چیز رو کردن چیز دیگر شاید وارد کردن این متعذر است فتاویٰ نوادر

بیان مسائل
در توشہ

نصف
مصطفیٰ

۵۱۳

لا ینفع
من مال
من نفع
من مال

مسئله چون شخصی را آید و آواز خود اندازد بر دیگرے رسد و آواز خود اندازد
 و بر دیگرے رسد و آن ثالث را مار بگزد و بمیرد تا وان جنایت بر عاقل
 کدام کس باشد جواب بر عاقل دوم باشد زیرا که شخص اول بیعت
 انداخت پس شخص دوم را شایان این بود که بر زمین می انداخت چون او نیز
 بر دیگرے انداخت تا وان را و باشد گو یا که عمداً کرده باشد و دیگر اینکه تا وان
 بر فاعل کار است نه بر باشد شخصه ملکی و ایضا در دستور القضاات
 آمده است که اگر شخصی سوار شود بر دیگرے و شکم او پاره شود تا روده بر آید و شخصی
 دیگر گردن او را بزند پس قصاص بر زنده گردن باشد نه بر آئینه مسئله
 چنانکه در سراجی می آید که اگر شخصی چاه بکند در زمین غیرے
 و غیر او کسی را در چاه اندازد تا وان و جنایت بر اندازد نه باشد نه بر
 کننده مسئله چون کسی مال را بحاکم جابری بکند چنانکه حاکم از و
 بگیرد از سماعی ضمان رسد یا نه جواب بقول امام محمد درج
 و فتوی جهور عالم ان نیز بر آنست زیرا که در خبر است که فدائے قیامت
 همان مال را در دوزخ اندازد و سماعی را فرماید تا انا سجا بر کشد بهر سال
 سال سماعی آنرا بدین گرفته در دست و پائے زده بدیوار دوزخ بر کشد اما
 چون قریب بخروج آید از دهنش بیفتد باز در دوزخ رود و بکند سویم کرت
 بیرون کند سه هزار سال بعد از دوزخ مبتلا باشد پس چون در آخرت
 ماخوذ است بهتر آن که در دنیا ادا کند تا خلاص شود ائینه الکافی مسئله
 چون کسی از کسی مدیون و دنیا بر قرض و یا غیر ذلک بگیرد و غیبت
 خصم آنرا در التماس اندازد و دزد بون بر آید تا وان انیمقدار ازان مشتری
 و یا از آن کسی که از و گرفته است طلب کند و بر این کس هیچ لازم نشود زیرا که
 گو یا که در اصل مال نگرفته بود چنانکه چار مغزو یا انار را بخرد و میان او فاسد
 باشد بر بایع رد کند و بسبب شکستن بر مشتری چیزی لازم نه شود

امینۃ الکافی مسئلہ زمین باشد محل افتادہ زیلا و رادیت چند بکار و باز ترک
 کند عمر و اورادیت چند بکار و باز ترک کند خالد و اورادیت چند بکار و تا مقصود
 همین خالد باشد باز نہ ید و عمر و بیا ید و دعویٰ او نامسموع باشند بیک
 القبض دلیل المذک الحال در ملک خالد است و ید و عمر صاحب نبود امینۃ الکافی
 مسئلہ چون شخصی ترک دعویٰ را بہت سہل بطریق کہ در میان ایشان
 مانع نباشد چون دریا و وعدہ قطع الطریق بعد از ان دعویٰ مسموع باشد
 امینۃ الکافی و در دستور القضاۃ و بعضی گفتہ اند کہ اگر کسی سہل ترک کند
 دعویٰ و نامسموع باشد مسئلہ چون شخصی مادہ گاوی بدہ کسی را بشرط
 اینکہ نگاہبان پس او باشد و روغن را شریک کند و بار روغن را تمام بصاحب
 گاوی باشد و انیت و این را بلفظ ہندی کہری گویند ہدیہ اتمام و قتا و کر
 جواب ہرے آرد کہ سبب نگاہبانی مادہ گاوی و منافع چون شیر و جغرات و
 روغن ہمدانہ و باشد و مادہ گاوی و گو سالہ از صاحب مادہ گاوی باشد زیرا کہ
 این بیع فاسد است پس گویا کہ شیر را پیش از تحصیل بر روغن فروختہ است و
 اگر مادہ گاوی و گو سالہ بنزد یک و ہلاک شوند ضامن نباشد اگر تعدی کردہ
 باشد یعنی بدست خود ہلاک کردہ باشد مسئلہ مردے دختر کبیرہ بکر خود را
 بکسی تزویج کرد پیش از زفاف طلب مہر و شاید بانیہ جواب شاید ما
 اگر صغیرہ باشد قبض کردن مہر از شوہر بدہرے شاید و اگر شوہر را بکند جبر کردہ
 باشد برادر کردن آن مہر بدہرے زیرا کہ مہر واجب میشود بنفس عقد دستور القضاۃ
 مسئلہ چون بمیرد یکی از متعاقبین یعنی زن و شوہر پیش از دخول اگر
 مر زن را تمام مہر برسد زیرا کہ موت بمنزلہ دخول است مگر آنکہ
 مسئلہ چون شخصی دختر را بکے تزویج کند و از برائے خود چیزے
 از داماد خود بگیرد از اموال شاید بانیہ جواب نے
 لقولہ علیہ السلام - تَحْلِي عَنِ الْحُلُو فِي النِّكَاحِ صَلَاحٌ وَ حُلُو

برائے خود ستانیدن چیزے را گویند و نکاح پس اگر ولادت بعد از نماندن
 زن آن مال را طلب کرد درسد یا نہ **جواب** رسد میتہ الکافی اتمام
 روایت قاضیخان ہر چند میان ایشان تصرف شدہ است چون ہمانی
 و جامہ وغیر ذلک ہما نیز حساب کند و مابقی لازم داد طلب کند ۔
 مسئلہ چون شخصی کنیزک را بخرد و وطی کرد اورا بار بار پس مستحق شود
 آن کنیزک بر مشتری چیزے شود یا نہ **جواب** ہر واحد لازم گرد و ^{نہ مستحق}
 مسئلہ حلال است نکاح کردن حاملہ از زنا و روانیست نکاح کردن حاملہ
 ہندیان امار وانیست و طی زانیہ از وضع حمل سراجی اتمام بقول حصول
 الہامی اگر ناکح غیر زانی باشد و طی روانیست و اگر ناکح بعینہ ہمان اتی
 باشد حلال است نکاح و وطی ہر دو و اگر زانی را کسی بہ بیند کہ در ساعت
 زنا کرد باز در ساعت نکاح کند رواست مسئلہ چون شخصی بخواہد کہ زن
 صغیرہ خود جماع کند اگر پنج سالہ باشد روانیست و اگر نہ سالہ باشد دخول
 کردن رواست و شش و ہفت و ہشت سالگی نظر باید کرد و اگر سین یعنی
 فریب باشد کہ قوت وطی دارد و مشتبہی است رواست و اگر لاغر باشد روا
 نیست دستور القضاۃ مسئلہ شخصی گوید مردی گیسے را کہ مادر زن چہی
 او گوید و طی کرد و درش حرمت مصاہرت لازم گردد و زن برو طلاق گردد
 اگر چہ گوید و غ کفتم و یا ہر دو مسخرہ گویان باشند زیرا کہ دین امر بکثرت
 اقرار کا نیست دستور القضاۃ مسئلہ زن و مرد ہمیشہ و گواہ اقرار کردہ
 کہ ما زن و شو نیم لایقہ النکاح زیرا کہ نکاح ایشہا رہت نہ اضمار دستور القضاۃ
 مسئلہ مردی بترسانید زن خود را بزور تا آنکہ بہ بخشد ہر خود را بدان بخشد
 بخشدہ نہ شود وافی و دستور القضاۃ مسئلہ مردی زن دیگری را غضب کرد
 برائے یکم خود اگر شوہر آن زن از غاصب یکم رہم بگیرد نکاح کردن آن
 بر غاصب حلال گردد زیرا کہ بمنزلہ طلع سے گرد و فتنہ مہی

مسئله اگر شخصی زن ب عقد قدیم داشته باشد و بر عقد او عقد جدید کند رواست اما اگر میخواهد که بنزد یک جدید چند روز بگذراند اگر ثبیه باشد سه روز اول عقد پیش او بود اگر بجز باشد هفت روز اما بعد از آن باید که قضای آنرا بهین تمثال بزنند قدیمه باز گرداند مجموعه خالی معاملات مسئله چون اختلاف افتاد میان اجیر و مستاجر در نیکه کالا برای مالکان عمل کرده چون دوختن قبا و غیره و مزد و گوید که با جر کرده ام بقول اینجانبه مع بینة را از اجیر میباید والا قول قول صاحب است باین اما بقول ابی یوسف رحمه الله تعالی باید نظر کرد که اگر اجیر شخصی باشد اکثر اوقات مالکان عمل میکنند پس قول قول صاحب است مع بین و اگر اجیر مشهور بعمل مالکان نباشد پس قول قول اجیر است باین شنبه عینی مسئله

۵۱۴

مردی دوزن داشت چون نکو پیر	هر دو بصورت چو ماه و منیر
یک سر جابلی مر سپهر را داد شیر	ز نعل دوئی شد بروی حرام
که تا قیامت نباشد حل پذیر	هر که حل این معنی کند
مفتی آفاق باشد بے نظیر	بیان اینکه عمر و کنیز صاحب

جمال داشت وزید همان کنیز را برای پسر صغیر شیر خواره خود نکاح خواست بعد از آن عمر و آن کنیز را آزاد کرد و حکم نفس شد و شوهر دیگر کرد یعنی بکر را شوهر کرد و بکر را زن دیگر نیز بود زن ثانیه بکر مرهمان پسر زید را شوهر کرد این کنیز در نکاح او بود کنیز بر بکر حرام شد زیرا که النطفه او شد و کنیز زن پسرش شد زیرا که نطفه او شد و قول مسئله شخصی دو خواهر و یک کاتبی کس کس کرده بدو جائز است یا نه جواب جائز است بیان آن آنست که کنیز که بود مشترک میان دو کس و پسر تولد شد و هر دو کس پسر کردن او کردند آن پسر پسر هر دو گرد و کنیز آزاد کرد و میراث بر دوازده میراث کامل و میراث بریند از ایشان از و میراث یک پسر این فرزند بهین مادر خود را و یک خواهر از یک پدر و خواهر دیگر از پدر دیگر

رانکاح کرده بیک کس بد هر دو است این هر دو مسئله از مشکلات خد خوانی
 افتاده شد **مسئله** کفارت اگر روزه کفارت و هر دو بحساب دو ماه
 اگر هر دو ماه بیت و نه روزه باشند نیز رواست و اگر بحساب شصت روز
 وارد نمایند مگر تمام شصت روزه شرح ابوالمکارم **مسئله** اگر مردی
 و امام جماعت یک کس باشند رواست یا نه جواب بهتر است و حضرت ربان
 پناه صلی الله علیه و سلم بعضی از اوقات خود اذان میگفت و خود امامت میکرد
 قوله یفید ما قلنا الی قول ابی حنیفه رحم یفید ان المؤذن لا یجلس بین
 الاذان والایمامة فی المغرب و یفید ان المستحب ان یتکون المؤذن عالماً
 بالسنة ای بالاحکام الشرعیة لان للاذان سنة و لا بد من العلم
 بها و لایته من باب الجماعة و الله عالم الیها فلا یفوض الی غیر العلماء و لیس
 قال علی رضی الله تعالی عنه لو استطعت الاذان مع مختلفاً لاذت فثبت
 ان الاحسن ان یتکون العالم ما ما فی الصلوة بخلاف ما یقول بعض
 المتأخرین ان الاحسن للایمام ان یفوض الاذان والایمامة لغيره فان النبی
 علیه السلام ما باشر الاذان والایمامة بنفسه وقد کان اماماً فی الصلوة
 و قال شمس الایمة هذا فی حق علیه السلام و فی حقنا اذان الایمامة بنفسه
 لان المؤذن یدعو الی الله فمن اعطی دجته میافوا اولی الناس به
 و قد اذن رسول الله صلی الله علیه و سلم و اقام فی بعض الاوقات و
 روى عبدة بن عامر کنت مع رسول الله صلی الله علیه و سلم فقامت الشمس
 اذن و اقام و صلی الظهر کفایة **مسئله** اگر صید راز و دو نیم شد بر
 را بخورد و اگر اندک جدا شد اندک بخورد و بسیار بخورد مجموع مدکی **مسئله** اگر صید را به
 تیز و خوش اندون شکم رفت تا آن گوشت را نشوید خوردن را نشاید زیرا که بخوردن
 مسفوح پذیرفته است فتاوی نوادر **مسئله** سه زن بخورد نکاح حرام گردند یکی زن سیر
 بخورد ایجاب قبول زیرا که نکاح بقول ابی حنیفه ایجاب و قبول است بخلاف

ع
بجای نیکو
بجای نیکو
بجای نیکو

مالک که نکاح بقول و وطی است اگر چنان زن را ندین باشد دوم زن
پدر بر پدر نیز بجز نکاح حرام گردد بدان که فرزند هر که دین مسئله
و لیری کند و حمله سازی کند بجز ضلالت و کفر بضا غلش نباشد و از مذموب
ابو حنیفه رحمہ اللہ تعالی بیرون شده باشد و انکار کلام اللہ سبحانے آورده باشد
کما قال اللہ تعالی و لا تنکحوا ما نکلما باؤکم زیرا که ابو حنیفه رحمہ اللہ تعالی
بیان نکاح جزایجاب قبول چیزے دیگر نکرده است سیوم مادر زن بجز و
عقد حرام شود اگر بدخترش دست دزدی کرده باشد یا نباشد اما مادرش
را نکاح کرد و دست دزدی بدو نکرد باز طلاق کرد دختر آن برو حلال باشد
و سوتر القضاات ایضا مجموعہ معاملات مشکوہ و
مزنیہ و طموسہ پدر بر پدر حرام است و ایضا مشکوہ و مزنیہ و طموسہ پسر بر
پدر حرام است اگر فرج داخل او را به بند حتی که اگر پدر زن را طلب می کرد
و نسلش بشہوت بر دختر نہ سالہ رسید زن برو حرام گردد و اگر دست
پسر بآمد بشہوت رسید بر پدرش حرام گردد و برو حلال نشود و یا نظر پدر
بر فرج درون دختر خود افتاد و اشتها کرد که اگر مرا اینچنین کنیز بودی با او
وطی می کردم زن برو حرام شود از جهت بردن اشتها و یا پسر فرج درون
مادر را دید بر پدرش حرام گردد و اگر زن ذکرے مردے را به بند به
شہوت نیز حرمت مصاحرت ثابت می گردد و اگر بر مادر زن دست افتاد
بشہوت نیز بدخترش حرام گردد و خزانہ المفتین و مجموع غانی و ملقط
مسئله اگر بپس و نظر اینچنین زنان مذکورین فی المسئله الاولی در حال
انزال شود حرام نگردد زیرا که تصرف بشہوت او در غیر محل است و ایضا اگر دخل
گردد و در زن بدخترش برو حرام نگردد زیرا که این تصرف بشہوت و غیر
محل است مجموعہ غانی معاملات مشکوہ جمع کردن میان دوزنے که
اگر فرض کرده شود یکی از ایشان را ذکر و دیگر انثی نکاح جائز نبود پس

۵۱۹

بجای نیکو
بجای نیکو
بجای نیکو

جمع کردن و نکاح یک شخص نیز جائز نیست مگر در زن بی تمایز اول
چون دختر و مایند یعنی زنی که شوهر او یا دختر باشد از زن دیگر جمع میان
ایشان رواست دوم خوشامن و زن پس آن یعنی اگر کسی زن را با سون
و نکاح خود جمع کند..... نیز رواست سیوم زن و کنیزک آن زن شج
ابوالمکارم مسئلہ بخشیدن و طی کنیزک کسی روا نیست مگر بدو تمام کنیزک را به
به بخشد و یا بخرد و یا نکاح کند منقول است کہ شخصی بخد مت ابن عمر حاضر
شد و گفت کہ مادر من و طی کنیزک خود را بمن بخشید رواست یا نہ گفت روا
نیست مگر بے چیز کہ تمام بتو بخشد و یا از و بخری و یا در نکاح خود آری شج
مسئلہ حرام کردن حلال سوگند است قاضیخان و میخان اگر شخصی گوید کہ
باتو سخن کردن حرام است پس سخن گفت کفارت یکن لازم شود و میخان اگر گفت
کہ حلال اللہ حرام او کل جل علی حرام او حلال المسلمین علی حرام و
نیست نکرد چیزی را امام فضیل و فقیہ ابو جعفر و ابو بکر الاسکاف و ابو بکر بن سعید
گفته اند کہ بدین الفاظ اگر آن شخص را یک زن باشد بائنه شود بیک
طلاق و اگر چهار زن داشته باشد ہمگی بیک طلاق بائنه شوند و اگر
نیست داشته باشد سه طلاق را مترقع شود و لا یصدق فی عدم البیعت
قضائے لافہ صادر عرفاً و لهذا یخلف به الا الرجال فی النوازل مسئلہ
اگر شخصی گوید حلال خداست بر من حرام اگر فغانی کار نکند و نکرو پس او را اگر زن
باشد زنش طلاق شود بیک طلاق بائنه و اگر او را نباشد بعد از آن تزویج
کردن زنی را برو کفارت لازم است جز طلاق شج شمس مسئلہ مردی تزویج
کرد زنی را در عدت و قات و طاع کرد و یا بعد از مضی عدت اگر شوهر دیگر کند
حایز است زیرا کہ شوهری کہ در عدت کرده بود شوهر نبود بلکه زانی بود و بہر طریق
عدت منقضی میشود و اگر در انعدت از و حمل گرفت نیز عدت منقضی میشود
و بعضی عدت نہ بوضع حمل مضمرات مسئلہ مردی تزویج

در بیان یزید

۵۲۲

در بیان یزید

فنا شده هر که خوردنی شک یعنی بے قیغ بخورد نزع روح بر او آسان
 باشد. **مسئله** لعنت را ندانید و بدروا هست یا نه جواب بے زیرا که
 او از اهل قبله بوده است و سبب سلاح کشیدن بر او لا و رسول الله صلی الله علیه و آله
 کافر و هر که بر او لعنت گوید بقول امام اعظم رضی الله عنه آنکس را فضی گردد و
 آن لعنت بر او افتد شرح امالی کقول ما تسمی و لکن قلین یزیداً بعد موت +
 سیوی المکثاری فالاغرای غالی + بدان اے فرزندان چون ذکر یزید در میان
 افتاد پس شمه از جنگ و بیان کنم که چون بود زیرا که اکثر اهل و افاض از اهل کذب
 بدل کرده و زیادت نوشته و مردمان عوام را بدان سبب فرساخته اند منقول
است که ابراهیم نخعی را کسی سوال کرد که هیچ خبر داری از اناجنگ که
 چگونه بود گفت دستهای خود را در جنگ بخون نیاورد و هم الحال زبان خود را
 بخون آلوده نه کنم زیرا که آنچه میان صحابه گذشته است از شر و بدی قصه آن جائز
 نیست تا عوام الناس در شک ریخت افتند و عداوت ایشان بدول نیارند
 که سبب عداوت کافران شوند و اکثر ازین اهل و افاض با میرالمومنین معاویه
 نیز دشمنی دارند و نمیدانند که او از اصحاب خاص رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 بود و در جبهه است که روزی به پیش رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم نشسته بود
 حضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که ای معاویه از پشت تو بوسه خون اے آید
 گفت چه باشد یا رسول الله گفت از پشت تو فرزند بزراید که هلاک کننده اولاد من
 باشد حضرت معاویه قسم بخدا یاد کرد که من در عمر خود زن نگیرم و تمامی عمر بے زن
 بود روزی مرتضی علی او را بخدمت رسول علیه السلام فرستاد که خلافت بعد از شما
 بکه باشد فرمود بعد من ابو بکر صدیق خلیفه باشد گفت بعد او فرمود فاروق گفت
 بعد او فرمود عثمان ذی النورین گفت بعد او فرمود سوال کننده بعد از حلت
 خلفائے ثلاثه حضرت معاویه بمرتضی گستاخی کرد بطریق طاعت گفت
 یا امیر سواط کنده من بودم خلافت بمن میرسد مرتضی گفت لا ابل سوال

کننده من بودم زیرا که شمار من فرستادم قبول کرد و تا بعد از حضرت
مرضی دو سال خلافت بی بی عاتقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میگردید و بعد از
اختلاف در میان صحابه افتاد حضرت معاویہ گفت من باشم و ابو علی نام
اصحاب بود و بخود اضافت میکرد تا بهین سخن میان ایشان جنگ افتاد و بیت
و یکبار اصحاب کشته شدند و پیش ازین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفته
بود که علامت قیامت آنست که در میان اصحاب من جنگ و تیغ کشی پیدا شود
اما بقوت شمشیر با دشمنی بمعاویہ رسید شبی بول میکرد و از دیوار کلوخه را میگرفت
تا خود را پاک کند بتقدیر الهی در آن کلوخ کثرت متوطن بود بر سر فرزندش پیش از
چنان در دو عالم روسته نموده در شب رفتی آرمیده تا بحالتی رسید که
روستے زمین خرابی را روندیدند که تا نطفه پشتش در فرج نریزد شفا نیابد
معاویہ گفت من قسم یاد کرده بودم که زن نخواهم کرد و ندیکمان با اتفاق
یکدیگر زن را آوردند که بنهایت پیره و بهرم رسیده بود چون امیر المومنین معاویہ
بدو دخل کرد و در دشوار شد اما حکمت الهی تا سخن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دروغ نشود نطفه در رحم آرام گرفت و از آن یزید تولد شد بدخوی او از آن بود
که زهر کرم در تربیش آمیخته بود **مفقول است** که چون امیر المومنین حسین رضی اللہ
تعالی عنہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم در گوش راست او اذان گفت و در گوش چپ او
اقامت بگفت و از زمان فرشته نازل شد بنجایت عظیم هاجر جبریل گفت یا رسول اللہ
هر دو بال و خشک شده اند و ستم حسین را بر هر دو بال او بمال تا سحر شوند
چون مالید سحر شد و فرشته برفت حضرت از جبرائیل پرسید که اینچه بود گفت
که بعد خلقت این فرشته عیال از دستش بیامد بفرمان رب العزت
هر دو بال و خشک شد اما خطاب رب العزت بر آن شد که چون نبیره رسول
صلی اللہ علیہ وسلم از پشت زهری پیدا آید تا ترا بر هر دو بال بمال این همان فرشته
بود رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کرد که نبیره من بمجد ولادت صاحب آمد گشت پس چون تو عالمی

یزید گفت ای پدر اگر شهر بانو را در نکاح من و اگر می بر وصیت که بکنی بعد از
تو بجای آرم و شهر بانو زن عبد اللہ بن زبیر رہ بود طلاقش داده بود معاویہ
گفت وصیت من همین است کہ بنحاندان رسول اللہ صلاوت بخونی و دیگران را
تو طانی یزید قبول کرد و در حال سلمان فارسی را در پیش شهر بانو فرستاد کہ اگر
یزید را قبول کنی ترا رئیس ہمسہ زنان سازم چون در راہ میرفت قاسم بن عباس
ابن عم البنی صلی اللہ علیہ وسلم حمانے بغایت ظریف با جمال رندی و تنہی
استادہ بود عرض او پرسید واقعہ باز گفت قاسم گفت عرض حال را نیز برسان
چون از و در گذشت امیر حسن استادہ بود و عرضش پرسید واقعہ باز گفت امیر
حسن گفت عرض حال من نیز برسان چون سلمان نزد پیش رفت شهر بانو را
صاحب جمال کہ در جالیت و زیبائی بے قرین بود و دید خود نیز بر و عاشق شد
گفت ای شهر بانو من رسول معاویہ بودم برای یزید کہ ترا رئیسہ ہمسہ زنان
سازد و در راہ قاسم و امیر حسن نیز بتو عرضہ کردند و من نیز آشفتنہ تو شدم
الحال بہر کہ راضی باشی باش شهر بانو گفت ای سلمان من چون بکنیز کی خالی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبول شوم از ان باز نکردم امیر سے باید چون
با میر رسید و نکاح خود را آورد چون سلمان خبر را بمعایہ رساند گفت ای سلمان
الحال فتنہ در میان یزید و خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و شوار پیدا خواہد شد
بعد از مدت چون امیر المومنین معاویہ رحلت نمود یزید بہ بادشاہی بنشست
اتما امیر زادگان ہرگز بہ پیش او نمیرفتند و فرستہ شخصے را برای شان فرستاد
کہ مطیع و فرمانبردار ہدم بودید از من چارہ وے گردانید گفتند شنیدہ ایم کہ بسط
تو سگے افتادہ بود و کار خلاف شرع از تو در وجود سے آید وے ترا نخواہیم دید
یزید چند نفر را فرستاد تا ایشانرا زبردت شکر گرفتہ بیاوند چون لشکر رسید ایشانرا
در مسجد حصر کردند امیر حسن را بفرودہ پسران بودند جنگ کردند شکر یزید
شکست دادند و خود را خلاص کردند بعد از ان پیرہ نے اختراع کردہ امیر حسن

ز ہر داد در حال شکش چنان کہ جبرائیل گفتہ بود زرد و سہر روان شد و او
 در حال از شکار برآمدہ بود و آب اورا داد چون امیر حسین رضی اللہ عنہ رسید زہر
 دہندہ را پر سید کہ چہ کس باشد حسن گفت ای برادر قول جدمین بود و دوح
 نمیشد سکوت بہتر بہت بعد از وفات کردن او نیز بدشکر بسیار در عتبہ او
 روان کرد اما اہل کوفہ کس را فرستاد کہ اگر امیر حسین رضی اللہ عنہ بیاید مدو یکم مرا و چون
 امیر حسین روان شد پس زہر و دوح نام علی الصباح بہ شش ہزار سوار بدو
 پیش آمد و نماز با دعا و در عتبہ او داد کہ گفت ای امیر زادہ اگر روئے این بخت
 بینی پتوح نبود و ترا از ضررے نہ باشد گفت من بہرگز روئے او را نہ بینم کہ سگے
 را بر باط جائے دادہ بہت ہلکا شد کہ روز در راہ میرفت و ہر سہ روز
 حرو و بدو پیش می آمد و نصیحت میکرد امیر حسین رضی اللہ عنہ قبول نکرد و ہمراہ
 امیر اشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود ہر جا کہ در سفران اشتر خواب میکرد و ایسا
 فرود می آمد نہ روز سیوم آن اشتر خواب کرد ہر چند کردند روان نمیشد فرود
 آمدند امیر گفت نام این مقام چہ باشد گفتند دشت کربلا چون درخت از ہلایے
 میزم بریدن خون بیرون میشد چون آن خاک را دیدند سمرخ شدہ بود امیر گفت
 ساکن باشد کہ مقام شہادت من بہین است من از جد خود شنیدہ ام اما پیش از
 ایشان شہرہ لک سوار نیز بدیدہ سیدہ بودند و کلانتر ایشان عمر بن سعد بود
 سعد از عشرہ مبشرہ بود و کناز آب را گرفتہ بودند باز حرو و پیش آمد و زمین را
 ہوسداد کہ اگر روئے او را بینی بہتر بود امیر قبول نکرد گفت پسر تو بر جائے خود
 باش تا من از بہر تو اول جنگ یکم بہشکر مدد خود این شش ہزار سواران
 بیکبارگی تاقند ہمگی شہید شدند بعد از ان پیرہ نے پس خود را افتد ہمان یک
 پسر داشت شہید شد بعدہ امیر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی اصغر را
 فرمود کہ تو با جمع لشکر خاک را اختیار مکن زیرا کہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم منقطع خواہد شد پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ خدا یکم اما خود تاخت بہچ نوع

بدست ایشان نمی آمد کند با بلاعد و بر او سختند و از اسپش انداختند چون
 بنشست جالنے بر و رسید برای قتل گفت من حسین بن علی بوده ام آن بر
 گشت بعد شمر بن جوشن رسید هر چند کار و بر گلویش میالید بریده کشید
 امیر حسین گفت که نام تو چیست گفت شمر گفت جامه را از سینه خود باز کن چل
 باز کرد سینه اش پس بنمود گفت از قفا کار و بر آن که کشنده من هم تو باشی
 چون سر او را در پیش عمر سعد برد شمر گفت اے سعد بهترین قوم را کشتم
 عمر شمشیر را برگردنش زد و بکشت که بهترین قوم را چرکشتی بعد از آن جمع
 اصحاب و خاندان را بطرف پذیروان کردند اما زنان در عماری بودند
 که هیچ نامحرمی روی ایشان نندید چون در راه میرفتند شبی سر امام حسین
 را در خانه مردی صالح نام نهادند علی الصبح چون سر را از و طلب کردند
 سر پ خود را بریده فرستاد قبول نکردند بکذا هفت پسر داشت و کله را
 بریده داد قبول نه کردند چون کله به همتی را برید و عا کرد که یا الہی شکل پسر
 من چون حسین گردان بچنان شد ایشان ہما نرا بردند و صالح سر حسین را آورد
 بد و ہمارا کرده و من کرد بدان ای فرزند دین ہر وہ لک سوار یکا فرہود لکہ
 ہمہ مسلمانان و اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را دیدہ بودند زیرا کہ کان
 را بعد از بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا این غایت مردم مدخلی و فتنی
 نرسیدہ است مگر در آخر الزمان برسد و آنچه در مقتل کہ مصنف را فتنی بیان کردہ است
 ہمہ افترا و بہتان است و سبب انقطاع عتیدہ مردمان از خاندان است زیرا کہ
 بخاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینطور کار ہائے ناشائستہ چگونہ میرسد
 و مسلمانان چگونہ ایشانرا خوار می پذیراشتند و سبب جنگ از نا قبول کردن امام حسین
 بود امر ابادشاہ را و زید شکر را محض برائے قتل او فرستادہ بود بلکہ برائے گرفتار
 او فرستادہ بود تا گناہ خود را بدو عرض کند کہ من چہ گناہ دارم و آنچه بعضی
 مصنفان گفتہ کہ زید قبیل او را صنی شد کا فرشتہ در حیات العلوم

مے آرد کہ آن قتل را اعتبار نیست زیرا کہ از زبان او کسی شنیدہ و از دل او
 کسی خبر دارد و گمان بدہون بر مسلمانانی ہئی ہست کہ ظَنُّوا الْمَوْتِ حَقًّا
 واقع شدہ ہست **واللہ اعلم** بقصاص امیر حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کشتن یزید سرداران شکر را نیز علامت نارضاہی اوست
 چہ اگر راضی بودے سرداران شکر را چرا کشتی زیرا کہ او را در دنیا از
 هیچ کس بیم و ترس نبود **منقول** ہست کہ چون زین العابدین علی صغیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در پیش یزید حاضر آوردند زین العابدین رضی اللہ
 عنہ او نشست یزید دستہا را بر گردن خود انداخت و استادہ شد
 گفت ای امیر زادہ باید کہ مرا بہ بخش و بکل کن زیرا کہ من شکر را بے
 قتل و نفرستادہ بودم ہلک میخواستم کہ گناہ خود را بدو عرضہ کنم
 کہ چہ گناہ دارم چون یزید بغایت الحاح و تشویش تراری نمود
 علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول نمیکرد اسکان دولت با و ہمراہ
 در شفاعت استادہ و گفتند کہ یلے امیر زادہ تو اولاً رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہستی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہینہ و طلب انتقام از کسی نبود
 بیا تو ازین دلزدہ ہی عادت خیس کہ این مردمان راست کہہ اگر از ایشان
 روزے ہزار ہدی بیا بدہان نہ کنند و اگر از اکابر دنیا و دین حدیصا
 از عالمان اہل یقین ذرہ از ہزار صادر شود آزار از تسلیی با تسلیی نہ
 بعد از ان علی صغیر رضی اللہ عنہ گفت کہ بہ چشم اتمام چہ شدہ است
شرط اول قاتلان پدرم را قصاص کنی در جانی
 نفر سرداران شکر را بیاورد و نہ گفت کہ ای بد بختان کہ بہ کشتن
 بکشتن فرمودہ بودم چرا کشتید گفتند شر بن جوشن او را بکشت
 و شر را عمر بن سعد بکشت گفت سبب بغیر مانی شما را بکشت
 ہمہ را زندہ پوست کشید **شرط دوم** اگر کشتی را بیاورد

سیرت جعفر
 سیدنا جعفر

شرط دوم اینکه پیش ازین امیر حسن حسین و فاطمہ زہری رضی اللہ عنہما
جمعہ یاد نمیکردند گفت اینہا را یاد کنیم نیز بد قبول کرد شرط سوم اینکه
ہاوشاہی مدینہ را بمن سپار قبول کرد شرط چہارم اینکه اہل و عیال و اصحاب
را ہمچنان بر بیت خود چنانکہ مستورات اند ہمہ را نوشتہ و بدرقہ ہمراہ کن تا
بمدینہ برسیم نیز بد قبول کرد پنجہزار سوار ہدو ہمراہ کرد چون براہ میرفت امام
محمد حنفیہ بدو پیش آمد و دوازہ ہادشاہان بدو ہمراہ ہودند و بادشاہ
مین بدو نیز ہمراہ بود مقدمہ نام کہ سیصد من کار داشت امام محمد حنفیہ رضی
گفت اے نور دیدہ اینچہ حال است گفت بدین شرط خون پدر را بخشیدم
امام محمد حنفیہ گفت کہ غلط کردہ تامن زندہ ام ولایت از من است قصاص
و عفو بغیر از من بشما نمیرسد آن پنجہزار شکر را بکشند و بطرف دم
روان شدند چون برسیدند نیز یاد قلعہ محصر کردند بیرون قلعہ
سواران جنگ کردند توغان بن زیدین با سہ ہزار سوار سو و اگر بود و ران
روز شہید شد اما شکر نیز در شکست دادند مدتی ہمچنان گرو
اتما و مصاف امام حنفیہ کس بنی استاد و ہر روز شکست میخوردند پس عاریہ
جہان ندیدند کہ بنزدیک دروازہ قلعہ چاہا کنند دیدند و اندک
خس و خاشاک بر بالائے آن انداختند چون امام حنفیہ رضی اللہ عنہ
عنه بخبر برد و دوازہ تاخت با یکے از اصحاب در چاہ افتاد و اورا بگرفتند
اتما دست راست او نیز شہید شد و بیرون قلعہ در آمدند و شب
اتفاق کردند کہ فردا امام را از بیرون قلعہ بکشند و ران شب ہمراہ امام
بگریخت و این خبر را بشکرا امام برساند مقدمہ گفت ای جوانان شما خود
را ہیا و اید و من در برج قلعہ شوم چون اورا بیرون کشند من دروازہ
را بگیرم مقدمہ پنہان شد و شکر ساختہ شد چون علی الصبح اول
از دروازہ برآمد ہمان کار و سیصد منی بر متعصبان او کوفت کہ مردمان

عدد و یک کرت مروند و در وازه را بگرفت و شکرا در حصار و آمد و آن
 پشروه لک را تمامه همه کشتند تا یزید موئے ریش را بچندید و سیاهی دیگر بر
 روئے خود میمالید و سیاه و شش شد و پوستین را باز کونه پوشید یعنی موئے ما
 بیرون کرد و چرمش اندرون و ریشمان گاه را بر میان بست و داس در میان
 خود خلائید و روان شد و از قلعه برآمد ایشان چون یزید را نیافتند
 بادشاهی روم را بعلی صغر سپردند و دست امام محمد را آوردند و دعا کردند
 متصل شد روزی که کسان ندین و در بیابان میفرفتند و دیدند که شخصی بدین
 بهیئت گاه کا به میبرد و گاه چوب اما بطریق خدای ایشان دانستند
 که یزید است گرفته در پیش علی صغر آوردند علی صغر گفت که چون یک بار
 عفو کردم قتلش روانا شد اما بنده سخت نهاده چنانکه بکند و بر بالاسان
 چوبی را در از نهفت و بوقت شام او را از ان چوب میکشید و در چاه آویزان می کرد
 و مروان نام حکیم بود که دایم اوقات در میان اصحاب فتنه انگیزی می کرد
 مقدار دو میل از دور زمین را شکاف کرده باین چاه رسید یزید را بیرون
 کرده بر دوسه صد کس روز و شب و آنگاه می کرد آوردند اندک شکم چون
 طبل آهاس کرد و سه صد کس سیاه در و پیدا شد که شب و روز از همدان
 نالان بود شبی در خواب دید که در پیش امیر حسین رضی اللہ تعالی عنہ
 استاده است و فوطه بگردن انداخته و ذاری و تضرع نمود که یا امیر بر من بیچ
 گناه نیست که از گناه من بگذر و مرا به بخش امیر بنی بخشید یزید گفت یا ابن
 رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کیسند نبود ترا نیز بنی باید چون حذر بدو
 شیخ آورد گفت بخشیدم گناه ترا از ان شادی چون بیدار شد تاب پیچ خورد
 شکمش بترقید و آن کز دمان بیرون آمد و آن سید کس را بخوردند همگی
 بمروند تا این فایت کز دم سیاه را عادت است که کسی را نخورد و اگر بخورد می مرد
 و این قصه خباک میان اصحاب که روضی بکذب بهتان بدل کرده خدای تعالی

ما را و شمار و جمله مومنان را و صدقان را بحضرت شهیدان و شت کربلا بیا فرزد
 و بروین مصطفوی معتمد دار و آیین یارب العالمین **مسئله** گوشت و
 شیه جانور پلیدی حلال است یا نه **جواب** هست بی جس و اختلافی
 فی لحم الجلالة و شرب لبنها و اكل بیضها فقال مالك و ابو حنیفة و الشافعی
 یباح ذلك و ان لم یجلس مع استعجابهم حبسها و قال احمد یحرم الا ان یجلس
 الطیر ثلث ايام روایة واحدة و اختلفت الروایة عنه فی الابل و البقر و
 الغنم فروی عنه ثلثة ايام كالطیر و هو الاظهر و الثانیة یربعون یوما نقل
 اختلاف الائمة **مسئله** اگر شخصی زراعت را بآب پلیدی وید
 آن زراعت خوردن را شاید یا نه **جواب** شاید و اختلفوا فی اكل الزرع
 و الثمار و البقول اذا كان سقما بما یلجنس و علمتا بالنجاسة فقال
 ابو حنیفة و مالك و الشافعی و محمد بن یحیی هی مباحة و قال احمد یحرم
 اكليها و یحکم بنجاستها اختلاف الائمة **مسئله** پیخوده زراعت حلال است یا
 نه **جواب** حلال است فی خزائن الفتاوی **مسئله** سور الغلب ماهر
 بای حال که آن نه میسم منقاره فی کل زمان و قال ابو القاسم هو الصمیم و علیه
 الفتوی **مسئله** لو تصرف المرأة فی ملک زوجها لا یجوز و علیه الفتوی
مسئله فی المحيط لو باعت المرأة مال زوجها و اشتري شیئا من زوجها
 بغير اذنه بطل فتاوی استروشی **مسئله** رجل یصلی علی القبار و یقصر کیف یطرح
 قال شیخ الائمة یجعل قفاه من تحت رجليه و یسجد علی ذیله و یطیافه تحت و کذا
 علی جلد حیوان شرح هدایه **مسئله** الرزنی بدو ذر که قمار باشد باید که سوره کافرون
 و اخلاص و سوره فلق و خناس را بترتیب نوشته بدو که بخورد فی الحال خلاص شود
 و اگر سوره الفصحی نوشته بدو که مرید و فی الحال خلاص شود اما
 بعد از ولادت شتاب تمام دور کند و الا پیوده آن زن خواهد افتاد **مسئله**
 قال شرف الائمة الا سکندری لا یقبل شهادته لرجل لیس و للزلیس

چهارمین کتاب در بیان مسائل مختلفه

والعامل بحمام ویا هم خونا منهم وکذا شهادة المزارع فيه وکذا لا یقبل شهادة
 من یأکل فی السوق ویدل یدی الناس لان ذلك لا یفعل من کان له مروءة
 معدن **قائمه** از خواجه احمد کیسوی علیه الرحمۃ منقول است هر که را تب
 لرزه شود باید که این کلمات را بخواند و بدرد مجرب است و اگر این نوشته آب
 کرده خورد نیز مجرب است این است بترکانی رفقان دورفان سنگ تان دور
 کنون دور منون دور کنون منون جنون دور با با حسن بلیق
 قلیدی کتیر المدی کتیر المدی بر حجتک یا احم اللاحین مسئله
 در کو هستانی می آرد که اگر مسافر به مقیم اقتدا کند در نماز چهارگانی باید
 دو رکعت را نیت کند زیرا که اگر چهار رکعت را نیت کند جامع باشد میان
 نفل و فرض صدیک نیت و این جایز نباشد و باید که بعد از نماز دو رکعت اول
 دو رکعت اخیر را بنا بر تبعیت امام بخاسته آرد زیرا که تبعیت امام واجب است
 و این سماع استاد خواجه **لطف الله** شرح المذنبین بطول نقاشه
 مسئله اذا مات الرجل وترك امرأة او طلق امرأة وتزوجت المرأة بزوج اخر لا
 يجوز لابیہ و اخیه و عمه و غیرهم ان يأخذ منه شیئا وان أخذ منو حرم نقل هده
 مسئله اگر غلام کسی بزدی قرار کرد بحضور خواجه دست او را ببرند و اگر
 کسی غلام و یا کنیز را یا چیزی از متاع خانه بزد چه واجب آید جواب
 در نیصوت نیز قطع دست است و مال ایشان را نیز ضامن باشد تحت الاسلام
 مسئله اگر بزدی مال خود را بگواهی بزند بشنوند یا نه جواب
 بشنوند اما اگر گواهی بر دزدی درینه میدهند بشنوند مسووع نباشد زیرا که چون
 توقف بگواهی کرد گوی رضا بزدی دارد پس هر که رضا بزدی ارد گواهی و در دزدی
 قبول نباشد و حد توقف نزد بعضی یک ذره است و نزد بعضی سه شهاب زود
 است تحت الاسلام مسئله رجل اشترى بقرة علیها حامله فانها هی
 یکن فانه یرد له ساد البیع من فشاوی تتار خانی مسئله

بزن
 و تمام ادراک بگوید
 از آن شویم شانی
 چندی اگر گفت
 ان طام است

مسئله
 در دزدی
 در دزدی
 در دزدی

« فانه یرد له ساد البیع من فشاوی تتار خانی »

اشتر و شنی و در قنما می قراخوانی سے آرو کہ اگر خواب کرو و بہا یکم ازو
 غائب شد و بغیبت از و بلاک شد چون شیر خورد و پانزد و بد بقارضا من
 باشد مسئلہ تغزیر کردن کسی لا بہال جائز است یا نہ جواب جائز است
 بطریق کہ قاضی مصلحت بنید اما دین سے امور لازم است کہ مطلقاً تغزیر کنبد
 اول در نیکہ شخصے بمسجد حاضر نشود برائے خمس اوقات صلوٰۃ دوم نیکہ شخصے
 برائے کندین جوے حاضر نشود سیوم در نیکہ شخصی در صفت قتال شکست او
 او کند دستور القصاص فائدہ خرقہ پوشانیدن و شجرہ دادن مردمان
 لا جائز است اما مرد شخصی باشد کہ ہرگز در خانہ او صنوق و مجور صا و نشود الا
 آنمزد با قات دینی و دنیاوی و ہلاکت اموال اگر قمار شود منقول است کہ
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را سہ خرقہ تبرک باصحاب رسیدہ است یکے
 با چادر خود ہمراہ پاسہ پارہ کردہ بہر یکے از اصحاب تبرک او و آخر قرقہ کہ در شب
 معراج آوردہ با میر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ فادہ بود و خرقہ
 دیگر با ویس قرنی فرستادہ بود و معلوم باد کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم آویس قرنی را ندیدہ بود بلکہ آویس قرنی بغیب بدو ایمان دہ
 بود و مہتر برب ائیل اورا خبر کردہ بود و گاہے سے سے بمن می نشست صاحب
 میگفتند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروی بمن نشستن شمارا بیا میل است
 چرا گفت ای کایجد ریح الرحمن من التین قصیدہ و السنہ کہ در بمن شہرے
 است قرن نام بدان شہر بیوہ نے بود سپرے داشت آویس نام اما از کفاف پیچ
 نہ داشتند چون بعث نبوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شینند ہر دو بغیب ایمان آوردند
 و ہمیشہ صایم الدہر میبودند و این پردہ زن بغایت پیری رسیدہ بود آویس از محبت سلا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز آرام نمیگرفت اما از خدمت ماور خلاصی نییافت و در روز اشترانی
 میکرد و شبانگاہ و زمان جوین صلی می آمد و بدان اظہار میکردند آوردانند و من
 ارگان اشتران را میخوردند اما آویس در تمام روز عبادت اللہ میکرد و گرگان

۵۳۶

کتاب بنی ہاشم
 ج ۱
 ص ۱۰۰

قصہ آویس قرنی

استرآن او را رعایت پاسبانی و مراعات میکردند. آوردند آنکه
 چون از شهادت دندان مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنید معلوم شد
 نشد که کدام دندان باشد تا بموافقت دندان خود را نیز بکشد و بشکند تا
 با حقیقت همگی دندان خود را کشید باز بروییدند باز بکشید بکذا تا
 هفت بار دندانهای باز می رویید و میکشید چون رحلت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم قریب شد فرمود که این خرقه مرا در بین مرتضی رضی
 و فاروق رضی اللہ عنہما بپوشان کند و با و بیس قرنی بدیند تا بهر که اویس پوشاند
 از و باشد کیفیت احوالش معلوم کرد که چنان و چنین میداشت
 چون ایشان بر رسیدند در قرن جوانان اویس نام بحدی بودند که
 در حساب نمی آمدند بعد از مدتی شخصی بایشان بیان کرد
 که درین شهر اشتر بانی اویس نام هست و او صاف حمید
 او بیان کرد ایشان گفتند که همان باشد بعد از ملاقات واقعه
 باز نمودند اویس گفت خرقه را در میان بنهم تا به گردن هر که در آید از و
 باشد گفتند بهتر است اما حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم فرموده است
 که هر که این خرقه را بپوشد شفاعت امت مرا در دنیا بجا آرد چون در دنیا
 بنهادند خرقه بالا پرید و در گردن اویس رضی اللہ عنہ آویخت اویس رضی اللہ عنہ در حال این
 بکشد و بوسه کرده بنهاد و گفت اول حق شفاعت را بجا آورم از ایشان دور
 تر رفت غسل کرد بعد از دو گانه مسح کرده بنهاد باقی آواز داد که
 اویس نصف امت رسول اللہ را بتو بخشیدم سر بالا نکرد باز باقی
 آواز داد که دو حصه امت را بتو بخشیدم هنوز سر بالا نکرد باز باقی
 داد که بمقتل عدو دشمنان صفا و منافع امت را بتو بخشیدم و
 صفا و منافع و قبائل اند در عرب که ایشانرا گویند ان بسیار اند هنوز سر
 بالا نکرد اما چون از نا آمدن او دیر شد فاروق و مرتضی رضی اللہ عنہما

ہر دو دعت اور وان شدند چون آویں شکست پای ایشانند بالا
 کرو گفت ای امیرین اگر شما آمده نمی بودید حق تعالی تمام است رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم را بمن می بخشید پس در خطرہ بیجا احدی نہ گذرد کہ
 آویں رحم افضل از خطائے را شدین بود از ان خرقہ بدو رسید زیرا کہ این
 الطاف الہی بود گا ہی برا کار شود و گا ہی برا صاغر و از آویں قرنی سلسلہ از ان
 نماز کہ خرقہ بخد مت نہ آورده بود و خبر است فی العلوم آورده است کہ کلاه
 گرفتن نیز فایده تمام دارد حتی کہ در عرصہ عصمت میان او و میان دفعہ بقا
 مندوق پیدا شود کہ ہر خریق این دنیا بوده باشد۔ و معلوم باد کہ ہر
 سلسلہ تعلق بابو بحر صدیق رضی اللہ عنہ و ابو کلاہ او یکے کی می باید او کلاہ
 فاروق رحم دو ترکی می باشد و کلاہ ذی النورین رحم سہ ترکی می باشد و کلاہ مرتضیٰ
 چہار ترکی می باید بدان ای فرزند کہ بیجا احدی را نہ رسد کہ انگشت تعرض
 دیر از کند اندر اینکہ در شجرہ چرا اسمائے اولیاء اللہ می نویسند بعد اسم مکرم محل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسم معظم واجب تعالی می آید زیرا کہ مقصود اصلی ما جز این
 نیست کہ این اسماء شفیع آرم بدر گاہ کم یزل تا ہر کلی ما بطریق اسہل و اجل سرنام
 یا بدست حقن زبانہا سے مملو است ہر نگاہ اول اسمائے اولیاء اللہ را یادے
 کنیم تا لایق یاد کردن اسم خلفائے راشدین گردیم و چون اسم ایشان را بر زبان
 زبان پاک میگرد و نام مستحق ذکر اسم شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردیم
 و چون اسم او را از صدق دل و یقین بر زبان را نیم زبان پاکتر گرد و نام اسمت
 واجب الوجود بر زبان را نیم زیرا کہ رسیدن بدر گاہ کم یزل بے ہر ہی و ازل
 تیر و محال است و دیگر آن کہ گفت اند التا خیر فیہ التظیم و دیگر آنکہ اسمائے
 معظم چون درخت اند و اولیا چون برگ ہر چند برگ سربلندی و رویہ ہوا داد
 اما ازین رو کہ قیامش بدرخت است پس در نظر او بے بہائی دارد کہ باب
 درخت برگ را نیم رسید و رو نہایش کشیدہ و عوام الناس از درخت

در بیان مسائل مختلفه

دین بیدار / مال اندوخت / بادشاهی و / یاد گرفتن / جگر کردن / سن برای / در علم / پیکر / نوایست

بهر ضرر خود دست دراز کرده بود که تا قرض من ادا نکنی ترا نخواهم ماند شخصی
دیگر آمد و او را از دست او خلاص کرد اگر بطریق کفالت ضمانت خلاص کرد
قرض از خلاص کننده طلب کند و اگر نیز ور بے ضمانت خلاص کرد
قرض باز قرضدار طلب کند کنزالدقایق در مجالس الاسلام قاضی
شمس الدین مسطور است که روزی شیخ شرف الدین منیر سے قدس
سره از حضرت قاضی شمس الدین سوال کرد کہ یا شیخ مشکلم دارم و اینکہ
سبب وجوب سجده تلاوت چه چیز باشد قاضی گفت ای فرزند معلوم
باد کہ این سجده خالی از دو امر نیست یاد و قیست و عدست و یا قیست
و عدست پس اگر قیست بود عدست سجده برای شکر و رجا است و اگر
قیست و عدست سجده از برای خوف خداست **مسئلہ** لایحوظ

ان يدخل في ولاية الغير للمنازعة معه واخذ مملكة وماله لان فيه ايقاظ
الفتنة النائمة قال شيخ الاسلام حسام الدين رح من ايقظ الفتنة ف عليه لعنة الله و
الملائكة والناس اجمعين قال ابو عبد الله الحامدي رح من دخل في ولاية
الغير مع عسكره القاهرة للمنازعة واخذ ملكه وماله بلا موجب ولم يمتنع عن
البدء بقول الجهمي القاتل ويقاتل بكل ما يقاتل به مع اهل الحرب
كالرمي بالنبل والمنجنيق وارسال الماء عليه واليه والقائم الحرق عليه واخذ
مواله واسبابه ظلماً وزجراً وعبرة وتنبهاً للغيره وقال شيخ الامام الصبد
مجييا الحكيم الزاهد الامام اجل برهان الدين الواعظ وهذا بالاجماع
لنصرفه في امواله واسبابه ظلماً فقد قيل انه يباح وهو الصميم وان كان
لقاهر مسلماً وذمياً والمفتور حريئاً يزول ملكه عن مواله بالاستيلاء
وبقرها وان كان ذمياً لا يملك القاهر اموال المفتور واذ كان مسلمين
لان اموال المسلمين معصومة لا يملك بالفتح والاستيلاء لا يحصل القصد
بها وهذا اذا لم يكن بادياً بالظلم اما اذا كان بادياً بالظلم ف عليه لعنة الله و

[illegible]

الملائكة والناس جميعين يباح اخذ اموالهم واسباب ظلمهم والتصرف فيها دفعا
 للفتنة القائمة وحرز للعالم قال ابو مطيع لما افتى ابو يوسف يجوز اخذ مال الیادی
 بالظلم والتصرف فيه خبر بذلك با حنیفة قال المجیب مصیب کان محمد بن الحسن
 رحمه الله جالسا عنده ولم یتکلم بشیء وكان هذا منهم بالاجماع - فتاوی غریب
مسئله البیضة اذا خرجت من لد جاحه المیتة کلت وکذا اللبن
 الخارج من ضرع الشاة المیتة فتاوی سراجی **مسئله** من رآی فقیرا فی
 المسجد اغنی وراح فی بینه واکل الطعام فکانما اکل لحم الخنزیر ودم الحیض -
 غایبه **مسئله** مال شخصی مسلمان پن اسپ وگا وواشتر وگوسفند و غیر
 ذلک بعیت از صاحب آن بمیر و فسخ کردن نشاید و اگر فسخ کرد ضامن باشد
 اما در شخصی ملکی می آرد که اگر فسخ با ویانت بود که از وهرگز بدی و حرام خوابی
 صادر نشده باشد بفسخ کردن ضامن نباشد و معلوم باد که این اختلاف
 در فسخ مواشی ماکولات است حکما اما فسخ کردن خر و استر و کلب غیر
 ذلک اگر آن ذواجم با ویانت باشد و یا بی ویانت بهر تقدیر ضامن باشد -
مسئله چون غسل ملید شود پاک کرده شود یا نه جواب پاک کرده شود
 باید که آن غسل با آبش بار کند و غسل را بچوبی وزن کند و آن جامی را نشاء
 کند و بمقدار آب بر آن اندازد که اگر آنچیز شستن میبود بدان آب شسته میشد
 و بچو شاند آب تمامه میوزد و غسل باقی ماند چون بوزن آب چوب سرد باز
 بدان مقدار آب دیگر اندازد بکند اسه کرت آب را در میوزاند پاک گرد و نقل
 مجموعه سلطانی **مسئله** در آنچه زید دراز گوش خود را فروخت است
 بخالد به بیع فاسد و این دراز گوش در دست خالد نقصان یافته است
 یافت سماویه شرفا در بیعت رسد زید را که این دراز گوش را از خالد بمع
 ارش نقصان بگیرد یا نه اجاب رسد و کذا کان النقصان بفعل
 المشتري و ذکر فی بیوع الخلاصة وان کان بفعل الاجنبی فالبیع بالخیار

فی الارش ان شاء / خذ من المجانی لا یرجع علی المشتري والمشتري یرجع علی الباع
 كما فی الغصب وذكر فی القیة فی باب البیع الفاسد / اشتری جاریه بشراء فاسد
 نقص عند المشتري یدها ویرده ما نقص لو ولدت یردها وولدها ولو قفلا
 عینها یردها ونصف قیمتها لانه مضمون بالقبض والوصاف یضمن بالقبض
 فتاوی قوان خانی **مسئله** اگر در شیر موش افتد و بمیرد باید که موش
 را بکشد پیش از آنکه رنجیت شود و بماند آن شیر را تا آنکه خمر گردد و بعد از آن خمر را
 سر که کند حلال می شود فی الحکمرانیه **مسئله** سر که شراب مشروع است و
 سر که حاصل میشود بدانکه نمک در خمر اندازد و در پیش آفتاب بپزد و یا خود سر که
 شود میسراجی **فصل** در کلام اسم را بوقت چاشت از برای دفع
 دشمنان بنفاد و پنج هزار بار بخواند آنکارا و بکفایت رسد درین کار رسوند فرموده اند
 که هر یک شب یک گفت و اگر نه عالم فتنه گیر و این سر است که در میثانی مهتر عزرا
 نوشته است اسم این است یعنی درین حرفهای **ام** **م** **ز** **ل** **م** **ر** **و** **ک** **ن** **ی**
 خود را بگرام خود نکاح کرد و مهر مستی نکرد لازم شود و بانه جواب نه و بعضی گفته
 اند که هرگز لازم نشود و عجیبه **المسائل** **مسئله** تزویج کردن زنی را بجز نکاح
 ردن برود و مهر لازم شود چگونه باشد حل مشکل این که این شخص است که زنی را
 میکند و در عین آن زنا برای زن نکاح کند برود و مهر لازم شود و یک مهر می که
 همین عقد نامیده بود و دیگر مهر که بسبب زنا لازم شده است زیرا که چون درین
 زنا قبل از خروج ذکر نکاح کرد حد ماقط شد پس فدیة حد مهر مثل لازم می شود -
مسئله رجل زنا با مرأة فزوجها و هو علی بطنها فلیه مهران مثل بالزنا لانه
 سقط الحد حین تزوجها قبل تمام الزنا و مهر آخر و هو المعنی بالنکاح عجیبه **المسائل**
 فی الفتاوی لبدی سئل عن علماء بنی راعی جل جاء فی مجلس فلان و جلس فی
 المنعّم عالماً بالعبادات مثل الصلوة والزکوة والجم والصوم والحیض والتفاس
 هل یجب علیه شئ لا فاجابوا بان هذا علی اربعه وجهاً استغفار و جهارة و

برای دفع دشمنان
 بخواند

۵۴۲

در بیان صلح ببال

احاقه او مزاج ولو تقد مر علی وجه الاستخفاف طلقت امراته ولو کان علی وجه الحاقه واللاهانه بکفر ولو کان علی وجه المزاج یعزرو شیروا لفتوی علی قولم فی زماننا - روضه العلماء - **مسئله** در کتار آورده است که در هر سرقه صلح ببال جائز است اما در حاشی اومی آورد که صلح همچنان کند که اگر در دم سرقه کرده باشد برابر او پنجاه درم از دزد طلب نماید اما وان یکی پنج میشود و غیر او را تنبیه بود و **الصیت** فدویہ دست بریدن سارق میشود - **مسئله** در ایضاح آورده است که بیع و شراعت پنج نوع است یک نوع او حرام است چنان که گوشت که در و کرمان افتاده باشند زیرا که بجزد افتادن کرم گوشت حرام میشود و یا چون خوک و خمر و یا حرال اصل زیرا که در عجایب الغرائب آورده است که اگر بایع مشتری را گوید که این چیز بدان شرط میفروشم که غارت نیست یعنی ملک غیر است بسرقة و یا بخصب گرفتارم و یا شخصی حرال اصل است که من بعد شما را بر ما رجوع نباشد و یا بخیر در ملک مشتری ملک شود و یا خود را کرد مشتری را برسد که بمن خود را از بایع باز گیرد و یا بچنین بیع مطلقا روا نباشد و **لوفع** عمر عمر فاسد است و فاسد را دوروی است یکی روی او به بغض قریب و یک روی او بوجل چهار احد متعاقبین فسخ کند شاید که چنانکه گوشت گندیده بوسه شود مکروه شود نه حرام پس اگر فسخ کند شاید اگر طبع سازد بیع روا باشد و یا چون مبادلین بلبین در قفا و **مسئله** اگر حی آورده است که اگر شخصی شیر را بکس بداند شرط که باز شیر را از ماده گا و و و شیده بده و بعد از مدتی اعداز متعاقبین فسخ کند بدین که برابر این شیر بمن غلبه بده پس حکم شرع او را غلبه رسید پس شیر را بشیر دادن روا باشد اما با فساد اما اگر قدری آورده است که شیر ماده گا و را بر شیر بز و گوسفند بدو بر بولاس گرد و پس روا نباشد و نوع دوم بیع مکروه فان بیع جائز باشد اما آنم گردد چنانکه شخصی در شهر خود غلبه از شهر خود جمع کند

۵۴۳

و با دیگران به بیع گران بفروشد و یا شخصی پیشوائی کاروان آید و بیع آن شهر را که برایشان بنمایاند چون نیک بدینی بخواهی کاروانیان کند و یا چون یک کس بیع را سرانجام داده باشد دیگر در میان آید و یا در وقت اذان جمعه یعنی بعد از آن جمعه درین صورتها بیع کند جائز باشد اما آن شخص آثم گردد **مسئله** گواهی حربی بر حربی دیگر رواست با اختلاف ملت ایشان و گواهی حربی بر ذمی روا نیست و گواهی ذمی بر ذمی رواست با اختلاف ملت ایشان و گواهی اعرابی در دستانی بر شهری روا نیست زیرا که ادای حروف آن نمیتواند بجای آورد و گواهی شهری بر اعرابی روا نیست و گواهی اعرابی بر اعرابی دیگر نیز روا نیست زیرا که در اولایت جز مانند ایشان یافته نمیشود - نسخه رسی

مسئله اذاعی عیب بالذباب لا یتبخت حتی یقیل البینه وان اقام بینه

العیب یتبخت العیب وان قال البایع ان مات علی عیب الذباب بنوعی بر دحلله ان اقام بینه علی ذلك لان البایع غیره علی ذلك والصیحة ان عیب الذباب لا یتبخت لان لا یعتبر وقت ضربه قبل ضرب وقت الشار و قبل وقت الربیع - شرح هدایه مسئله چون مسافر در نماز چهارگانی با امام مقیم اقتدا کرد چهار رکعت تمام کردن بر وقت میشود و اگر بر قعدہ اول نه نشست نمازش فاسد شود اگر در شفعہ اول اقتدا کرد نیز تمام کردن لازم بود و اگر در شفعہ آخر اقتدا کرد نیز چهار رکعت را تمام کردن لازم بود **مسئله** آورده اند که رفدی زنی بخد مت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شد و گفت یا رسول اللہ شو بہر من دوستی ندارد و گفت بر تو باد که از نامشروعیت به پرہیزی بگذازنی سه کرت سوال میکرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین جواب میداد و بعد از آن گفت یا رسول اللہ من در حق او چیزی کرده ام از آن پس بمن دوستی او رفت بر رفدی افزاید حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بنمایند در شتی و اعراض فرمود و او را از پیش خود دور کرد حتی کہ آن زمین کہ بر و استاده بود آنرا نیز بریده اند و حضرت

۵۴۴

پس گفته اند که اگر شخصی اندک و بیش از سحر میدانسته باشد چنانکه
 اگر بر راجا در خود مهربان بکند از روی سحر آن کس کا فرد
 قتل و می نواد **مثله** اگر کسی از جهت پریان چراغ بهند
 و یا از جهت ایشان مرغ و یا گوسفند و غیره ذلک را بکشد و یا گوش و
 یا تاج خروس را ببرد و بدان تعویذ نویسد پس آن شخص کا فری شود و فرست
 طلاق می شود اگر تجدید نکاح کرد و بها والا همیشه زنا کار است - تفسیر ملا
 یعقوب **مثله** پوست بز غاله خوردن روا باشد - بوشان
 ابواللیث سمرقندی **مثله** در دلیل العارین مسطور است که چون
 زن و شوهر را نزدیکی حاصل می شود در آئینان هتیر جبریل پاره خاک از
 موضع مدفن آن طفل می گیرد و در رحم زن فرشته است که آنرا ملک الارحام
 میگویند بدست آن میدارد چون از طرف مادر و پدر آب در رحم قرار میگیرد
 آنجا که بدن می آمیزد و مدت چهار روز در دست مادر بدن گیرد پس
 بمنزله پنیر میگردد بعد از فرشته دیگر از دست او میگیرد و مدت
 چهار روز میمالد تا اندامهای او راست میشود چون گوشت و پوست و استخوان
 و عروق پس از حضرت عزت خطاب می آید که ای فرشته سرش مهتیا
 کن و فواید اکل و شرب کلام و سمع و بصر و شمع و ذوق در او من می نهیم
 و پایش را راست کن و قوت مشی میدهم و دستهایش را راست کن
 و قوت بطش من میدهم بعد از ترتیب جمله اندام مدت ده روز میماند
 اقاده باشد بے روح بعد از آن گفته اند که حیات بمنزله اسپ ابلق
 است هر چیزی را که بومی میکند زنده میشود اول پائے او زنده می شوند
 بعد از آن هر دو کرده و روده می شوند که این را ارواح نباتی
 گویند بعد از آن عرقی است میان جگر بنده روده که خسیج نفس
 از آنست بدان راه حیات بالاسرایت میکنند و نفس

پیدا میشود پس این هنگام حیوان نام می یابد بعد از آن فرشته است که آن را ملک
الارواح میگویند از روح را داخل می کند که آنرا ارواح نفسانی و جاری
گویند که سمع و بصر و ذوق خاصیت اوست و در دین طفل در شکم مادر
بطرف ناف میباشد یعنی پشت و بطرف پشت مادر و دوی او بطرف روی مادر
او میباشد پس در تمیز ابو علی رود باری آورد و هست که نفوذ
است و ارواح جدا زیرا که در حالت خواب ارواح بیرون می آید و در حالت
بیداری داخل می شود و در وقت موت هر دو میروند خلافت مریدان را که
نزدیک ایشان ارواح و نفس جزئی نیست و منقول است که چون روح
در رحم می آید چهار خط را با خود همراه می آید یکی زاجل که مقدار کذا و کذا سنین
و شهر و ایام عمر او باشد و در فلان ساعت اجل و منقض می شود کما
قال الله تعالی اِنَّا جَاءَ اَٰجَلُہُمْ لَیَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِرُوْنَ -
یعنی مقدار پاسے گرفتن مورچه پس و پیش نشود اما بنزدیک آن منقول
باجل خود نموده باشد چه اگر قاتل نه کشتی مدت چهل روز زنده بود و اما
نزدیک اجل سنت و جماعت این قول محض کفر است و خط دیگر رزقی او نوشته
میباشد که مقدار کذا و کذا این شخص خورد و در خط دیگر عمل او نوشته میباشد
که مقدار کذا و کذا عمل از او وجود می آید خواه نیکی خواه بدی و در خط دیگر بدی
او نوشته میباشد که این کس بد و فرخ میرود و یا بهشت منقول است که
گرچه کوکب بعد از ولادت از آنست که او تا این غایت جمله امور غیب را یاد
میداشته باشد اما در نیجالت فرشته می آید و پیشانی او را سخت میمالد تباه
آن یاد را فراموش میکند از آنکه اندوه در گریه می شود منقول است که طفل بعد از
ولادت مدت چهار ماه گریه میکند و آن اثنا لا اله الا الله بیان می کند
و در چهار ماه دیگر محمد رسول الله را بیان می کند و در چهار ماه دیگر اگر مادر پدر
مسلمان بودند می گوید اللهم اعقربنی و لوالدتی و اگر مادر و پدرش

شود ضامن باشد و همچنین بکشیدن لگام عقب باک و از چنان میسکند
 تا بمیرد و عندیها بضرب متعاد ضامن نباشد و دایه عاریت را بزند نیز
 ضامن شود با اتفاق اما اگر دایه را مزد و کرد و در غیر موضع متعاد بزند و
 بلاک شود با جماع ضامن شود قمار و **مسئله** اگر شخصی
 اصل الحرفه در پیش یک عهده کرده که کسوت طعام را بمن داده باشی و من
 بندگی شمارا قبول کردم که قدیم الا یام در پیش شما باشم و بعد از مدت آن
 میخواهد که از پیش و سرور رفتن تواند یا نه **جواب** تواند و آنچه
 از طعام و کسوت بوسه داده است آنچه آنکس کرده است هر دو برابر میشوند و هیچ
 احدی از دیگری چیزی طلب ندارد نقل تا تاریخی **مسئله** در
 قمار و افتخار آفریده است که در سفر نیست یا قصر نیست زیرا که در اتیان و ترک
 مسافر محیر است و قبل اتیان در حال نزول و ترک در حال رفتن و رفتن و
 بگریز و خلاصه بیستی مستحسن است نقل صلوات ما چینی **مسئله**
 مکروه است اقتدا با اهل هوا و بدعت کردن چون جمیل و قدریه و در و افضیه
 و خطابی و شبهه و آنکه قرآن را مخلوق گویند اقتدا با ایشان مطلق
 درست نیست نقل ما چینی **مسئله** مکروه است تکرار جماعت کردن
 در مسجد که اهل آن مسجد نماز جماعت گذارده باشند و این در صورتی مکروه است
 که قوم آخر از قوم اول اکثر باشند اما اگر یک یک و دو یک در گوشه
 باشند مکروه نباشد و در جامع صغیر خالی گفته است که این جمله در صورتیست
 که آن مسجد در مشایع عام نباشد اما اگر در مشایع عام باشد تکرار جماعت
 و بانگ نماز و قنات مکروه نیست زیرا که ابام معلوم و معین شمر طست
 از برای کزایت و اینچای معلوم است نقل صلوات ما چینی
مسئله نماز گذاردن بر فوق مسجد مکروه باشد و به صحن مسجد اگر
 جای نیابد مکروه نباشد نقل ما چینی **مسئله** چون فی وفات یا بدی یا موی

باب اندر بیان خرقة اصلی برود و وجہ بہت آوردہ اند پس
 موجودات از کتب عدم بصورت وجود آوردہ و این وجود معلوم بود چون
 ایشان از فیستی ہستی آوردہ و این خرقة را بایشان آوردہ است در تنہی خرقة
 اصلی نام بہت اند و این خرقة دوم عشقت و این خرقة را نیز برود آوردہ
 است اول عشق را ناگفتن و نا بر سیدن و تعلیم علم شناسد و حاصل نشود و چون
 بر وجود و آمدن معلوم شود دوم چیزے نتوان داد کہ عشق است قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم من اکل الطعام فی بیت المصیبتہ فی لیوم الاول قبل ان یلا یما
 و من اکل الطعام فی الیوم الثانی تبرا من اللاتکة المقربین و من اکل الطعام فی الیوم
 الثالث فقد تبرا من الرحمن **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم** ان اللہ برئ من الذین
 یا کون الطعام فی بیت المصیبتہ قبل مضي ثلاث ايام المراد بالنبی غنیاء الناس لا الفقراء
 اذ هم المستحقون و لیسبک طعام لاهل المصیبتہ اذ المرکن معہم نواحة لان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اطعمہ علی حمزة ايام التعزیتہ و اذا کان فہم نواحة لا یجوز لاندرا عافہ
 علی المصیبتہ و ذلک منی فختار الفتاوی آن اعرا بی جا علی النبی علیہ السلام فقالہ
 یا رسول اللہ ان ابنی مات و الطعام یرسل مع الجنائزہ ما شان ذلک الطعام اھو
 حلال ام حرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو حلال و امر الصحابہ با کله و لکن یکرہ ان کان
 بین القبور من یحیدلوا عظیم و من لم یأکل من الطعام الذی یرضون مع الجنائزہ
 فهو مبتدع و یتابع الیہود لا ھم لم یرضون مع الجنائزہ و لم یأکل ایا ما من مقدس
 من الذخیرۃ الطعام الذی یحیل خلف الجنائزہ یأکل کله لا للمصیبتہ یحیلون الطعام لاجل
 حامل الجنائزہ فیحل اکلہ فی الملقط لو حملوا الطعام خلف الجنائزہ یأکل کله و لعموم البوی
 و قد وقع فی بعض النسخ لا یباح اکلہ ہذا الطعام ہو مخالفت النسخۃ المتقد مین و
 و المتأخرین و المراد بعدم الاباحۃ المکروۃ من زندق و سب و الطحاوی و سئل عن ابن
 عباس رض عن الرجل یقوم باللیل و یصوم بالنہا ولا یحضر الجماعۃ ہو قالہ فی الناس
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من منع میراث و ادرت حرم اللہ تعالیٰ میراثہ عن

در بیان خلودن طعام
 در خانه تمام
 لیکہ خود طعام را در خانه
 بیت در ذلول بپرداز
 میخورد و ادا یان و لیکہ
 خود طعام مسخردوم
 بخوارے شود از و دیگر
 ۵۵۰
 نعمتین و یک
 طعام و سب و طحاوی
 و سئل عن رجل
 مات و الطعام
 یرسل مع الجنائزہ
 ما شان ذلک
 الطعام اھو
 حلال ام حرام
 فقال النبی
 صلی اللہ علیہ
 وسلم هو حلال
 و امر الصحابہ
 با کله و لکن
 یکرہ ان کان
 بین القبور
 من یحیدلوا
 عظیم و من
 لم یأکل من
 الطعام الذی
 یرضون مع
 الجنائزہ
 فهو مبتدع
 و یتابع
 الیہود لا ھم
 لم یرضون
 مع الجنائزہ
 و لم یأکل
 ایا ما من
 مقدس من
 الذخیرۃ
 الطعام الذی
 یحیل خلف
 الجنائزہ
 یأکل کله
 لا للمصیبتہ
 یحیلون
 الطعام
 لاجل حامل
 الجنائزہ
 فیحل اکلہ
 فی الملقط
 لو حملوا
 الطعام
 خلف
 الجنائزہ
 یأکل کله
 و لعموم
 البوی و قد
 وقع فی
 بعض النسخ
 لا یباح
 اکلہ ہذا
 الطعام
 ہو مخالفت
 النسخۃ
 المتقد
 مین و
 المتأخرین
 و المراد
 بعدم
 الاباحۃ
 المکروۃ
 من زندق
 و سب و
 الطحاوی
 و سئل
 عن ابن
 عباس
 رض عن
 الرجل
 یقوم
 باللیل
 و یصوم
 بالنہا
 ولا یحضر
 الجماعۃ
 ہو قالہ
 فی الناس
 قال
 النبی
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 من
 منع
 میراث
 و ادرت
 حرم
 اللہ
 تعالیٰ
 میراثہ
 عن

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

نفسی را خدای تعالی در این کتاب
چون میفرماید که هر کس که مرا
در راه حق بخشد و مرا از گناهان
و خطیئہ نجات دهد من او را پندارم
که مرا هدایت کرده است و من او را
پادشاه خود گردانم و او را شکر کنم
و بگویم که خداوند است که مرا
از تاریکی به نور هدایت کرد

من فی تفسیر ابی طالب الکرمانی قاتلاً تقوید چشم زخم بد نظر ان هر که را
رسد این تقوید را نوشته نگا دارد و خدای تعالی اورا از آفت نظر ان
و سه مرتبه بران نظر رسیده بدر بفرمان رب العالمین شفا یابد مجرب است
است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَعُوذُ بِرَبِّ عِلَیّی وَ شَهِابٍ قَابَسٍ وَ
قَابَسٍ وَ مَا قَاوسِ الْعَيْنِ بِالْعَيْنِ رَدَّ الْعَيْنِ إِلَى الْعَيْنِ فِي كِبْدِهِ حَلِيَّةٌ
يُمُّ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ نَوْعُ
اگر کسی را چشم تاریک باشد دوبار و پنج زعفران را بساید و در چشم
یا چوب سحر مردان و بعد از آن نزد چوب را بگیرد و پنجاه بار کرده بالائے
نهد بعد از آن دو کلیجه از کل کند و بالائے چشم بماند روشن گردد و
اللد تعالی مجرب است نوع دیگر روشنائی تلخه ماهی و مشک و

الجنة في تفسير أبي طالب الكرماني **قائلا** لتؤيد چشم زخم بد نظران هر که را
 نظرے رسد این تئوید را نوشته نگا ہار و خدای تعالی اورا از آفت نظران
 و ہر و سہ مرتبہ بران نظر رسیدہ بدہد بفرمان رب العالمین شفا یا ہر مجرب است
 این است **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** اعوذ برب عیسی و شہاب قابس و
 ہجر یا بس و ما قا و س العین بالعین ردة العین الی العین فی کبدہ حلیتہ
 یا عظیم یا عظیم یا عظیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین نوع
 دیگر اگر کسی را چشم تاریک باشد و بسیار و بیخ زعفران را بساید و در چشم
 کشد با چوب سحر مردان و بعد از آن زرد چوبہ را بگردد و منبر آلودہ کردہ بالائے
 چشم نہد بعد از آن دو کلیجہ از کل کند و بالائے چشم بماند روشن گردد و
 بفرمان اللہ تعالی مجرب است نوع دیگر روشنائی تلخہ ماہی و مشک و
 زعفران و کف دریا و چاکسوائین جملہ را اس کند و با شہد آمیزد و در چشم
 کشد روشن گردد و انشا اللہ تعالی نوع دیگر برگ سپند را
 بگردد و بچوب شیر کند و در شب بالہ و غلہ الصبح در دہن بگردد و خون
 دہن و گندہ بونی و جملہ علت بر طرف شود بچشم
 بار تعالی نوع دیگر اگر کسی اوست پائے عمیق شود ہم
 بدست دیپای بالہ عرق کم شود و انشا اللہ تعالی

221

کہ فاضل از مطلقہ مذکورہ پر سبقت ایمان کہ تصدیق بدل و اقرار بزبان است یکسند ہی انان صیقت ایمان بزبان مذکور و جائز است ز وجہ اول ظاہر و بنیم از تحلیل

محقق نمائند که در مین طبع کتاب مستطاب هذا که ستمی بارشما و انطا بلین است نسخ عیدیه فراجم آورده شده بود
لیکن بسبب عدم استعمال بطور در مس و دشمنان مذکور و اغلاط بسیار گاهی گرفته بود و بقدر شکی به و محنت این نسخه
مطبوعه فصول شده و در طبع بار چهارم باز مقابله با نسخ قلمی ترجمه فارسی و فهرست و محرک غیر شده و
هرگاه عبارات عربی واقع شده و مواضع هر آیت و هری پاره و کجوع معلوم شد به ها که اگر ذوالفغانی بر غلطی طلاع
ابد قلم غنوج صحیح نموده زبان از تونیخ بر مصمم و کاتب مسدود دارد و الله المستعان و علیه السلام

[illegible]

معاون علی احمدیت و محمد علی قزاقی مقبول حضرت اہل ایمان زمانہ نفع نفل انون ہوا ذون ربیعہ ذی قاسم حجاز کا

اشعار

بر سالکان طریقت نبوی و تابان کسب مصطفوی و صاحبان طایف نزدیک و دانا جان باخود و شوق
مخفی و محبت با دیگر کتاب مستطاب نشاء الطالبین یعنی تبصیح جامع الفروع و الاصول و اوی الحوقل و النقول و افضل حق
اخذ زاده ساکن قریه ننگی پیر مشتگر و برخی تبصیح فیضات پناه میان قمر الدین اخوندزاده ساکن اجنی با ترجمه آبا و اجداد
سرد کاشتا عالی صلوات السلام دیگر عبارات عربی جناب مولی غلام حسین ممکاشادی مدد چند سایل مضمونه ذیل
صدید در تحصیل حل و حرمت حیوانات منافع آنها و جهل حدیث حرمت خنا و زنا میر شیعیه و احکام لذیذ و حرمت قبول
بر مفتون چند آیات در منقبت جناب پیر و تکیه قدس سرود و در شریف کبریت احرار و چند بیت در مناجات آنحضرت
صلی الله علیه و سلم بصرف کثیر و جدیدی نظیر کسب بینگان ای قدیر غاوم منیر و کبیر حاجی محمد امیر و فضل احمد
فروش پشاور بازار قصه خوانی که حق تصنیف متن محدث از ارشادان معصف موصوف بموجب منابطه مسکرمه
و نیز اجازت از مصحح و مترجم مذکور حاصل کرده طبع نمودیم و حسب نامی و موجب دفعه ۱ قانون بستم ۲۴ ماء و ذیل بهی بود
آردیده باند خدمت هر یک صاحبان مطایم تاجران کتب و ش غیر هم التماس است که هیچ احد بلا اجازت این حقران قصد طبع متن
حاشیه کتاب ننمایند و نه در سوره خلاف اصول مذکوره و نه در هر به نقصان اتمان خواهند شد و بجای نعم خواهند یافت
هر چه نسخه که مطلوب صاحبان مذکور باشد بار سال قیمت از دکان یازمندان طلب نمایند انشاء الله تعالی و غایت
بر رسولان طایف باشد و بس -

ماہی محمد میر کتب فروش پشاور بازار قیصر خوانی - فضل مدد حاجی محمد میر کتب پشاور بازار قیصر خوانی

مقدمه ۶. سیر الشافی ۱۳۶۹ | ایضاً شتهار واجب الانظار | مؤلف: محمد باقر المصطفیٰ

قیمت کتاب هذا مبلغ **دو روم و شش آنه** و حق کاپی و طبع محفوظ و هر نسخه که بدون دستخط کسریان یا طبع اصلی خود یا مفت شود آنرا مال مسروق و تصدق خواهد شد و السلام فقط

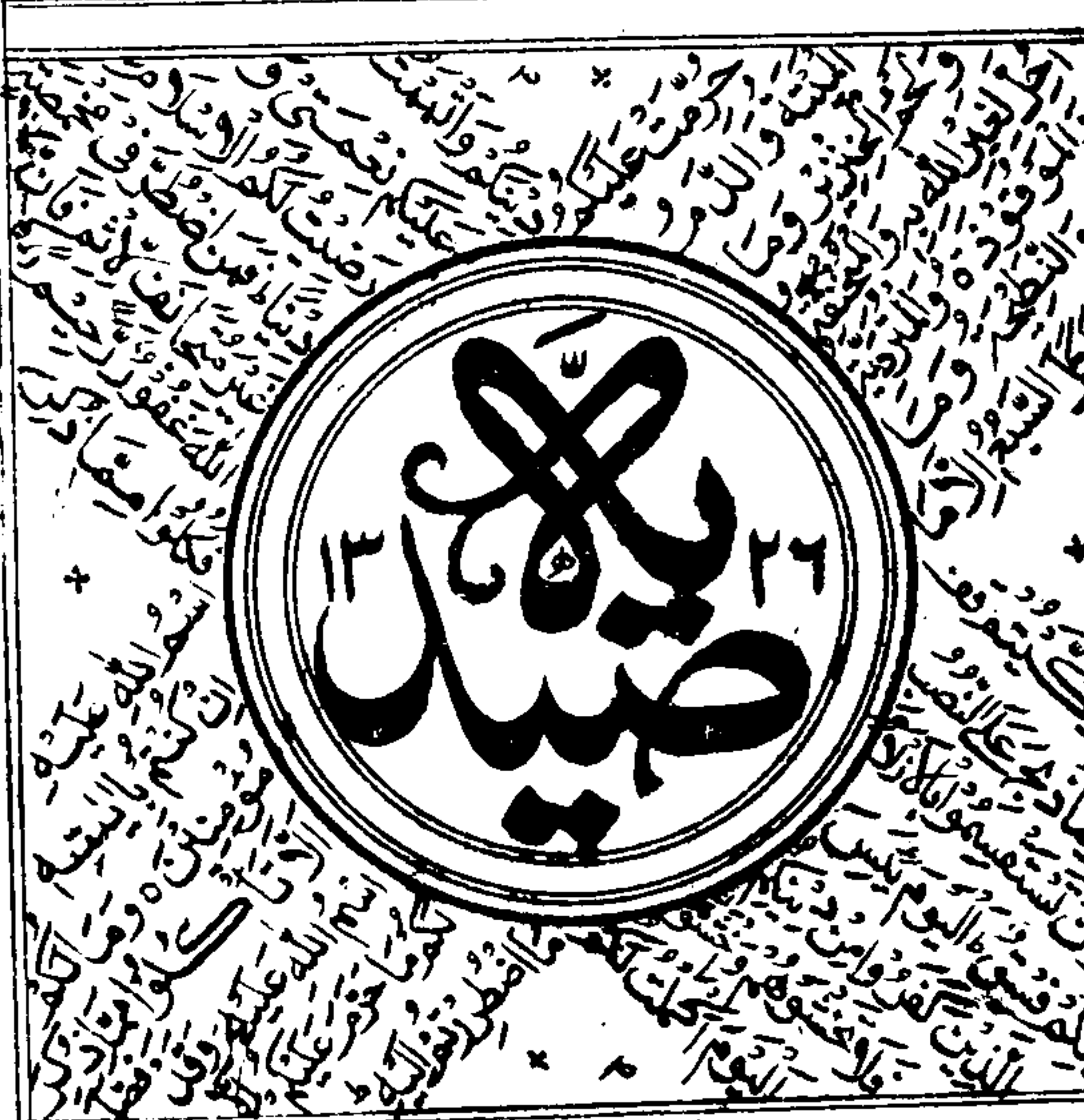
بزرگ فضل عرفی

محرم محمد عالم المشهور بہ پاسبانی ملا صاحب در زیارت شہید عبدالغفور صاحب طہ الرحمۃ - ملا عبدالرحمن ساکن کاشغر

و طاعت مہر حافظ عبدالحق صاحب شاہد رحمتہ اللہ علیہ محبت ساکن صوات گجر ساکن صوات و فیروت ساکن صوات

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا

الحمد لله والمنتهى من جملة حكمة این رساله کثیر المنفعت در حل و حرمت جانوران مسخره



بفرایش حاجی فضل رضا خلف جناب حاجی محمد امیر حسا. تاجرت شهر شاد در محله نعلبند

مَطْبُوعٌ لِكُتُبِ رَاسِ كَاهُونِ

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لِكُمُ الطَّيِّبَاتُ

و قیسم که بسیار است و در میان مردم مشهور است جانور می است مقدار گا و گاو
 و رنگ و زرد و بصری مائل و از ابتدای سوزینی تا و تا شروع و مش خلی سیاه
 کشیده می باشد و چون در پینه سال میگرد و موها سبزه می باشد و پیدای
 شوند و ماده شیر از یک پخته می شود و پیدایش را و چون پاره گوشت می باشد
 حسن حرکت ندارد بعد از آن که زاید باشد و شبانه روز نگاه میدارد بعد از آن پیدایش
 می آید و با وی بروی میسر و حرکت صوت و شکل شیر پیدا میکند و عمر دارد و
 و علامت پیری او آنست که دندانهای او میزند و از دهانش بوی بد می آید و از
 خروس و چغندر و طاوس می ترسد و از آواز گربه و چوب بر پشت متوهم میگردد و از آواز
 هر شانه است و پیوسته تب میدارد و از بیم مورچه میگریزد و اگر مورچه در میان پنجه اش
 رود از آنجا خلاص نخواهد شد و به ثبوت میدهد که شیر را در دم توالت نیست و شیر را در
 ولایت خطای پرستند و اگر کسی تا جبر شیر بداند لایت میبرد و او را زربا
 میدهند و دعای محافظت از شر شیر که آنحضرت صلی الله علیه و آله فرموده
 این است اللهم لا تسلط علی ولا علی احد من اهل المعروف یعنی ای بار خدا یا مسلط
 نگردان و را بر من و بر هیچکس از اهل معروف یعنی بر ابناء شریعت نبوی صلی الله علیه و آله
 و سلم و از حضرت علی رضی الله عنه است که هر که را شیر به بند باید که بگوید اَعُوذُ بِاَنِیال
 و یا طَبِیْنِ شَرِّ اَلسَّامِیْنِ حضرت و امین گردد و معنی این کلمات اینست که پناه میگیرم
 بطبیعی و انیال و نجات از شر و حکمت درین آنست که میگویند با دشا بی ظالم حضرت انیال
 را با شیران گرسنه در جای مجوس گردان و را بخوند حق سبحانه و تعالی او شان را از شر آنها نگاه
 داشت بعضی گفته اند که منجمان با دشا که آفرینا را گفته بودند که درین سال فرزندی بوجود
 آید که سبب است ملک گردد با دشا ظالم حکم کرد که هر فرزندی که درین سال متولد شود
 بخشد قضا را در انسال حضرت انیال متولد شد مادرش از اضطراب ترس آن با دشا او را
 در بیشه شیران انداخت خدای تعالی شیر از او و مهربانان گردانیدند تا و پیرا برودش
 ساختند از نیجت میگویند که حضرت انیال در نجین و صوت و شیر که او شان را از قتل بر داشت

کرده بود نقش فرموده بودند تا که همیشه نعمت خمتالی در نظر ماند حکم گوشت و
 شیر حرام است نزد جمهور علماء اهل سنت اهل تشیه الا نزد امام مالک رحمه الله
 مکروه است حکمت هر که پیر و در بدن خود مالیده و در جگر و در حلقه و درندگان
 از وی بگریزند از ایشان ضربوی زرد خوردن زهره اش آدمی را شجاع و دلیر
 و صرع و دارالشلب از ابل کند و اگر در چشم کشند خون از چشم بیرون آید و اگر بر خنجر
 طلا کنند دفع کند گوشت و پیر او فاکم و اگر بر خنجر طلا کنند و در خنجر طلا کنند
 از ابل کند و بر پوستش ختن تپ بع را میفند بود و اگر پاره از پوست او در خنجر
 بزند از آسیب کرمان ضرر و میده ایمن شوند و اگر پاره از پوست او در گردن
 کودک مصرع بندند نفخ بخشد و اگر طبل پوست و در خنجر بنوازند اسپان مخالف
 از صدای وی بگریزند از سبب بفرای خنجر و بترکی طلا و شقان و بعضی گویند
 که یکسال نرماند و یکسال مده و او را چون نان حیض می آید و چون رنجور شودنی نیره
 خود شفا یابد حکم حلال است گوشت و بنده اهل سنت در مذنب تشیه حرام است
 حکمت بیچ جانور ترسده تر از دست و در وقت فتن بجهد و چون در خواب
 چشمش کشاده ند و چون در بامی بیند اکثر شدت خوف می میرد خیا پنجه سبب خوف بخواب
 و بر پا نمی رود و عرب میگویند که آنچه از وی گریزند هر که باغ او را بریان نموده بخورد
 ریشه که سبب خشکی باشد خلاصی یابد و اگر سرش را بسوزانند و خاکسترش را بدنند آن مالند
 سیاهی ندی را ببرد و میفند و برق گرداند و پیر مایه خنجر را اگر زن بعد از حیض بشکند
 بر گیر بر آستان باری بخشد و اگر بعد طهر مایه و بیاضش را بکشد و اگر با خطمی زنیش
 محله نهند که خاری یابی در آنجا خلیده باشد بیرون آرد و چون با سر که بودک مصرع
 بنوشاند صرع را دفع سازد و چون مقدار یک قیرا طاز پیر مایه وی با شراب بنهد و بخورد
 زهر و کژدم و غیره موم گزند مایه دفع سازد و اگر زن آبستین پیر مایه زهره و شراب
 ساخته بیا شامد فرزند نر نماید و بخوردن پیر مایه بدستوزد خنجر را بد و السلام و اگر باب
 بینی نهند منع خون رفتن کند و زهره او اگر کسی را بخوراند خواب برود چنان غلبه

حکم گوشت و شیر حرام است نزد جمهور علماء اهل سنت اهل تشیه الا نزد امام مالک رحمه الله
 مکروه است حکمت هر که پیر و در بدن خود مالیده و در جگر و در حلقه و درندگان
 از وی بگریزند از ایشان ضربوی زرد خوردن زهره اش آدمی را شجاع و دلیر
 و صرع و دارالشلب از ابل کند و اگر در چشم کشند خون از چشم بیرون آید و اگر بر خنجر
 طلا کنند دفع کند گوشت و پیر او فاکم و اگر بر خنجر طلا کنند و در خنجر طلا کنند
 از ابل کند و بر پوستش ختن تپ بع را میفند بود و اگر پاره از پوست او در خنجر
 بزند از آسیب کرمان ضرر و میده ایمن شوند و اگر پاره از پوست او در گردن
 کودک مصرع بندند نفخ بخشد و اگر طبل پوست و در خنجر بنوازند اسپان مخالف
 از صدای وی بگریزند از سبب بفرای خنجر و بترکی طلا و شقان و بعضی گویند
 که یکسال نرماند و یکسال مده و او را چون نان حیض می آید و چون رنجور شودنی نیره
 خود شفا یابد حکم حلال است گوشت و بنده اهل سنت در مذنب تشیه حرام است
 حکمت بیچ جانور ترسده تر از دست و در وقت فتن بجهد و چون در خواب
 چشمش کشاده ند و چون در بامی بیند اکثر شدت خوف می میرد خیا پنجه سبب خوف بخواب
 و بر پا نمی رود و عرب میگویند که آنچه از وی گریزند هر که باغ او را بریان نموده بخورد
 ریشه که سبب خشکی باشد خلاصی یابد و اگر سرش را بسوزانند و خاکسترش را بدنند آن مالند
 سیاهی ندی را ببرد و میفند و برق گرداند و پیر مایه خنجر را اگر زن بعد از حیض بشکند
 بر گیر بر آستان باری بخشد و اگر بعد طهر مایه و بیاضش را بکشد و اگر با خطمی زنیش
 محله نهند که خاری یابی در آنجا خلیده باشد بیرون آرد و چون با سر که بودک مصرع
 بنوشاند صرع را دفع سازد و چون مقدار یک قیرا طاز پیر مایه وی با شراب بنهد و بخورد
 زهر و کژدم و غیره موم گزند مایه دفع سازد و اگر زن آبستین پیر مایه زهره و شراب
 ساخته بیا شامد فرزند نر نماید و بخوردن پیر مایه بدستوزد خنجر را بد و السلام و اگر باب
 بینی نهند منع خون رفتن کند و زهره او اگر کسی را بخوراند خواب برود چنان غلبه

چنان عکس کند که بغیر خوردن پیر بنیدار نشود و خوش اگر نه بخورد برگیرد و هرگز
 آستین نشود و گوشتش قویج و مفاسک فقرین هر دو کبش با خود داشتن و دفع
 چشم بر کند پست و اگر مرزنی بنده یا ورم که با و به باشد آستین نشود و اگر نه
 و به بریان کرده بخورد جهت سموم جلاست چشیم نافع بود افعی را بغاری را گویند
 باریک کن و بهین سر و دنب باریک باشد ماده اش بدترین مار است و بدترین
 انواع افعی است که خال سیاه و سفید دارد و مار را ترکیان ببلان گویند و عربی
 او را ابوالحی گویند بخت آن که میگویند که او بعد از سال کور میگردد و بعد از آن بخت
 با و یا زاجسته چشمهاست خود بران میمالد و دست می شوئد گویند هر چند که میان او
 درخت با و یا ن مسافت بعیده می باشد با وجود کوری می جوید و خود را زرد و سبز
 و از غراب نقل کرده اند که اگر چشمش بر کند بعد از سه روز بحال می آید و درست می
 گردد و حکم حرامست گوشت او و در جمیع مذاهب شکی نیست و اما به حکمت گوشت او در
 مرض استفا نافع بود و جدا نم و تباریکی چشم را بر د و میجان بهوت گردد و نافع
 زهر افعی باشد و چون بار و غن زیت بر تن مالند موست زرد و پوستش زردا کسبت
 میفند بود و خوش روشنی چشم را زیاد کند و اگر دل و سس را خشک کرده با خود دارند
 سحر کار نه کند و اگر دندان او را بر عورتی بندند حامله نشود زهره او زهر قائل است
 که هیچ علاج ندارد امل را بغاری گوزن و گا و کوهی و زرش را سق و ماده اش
 را مال گویند تا دو سال شاخ بر نیارد بعد از آن دوشاخ بر نیارد و بعد از آن
 دوشاخ راست بر آرد چون راست بر آرد چون سه ساله شود از شاخ هملی و
 شاخ هملی دیگر مانند شاخ درخت بیرون آید تا شش سال یا ده گردد و بعد از آن
 بر سال یکبار بنفید و باز بر آید یک عتده از سال گذشته و سالش از عتده هملی
 شاخ هملی بنفید و میشود و شاخ او بسیار منعقد و محکم است و از غراب احوال و است
 که بشنیدن هر و میل دارد و بمر تبه که او را بسر و گشتن مشغول سازند و از غت او میگیرند
 بدین میل تمام دارد و ما بهی خبر بدین او مال است و بخار و دیا نیز بهت بدین

است باقی و غار
 جبه و غایت
 زاده و بدین
 عکس با و
 از جالبین و نقل
 کرده اند که اگر
 زنگنه را با ورم
 دارد از شمشیر و دندان
 باز محفوظ است و اگر
 زنگنه را با ورم
 موزه دانسته
 زشت و بدین
 نام و صفت
 بکار و عین
 سکن و غایت
 باب

ماکل است بمرتب که هرگاه مار را دید و بنال می کند چنانچه اگر ده زخم بر او زنیند و
 نمی کنند و تا مار نگیرد و بنال او باز نمیگردد و در تابستان افعی میخورد و حرارت
 بر بدنش غلبه میکند بطلب آب می رود و در کنار رودخانه می ایستد و قانع به شبنم یا
 که از روی آب بر میخورد و آب میخورد و آنقدر که زهر افعی از اندرون می برود و اگر
 چنین نکند بمیرد و بعضی گفته اند که جهت دفع مضر افعی خرچنگ خراطین میخورد
 چون افعی بخورد گاه باشد که اشک چند در گوش که نزدیک چشم است جمع شود
 و مانند موم بسته گردد و آن بهترین تر یا قاتلست جهت زهر مار و خوبترین
 گوزن زرد رنگ است حکیم حلال است گوشت می نه جمیع مذاهب حکمت
 مغزش افلاج را مفید است و اگر شاخ و سبزه بر آتش نهاده بخور کنند جمیع گزند
 بگرزند و اگر شاخ سوخته را و مسواک کنند ز روی دندان و در آن را و در کنند و
 که از و بر خود چسبند و در خواب نشود و آشامیدن آن سبب گشایش را
 دفع کند و خاکستر شاخ او را اگر بار و غن ضم کرده بر شقاق طلا کنند زایل گردانند
 ابن اوی را بغاری شغال گویند و بترکی چخال جانور محیل است و خراب کنند خربوزه
 و نیشکر و غیره اثمار است حکم حرمت گوشت و بذر مباح حنفی و امام شافعی
 دو قول است اصح آنست که حرام است و بذر مباح حلال است و بذر مباح شیعه
 نیز حرام است حکمت اگر زبان او را در خانه بیاورند و بگذرانند در میان انگانه
 خصومت و نزاع و جنگ افتد و نه بهر او اش ایند مردم در آب حل کرده سه روز
 متواتر بخورد و در سرد شود و طلائی پیرا و خوردن گوشت و در حرمت
 و یوانگی و صرع که در آخر پیدا میشود سودمند بود و گویند که چشم او اگر کسی همراه خود دارد
 از اکثر آسیب چشم زخم امین ماند و جگرش اگر کمی شغال بمصروع بخوراند صرع را دفع
 سازد ابن عرس را بغاری سودموش خرا گویند و بترکی حرا شجانی دشمن
 و موش و نهنگ است و مار و موش را بعد نفس از سوراخ بیرون آورد بخورد و
 نهنگ اکثر اوقات بسبب المی که در دهن او دهن کشوده دارد تا از هوا آن الم

این موش را در خانه بیاورند و بگذرانند در میان انگانه
 خصومت و نزاع و جنگ افتد و نه بهر او اش ایند مردم در آب حل کرده سه روز
 متواتر بخورد و در سرد شود و طلائی پیرا و خوردن گوشت و در حرمت
 و یوانگی و صرع که در آخر پیدا میشود سودمند بود و گویند که چشم او اگر کسی همراه خود دارد
 از اکثر آسیب چشم زخم امین ماند و جگرش اگر کمی شغال بمصروع بخوراند صرع را دفع
 سازد ابن عرس را بغاری سودموش خرا گویند و بترکی حرا شجانی دشمن
 و موش و نهنگ است و مار و موش را بعد نفس از سوراخ بیرون آورد بخورد و
 نهنگ اکثر اوقات بسبب المی که در دهن او دهن کشوده دارد تا از هوا آن الم

جانور است شکاری تعلیم پذیر خوش صورت بکمر بد مزاج است و ماده او از نر بزرگتر
و گیرنده تر ماده را باز گویند و نرش را جره و بهترین اصناف باز سفید است که
سر بزرگ چشمهای سرخ داشته باشد و گردن بلند و سطر و سینتر پهن داشته باشد
و در نهان بزرگ موهای خرد بر روی سیاه باشد و پایش زرد باشد باز
سفید در ولایت فرنگ بسیار است و در رساله باز نامه گفته اند که بهترین باز
آن باز است که علامت او این است که چشمش سیاه یا از ذاق باشد
و پشت او نیز سیاه باشد و مشهور است که باز مقید آن نیست که نصف و جفت
بلکه بشاهین زغن و چرخ و جز آن نیز جفتی کند از نجیب اشکال باز متفاو است
و گفته اند عمر و زیاده از بست سال نباشد بجهت آنکه ظالم و طامع است
و گرسن که قانع و کم آزار است عمرش دراز باشد چون رنجور شود کنجشک خورد
صحت یابد و اگر موش خورد پرنفکند و اول کسیکه شکار باز کرده ملوک دم
بودند حکایت آمده اند که بارون رشید باز سفید را روزی برانید باز و
فایده بمرتب که از آمدن او نومید گشتند بعد از دنگ بسیار شد بای
چنگال داشت حکم حرام است گوشت او بجمیع مذاهب بندگان ماکت مکروه
حکمت زهره باز را اگر در چشم کشند منع نزول آب کند اما تا اثر نزول
ظاهر نشود نتوان کشید که مضرت دارد با شوق را بفارسی باشد گویند
و بترکی فرقه خوانند جانور شکاری تعلیم پذیر خوش صورت است و در غیرت
بباز نزدیک است و بعضی او را اصناف باز شمرده اند باز در تمام مکمن و
گجرات نیست اما باشد بسیار است حکم گوشت او در جمیع مذاهب حرام است
و مذاهب مالک و اه است حکمت کسی که خفقان سوداوی داشته باشد
اگر بکدرم از دماغ او با گلاب بخورد مفید باشد بخری را بفارسی و ترکی بیز
نالم است جانور شکاری تعلیم پذیر است و در جبهه اندک از باز حقیر است اما در غیر
وزن و دلیری از باز زیاده است بلکه نسبت او بباز کردن عین خطا است

از طرف پر کمال

له بیل

و مد

صفت و

باید

نمی گوید

درین

و لغت

این

و هندی

طوطا گویند

سکان

و از غایت شجاعت و تهور می دارد مردم جماع و دلیر را با و نسبت میکنند
و بحری جانور خوش خلق و بے بکر است با آدمی رود انس میگیرد و کسی آشیانه
او را ندیده و در کهن آخر به شکل از طرف می آید و میگویند در میان و دریا نزدیک
در جزیره ای که معموری ندارد بعضی می بند و بچه بر می رود و ماده او از نزدیکتر است
دلیر تر و گیرنده تر و بالوان مختلف میباشد و بهترین نگهبان است که بسیار
مایل باشد و سینه کشاده داشته باشد و دم بطریق دم لکڑ باشد و این صنف را
باز دارند و کهن بحری سیاه لکڑ می گویند و لکڑ جانور است که در تمام هند
میباشد الا در خراسان نیست و اکثر بحیرها را بر دم زیاد و از ده و دوازده پر میباشد
و نادان بحری می شود که دم او سیرو ده پر یا چهار ده پر داشته باشد و اگر این
چنین بحری که بالا گفته شد پیدا شود از جمله بحرهای تیر و دلیر تر میباشد و بحری
جانور است بزرگ که برابر او باشد میگیرد و حکم گوشت او جمیع ذایب حرام است
و در هند بسیار ممالک و حکمت زهره از جهت تاریکی چشم مفید است
و بیخا و یا بغاری و ترکی طوطی گویند و آواز اصناف خود بیشتر سبز رنگ است
و پائے و منقار سرخ دارد و این در اکثر ولایت هندوستان می باشد و طوطی تمام
سرخ رنگ نیز میباشد حتی که منقار نیز سرخ می باشد و ستمی بگره باشد که بعضی
او سرخ و بعضی زرد و سر و منقار و پا سرخ و بعضی منقار زرد و سیاه میدارند
این قسم را نوری میگویند و این زیر باد هم میرسد و بزرگ سفید و زرد نیز
شوند و نیز یک صنف از طوطی سفید رنگ باشد و پائے سیاه و بعضی پائے سرخ
نیز بعضی طوطی بر سراج سرخ و یا سفید میدارند و این صنف بجهت نسبت دیگر طوطی
زیاده تر است و این را در هند کا کا نوا و کا کا طوطی میگویند و او نیز در زیر باد
میباشد و جمیع اقسام طوطی سخن میگویند و موافق تعلیم هر یک به زبان گفتن می
وزبان طوطی بطریق زبان آدمی است از جهت حروف مسکت میگویند گفت و شنید
شده است که سوره های کلام الله مثل فاتحه الکتاب و قل هو الله احد و غیره طوطی

بعضی علم است
 بیست بودن گشت
 آن غیث و بعضی
 آن طالع میگیند
 چرخ خوردن پاک
 روانه آن صاحب
 بنده است و تخیل
 آن حکم از شایع
 ثابت گردیده و نه
 پنی ثابت شده و

نه از صاحبانم
است کذا فی حیوت
البحیوان ودر کرم
المنیر گویند الطوطی
الذی یقال له
الطوطا حال ما
غایب البیان
بضم بار
موصوفه و سکون بار
پهلوه و ضم غین بهمه
سکون و او

صیحه است و مشهور است که استر را برای کسی که یکبار ببرد و اگر بار از خود جهان راه
میرود و غلط نمیکند و استر را بچه نمی باشد از حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه
مروست که نمرود آتش می افروخت بقصد سوختن ابراهیم علیه الصلوات و السلام
شباب کشنده ترین حیوانات استر بود در محل میزم بدون ازین جهت حق سبحانه
و تعالی نسل را انداخت و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بر استر
سوار شده و حق سبحانه تعالی استر را زینت خوانده و بدو منت بر غلوه
نهاد و دلیل که مشهور است و حضرت امیر علی کرم الله وجهه در جنگها
بر آن سوار می شدند آنهم استر بود که پنجم خدا صلی الله علیه و سلم
بجناب امیر عنایت فرموده بودند حکم گوشت و مکر واه است بزمی
شیعه و حرام است بزمی شافعی و حقی با پیش محمد و ابو یوسف درین مسئله
تفصیل است چنانچه دلائلهاست هر یک درینجا موجب طوالت است و پیش مالک
مکر واه است و بعضی از اصحاب مالک حرمت و رفته اند حکمت استر برین
که بخورد آبستن نشود و اگر سم او بوزند و بار و غن مورد بر جای که موز وید کالبا
موی بر آید و دار الشلب در کند و اگر سم و موی و سرگین استر را در خانه دود
کنند موش بگریزند و اگر بچه در شکم عورتی مرده باشد و بیرون نیاید شامه
استر را بخوراند بچه از شکم بنفتد و پوست استر را اگر زن حامله بردارد بچه استر
در زمان بنفتد و اگر حامله نباشد بار گیرد و اگر هرگز گوش استر را شیاف ساخته
زنی بخورد برگیرد آبستن نگردد و اگر شمش استر با خون و در آستانه خانه زن
کنند موش از آنجا بگریزد و از غراب و آنست که اگر شخصی زکام داشته باشد
سرگین استر را بوی کند و قف بر آن نازد و در راه بفریاند هر کس که بر آن
بگذرد او را زکام شود و آنشخص را خلاص شود و بصر را ببارسی گاو و دراز و نبال
گویند و تبرکی سقر او بالوان مختلف باشد جانور بر قوت و کثیر المنفعت و در آبادی
جهان بر و است و در مهندستان بیشتر از همه جایا شد و از غراب

حکیم

بیمار دارد

۱۴

بیمار دارد

احوال آن که آواز ماده اش بصلابت تراز آواز زهت حکم حلال است
گوشت از جبهه مذاهب حکمت حضرت سالت پناه صلی الله علیه
وسلم فرموده که شیر گاو شفاست و گوشت او دارهت یعنی بیماری و بدافعه در
شیر آن گاو هندی چیز می باشد بطریق زنده تخم مرغ پنجه و آنرا حجر البقره
جاویدیه گاو زهر گویند بغایت گرم بود و آن مانند پا و زهر در عمل با شد و در باد و طلاء
کردن و خوردن سودمند بود و چون سخن کنند و شراب بمرشد و بر موضع که نیفتد
مانند موی سیاه بر آید و اگر چه سبب آن از التهاب برص باشد اما جلد سفید سیاه
نمکند خاکستر شاخ گاو و تب از ایل کند و قوت باه بیفزاید و اگر در بینی و منبر
رعاف باز دارد و اگر پیه گاو را باز در نیمه نخ در موضع و در کنند گزند اما از آن
بگریزند اگر پیه او را بر کوزه مالند و در زمین بهند هر کسی که در آنجا باشد بر آن جمع
شوند زهر گاو را اگر آب آمیخته بر بواسیر طلائد نافع بود و زهره او را اگر بر دست
مالند کرم در میوه آن نیفتد و هم را بفارسی چند گویند و بر کی سار قوس مرغی
است که در شب خواب نمیکند و شکار در شب میکند و بسیار شوکت و قوت
دارد در شب بر اکثر جانوران غالب است و در آشیانه آنها میرد و بچه ایشان را میخورد
و چون روزه شود پنهان میگردد و بگمان آنکه بجالا چشم زرد و اگر روزی بر او
آید جانوران نبال و کنند و او را آزار رسانند بخصیم کلاغ و بعضی شکار را
او را میگیرند بزوز و در پس ام میگیرند کلاغان و دیگر جانوران می آیند
که قصد او کنند و در دام می افتند و بوم انواع می باشد حکم حرامست گوشت
او زو شیعه و در مذاهب خفی و شافعی و حنبلی حلال است و بیک روایت نزد
شافعی حرام است اما فتوی بر آن نیست حکمت چون بوم را بکشند یک
چشم او کشاده بماند و یک پوشیده آن چشم کشاده هر کس با خود دارد در خواب
نشود و بعضی گفته اند یک چشم بوم که باب فروز و آن را طافی خوانند بخوابی آورد
و یک چشم که باب فروز خواب آورد زهره او تاریکی چشم را دور کند و دلش اگر صاف

صاحب قلع و لقوه بخورد و شفا یابد و اگر چشم او را با مشک خلط کرده کسی بگردد
 در چشم مردم شیرین نماید زهره اش اگر بر خاکستر خوب بلوط خلط کرده بخورد
 سنگش از خود کرده بیرون آورد و جگرش زهر قاتل است کسی که بخورد قوی
 پیدا شود که دوا پذیر نباشد و اگر مغزش را روغن خلط کرده در سر مالند عشا و تاریکی چشم
 را ببرد حکایت آورده اند که کسری شخصی افرمود که بدترین عی
 را شکار کن و به بدترین بهیری کباب از بدترین شخصی ده آن شخص بوسه
 گرفت و بهیرم پنجه کباب کرد و بخوردن عاقل و اوهش مال مسلمانان بناحق
 میکرد **حرف** التا و تدر و ابغاری نیز تدر و میگویند و یکی
 فرغادل مرغیست بکوی صوت و خوش آواز گوشتش بنایت خوش طعم بود
 بود و گویند که بوقت خوشی بهوازدیدن باد شمال فریب میشود و در وقت که در تن
 بهوازدیدن باد جنوب لاغر میگردد و در وقت زلزله هم بکجا شده فریب
 میکنند بعد از آن زلزله میشود حکم حلال است گوشت از جمیع مذایب حکمت
 اگر آب نهیره او در بینی چکانند و سواک و یا نافع بود و خوردن گوشت و فواید و قوت
 جمیع را زیاده کند و متشاح را بغاری نهنگ گویند و برکی بلغونی سلیکون
 جانور که به نظر است یعنی فراخ و سرد را از میان آب میماند و زخم زیرین
 بسیار کلان میباشد و در سینه چسبیده بخلاف دیگر جانوران بوقت خوردن
 غایتن چیزی نیمه بالاس و حرکت میکند و جلدش نهایت استحکم و سخت
 و پشت و مثل پشت سنگ مانند و چهار پا است و تا بداند می گز و پنهانش قریب
 گز ملاحظه بعضی مردمان سیده و آدمی و گاوش و گوسفند و هر چه از حیوانات در میان
 بدستش افتد باز را شدن محال است نهنگ سوراخی که از آن فضلات بیرون آید نیست
 زرش فکر واداش فرج دارد و چون شکم وی پر میگردد از آب بیرون آید و همان باز
 میکند مرفک خود که آنرا عصا فیتر متسلح گویند و بدین او میرود و آنچه
 و همان و باید بخورد و آن مرفک بسم خود خاسته دارد و چون نهنگ بن بر تهم نه

۱۵
 عاقل و اوهش مال مسلمانان بناحق
 میکند و یکی فرغادل مرغیست بکوی صوت و خوش آواز گوشتش بنایت خوش طعم بود
 بود و گویند که بوقت خوشی بهوازدیدن باد شمال فریب میشود و در وقت که در تن
 بهوازدیدن باد جنوب لاغر میگردد و در وقت زلزله هم بکجا شده فریب میکنند بعد از آن
 زلزله میشود حکم حلال است گوشت از جمیع مذایب حکمت اگر آب نهیره او در بینی چکانند
 و سواک و یا نافع بود و خوردن گوشت و فواید و قوت جمیع را زیاده کند و متشاح را بغاری
 نهنگ گویند و برکی بلغونی سلیکون جانور که به نظر است یعنی فراخ و سرد را از میان آب
 میماند و زخم زیرین بسیار کلان میباشد و در سینه چسبیده بخلاف دیگر جانوران بوقت
 خوردن غایتن چیزی نیمه بالاس و حرکت میکند و جلدش نهایت استحکم و سخت و پشت و
 مثل پشت سنگ مانند و چهار پا است و تا بداند می گز و پنهانش قریب گز ملاحظه بعضی
 مردمان سیده و آدمی و گاوش و گوسفند و هر چه از حیوانات در میان بدستش افتد باز
 را شدن محال است نهنگ سوراخی که از آن فضلات بیرون آید نیست زرش فکر واداش فرج
 دارد و چون شکم وی پر میگردد از آب بیرون آید و همان باز میکند مرفک خود که آنرا
 عصا فیتر متسلح گویند و بدین او میرود و آنچه و همان و باید بخورد و آن مرفک بسم خود
 خاسته دارد و چون نهنگ بن بر تهم نه

و چون یک بر غلبه کند پاره در دهان گرفته خود را آهسته آهسته در آب و
 میبرد چنانکه همه کیکها بر گردد دهان او جمع شود آنگاه سر در آب و یک دست در
 نهد پاره که در دهان دارد از سر و روی او بدان نهد پاره روند پس فی الحال غوطه
 میخورد و میجهد و از تشویش کیک نکالت یابد و دیگر آنکه جسم خود را پربا و کرده بر
 پشت می نشیند و پایهای خود را بر هوا میکند چنانچه جانوران گمان می برند که
 مرده است نزدیک بر آید خوردنش میروند پس او شان را میگیرد و حکم حرمت
 گوشت وی بحدیب حقی و حلال است نزد شافعی و حنبل و مالک نزد شیعه حرام است
 حکمت اگر سر او را در کبوتر خانه بند کبوتران از آنجا بگریزند و گوشت وی در
 مرض فالج و بقوه مفید است پیروی چون در دهان گیرند در دندان زایل کند
 اگر با پوست تخم مرغ سوخته بیا میزند در آتش شعله نافع بود چون آنرا بر جامه یا
 چوب طلا کنند و در خانه بپزند جمیع کیکان آن جمع شوند و پوست و مرغایت گرم
 و از آن پوست می اگر پوستین سازند پیران و مردم سرد مزاجان از آنرا پوشیده
 آن مناسب باشد و مردم محروم از مزاج را باید که از پوشیدن آن احتراز نمایند حرف
 ابیحم جاموش را بغارسی و تری کاومیش گویند جانور قوی بکل بر قوت است
 اکثر اوقات در میان آب می باشد و در هندوستان از همه جا بیشتر است ابل و جنگلی
 میباشند و جنگلی آندشمن شیر و پلنگ اکثر اوقات بر دو غالب است اما زبون شیر
 است و در دماغ او گرمی است که همیشه عذاب او کند و بدان سبب خواب نیک نتواند
 کرد و در ابل هند بر شیر و غن است حکم حلال است گوشت و جمیع ذایب
 حکمت کرم دماغش بخوابی آورد شیر با آب و نمک میخورد بر کف برص و اشتقاق طلا
 نمایند نفخ بخشد چرا و بغارسی مرغ و تری جگر و دل خوانند جانور است کوچک
 برنده پنجه عنوا و به پنجه عنوا جانور کلان مشابه است چشم او کشته فیل و گردن و بگرنه
 کا و دینه او بینه شیر و پای او پای شتر مرغ و پر و خون پر عتاب او گاهی با
 بلاکت مردم میگرد و چرا که غله فسادت و درختها را میخورد و قوط میشود و گاهی

در جوشن
 در شش و شش
 جنبه

ک

در جوشن
 در شش و شش
 جنبه

که اگر قوط بسبب یگریم رسد چون و در آن روز پدید میشود سبب است
 مردم میگردد و ملخ بطریق لشکر عظیم مد هوامی شود و در میان آنها یکی کلانتر
 میباشد که جمیع او میباشند هر جا که او فرود می آید همه فرو آیند حکم حلال است
 باتفاق جمیع علما اما امام مالک ^{در این باب} حدیثی شرط نموده اند که همراه بندگان و چوپانان
 و من و زهر است و عجم بغیر از مردم لا کسی بخندد بلکه آنها خوردن و افراط میکنند -
 حکمت اگر آنها را زیر کسی که سزاوارت داشته باشد بوزند نافع بود بالتخصیم زنانه
 بسیار نفع دهنده و نیز بخوار و بواسیر بادی را سودمند بود و گویند که چون ملخ دراز
 پا در گردن صاحب تسبیح بندد نافع بود و اگر در ده ملخ را سر دوم بندد از درد
 با قوی شود و خشک سائیده یا شامند استغفار نافع بود و حرف الحاء و حبابی
 بفارسی چرخ و تبری قفل ع گویند و او معنی کلان تیر بر گردن دوازده است چنانچه از
 تیری او نقل کرده اند که کسی در او دانه خیزد کرده چون شکم او را شکافت رانند
 و سیاه دانه که در بلاد شام میباشند یافت او در طلب نه بسیار آید مینماید و باین
 گاهی از گرنگی می میرد و در میان مردم مشهور است که وی خود را بجان ساخته
 خوف جرعه و بحری مثل مرده شده از بالا بزمی افتد و ازین حیل از دست آنها
 نجات می یابد و باز و جرعه را در حالت پرواز او گرفت محال است الا اگر بحری بسیار
 تیر بر باشد میتواند یافت حکم حلال است گوشت و جمیع مذاهب ^{مذاهب} را در مذبح شیعه
 مکروه است و حدیث شریف آمده که حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم گوشت
 او بقدری خورد و مانند حکمت اگر کسی را خواب بسیار آید دل فریاد بزند خواب کمتر
 کند و اگر پوست اندون سنگدانه او خشک کرده سائیده به نیک اندرانی در چشم کشد
 در ابتدای نزول آب بغایت نفع رساند و سفیدی چشم دور کند و در سنگدانه و
 سنگی باشد چون آنرا بر کسی بندد عاف او فرم ساند و شریع الاثر است تا که او
 همراه باشد عاف عود نکند و نیز برای رحمت اسهال مفید است بضمه اش
 بهتر از دوا است در او و به خضاب حجل بفارسی بکشد تیری انبوان گویند مرغی است

سبب
 بانی گای
 صلی و بار آورده
 و الله اعلم
 و از الف تصور
 خط عربی است
 و نیز از چرخ
 و نیز از گردن
 و نیز از دانه
 و نیز از تیر
 و نیز از سبب
 و نیز از حیل
 و نیز از جرعه
 و نیز از نجات
 و نیز از تیر
 و نیز از مکروه
 و نیز از حدیث
 و نیز از سالت
 و نیز از گوشت
 و نیز از عاف
 و نیز از شریع
 و نیز از انبوان

19

Marfat.com

و مشک خلط کرده پاشا مندر سودمند بود جهت رهو ضیق النفس و چون
سوخته خاکستر آن بآب بپاشا مندر نقرس را نافع بود و در هره و پراچون رسایه
خشک کرده بگهارند و اگر کسی را که جانور موزی چون مار و عقرب گزیده باشد
زیره را در قدری آب حل کرده در چشم او میل از آن کشند نفع بخشد لیکن اگر
زخم او بطرف راست باشد این را چپ کشند و اگر زخم بطرف چپ بود این را
بطرف راست کشند و اگر مو شکیر را در خانه بپا ویزند و با سجا مار و کزدم نماید
ای را بغاری خرد و در گوش و بتری اسک گویند و او جانور بر دبار و بد آواز و
بخاکش و مسکین و کم آزار و صابر است عرب صبر مردم را با تشبیه داده میگویند
اصبر بمن چار و یکبار بلای که رفت یگر بار بدان راه تواند رفت و شیرا بخورد
و در غبت تمام است اگر در حالت صید کردن او آواز او از دوش نو و از دیگر
صید وی گرد آید و صد او کند و عمرش از چهل سال زیاده نمی باشد حکم گوشت و
شیر او زرد شافعی و حبلی و خفی حرام است و بختیب با یک شیشه مکوه است حکمت
کزدم گزیده چون باز گویند بر خورشید و خردوان شود آلم تسکین یابد و اگر در گوش خرد
گوید که مرا کزدم گزیده در دستان گزید و اگر در اوایل سال مصرع پیشانی و پرا با خود
دارد تا یکسال از صرع امین شود چون آن سال تمام شود پوست پیشانی و دیگر ببرد
با خود نگاه دارد تا سال دیگر محفوظ ماند همچنین هر سال بعمل آرد و اگر چرک گوش
بخوردن کودک و دهند منع گرسیتن یابد و اگر از شش انگشتری ساخته کسی که زحمت مصرع
داشته باشد با خود دارد و نفع رساند و آب سرگین تازه آا اگر در بینی چکانند منع آمدن
خون که از دماغ باشد نماید و اگر سر که را بر سرگین خرانداخته بوبند همین اثر بخشد
اگر دندان در زیر بالین نهند خواب آرد و خوردن شیر و مسکول را نافع بود و چنان
و حشی را بغاری گور خرد و بتری فولان گویند و او بر نگهای مختلف باشد از انجمله
زنگ است عمرش بیشتر باشد اهل تاسیخ بر آنند که عمر و س تا دویست سال باشد
چنانچه در افواه عوام شایع است که گور خرد و بداغ بهرام گور یافته

[illegible]

این فرستادن
 بگویند از کجاست
 این فرستادن
 بگویند از کجاست
 این فرستادن
 بگویند از کجاست

۲۲

این فرستادن
 بگویند از کجاست
 این فرستادن
 بگویند از کجاست
 این فرستادن
 بگویند از کجاست

که متفهمانی خانه خود را بهفت دست کند و در اطراف خانه کبوتر نگاه دارد آن شخص میگوید
 که همچنان که آنحضرت فرموده بود بعمل آید و دوم باز در خانه خود از جن مکر و هت
 ندیدم و مشهور است که حضرت نوح علیه السلام غراب فرستاده بود که خبر آب بیاید
 او بر دار خوردن مشغول شد و در آمدن تاخیر نمود حضرت نوح علیه السلام کبوتر را
 فرستادند کبوتر رفت و پیش از غراب خبر آورد حضرت نوح دعا فرمودند که خدا
 او را طوقی بدهد که بمیراث بهماس او برسد سبب مائے حضرت نوح خدای تعالی
 او را طوقی داد حکم طلال است گوشت او بجمع مذابب هائز است نگاہ داشتن او
 بهت تخم و بچه و مکتوب فرستادن و طلبیدن بدان اما بازی کردن و پراستیدن
 و شرط بستن بگذشتن در پریدن پیش شیعه حرام است و شیخ الاسلام که از
 اهل سنت و جماعت است گفته که کبوتر بازی پیش علمائے دین مکروه است
 و سفیان ثوری گفته که کبوتر بازی عمل قوم لوط است و گواهی کبوتر بازی پیش ابو
 حنیفه و مالک در سبب نیست و در مذہب شیعه نیز درست نیست و در مذہب
 شافعی؟ بجز و این گواهی نمیتوان کرد حکمت اگر کبوتر بخورد او را منع بخوراند
 شفا یا بد زهره اش عشاء چشم بر دوشی آورد و خوش چین بر روی اندکلف
 زایل کند این زهره گوید در خانه که کبوتر بود اهل آن خانه از خدر و فلج و سستی اعضا
 و جمود اکمن باشند اگر بخورند گوشتش مداومت نمایند زیرکی بفراید خاکستر سخاوت
 بر جراحتی که علاج پذیر نباشد افشانند صحت دهد اگر کبوتر زنده را دوباره کرده بر جانند
 اگر دم زنده باشد در اسکن گردانند و اکتال حق کبوتر بهت جراحتی که چشم باشد مفید است
 اگر عضو کسی شکسته باشد و زخم او تا با سخاوت شود خون کبوتر مفید بچکانند مفید گردد و حوت
 بفاسی ای گویند و بترکی نابغ و اصناف بسیار است در دزدی بمرثیه میرسد که طوس را یک
 فرسنگت یاده شود و در کودکی بمرثیه خردی شود که بخوبی مری نخشود و هر صنفی نام دارد
 و مشهور است که در زمان حضرت سالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم جمعی کثیر از
 اصحاب در سفری گرسنه شدند ماهی عنبر نام را گرفتند و قوت خود ساختند

۲۲

سوار می گزشت و در ریاضه ننگ می می باشد که آنرا آن بهمت
مار ماهی نام اند طویش چهار صید و پانصد در عمی باشد و او ماهی پر فساد است حق
سجانه ماهی کوچک با و مسطه نموده که گوشتش بدنای می گیر و در ماهی کند تا او را
ملاک نگر داند و بکنوع دیگر است که او را حوت الحیض میگویند بسیار سلطان می
و کشتی از رفتن باز میدارد و ضرر میرساند و دریا و رزان او را میشناسند و
هر گاه که بدریا ظاهر میشود اگر جامه بخون حیض آلوده در دریا اندازند و با
قریب آن ماهی اندازند ماهی مذکور از آن می گزید و نزدیک زن حاضر نمیشود
و در حکم حلال است گوشت هر ماهی پیش ابلست و نزد شیعه ماهی که فلوس ندارد
حرام است و خون ماهی هم مذیب امام ابو حنیفه و شیعه پاک است و مذیب
شافعی پلید حکمت اگر جگر ماهی را خشک کرده ساییده بر عضو که خون از
جاری باشد پاشند منع رفتن خون کند و اگر مقدار یک جبه از زهره ماهی در
بینی بچکانند نافع بود حیت سربار سی مار و بترکی سیلان گویند و او را انواع
بسیار است بکنوع از آن مکله است و آن مار سست کوچک که بر سر خطوط
سفید دارد و درازی او مقدار یک دست باشد آن مار بهر زینی که بگذرد بسوزاند
چنانچه مدتها در آن سر زمین گیاه نروید و از مسافت اندازه تیر بهر که آواز
او شنود آدمی باشد یا حیوان بمیرد و نیز هر کس را که از دور نظر بر آن مار افتد
و اگر آنکس که نظر او بر آن مار افتاده کسی دیگر ببیند هم بمیرد و نیز اگر کسی آن مرده را
ببیند بمیرد اگر چه مار را ندیده باشد و اگر آن مار آدمی یا حیوان را بجزد بدن او
او گداخته شود و هر مرغی که در بدن محاذی مسکن او شود از اثر زهرش
بمیرد و بزرافنده و بکنوع دیگر افعی است که حاش در حرف الف نوشته گزشت
و بکنوع دیگر نیز مار است که عرب آنرا دیا نه میگویند و آن مار است که
آدمی را چون از دومی بلند و نهال میکند و از زمین در حبه بطریق

۲۳

شاید
بگوید
بگوید
دفاع
بگوید
بگوید

تیر خود را بر و میزنند و ماده اکثر سی بیضه میدهد و بیضه مار بزرگ مختلف می
باشد سبز و سفید و سیاه و خاکستر رنگ و خالدار و بسبب اختلاف رنگ
بیضه او معلوم نمی شود و زبان مار دوشق است چنانچه بعضی گمان می برند
که دو زبان است و مار بهالی بکینویت پوست می اندازد و یک نقطه بر
تفایش ظاهر میشود عدد نقطه ها عدد سال عمر او می باشد و عمر او از سهت می
گویند بهر سال میرسد و هر مار که از صد سال گذشت آنرا از دها خوانند و
چشم مار در سر او نمیگردد و بطریق باقی جانوران چشم او در سر او محکم است و
مار بدیدن آتش مثل است و شراب و شیر میل دارد و گاهی باشد که از آب سیاهی
میل آنقدر شراب بخورد که از مستی هلاک میشود و از غرائب حال او آنست که بغیر
گوشت جانور اگر زنده بدیش آب طبع میزند و اگر نه بشبم قانع است و آب
میل ندارد چون مار تالابینه ^{در کوه} و چکس او را بزور بیرون نتواند کرد و اگر
کردم او را بجز خود را نمک آرد رساند و بر نمک خرد صحت یابد و اگر نمک زار
نیاید هلاک گردد و مار از فواسق خسته است که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله
و سلم امر بکشتن ایشان فرموده اند حکم حرمت گوشت وی پیش خفی و حبلی شافعی
مکروه است نزد مالک و شیعه نیز حرامست زیرا قیله گوشت داشته نیز حرام است
حکمت اگر کسی جذام داشته باشد گوشت مار بخورد شفایا ^{باید} بپوشش بد ظرف
مس سخته و سحق کرده ببل ^{و در چشم} بر و بیضه اش در دهان سوده بر بر ص می اند
زایل کند اگر دندان را در ^{در دندان} بکند و بر صاحب برنج بندد و نفع رساند حکایت
در حدیث آمده که در خانه های مدینه مینوع از پریان و جنیان مسلمان اند که
بصوت رطاه میشوند هرگاه از ایشان بده شوند سر فرجه هلت دهند و ایشان را
از آزار رسانند و تعرض نکنند و اگر بعد از سر فرجه شوند بعضی علما این حیثیت را
خاصه مدینه مشرفه داشته اند اما نزد بیشتر در همه شهر با چنین پس مالک فاسی را سوز
هلت باید داد و طریق مان ارون چنین است که بگوید اقیتمک بالهدی الذی

بالجملة الذي اخذ عليه نوح وسليمان عليهما السلام ان لا يمدونا ولا تؤدونا
 يعني سوگند میدهم شما را بعهدی که ستانید از شما نوح و سلیمان ام که بر ما ظالم نشوید
 و ما را اینداندید **حرف النجا و خطا** را پاری فرستک پرستوک و
 به ترکی فرستوک خوانند مرغه سیاه کوچک میشود برستان بگرم سیر رود و
 نباتستان باز آید و از موی گل آشیانه سازد و بعضی گاه و بگاه گفته اند در آشیانه
 خود برگ سداب بندند تا حرارت بپوشد آتش نگهدارد و شیره دشمن دست و قدم
 بچند میکند از جهت دفع مضرت ایشان برگ کرفس آورده در آشیانه بندند
 چه شیره از بوسه کرفس میگریزد و چون رعد میشود میگریزد و چنانچه ببردن
 نزدیک میرسد و در نظر مردم جفت نمیشود و از عجایب احوال و آنکه اگر چشمش
 بکشد باز پیدا گردد و بعضی مردم سنگ تان را با این طریق بدست آورد که بچم
 او بر عفران زد و میکند و در آشیانه اش می بندد و تصور آنکه بچم اش بر تان
 پیدا کرده بتلاش سنگ رفته و سنگ بر تان پیدا کرده در آشیانه خود بندد از
 مردمان می یابند و الله اعلم حکم گوشتها و در مذیب حنفی و مالک حلال است
 و در مذیب شافعی نه و در قول است اقوال آنکه حرام است و در مذیب شیعه اش
 کرامت دارد حکمت و داغ پرستوک با کمال تاریخی چشم را زایل کند اگر
 ویش با شراب بخورد قوت باه با فراط و بد خوردن گوشتش چشم را روشن کند
 اگر خوش با بخوردن زنی دهند چنانچه او را خبر نشود شهوتش برود چندانکه از
 صحبت مرد منصرف گردد و چون یک جفت پرستوک یعنی یکی زوی یکی ماده را
 بگیرد و بسوزانند و در شراب اندازند هر کس که از آن شراب بخورد مست نشود
 اگر سرگین وی در چشم کشند سفیدی برود و اگر زهره او را در بینی کسی بچکانند
 موی سر و ریش که سفید شده باشد سیاه گرداند و دندان نیز سیاه شوند
 اگر خواهند که دندان سیاه نشوند پیش از سقوط دهن را پر از شیر تازنه کنند
 و نیز اگر سرگین را بر زهره گاو آمیخته بر موی سیاه مالند فوراً سفید

وزیر درباری
نظم علیہ
عظمہ موقوفہ دار
و مآخر الس
واد و بکلف
بعین مہکمہ
موقوفہ و مآخر
والض و آخر
وطار مہکمہ

10

۱۲

ج

الزنان

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم

باعت نقصان است

گرداند خفاش را بفارسی پشرو و تبرکی نیز مرعے بدست و دشمنان کفایت
پیش از طلوع و بعد از غروب آفتاب طیران کند و پشه و مگس و مانند آنها
را میخورد و از غراب و آنیکه گوشت و دندان و پستان و منقار و خصیه دارد
و موس و پرند و بے پر میبرد و ماده او در حیض می گردد و بچه را می زند
و بول میکند و میخورد و میگرداند مثل آدمی و بینه نمی دهد بلکه بچه میزاید و چون
آدمیان عمر دراز میدارد و مشهور است که خفاش خلق کرده بدعا عیسی علیه
السلام است از نجات صورت مرغان دیگر ندارد حکم حرام است باتفاق
حکمت چون او را بر درخت آویزند از آن حد و علم بگریزد و اگر سرش
در میان بالش دهند برسی که سر بدان بالش تپد او را خواب نیاید بشرط
آنکه آنکس نداند که درین سر خفاش است و اگر او را کسی با خود دارد شہوت
و قوت و در اگر خوش بزند با ریح که بالغ شده باشد بمالند موس بر نیارد
و خاکستری و شنائی چشم زیاده کند و اگر زن بدشواری می زیاید
زهره ویران فرج آن زن باشد با سانی زیاید و اگر سر او را در سوراخ
موش بپزند همه با بگریزند و اگر سرش در کبوتر خانه بپزند گا می پس بکوبند
از آنجا نرود و از آنجا نه الفت گیرند و اگر سر گن او را با کت و زنجیر میخند
در موضعی که موس باشد بمالند تمام موس بر نیاید و اگر زن بکار مرد بگذرد
نبار و حکایت بدانکه چون بنی اسرائیل از حضرت عیسی علیه السلام بمعجزه
جانوری خواستند آنحضرت صورتی را بدین هیئت طیار ساخته و هم عیسوی
خود بدان میداد پس آنصورت مرغی شده بفرمان خدای تعالی پرواز نمود و چون
آیه کریمه را *اَخْلَقُ لَكُمْ مِنَ الطَّيْرِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَتَفِقُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللَّهِ*
خمنر را بفارسی خوک و تبرکی تبکور پلید ترین جانوران است و در قوت
مجامعت زیاده تر است از همه چهارپایه و در بے غیرتی نظیر ندارد و با مادر فرسای
کند و چندین زبانه و در حضور یکدیگر شہوت را ندانند و درش چون هفت ماهه میگرد

علی بن دینا ہون
کی صدق جان کی
اوسین چھونک
ہون تو جو جاوی
ارشا جانو لعل
سے امام لعل
العلی

جنت میشود و ماده گاهی شش ماهگی آبستن می شود و گاهی در چهار ماهگی و
 هشت بچه میزاید بیک دفعه در بعضی رسایل نوشته که بست بچه میزاید و چون
 پانزده ساله شود باز میزاید فارسیان ماده اش را خوک و نرش را گراز خوانند
 و میل از گراز گریزان است و در عجائب المخلوقات نوشته اند که اگر خوک نر با
 خر جماعت کند و در آن حال غریب کند خوک نر جان میبرد و در بعضی رسایل
 گفته اند اگر خوک ابریشم خرب بر سیاهان محکم بندند و غریب کند خوک میبرد و
 چون بیمار گردد خرچنگ خورد و صحت یابد و اگر سر روز چیزی خورد و اگر سر
 ناند لاغر گردد و بعد از آن روز چیزی خورد و فریب گردد و ترسیان روم
 خوک را بسیار فریب کنند و اگر یک چشم او را بر کنند میبرد حکم حرام است گوشت
 بجمیع مذاهب حکمت اگر زهره او را بر بوسیر مالند نفع کند و پیا او را اگر بر خار
 و ذبل طلا کنند صحت بخشد جگرش در گزیدن را و کرشم و زنبور نفع رسانند
 و استخوان سوخته او را بر جای که ناکه باشد بپاشند مفید باشد و اگر سرگز
 خوک زیر درخت سیب انداخته باشد سیب بسیار سبز گردد و خیل را
 پیار سیب و به ترکی آن گویند و او بهترین جانور است بحسب صورت
 و سیرت و به رنگ می باشد و از جمیع حیوانات ابله تر است او بیشتر است
 و از همه تیر تر و شواتر و عرب تیر شنوی آدمی را با او تشبیه کرده اند و گویند
 اشمع من الفرس و اخلاق نیکو دارد چون فرمانبرداری و زیرکی و احتمال مجاهدت
 و ریاضت و در شرف و بهین کافی است که خدای تعالی در قرآن مجید بگوید
 یا ادره که سوگند با سپانی که مؤمنان با کفار برایشان جنگ میکنند و حضرت
 رسالت پیام صلی الله علیه و آله وسلم فرموده انخیر مقصور بنوا صی الجینل
 الی یوم القیامه یعنی نیکو بستم شده بموسه پیشانی اسپها تا
 روز قیامت و نیز آنحضرت فرموده که طائفت رهو و بازی حاضر میشوند مگر
 وقت بازی کردن مردان با زنان خود و در وقت اسپ و داندن تیراندان

۲۷
 و العادیه
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

است اول السبک بر این
 سوره حضرت اسماعیل
 علی بن ابی طالب
 علیه السلام
 بود مانند دیگر
 کلماتی چون

و بعضی از علما بر آنند که خلقت اسب بیشتر از آدمی است و گفته اند اول کسی که
 بر اسب سوار شد حضرت اسماعیل علیه السلام بود پیش از آن اسپان پنهان
 میگردید و مستخر کسی نمیشدند و در محل التواریح گفته که اسب آمد هندوستان
 تولد میت و امیخن فط است و در بعضی تواریخ گفته اند که کثرت اسب
 ترکستان بیشتر است و غلبه قیمتش در عرب و اسب در سیح و لایت این
 عزت ندارد که در هندوستان و سیح جا و در بهتر از هندوستان تربیت
 میکنند و چنان شایسته میکنند که مزید بر آن تصور نباشد و چنان می توان
 که در عین و دیدن اگر چه در چند تازیانه نیز زده باشند بی آنکه لجامش بکشند
 بجزر و صوت و آواز که در هند بایستد و تعیین و دانیدن میدان اسب
 تخمینا تا سه فرسنگ معین میکنند و در حدیث شریف وارد است که اسب
 شکال بدست و در تفسیر لفظ شکال اختلاف علما است که اکثر بر آن است که
 مراد از آن اسب است که سر از دست و پا سفید و یک طرف آن ای برنگ
 دیگر داشته باشد و بعضی گفته اند که مراد از یک نشان است و بعضی گفته اند که
 و دست یا دو پا سفید باشند اما اگر پیشانی سفید باشد کراهیت ندارد و نیز
 آنچه در حدیث وارد است که در سه چیز شامت می باشد در اسب و خانه و زن
 و در تفسیر این نیز اختلاف است بعضی علما بظا هر آن مراد میگیرند و میگویند
 که حق سبحانه و تعالی گاهی این سه چیز را سبب ضرر می سازد و چارگانها
 بجز مفارقت نیست اما چون این متحقق شود زن را طلاق دهد و از انتری
 بکمان دیگر رود و اسب را بفروشد و حضرت عائشه صدیقہ فرموده اند
 که امیخن بیودانت و هر کس که این حدیث روایت کرده عبارت او را بشناید
 ساخته چنانچه حضرت صلی الله علیه و سلم چنین فرموده اند که قتل کند حق تعالی
 یهودا را که میگویند شامت در سه چیز است ای در اسب و خانه و زن و جنوا
 علما این حدیث را چنین تاویل می کنند که شامت زن آنست

۲۰
 در حدیث شریف
 که در این باب است
 که در این باب است
 که در این باب است

که نزاید یا بد زبان باشد و یا کاپین گران داشته باشد و شامت سرای آن
است که تنگ باشد و یا همسایه بد داشته باشد و شامت اسب آنکه چهار
بروی نه کند و نیک و نباشد و بد راه باشد و سوار شدن ندهد و ندود
حکم حلال است گوشت و شیر و بزم شافعی و حنبلی و ابو یوسف و محمد و
از اصحاب ابو حنیفه است اما در مذهب حنفی و فتوی بر آنست که گوشت شیر و
نمی توان خورد و حکمت اگر دندان اسب بکودک بندند دندانش بے صدمه
باستانی برآید اگر موش و ش در جایی بیاورند پشه یا آفتابا بیایند اگر سم
در خانه دفن کنند موش از آنجا بگریزد اگر عرقش در زهر چیه مالند گاسه
آفتاب بیرون نیاید اگر سم او را سوخته بار و عن زیت آمیخته بر خازیر مالند
نافع باشد و اگر سم او را سوخته در زیر نهی که بد شواری میزاید و دکنند
باستانی بزیاید و اگر خون اسب در گوش چکانند در ذایل کند **ف**
الدال و تب را بغاری خرس و برکی آو گویند جانور بد شکل از زوا طلب است
و با گاو و پلنگ دشمنی دارد و بسیار است در تعلیم گرفتن اما
فرمانبرداری معلم خود نمیکند مگر بر حمت بسیار و همه خیر میخورد یعنی گاه و
نباتات و هم گوشت و غله و غیره و در زایدن رنج بسیار میکشد چنانچه
بعضی بر آنند که خرس از دبان میزاید و چون بچه پیدا می شود اعضا
او در هم گرفته بود مادرش چندان بلست که اعضایش پیدا شود و هر گاه که
گرسنه می گردد دست پلای خود میکشد و فریاد می شود در زمستان ترود کم
مینماید و از مورچه هر لحظه بچه خود را بگوشه میبرد و حکم گوشت و حرالمست به
شافعی و حنفی و بعضی از اصحاب امام حنبل اما بیک وایت و قول مالک حلال است و فریاد
نیر حرالمست حکمت اگر چشم خرس در کتان پاره بسته بگوشه صاحب تب
بندند شفا یابد و زهره اش با فلفل حل کرده بر دانه شلب طلا کنند موش
برو یاند و دندان پیش او را اگر در شیر اندازند و آن شیر را به بچه دهند

و در وقت بیضه کوچک حاصل شود اما بچه را شاید و اگر پیش از غایه کردن
 خروس برود و آن بیضها نیز نیکو شود و اگر آن زمان که بر سر غایه خفته
 بود آواز دهد شود تمامی بیضها بزبان آورد و در جاج را از شغال خیان
 هراس است که گویند را از گرگ حکم گوشت و در جمیع مذہب حلال است
 حکمت اگر گوشت را با پیاز و کبچہ سائیده کباب کرده بخورد قوت باه
 بیفزاید اگر بر خوردن و مداومت کنند نفوس بواسیر را پیدا کند و طلای پهلوی
 کلف و شقاق را ببرد و زہرہ اش اگر در چشم کشند مرغ نزول آب کند و اگر گریز
 مرغ سیاه در خانه کسی لند در خانه خصومت پیدا شود و اگر مرغ را بتحکات اند
 فریہ کنند و بعد و از ده روز دیگر نموده پیر فکے بر آورده کسیکه مالخو لیای
 سودا وے داشته باشد پیای بر سرش طلا نمایند بغایت نافع بود و طلای
 او مخدوم را نیز نفع بخشد و بیضه اش در زمستان در کاه بنهند و در تابستان
 بیضه گندم تا مدت درستان در کاه بنهند و در تابستان
 معرفت آفات زیر کترین مرغان است و از عجایب کار و آنکه وقت نماز میاید
 اگر چه شب درازد و کوتا شود غلطی نه کند و بعضی از علمای شافعی گفته اند که
 بانگ خروس اعتماد باید کرد چنانکه بسیار تجربه کرده اند و در کتاب رم الاطلاق
 آمده اند کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نقل کرده اند کہ الشک فی الصدق و عدوہ عدوئی یعنی خروس سفید دوست
 من است و دشمن او دشمن من است و حضرت امام رضا رضی اللہ تعالی عنہ
 فرموده اند کہ فی الشک خمسة محصال من خصائل الانبیاء معرفۃ اوقات
 الصلوات والعیقۃ والشجاعة والسجادة وکثرت الاناث یعنی در خروس
 پنج خصلت است از خصایل انبیاء یکی شناختن اوقات نمازها و دوم غیرت
 چه اگر خروس دیگر میان ماکیان وے آید تا او را زده بیرون نه کند و
 نگیرد سیوتم شجاعت چهارم سخاوت پنجم بسیاری مادمه با وزیر از حضرت

۳۱

و در وقت بیضه کوچک حاصل شود اما بچه را شاید و اگر پیش از غایه کردن
 خروس برود و آن بیضها نیز نیکو شود و اگر آن زمان که بر سر غایه خفته
 بود آواز دهد شود تمامی بیضها بزبان آورد و در جاج را از شغال خیان
 هراس است که گویند را از گرگ حکم گوشت و در جمیع مذہب حلال است
 حکمت اگر گوشت را با پیاز و کبچہ سائیده کباب کرده بخورد قوت باه
 بیفزاید اگر بر خوردن و مداومت کنند نفوس بواسیر را پیدا کند و طلای پهلوی
 کلف و شقاق را ببرد و زہرہ اش اگر در چشم کشند مرغ نزول آب کند و اگر گریز
 مرغ سیاه در خانه کسی لند در خانه خصومت پیدا شود و اگر مرغ را بتحکات اند
 فریہ کنند و بعد و از ده روز دیگر نموده پیر فکے بر آورده کسیکه مالخو لیای
 سودا وے داشته باشد پیای بر سرش طلا نمایند بغایت نافع بود و طلای
 او مخدوم را نیز نفع بخشد و بیضه اش در زمستان در کاه بنهند و در تابستان
 بیضه گندم تا مدت درستان در کاه بنهند و در تابستان

و در وقت بیضه کوچک حاصل شود اما بچه را شاید و اگر پیش از غایه کردن
 خروس برود و آن بیضها نیز نیکو شود و اگر آن زمان که بر سر غایه خفته
 بود آواز دهد شود تمامی بیضها بزبان آورد و در جاج را از شغال خیان
 هراس است که گویند را از گرگ حکم گوشت و در جمیع مذہب حلال است
 حکمت اگر گوشت را با پیاز و کبچہ سائیده کباب کرده بخورد قوت باه
 بیفزاید اگر بر خوردن و مداومت کنند نفوس بواسیر را پیدا کند و طلای پهلوی
 کلف و شقاق را ببرد و زہرہ اش اگر در چشم کشند مرغ نزول آب کند و اگر گریز
 مرغ سیاه در خانه کسی لند در خانه خصومت پیدا شود و اگر مرغ را بتحکات اند
 فریہ کنند و بعد و از ده روز دیگر نموده پیر فکے بر آورده کسیکه مالخو لیای
 سودا وے داشته باشد پیای بر سرش طلا نمایند بغایت نافع بود و طلای
 او مخدوم را نیز نفع بخشد و بیضه اش در زمستان در کاه بنهند و در تابستان
 بیضه گندم تا مدت درستان در کاه بنهند و در تابستان

FD

۱۰
 سلطان نغز عربی
 است و در بندگی آن را
 گنجینه او بیند جا نور
 بزی است از او دگر یکی
 ۱۱
 هم نیاید
 سخفات بنم
 ۱۲
 بین بجه و دام و حار
 هلی آسن و خاداف
 و اخرا سخفات فوفانی

در نزهت به صبح بخیر
 بود و سخن خوشی
 هر دو نام ز جوی و عربی
 است و ماده اش را در ده
 گویند و بهند بی باکو
 بهج الزمان در حرم

صفت انصار
است و در بنده
بیت العزیز

صفت انصار
است و در بنده
بیت العزیز

۳۷

صفت انصار
است و در بنده
بیت العزیز

صفت انصار صفته را بفارسی چرخ گویند و بترکی الملوک
جانوریت مکار قوت و شوکت تمام دارد و بر اکثر حیوانات وحشی و اهلی
غالب است و تعلیم پذیر اما چون موزی است او را اکثر جانوران عدوی
شوند و بچه کمتر می زاید و از دهنش بوی بد می آید اول کسی که بچرخ
صید کرد حارث بن یغوث بن طور بود و عربان مردم آن اطراف بچرخ شکا
ر می کنند و از او می گیرند و ملک شد که یکی از اکابر ملای آن بود و چرخ
را نوعی می گرفت و به پشت روز چنان تعلیم میکرد که آهومی گرفت این کار را
است نه غیر از و نکرده حکم حرام است نزد حنفی و شافعی و حنبلی و پیش مالک مکروه
است نزد شیعه حرام است حکمت هر کس که گوشت و بخورد از دهنش بوی بد
آید و از غایت آنکه زهره ندارد و **صفت انصار** را بفارسی سوسمار
میگویند و بترکی کچاسمن جانور است زیر ک و طراز عمر خپانکه حیانتش تا پانصد
میرسد و آب بخورد و به شبنم و خشکی قناعت کند و در چهل روز یک قطره بول کند
و نهفتا و بیضه دهد و زردی دو ذکر دارد و ماده و است نیز دو فرج دارد و در صفت
آمده که سوسمار بزبان فصیح به نبوت آنحضرت صلی الله علیه و سلم گواهی داده
حکم حرام است نزد حنفی و حلال است نزد شافعی و حنبلی و نزد شیعه نیز حرام
و اهل سنت نقل کنند که در مجلس آنحضرت صلی الله علیه و سلم سوسمار خوردند
و آنحضرت صلی الله علیه و سلم منع نفرمودند و فرمودند که در زمین قوم من
یعنی قریش این نیست و قوم من بطبع و روش من از آن نفرت دارند حکمت
سوسمار را در حدیث نیز منفعت و دفع مضرت آمده است و اگر از میان مردم
پاسی مرد برد آن روز قوت باه نشود و بنوعی در آن روز نفوذ نشود
و هر کس که دلش بخورد اندوه و خفقان برد و خوردن پیش از در و سر و سوز
این کند و اگر خوشحال آید جوهر بقی مانند زایل کند و روشنی چشم بپذیرد و اگر
کف دست او را از پیش روی آب بیاورند، پیمای پی در ویدن با و نرسد و آن

لا
در بندی
نویسند
کلمه
طمان
از فرود آمدن
بگردد
بسیار
نموده
چنانچه

۳۸

اسپ از همه اسپان پیشتر رود و پوشش اگر بر دشته تیغ پوشند شجاعت فراوان
و سرگین او را اگر بر برص و کلف مانند زایل کند و اگر در چشم نشاند سفیدی
که در چشم پیدا شده باشد دفع شود صبیح لا بغاری و ترکی گفتار گویند
با نور است آیه و گول گفتار آدمی فرقیته شود تا که گریه و دوا از عجا
اقا بکجه مثل غشی آلت ز ماده مردود دارد و هر سال بجان یک آلتش بود و
گفتار با سنگ دشمنی دارد و بعد از آنکه اگر سایه گفتار بر سنگ افتد از دیدن
ماند تا که گفتار بوسه رسد و او را بگیرد و بعضی گفته اند که اگر سنگ در ماهتاب
بر باس باشد و سایه او بر زمین افتد و گفتار بر سایه آن سنگ بگذرد و
الحال آن سنگ پیش او بر زمین افتد حکم حرام است و در مذہب حنفی طلال
است و در مذہب شافعی و مالک نزد شیعه حرام است حکمت اگر همه اعضا گفتار
و در دیگر بچوستانند و در غن آن بگیرند و در غن جلای که از سردی بدو شده
باشد بسالند میگرد و در هر هفتی اگر در چشم کشند جلاد بدو در چشم بازو
و اگر سر او را در کبوتر خانه دفن کنند کبوتر در آن خانه بسیار شوند
و اگر خون در بخورد و سواس و شود پیته و س اگر برابر و مانند چشم زنان چیز
و خوب صورت معلوم شود فرجش را اگر کسی که تپاشته باشد با خود دارد و تپ
زایل گردد و نیز هر کس که فرج او را با خود دارد و مردمان او را دوست دارند
اگر در دست کسی خنجر باشد گفتار از او بگریزد و حرف الطاء و طاس بر لب
و فارسی ترکی نام یک است و او را مانند مرغان مانند اسپاست و در هر
صورت خوشترین مرغان است و هر پیش بچند رنگ است زرد و سبز و سرخ
و سیاه و لاجوردی و جذبی و غیر آن و در دوسه سالگی زردی بکمال میرسد
و ماده و س در سال یکبار قریب و از ده تخم میدهد لیکن بایکدیگر بسیار
میکشند از بخت تخم او را در زیر ماکیان می نهند لیکن نه یاده
نمی توان گذاشت که اگر ز یاده از دو تخم نهند گنده میشوند و بجه طافوس مرغ

برے آرد و خرد ترے شود و حسن منے نیز کمتر سیاشد و از عجا ئب دے انکم
با یکدیگر جفت نمی گردند بلکه چون برشکال می شود و نر و دی مست میشود و برهتر
در می آید و در انحال در چشم دے اشک پیدا میگردد و ماده اش آن را میخورد
و از تاثیرش بیضها در شکم می پیدا می شوند از ان تخم بجا بر می آرند و
با وجود این حسن و جمال عرب نگا برداشتن او را در خانه مبارک نمی دانند بجز
این بود که شیطان را به بهشت برد و آدم ازین سبب از بهشت بیرون آمد
و از غایت عمر او بت و پیچر سال می باشد حکم حرام است در مذمب
حق و شیعه و حلال است در یکر مذمب اما در مذمب شافعی رحمة الله تعالی
دو قول است در حلت و حرمت اما فتوای بر حرام است حکم
چون در طعام زهری آمیخته باشد هر گاه که طایوس آنرا بنید رقص نماید
و فریاد کند و اگر مغز سیر او را با سداب و غسل بخورد و قلیج را دفع کند و در
معدده برود و زهره اش دانگ با سکنجین و آب گرم در زحمت شکم نفع
رساند و زبان بسته بکشد و گوشتش فوت باه بیفزاید و در دز او زهر
حرف الظاء و ظی را بفارسی آه و وتری کبک گویند او را به تیر چشمی وصف
کنند و او از همه جانوران وحشی تر است و او را انواع میباشد یکی از آنها آنست
که مشک آنست ناف او بیرون می آید رنگ او سیاه می باشد و بزرگتر از اقسام
خود و از آهوان دیگر ولایتها کلان تر و او را دو دندان سفید می باشد و
خوش او سنبل و گیاهای خوشبو است و اگر م خورند که در ناف آن جمع میشود
مشک میگردد و آنچه قسم است اما مشک اغزال بهتر از مشک آهوی بزرگ
میباشد و مشهور است که مشک در حقیقت خوشه است که در ناف آهوی
جمع میشود و هر سال ناف وی یکبار مردم می کند آهوی برائے دفع خار
او را بجای میمالد حتی که مشک آن ناف جدا شده می افتد از بخت مردم آنرا است
در بیا با نه میخورد و چوبها فرو میزنند تا آهوی ناف خود را بان ببالد

Marfat.com

و نافعہ ازان جدا شود پس بیا بند خواجہ نصیر الدین طوسی چنین گوید کہ آہو
 راکشہ بدست شکم و راکشہ مانند تا خون رنای و می جمع گردد چون آہو سرد
 شود نافعہ دے راز و برآرند و تا یکسال بیا ویزند ہر غصے کہ قبل سرد شدن
 طلع رود خوب باشد و آنچه بعد ازان رود باز بے بزرگ باشد و بعضی گویند
 کہ نافعہ مشک و شکم و سے می باشد مانند پیرمایہ کہ در اندرون بڑا ہست و
 بعضی می گویند کہ آہو نافعہ را بیرون می اندازد و از شکم مانند آنکہ مرغ تخم
 خود را و نافعہ مشک عینی بہتر و کلان تر باشد و در تبت لکسیا میباشند
 و تا جینکہ مشک را از ولایت خودش بکشد و بگریزند بے خوب ندرند
 حکم حلال است گوشت جمیع اقسام آہو در جملہ مذہب مشکہا از جملہ ترما کہا
 است حکمت خوردن مشک قوت دل و دماغ و ہر دو طریبات نافعہ
 را خشک سازد و بول تہہ بکشد اما رنگ سرخ را زد کند و اگر شاخ آہو
 را دود کند جملہ زہد با بگریزند و اگر زہرہ دے دوش چکانند و در افرو
 نشاند و از غرائب و آنست کہ چون او را در طعام بسیا انداختہ باشند
 بخورند بے دین خوب شود و خوبترین دویہ با بہتر روشنی چشم زہرہ آہو
 است حرف العین را بغاریسی آہ گویند و برکی گئے مرغ بسیا صاحب
 موت و شوکت باشد و تعلیم پذیرد و تیز نظر باشد و عرب مردم را دتیز بینی
 با او شبیہ کردہ می گویند و البصر من عتقاب و زنگہای مختلف دارد و بہتر
 تیز بہت کہ چاشت گاہ در عراق چیزے میخورد و شام در بین و از سر
 بیخیم بیشتر میندہد و در سر روز بچہ بیرون مے آورد و ہر بالائے کوہہاے
 بلند آشیان می سازد و چون بچہ برآمد نگاہ نداید و بزی را فکند حق تعالی
 مرغے را کہ شکنندہ استخوان گویند بر و بر گامد تا آن بچہ را پرورش کند و از
 غرائب و آنست کہ چون پیر شود و کوہ گرد و بچکان شمش اورا بر داشتہ بہند مے برند
 و آنجا یک چئمہ است و ان چند غوطہ مے و بہند بعد ازان در

نام دوا کہ مرغ زہرہ

۴۰

عقاربہ و کرب و غم

در تاجش آفتاب میسازند از اثر آب انجمت جمله پرهای او میزنند و از سر نو
پرهای دیگر بیرون می آیند و چشمهایش روشن می شوند و اگر در جنگ ش
عارضه پیدا شود جگر و باه و خرگوش میخوردند درست میشوند و در عجایب
المخلوقات نوشته است که بحر و ایام زغن عتاق عتاق غن میشود و در تاریخ
مغرب نوشته که در کنایه عتاقها هستند در کمال سیاهی که آب فرو میروند
ماهی را می گیرند و بیرون می آورند و آنها را عتاق النیل گویند حکم گوشت و پیر
السنه حرام است مگر نزد امام مالک مکروه است نزد شیعه نیز حرام است
حکمت اگر زهره می در چشم کشند تاریکی چشم را برود و اگر پریشان
زنی که شیر در گره شده باشد طلا کنند شفایابد و اگر پرده را بسوزانند
و بر جاسی که کلفت شده باشد مالند و در کند و سرکین و اگر بزخا زید مالند
نفع رساند عتق را بفارسی عک و برکی تخم گویند و او را بندوی و نیت
و فراموشکاری و صفت می کنند و چون بیضه می بندد و زیر درختان پنهان
کنند از جهت آنکه اگر شیره نزدیک تخم او رود گنده میگرد و قوت خود را پنهان
میکنند و مشهور است که آدمی و عک و موش و مورچه قوت خود را پنهان میسازند
حکم حلال است در مذہب ابو حنیفه و مالک و جہا اللہ تعالی و در مذہب شافعی
و قول است لیکن فتوای بر آنست که حرام است حکمت اگر دماغ و پرده را
خلط کرده بر بدن مالند نفوذ و فالج را میفید بود و اگر دماغ و پرده را پنبه طلا کنند
و بر سوزن نهند پیکان تیر باسانی بیرون آید عصفور را بتاریسی
کنجشک و جشک و چغاک و جنوک خوانند و برکی سر عشق و سارچه او را
انواع باشد و از عجایب او آنکه گوشت میخورد و چون بیع لیکن ناخن در ده
ندارد و مرغ ضعیف است جماع بسیار میکند ازین سبب عمر او کوتاه است
و در زیر سقف خانه از بیم جانوران آشیانه سازد و از مردم دوری
نمیکند که اگر آدمیان جلا وطن شوند کنجشک نیز همراه برود و چون

لے نئی
 است از اجرائے
 ان را بیکای صفائی روی
 و بدن مالش و پنداری
 اینچنین است یا با پنداری
 ۱۴۸۴

عصفور یا بفتح عین جمله
و سکون صاد جمله و فای
مضمون موعده و واو
و رانی جمله موقوف
در بندی بر تر یا کوین
۱۲ م
عصفور یا بفتح عین جمله
و رانی جمله موقوف
در بندی بر تر یا کوین
۱۲ م

و چون معاودت نماید باز آید و او را با مار دشمنی است بیضه مار را بپزند
 آرد و بمقار بیمار جراحت رسانند و مار نیز بچکان در هر جا که یابد بخند حکم
 طلال است گوشت او و بهیمه مذاهب حکمت گوشتش قوت باده و باد را
 بشاند و مغزش قوت باده با فراط آورد و کبابی با سنگ مثانه را دور کند
 و اگر دماغ و سینه غسل چند روز بهار بخورند زحمات بواسیر را نافع بود
مسئله اگر کسی صیدی را از چرنده چون آهو و از پرند چون چوک
 و بکوتر بعد از گرفتن سر دهنده و آزاد کند درست است نقل از ابوذر صحابی رضی
 نقل کرده اند که بچکان چوک را میخریدند و سر میدادند تا متوی زند شایقی برآید
 که این فعل روا نیست و بر قول ابو حنیفه روا باشد بشرط آنکه در وقت سر
 دادن محتاج گرداند بر هر کس که بگیرد و اگر چرنده ای را چون اسب و شتر و گوسفند
 و گاو و صحراسرود و روا نیست با اتفاق علماء که گار است عقرب با فاسی
 زردم و بتری جهان گویند زشت ترین مودعی ترین حشرات است هشت
 پایی دارد و چشمش بر شکم بود و بسیار بچه بر سر آرد و زنگه های مختلف دارد
 و بدترین انواع او سیاه است و بعضی از علماء گفته اند که بچه اش از پیشش
 بیرون می آید اما این فعل صحیح نیست و قول درست آنکه از دها ن میزاید و
 بچه روی ریک می باشد و از عجایب آنکه مرده را نگرزد و همچنین کسی را که در
 خواب باشد دامی که حرکت نکند نگرزد و اگر آفتی را بگز و آفتی ببرد و اگر خواهند
 که او را از سوراخش بیرون آرند تلخی بر سر چوب مالیده در سوراخش کنند و از سوراخ
 بیرون آید چرا که حریص است بر خوردن تلخ و در شهر حمص از ولایت عرب کثرت نموده
 مانند اگر چه از ولایت دیگر برند و در کاشان بکنوع از عقرب سیاه می باشد که
 اگر کاشی الاصل را بگز و هلاک سازد و غریب را اگر گزد بدرد و لکم مبتلا شود الا
 نمیرد و عقرب عربی را ن شود و هر جا که سرش برسد بزم پیش زند نقل است که عقرب
 را گذر بر سنگ باشد از پیشش و سنگ نهان حال گفت که ازین نیست بود

ازین پیش تو بمن ضرر نمیرسد سعی بیوده چرا می کنی جواب او میدانم اما
 خصلت جلی خود را ترک نمیتوانم کرد و در نمین گفتی اندر ملت گرچه بر خارا
 نباشد زخم کثروم کارگر به از بدی نفس و زین و نادر و زان گذر حکم حرم
 است با اتفاق جمیع علما و افسون کردن بجهت مار و کثروم روا است بشرط آن
 که از قرآن باشد و دعاییکه از حضرت سول صلی الله علیه و سلم نقل کرده باشند و
 الفاظیکه معنی او دریافت نمیشود و دانست چرا که احتمال کفر و اید و از جمله افسونها
 و غیره یکی این است که هر کس که در اول شب گوید تا صبح از شر اینها محفوظ ماند
 دعا این است آخَذْتُ ذَنْبًا لَعَقْتُهِ لِسَانُ الْحَيَّةِ وَ قَدْ السَّارِقُ يَقُولُ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَائِشَةُ وَ بَكْرَةُ وَ عُوذُ
 بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ عَائِشَةُ وَ بَكْرَةُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
 در آن روز از صد مرتبه مار و کثروم محفوظ ماند سلام علی نوح و فی العالمین حکمت
 اگر عقرب را در گنجه گل حکمت کرده در تنور آتش نهند تا خاکستر شود و نهد رنگ
 ازان شخصی که سنگ شانه داشته باشد بخورد نفع تمام رساند و اگر آن خاک را
 بروغن آمیخته جای ضا و نماید موس برویاند و اگر عقرب را گرفته در جای سوزناک
 جمله عقربها از آنجا بگریزند و اگر زنده نماند و پیه گا و بسوزند جمله کثرومها بگریزند
 و اگر کثروم سیاه خشک کرده بسایند و بر جاکه که بر صحن باشد بمالند و در
 کند **حرف الغین غراب** ابفاری کلاغ و تیرکی فرقه گویند و او چند
 نوع میباشد چنانچه یک قسم او بسیار سیاه می باشد و یک قسم دیگر میباشد
 شخ متقار و سفید باز و سفید پای و کی نوع دیگر خاکستر رنگ با طبع همه
 اصناف با یکدیگر نزدیک اند و از سفر و از عمر است و زو ماده اش خان
 با هم مواکنست از ند که اگر یکی بمیرد بعد از او دیگر از احدی جفت نشود و
 و بعد از کسی جفت نمی شود و چنانچه اصل تحقیق بر آنند که جفت نمیشود و
 نزد بعضی در تمام عمر یکبار جمع میشود و چون در ابتدا موسی بچاش سفید شود

از این پیش تو بمن ضرر نمیرسد سعی بیوده چرا می کنی جواب او میدانم اما
 خصلت جلی خود را ترک نمیتوانم کرد و در نمین گفتی اندر ملت گرچه بر خارا
 نباشد زخم کثروم کارگر به از بدی نفس و زین و نادر و زان گذر حکم حرم
 است با اتفاق جمیع علما و افسون کردن بجهت مار و کثروم روا است بشرط آن
 که از قرآن باشد و دعاییکه از حضرت سول صلی الله علیه و سلم نقل کرده باشند و
 الفاظیکه معنی او دریافت نمیشود و دانست چرا که احتمال کفر و اید و از جمله افسونها
 و غیره یکی این است که هر کس که در اول شب گوید تا صبح از شر اینها محفوظ ماند
 دعا این است آخَذْتُ ذَنْبًا لَعَقْتُهِ لِسَانُ الْحَيَّةِ وَ قَدْ السَّارِقُ يَقُولُ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَائِشَةُ وَ بَكْرَةُ وَ عُوذُ
 بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ عَائِشَةُ وَ بَكْرَةُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
 در آن روز از صد مرتبه مار و کثروم محفوظ ماند سلام علی نوح و فی العالمین حکمت
 اگر عقرب را در گنجه گل حکمت کرده در تنور آتش نهند تا خاکستر شود و نهد رنگ
 ازان شخصی که سنگ شانه داشته باشد بخورد نفع تمام رساند و اگر آن خاک را
 بروغن آمیخته جای ضا و نماید موس برویاند و اگر عقرب را گرفته در جای سوزناک
 جمله عقربها از آنجا بگریزند و اگر زنده نماند و پیه گا و بسوزند جمله کثرومها بگریزند
 و اگر کثروم سیاه خشک کرده بسایند و بر جاکه که بر صحن باشد بمالند و در
 کند **حرف الغین غراب** ابفاری کلاغ و تیرکی فرقه گویند و او چند
 نوع میباشد چنانچه یک قسم او بسیار سیاه می باشد و یک قسم دیگر میباشد
 شخ متقار و سفید باز و سفید پای و کی نوع دیگر خاکستر رنگ با طبع همه
 اصناف با یکدیگر نزدیک اند و از سفر و از عمر است و زو ماده اش خان
 با هم مواکنست از ند که اگر یکی بمیرد بعد از او دیگر از احدی جفت نشود و
 و بعد از کسی جفت نمی شود و چنانچه اصل تحقیق بر آنند که جفت نمیشود و
 نزد بعضی در تمام عمر یکبار جمع میشود و چون در ابتدا موسی بچاش سفید شود

چندین نوع از این عقربهاست که در این کتاب مذکور است و در بعضی از آنها تفاوتی است در رنگ و طبع و در بعضی از آنها تفاوتی است در عادت و در بعضی از آنها تفاوتی است در درمان و در بعضی از آنها تفاوتی است در...

و زود است و او را در انواع حیث و جذب منفعت دفع مضرت استانیهاست
 و قاصد جان آدمی باشد خصوصاً کسی را که سگ بوانه گزیده باشد بروی
 خاک یزد و نیز کسی را که پلنگ زخمی کرده باشد بروی بول کند تا زود
 تر ملاک شوند و از جمله جانوران احدی یا آدمی آن مقدار نقصان نمیرسانند چنانکه
 موش در خیاره است که حضرت رسول صلی الله علیه و سلم از خواب بیدار
 شدند دیدند که موشی فتیله چراغ را گرفته بطرف آنحضرت صلی الله علیه
 و سلم میکشید تا که آتش در رخت آنحضرت صلی الله علیه و سلم اندازد و در بعضی روایا
 آمده که بر مصلائے آنحضرت صلی الله علیه و سلم انداخت چنانچه مقداری بسوخت
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم او را بکشتن و کشتن او حلال است و از بخت امر فرموده که در خانه که
 آتش است آنجا خواب نیند حکم مذکور شد یعنی خنجر و خنجر موش حرام و زود مالک کرده و زود شیعه نیز
 حرام است حکم است اگر پوست موش را پاره نگاه کنند و در خانه بیاورند و زود جمله
 موشان از آن خانه بگریزند و همچنین اگر افکنده سگ را بگریزند و کنند موشها از
 بوئے آن بگریزند و نیز اگر موش را کشته در میان خانه دفن کنند موشها بگریزند
 و اگر چشم موش را در کلاه و زنده بکس که آن کلاه را بر سر نهاد و پیاپی ده رفتن
 آسمان شود و اگر چشمش بگردن صاحبش آویزند تپ او دفع کند و اگر بوی
 نماید بر پلک چشم آدمی برآمده باشند آنها را بکشد و بر آن موضع خون موش مالند
 باز بر نیایند و هر قدر باغیسی یوز و بتری بارش خوانند جانور تندی و بسیار غضب
 و خوب شکار کننده است و قابلیت تعلیم و ترتیب دارد و ماده اش از شیر تر و زود
 گیرنده تر است و کلان و سه زده تر از موش میگرد و دوسه چون پیر شود از صید
 کردن باز ماند و خود را بجوانی جوانی میرساند و از صید و طعمه بخورد و ماده او
 سه سال آسپن میگردد و در عجب است المخلوقات گفته که هرگاه شیر و پلنگ با هم خفت
 میشوند یوز پیدای شود چنانچه از اسپ خراش بر وجود او کسی که یوز را بر قفای
 اسپ نشاند و شکار کرد زنده بدین معادیه بود و یوز اگر رنجور گردد و سگی بخورد

۹
 موش
 موش
 موش

۱۰
 موش
 موش
 موش

۱۱
 موش
 موش
 موش

۱۲
 موش
 موش
 موش

فیل یا بید و اورا با و از خوش مو است است و شراب او دوست دارد حکم
 حرام است بذب سبیل سنت و جماعت مگر نزد مالک مکروه است و نزد شیخ
 غیر حرام لیکن بفر و ختن و با چاره دادن که بان شکار کنند بذب سنت و
 است حکمت زبیر اش با غسل و نمک مخلوط کرده بر جراحت نهند صحت
 بخشد خوردن گوشتش قوت تن و دهر و ذہن را تیز کند افکنده و بول او
 ہر جا کہ بریزند مو شہا بگریزند حکایت شمس الائمہ علوانی رحمۃ اللہ علیہ
 گفتہ کہ یوز را چند خصلت است و نہ را و آنت کہ ہر عاقلی از و فرار گیر اول آنکہ
 ہر گاہ کہ خوابد کہ صید را بگیرد کہین کند کہ تا بمرتبہ کہ برو ظاہر شود کہ گرفتن صید
 باسانی اورا میسرست بعد از آن اورا بگیرد و دویم آنکہ میداند کہ چون صاحبش
 شکار کردن با و محتاج است خود را خوار و ذلیل گردانیدہ مثل سگ شکاری
 و نہال صاحب خود نمیرود تا صاحبش را ضرور میشود کہ اورا با خود سوار کردہ میرود
 بیت ہچون سگ شکار دین شت بچران + تا چندین خودی و دومی ہر
 و بچران + سیوم آنکہ ہر گاہ می خواہند کہ اورا تعلیم کنند کہ از شکار گوشت نخورد
 ببحر و آن کہ سگ را در حضور او بزنند و تعلیم کنند از آنکہ در تعلیم میگیرد و متبہ
 می شود و ترک خوردن شکار میکند و محتاج بآن نمیرود کہ اورا باید زد
 چہارم آنکہ مردار نخورد و از صاحب خود گوشت پاک می طلبد پنجم و نہال صید
 بچندند و تا پنج نوبت نہایت ہفت نوبت اگر صید را گرفت نہا و الا نہ
 باز میگردد فیل را بغاری پیل گویند و ترکی بہین نام است از اکثر حیوانات
 برتری بزرگتر و نہیر کمتر است و با وجود ضخامت جثہ و فرہی کہ بدست پا دارد
 سیر و حرکت است چون قد و بلندی و گردن او بسیار کوتاہ است خدا کے
 تعالی اورا خرطوم دراز دادہ از گوشت و پوست بی استخوان و در آن
 چنان قوتی بخشیدہ کہ ہمہ کار بدان توانمزد و از آن خرطوم آب علف بزن
 میرساند و زبان کوتاہ دارد و برگشتہ را بل نهند میگویند کہ اگر زبان فیل

۴۶

فیل یا بید و اورا با و از خوش مو است است و شراب او دوست دارد حکم
 حرام است بذب سبیل سنت و جماعت مگر نزد مالک مکروه است و نزد شیخ
 غیر حرام لیکن بفر و ختن و با چاره دادن کہ بان شکار کنند بذب سنت و
 است حکمت زبیر اش با غسل و نمک مخلوط کرده بر جراحت نهند صحت
 بخشد خوردن گوشتش قوت تن و دهر و ذہن را تیز کند افکنده و بول او
 ہر جا کہ بریزند مو شہا بگریزند حکایت شمس الائمہ علوانی رحمۃ اللہ علیہ
 گفتہ کہ یوز را چند خصلت است و نہ را و آنت کہ ہر عاقلی از و فرار گیر اول آنکہ
 ہر گاہ کہ خوابد کہ صید را بگیرد کہین کند کہ تا بمرتبہ کہ برو ظاہر شود کہ گرفتن صید
 باسانی اورا میسرست بعد از آن اورا بگیرد و دویم آنکہ میداند کہ چون صاحبش
 شکار کردن با و محتاج است خود را خوار و ذلیل گردانیدہ مثل سگ شکاری
 و نہال صاحب خود نمیرود تا صاحبش را ضرور میشود کہ اورا با خود سوار کردہ میرود
 بیت ہچون سگ شکار دین شت بچران + تا چندین خودی و دومی ہر
 و بچران + سیوم آنکہ ہر گاہ می خواہند کہ اورا تعلیم کنند کہ از شکار گوشت نخورد
 ببحر و آن کہ سگ را در حضور او بزنند و تعلیم کنند از آنکہ در تعلیم میگیرد و متبہ
 می شود و ترک خوردن شکار میکند و محتاج بآن نمیرود کہ اورا باید زد
 چہارم آنکہ مردار نخورد و از صاحب خود گوشت پاک می طلبد پنجم و نہال صید
 بچندند و تا پنج نوبت نہایت ہفت نوبت اگر صید را گرفت نہا و الا نہ
 باز میگردد فیل را بغاری پیل گویند و ترکی بہین نام است از اکثر حیوانات
 برتری بزرگتر و نہیر کمتر است و با وجود ضخامت جثہ و فرہی کہ بدست پا دارد
 سیر و حرکت است چون قد و بلندی و گردن او بسیار کوتاہ است خدا کے
 تعالی اورا خرطوم دراز دادہ از گوشت و پوست بی استخوان و در آن
 چنان قوتی بخشیدہ کہ ہمہ کار بدان توانمزد و از آن خرطوم آب علف بزن
 میرساند و زبان کوتاہ دارد و برگشتہ را بل نهند میگویند کہ اگر زبان فیل

مقبول و سخن گفتی گویند بعد از پنج سالگی همچنان شهوتش باشد و بعد از
 هفت سالگی بچه آرد و فیل بچه آرد و فیل حیا و غیرت بسیار دارد و میان گربه
 فیل دشمنی است مار نیز دشمن فیل است و فیل پن رنجور شود مار خود و صحت یابد و آنکه در
 بعضی کتب گفته اند که فیل بر پهلوان تواند چپید غلط است - حکم حرام است گوشت و عرو
 ابو حنیفه و شافعی و حنبل اما پیش مالک ابو عبد الله و شیخی که از اصحاب شافعی
 است حلال است و زرد شیر نیز حرام است و فروختن و خریدن فیل رواست
 جمیع ذایب و نیز استخوان او که از آن عاج می گویند و از آن شانه و دسته کار و
 و غیر آن می سازند پاک است اما بنده ب شافعی فتوا می بر آنست که استخوان
 او پلید است و اگر او را سر بریده باشد پاک است و پیش ابو حنیفه حرام پوست او
 بد باعث پاک می گردد و پیش شافعی پوست او پلید است و بد باعث پذیرفت
 اگر چه او را سر بریده باشد حکمت اگر نه سر گزین فیل را با انگبین آمیخته بخورد
 گیر آبتن شود و اگر پاره دندان فیل برشته سیاه بسته در گردن گاواند از دندان
 از و با و مرگی ایمن ماند و بهتر آنست که در محلی که و با و مرگی در میان گاواند
 شاخ آنها را سوراخ کرده پاره از دندان فیل در آنجا بپزند ایمن بمانند
 جالینوس حکیم گوید هر که مفت روزی فیل خود فربه گردد و اگر ناخن فیل سرزد
 در زیر صاحب آن سوزد و دکن زایل گردد و اگر در چشم کسی سفیدی
 پیدا شده باشد ناخن فیل را با انگلی سفید بآب ساید بکشد شفا یابد بحسب
 است **حرف القاف** و در لغت عربی کپی و بوزینه و میمون میگویند
 جان فیل نیز خیم شیرین حرکات و مضحکات و به نسبت دیگر جانوران
 و می مشابهت بسیار دارد و خنده میزند و طرب مینماید و جلق میزند
 نیز در بدست میگیرد و اگر کسی چشم کند بنگاه میزند و سنبهتا از آدمی می آموزد
 حکم حرام است بنده ب حنفی و شافعی و حنبل و طلال است نزد مالک حرام
 و شکنجه نیز حرام است حکمت چشمش با خود داشتن بخوابی آورد

حکم از آن جهت که در
 بعضی کتب گفته اند که فیل
 بر پهلوان تواند چپید غلط است
 حکم حرام است گوشت و عرو
 ابو حنیفه و شافعی و حنبل
 اما پیش مالک ابو عبد الله
 و شیخی که از اصحاب شافعی
 است حلال است و زرد شیر
 نیز حرام است و فروختن و
 خریدن فیل رواست
 جمیع ذایب و نیز استخوان
 او که از آن عاج می گویند
 و از آن شانه و دسته کار
 و غیر آن می سازند پاک
 است اما بنده ب شافعی
 فتوا می بر آنست که
 استخوان او پلید است
 و اگر او را سر بریده
 باشد پاک است و پیش
 ابو حنیفه حرام پوست
 او بد باعث پاک می
 گردد و پیش شافعی
 پوست او پلید است
 و بد باعث پذیرفت
 اگر چه او را سر
 بریده باشد حکمت
 اگر نه سر گزین
 فیل را با انگبین
 آمیخته بخورد
 گیر آبتن شود
 و اگر پاره
 دندان فیل
 برشته سیاه
 بسته در گردن
 گاواند از
 دندان از و با
 و مرگی ایمن
 ماند و بهتر
 آنست که در
 محلی که و با
 و مرگی در
 میان گاواند
 شاخ آنها را
 سوراخ کرده
 پاره از
 دندان فیل
 در آنجا
 بپزند ایمن
 بمانند
 جالینوس
 حکیم گوید
 هر که مفت
 روزی فیل
 خود فربه
 گردد و اگر
 ناخن فیل
 سرزد در
 زیر صاحب
 آن سوزد و
 دکن زایل
 گردد و اگر
 در چشم
 کسی
 سفیدی
 پیدا شده
 باشد ناخن
 فیل را با
 انگلی
 سفید بآب
 ساید
 بکشد
 شفا یابد
 بحسب
 است

وگوشتش در مرغی جدام نفع رساند خوش گرم است هر که بخورد با نسل گنگ
 گردد و در چشم مردم زشت مناسبت از پوسش غرابی سازند و آن گندم
 و جو و باقی حبوبات را بپزند آن نفع از بلخ و باقی آفتها آئین شود حکایت
 روایت کرده اند که دندان متوکل علیہ بغداد بوزنیہ دندی وندگر بود
 و زمان سبیل والی گجرات بوزنیہ شطرنج باز با دیگر شخص هریه بیت و فرستاد
 بود چنانچه از آن بوزنیہ حکایات غریب منقول است گویند یکی از اکابر در مجلس
 شاه روزی بان بوزنیہ شطرنج می باخت و چون بازی بوزنیہ غالب شد
 شاه پیاده از شطرنج برداشته بر سر او زد و نوبت دیگر که بازی را بوزنیہ بداد
 مرتبه رسانید که حریف را مات سازد پیش از آن که بازی کند از ترس آن که
 شاه مبادا او را بزند بالیسی برعاشته سپر خود ساخت و آهسته بازی کرده
 حریف را مات ساخت قمری را بهمه زبان نام می که است آواز خوش دارد
 از آواز حشرات الارض مثل کژدم و عقرب و غیره بگریزند اگر مضیقه فاخته دند
 و نهند و بیضه قمری در زیر فاخته هر دو قمری برآیند و از غراب احوال
 او آنت که چون قمری زیر دانه و می باد و گر جفت نمیشود و ناله کند تا
 آنکه بگیرد حکم طلال است بحیث مذاهب تا کسی میل خوردنش نکند -
 حکایت اهل تواریخ نوشته اند که بادشاه هند برائے سلطان محمود
 مرغی بشکل قمری هریه فرستاده بود که هرگاه طعمی زهر آلود میدید
 اشک از چشمهای او جاری شد بر زمین مثل سنگ می بست و خاصیت آن
 بود که چون او را متیرا بشیدند و بر جراتهای نهادند جراحت افزایم می آورد
 قنقد را بفارسی خارشپت و تبرکی کرنی گویند و درشت رفتار است و در
 شب بسیار راه میرود و بخوردن را واقعی میل تمام دارد و دم مار را گرفته
 سر و خود کشد تا مار خود را چندان ببرد که مجروح و مست گردد بعد از آن او را بخورد

و اگر افنی او را بگز و صغر خورد و شفا یا بد حکم حلال است نزد شافعی و احمد و مالک
و حرام است نزد حنفی و شیعه حکمت گوشت و در مرض جذام مفید است اگر
خون و بر زخم سگ یوانه مالند نفع رساند و زهره و کی در موضع که موی
کندیده بمالند باز بر نیایند و اگر در چشم کشند سفیدی را زایل کند -

حرف الکاف که گدن از حشرش گویند جانور است که در بعضی
بلاد میند می باشد از جاموش کلانتر است و از فیل کوچکتر و شبکام چون گاو نماید
و ضخامت و شبیه فیل دارد و بر پشت بینی او یک شاخ کلان و محکم می باشد و میان
آتشاخ پر می باشد و نیز از آن شاخ یک شاخ دیگر که شده پیدا میشود و سر آن شاخ
بسیار تیز می باشد نقل میکنند که چون او با فیل جنگ میکند شاخ خود را در شکم فیل مینهد
و باز شاخ خود بسبب بار فیل از شکمش برآوردن نتواند لهذا هر دو میزند و اگر گدن بغیر
از گیاه چیزی نخورد و چون شاخ و در این گاه فندان درون او منتقل نباشد عجب
باشد و بادشاهان از شاخ او کمربند می سازند و او بسیار در پیش قیمت باشد و
صاحب عجایب المخلوقات نوشته که عمرش تا هفتصد سال میرسد و سیحان شهوتش بعد از
پنجاه سال است و چون ماله شود بعد از سه سال یک بچه میراید چنانکه بچه اش دندان
و سم در شکم مادر برآرد حکم در باب حلت و حرمت و اختلاف است شیخ الاسلام
گفته که ظاهراً آنست که حلال باشد چرا که علف میخورد و بحمل که حکم فیل داشته
باشد حکمت بدانکه شعبه که از شاخ او جدا شده پیدای شود چیزی نامر
است چنانچه او را اگر صاحب لجم بدست گیرد شفا یابد و اگر در شکم زنی بچهدار
باشد اگر آن شاخ را در دست او دهند بجز در گرفتن او بچهدار نیارد و اگر او را بسوی
ساییده بمصرع و مغلوب و سیکه شنج داشته باشد بنوشانند شفا یابد و اگر
بسویان ساییده برده اش را با خاک بیاورند و آن خاک ابر جمعی از خفگان بیاشند آنها
یک شبانه روز از خواب بیدار نشوند و اگر نوعی بیدار سازند بر خیزند و باز بنشینند و اگر
چیزی از شاخ را نهند قوت زهر آتشین بطل کند **کلک** بفا سی نیز کلنگ نند و بکاف

و اگر افنی او را بگز و صغر خورد و شفا یا بد حکم حلال است نزد شافعی و احمد و مالک و حرام است نزد حنفی و شیعه حکمت گوشت و در مرض جذام مفید است اگر خون و بر زخم سگ یوانه مالند نفع رساند و زهره و کی در موضع که موی کندیده بمالند باز بر نیایند و اگر در چشم کشند سفیدی را زایل کند - حرف الکاف که گدن از حشرش گویند جانور است که در بعضی بلاد میند می باشد از جاموش کلانتر است و از فیل کوچکتر و شبکام چون گاو نماید و ضخامت و شبیه فیل دارد و بر پشت بینی او یک شاخ کلان و محکم می باشد و میان آتشاخ پر می باشد و نیز از آن شاخ یک شاخ دیگر که شده پیدا میشود و سر آن شاخ بسیار تیز می باشد نقل میکنند که چون او با فیل جنگ میکند شاخ خود را در شکم فیل مینهد و باز شاخ خود بسبب بار فیل از شکمش برآوردن نتواند لهذا هر دو میزند و اگر گدن بغیر از گیاه چیزی نخورد و چون شاخ و در این گاه فندان درون او منتقل نباشد عجب باشد و بادشاهان از شاخ او کمربند می سازند و او بسیار در پیش قیمت باشد و صاحب عجایب المخلوقات نوشته که عمرش تا هفتصد سال میرسد و سیحان شهوتش بعد از پنجاه سال است و چون ماله شود بعد از سه سال یک بچه میراید چنانکه بچه اش دندان و سم در شکم مادر برآرد حکم در باب حلت و حرمت و اختلاف است شیخ الاسلام گفته که ظاهراً آنست که حلال باشد چرا که علف میخورد و بحمل که حکم فیل داشته باشد حکمت بدانکه شعبه که از شاخ او جدا شده پیدای شود چیزی نامر است چنانچه او را اگر صاحب لجم بدست گیرد شفا یابد و اگر در شکم زنی بچهدار باشد اگر آن شاخ را در دست او دهند بجز در گرفتن او بچهدار نیارد و اگر او را بسوی ساییده بمصرع و مغلوب و سیکه شنج داشته باشد بنوشانند شفا یابد و اگر بسویان ساییده برده اش را با خاک بیاورند و آن خاک ابر جمعی از خفگان بیاشند آنها یک شبانه روز از خواب بیدار نشوند و اگر نوعی بیدار سازند بر خیزند و باز بنشینند و اگر چیزی از شاخ را نهند قوت زهر آتشین بطل کند کلک بفا سی نیز کلنگ نند و بکاف

۴۹
ادانت که زبان گدن بسیار در پیش قیمت باشد و صاحب عجایب المخلوقات نوشته که عمرش تا هفتصد سال میرسد و سیحان شهوتش بعد از پنجاه سال است و چون ماله شود بعد از سه سال یک بچه میراید چنانکه بچه اش دندان و سم در شکم مادر برآرد حکم در باب حلت و حرمت و اختلاف است شیخ الاسلام گفته که ظاهراً آنست که حلال باشد چرا که علف میخورد و بحمل که حکم فیل داشته باشد حکمت بدانکه شعبه که از شاخ او جدا شده پیدای شود چیزی نامر است چنانچه او را اگر صاحب لجم بدست گیرد شفا یابد و اگر در شکم زنی بچهدار باشد اگر آن شاخ را در دست او دهند بجز در گرفتن او بچهدار نیارد و اگر او را بسوی ساییده بمصرع و مغلوب و سیکه شنج داشته باشد بنوشانند شفا یابد و اگر بسویان ساییده برده اش را با خاک بیاورند و آن خاک ابر جمعی از خفگان بیاشند آنها یک شبانه روز از خواب بیدار نشوند و اگر نوعی بیدار سازند بر خیزند و باز بنشینند و اگر چیزی از شاخ را نهند قوت زهر آتشین بطل کند کلک بفا سی نیز کلنگ نند و بکاف

گدن "کلک" بفا سی نیز کلنگ نند و بکاف

و یقیناً هر دو نام و نیز هر دو معنی
اصلاً افلاق (۱۵)
و این معنی ظاهر
گویند "م

اما قول درست آنکه مانند خروس با موده جفت میگردد و جفت خود را چندان دوست
 میدارد که اگر از وجود جدا گردد هلاک شود و چون رنجور شود گوشت آدمی خورد و صحت
 یابد و چون چشمش تیره گردد و جگر آدمی خورد و روشن گردد و حکم گوشت او به جمیع
 ذایب حرام مگر بذهب مالک که مکرده است حکمت اگر زهره او را در گوش کسی که
 گرمی کهنه داشته باشد بچکانند نفع رسانند و اگر بفت نوبت پیانی در چشم کشند
 تیرگی را زایل کند و اگر بآب سرد زهره او را بفت بار گردد چشم طلا کنند از نزد آب
 منع کند و اگر پروید و زهره پائین نیفتد که بد شواری آید نهند باستانی زاید لغامه
 را بغاری شتر مرغ و بتری و ده خوش خوانند مرغیست جل بحاقت ابلی مشهور چنانچه
 از صیابگریزد و سر خود را در زیر یک پنهان سازد چنانکه صیاد او را بیند و میگردد و
 مردم عقل را تمیز با و دهند و گویند تخمهای خود را بدو بخش کند یک بخش را بچه بیرون
 آورد و یک بخش را میگذارد تا گنده شود و از آنها کرهها پیدا شوند و غذای بچگان
 همان کرهها شوند و از عجایب آنکه حاسه شیندن ندارد اما حاسه شامه و بوی شمیدن
 بسیار است و آب کم بخورد بلکه اصلاً نخورد و اگر بچای و می شکند بپا و گریه نمیدانند
 حکم حلال است گوشت و جمیع ذایب حکمت زهره اش تاریکی چشم را برود و بخورد
 گوشتش اگر مداومت نمایند با دانه شمشاد زایل کند پشه را اگر بردهها طلا کنند شفای
 بیضه اش اگر در دایک افکند طعام زود بخته شود و اگر پوست بیضه اش در آب سرد افکند گرم شود
 اگر او را در افل تاستان یا در بهار آخر بگیرند در خانه دفن کنند آفتی از آنجا بگریزد و اگر عصب
 گزیده پیه و بخورد و در موضع زخم بمالند در زایل کند کهر را بغاری پلنگ بتری فیلان گویند جانور
 ظالم و متکبر بر قوت تیر و تند و بدترین سباع است شراب او دست اورد و اگر سیاه چندان که
 خود که میوش میشود چنانکه در حالت نشسته باستانی میتوان رفت از دینش بخلاف دیگر جانوران
 منده گان بوی خوش آید و کمرش در نهایت نازکی است چنانچه اندک صدمه شکسته شود و چون
 سیر شود سه شبانه روزه خواب میکند و صید کرده جانوران دیگر نخورد و غضب و قهر بسیار
 دارد و روایت ضعیف از آنحضرت صلی الله علیه و سلم آمده که از جمله کسانیکه نزد حق سبحانه و تعالی

حکمت
 زهره چشم نون و
 میجر و آغوش و
 نقطه عکاس و
 بیند و اگر بپای

عربی بنامه در سبندی بجوید و در هر دو خط
در هر خط یک حرف از این است که در هر خط

خوب بنجد با پوست باشد و فاد زهر در شیردان بز کوبی باشد و آنچه نیک
 است چون با شیر و سنگ بسایند سرخ رنگ شود و آنچه ز بون بود سبز رنگ
 باشد و گویند غذای آن اکثر مار بود و بهترین آن بود که در کوستان حاصل شود
 و از آنجا با طراف دیگر برزند و بنهایت غریز بود و در ولایت تلنگانه در شیردان بز
 ایلی نیز می باشد و بزنگ صورت مشابه هاست در خاصیت نیز نزدیک است فاد
 زهر مصنوع نیز می باشد امتحان آن است که سوزنی را با تیش گرم کرده در فرو برند
 اگر مصنوع بود دودی سیاه از وی بیرون آید و اگر طبیعی و اصل بود دودی زرد و بیرون
 آید که نوک سوزن زرد کند و چون فاد زهر را با آب رازیانه بسایند و بر گزیدگی مار
 طلا کنند فوراً درد بشاند و از مردن ایمن شود و سودمند بود جهت گزیدگی همه جانوران
 و زهر آبی نباتی و حیوانی و معدنی خوردن طلا کردن جهت ضعف بدن و قوه باه
 بنایت نافع بود و مقدار شربتی جهت گزیدگی جانوران دفع زهر مار و از دود و شراب
 جهت ضعف بدن قوت اعضا یک رنگ و هر کس که هر قدر نیم دانگ بخورد از اکثر آفات ایمن
 باشد و سودمند بود و در مزاج را نیز بسبب آنکه با خاصیت عمل میکند به طبیعت و طبیعت
 بنایت کم بود و اگر بدن را سرد مضرت رساند آنرا بنوعی باید خورد که بدن را سرد حرف
 الهام دهند و زهر را به زبان بهین نام است او مرغ خوش صورت کوچک است تا بوی
 ناخوش دارد و آب را در زیر زمین می بیند از هیچ جهت همراه حضرت سلیمان علیه
 السلام میماند و در قصص الانبیاء مذکور است که عوج بن عنق کوهی برداشت که بر
 حضرت موسی علیه السلام و قومش زنده فرمان حضرت حق تعالی هدیه بود و در چندان
 سوراخ کرد که آن سنگ را گردن عوج افتاد و بدین بلا عوج هلاک شد و مراسلت
 مواصلت حضرت سلیمان علیه السلام با بلقیس بواسطه بدید گردید چنانچه در کلام مجید
 مذکور است حکم مکرده است گوشت و زرد آن را کفیه و عطاس است نزد این جنه رح و بیک
 روایت از شافعی را که لیکن فتوی در مذنب شافعی آنکه حرام است از جهت آنکه از وی بوی بد
 می آید و حضرت امام از کشتن او منع فرموده اند حکمت هر جا که بدید بود میکان هوم

۵۵

خط سنج

جانوران سوزی

کلمه اند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چهل حدیث

الحمد لله الذي شق سماع أوليائِهِ بسماع القرآن وكفى الغلو والمجازف والملاهي
 فانها سماع الشيطان والصلوة والسلام على رسول محمد خليل الرحمن على الهمج صبره سرور
 أهل التحقيق والعرفان ما بعد فيقول المفقور لله الملتجئ أبو الحكارم إبراهيم بن داود
 الوصالي صاعداً لله عن البدع والهوى ونزولاً كمال الورع والتقوى لما مضت من تاليفه لشرح
 المنير في محرم سماع الغناء والمزامير إلى جمع من الفضلاء المتسكين بالشرع والنبلاء
 المتشبهين بأذبال التقى والورع ان جمع لهم أربعين حديثاً في تحميم الغناء والمزامير
 مما صح عن البشير والتذير لنزول بها تدليس المبتدئين غير المتشبهين وتبليغ تلبس
 الملاحد الضالين المضلين بادراك مجملهم مقصود على صحاح الاخبار النبوية ومكتفياً
 على حسان الآثار المصطفوية رجاء ان ادخل في قوله عليه الصلوة والسلام من حفظ
 على أمي أربعين حديثاً من مدينا بعشر الله تعالى يوم القيامة في زمرة القتها العلماء
 وفيما تواتر عنده عليه وسلم من قوله فليبلغ الشاهد منكم الغائب وسميتم بكتاب
 الردع على اخوان الملاهي والبدع واسأل الله تعالى ان يجعله خالصاً لوجهه الكريم ان
 هو المبرور والرحيم **الحديث الاول** عن عبد الرحمن بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهم
 ان النبي صلى الله عليه وسلم نهي عن الغناء والاسماع في الغناء وعن الغيبة والاسماع في
 الغيبة وعن النيمة والاسماع في النيمة رواه الطبراني والخطيب ببغداد في الحديث الثاني
 عن ابي المؤمنين عايشت الصدق يقترض الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلتان الخوفتان
 في الدنيا والاخرة زيار عند نعمة ونعمة عند مصيبة رواه البرزوقي ابن المرويه والبيهقي في الحديث
 الثالث عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ما خفيت عن صوتي احمقين الفاجر بين صوت عند نعمة هو ولعب من اهر شيطان
 وصوت عند مصيبة خمش وجهي وشق جوب ورتة شيطان رواه ابن ابي الدنيا

في ذم الملاحى الحديث الرابع عن ابي ما تمهيد انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما دفع احد صوتا بغناي الا بعث الله تعالى به شيطانين يجلسان على منكبيه يضربان
 باعقابهما على صدره حتى يمسي رواه ابن ابى الدنيا وابن مردويه الحديث الخامس
 عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ياكم واستمعوا للمطافئ والنساء
 فانها ينبتان النفاق في القلب كنبات الماء البقل رواه ابن صيرى في الحديث السادس
 عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال النفاق والنفاق في القلب كنبات
 ينبت الماء العشب الذي ينفسه بيده ان القرين والذي كرميننا الايمان في القلب كنبات الماء العشب
 الحديث في مسند الفردوس الحديث السابع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم حب النفاق في القلب كنبات الماء العشب رواه الحديث في مسند الحديث
 الحديث الثامن عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال النفاق في القلب كنبات
 ينبت الماء العشب رواه ابو داود في السنن وابن ابى الدنيا في ذم الملاحى الحديث التاسع
 عن صفوان بن ميثري عن عمرو بن قرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبت على الشفة
 فلا ارى الرزق الا من دفى اذنا ذن لي في الغناء من غير فاحشة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لا اذن لك ولا كرامة ولا نعمة عني كن بتاسى عدا والله لقد رزقك الله حلالا طيبا
 واخترت ما حرم الله عليك من رزقه مكا ما احل الله لك من حلاله ولو كنت قد
 ايكى بالهوى قبل الان لفعلت بك وفعلت قم عني وتب الى الله ووسع على نفسك
 عيالك حلالا فان ذلك جها في سبيل الله واعلم ان عون الله مع الصالحين الجادين
 الحديث في مسند الفردوس الحديث العاشر عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اول من تغنى
 ابو بكر الصديق في الحديث في الاكام الحديث الحادي عشر عن ابي امامة رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
 صلى الله عليه وسلم انه قال ان ابليس لما نزل الى الارض قال يا رب انزلني الى الارض وخلقني
 رجيا فاجعل لي بيتا قال الجاهل قال اجعل لي مجلسا قال الاسواق ومجامع الطريق قال
 لي طعنا قال ما لم يذكر اسمك على الجبل فشرها قال كل مسكرا قال اجعل لي مؤذنا قال فشرها
 قال اجعل قرانا قال لشعرا قال اجعل لي حديثا قال الكذب قال اجعل لي رسلا قال الكفا قال اجعل لي

مصنف قال لسان رواه ابن أبي الدنيا في مكانه الشيطان الحديث الثاني عشر
 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تكافؤ رجل يعنى هذا
 ورحمة للعالمين ما ربي بحق المعارف المزمار والأوقان والصلوات من الجاهلية وحلف
 بغزوة وجلالة لا يشرب عبد من عبادي جرعة من خمر متعمد في الدنيا إلا سقيت مكانا
 من الصد يد يوم القيامة مغفولة ومعدن باللاتر كما من مخافتي إلا سقيت يا من خطرت
 القد من محل بيوت من شره من لا التماسه فيمن ثمن حرام رطه ابدا و الطاسي والفظ ل
 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن الله عز وجل يعنى حرم وهذا للعالمين
 طرنا ان محي المزمار والمعارف والجور والافوا التي تعب في الجاهلية وقسم ربه بغزوة
 لا يشرب عبد الخمر في الدنيا إلا سقيت من خمر جهنم معدن بالامضور المجد يشربها من
 واحد بن جبل والحارث بن سارة وفي مسند يزيد بن الهادي وهو ضعيف له ثمان حديثين
 مسعود وغيره الحديث الرابع عشر عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه حرم الميتة والميسر والكوبة يعني
 الطبل وكل مسكر حرام رواه البزار الحديث الخامس عشر عن ابن عباس رضي الله عنهما قال الكوبة حرام و
 الد فحرام والمعارف حرام والمزمار حرام رواه البيهقي في السنن موقوفا ولكن حكمه لم يرفع
 الحديث السادس عشر عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه حرم الميتة والميسر والكوبة
 رواه الخطيب الحديث السابع عشر عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال مرت بحد
 الطبل والنار رواه الديلمي الحديث الثامن عشر عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه
 قال إن الله تكافؤ على متى الخمر والميسر والكوبة فاشياء عدد هاروا احمد بن حنبل وابن أبي
 الدنيا ورواه البيهقي وزاد وهو الطبل الحديث التاسع عشر عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال يمسح قوم من امتي فاخر الزنا قرعة وخازير قالوا يا رسول الله مسلمين هم قال
 نعم يتصدقون إن لا اله الا الله والي محمد رسول الله ويصومون ويصلون قالوا فما بالهم يا
 رسول الله قال اتخذوا الخاف والقيتا والدخوف وشربوا من هذا الا شرقة فما تولى على من
 فاصحوا فتنوا وما من مسند ابن جابر الحديث العشر من ميسر بن سعد انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يكون في هذا الاية خسف ومسخ وقد قيل متى يا رسول الله قال فخرقت القيتا والمعارف وتعلم

الخور روى عبد بن حميد وفي نسخة عبد الرحمن بن يزيد وهو ضعيف لكنه قد صرح من طريق آخر
 وقد علقه البخاري وصلة له سماعا واحدا من ابيه داود بن ابراهيم واسم ابنيده صحيحه عبا
 عليها الحديث الحادي عشر عن عائشة رضي الله عنها قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان الله عز القينة ويبعا وثمها وتعليمها والاستماع عليها ثم قول ومن الناس من يشتري كل واحد
 روى ابن ابي الدنيا في ذم الملاح وان روى الحديث الثاني والعشرون عن ابي مازن عن رسول الله
 لا تبعوا القينة ولا تشتروهم ولا تعلمهم ولا خير في تجارتهم فمن فعل هذا اترت هذا الاية ومن
 الناس من يشتري كل واحد روى سفيان بن عيينة عن ابي جهم عن ابي جهم عن ابي جهم عن ابي جهم
 وابن جرير وابن المنذر والطبراني وابن مردويه الحديث الثالث والعشرون عن انس بن مالك
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ادى قينة يسميها صلب الله لك في اقبية لانك يوم القيامة روى ابن صير
 ابا ليث بن عساكر في تاريخ الحديث الرابع والعشرون عن صفوان بن يحيى عن رسول الله صلى الله
 قال في اهل الخاء هؤلاء الضمائم من مات منهم بغير توبة حشره الله تكا يوم القيامة كما كان مخنثا
 عريا فاما لا يستتر من الناس بحدثة كما قام صرح روى البهقي والطبراني الحديث الخامس
 والعشرون عن ابي فخر عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما انهما سمعا نورا فوضعا اصبعين اذ نيرا فقال عن النبي
 وقال هل سمع شيئا قال قلت فرفع اصبعين اذ نيرا ثم قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمع
 مثل هذا فوضع مثل هذا روى اصحاب السنن الحديث السادس والعشرون عن ابن
 بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لست من الرد ولا الرد مني روى البخاري في اللب البهقي في السنن
 الحديث السابع والعشرون عن انس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لست من الرد
 ولا الرد مني ولس من الباطل ولا الباطل مني روى ابن عساكر الحديث الثامن والاربعون
 عن جابر بن عبد الله وجابر بن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل شيء ليس من ذكر الله تكافوا
 ولعل الان يكون رقة ولا عبث الرجل امراته وتاديب الرجل فرسه من الرجل من الغرضين وتطيم
 الرجل الخيل روى الشيخ الحديث التاسع والعشرون عن رجل من الصحابة عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال كل شيء من هذا الدنيا باطل الا ثلاثة انتظامك في قومك وتاديبك فوسك ملا
 ما هن ما من من الحق روى الحاكم في المستدرک وقال صحيح على شرط مسلم الحديث العشرون

جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ
 الشَّيْطَانِ رَوَاهُ فَرْدُوسُ الْأَخْيَارِ مَوْقُوفًا وَلِحُكْمِ الْمَرْفُوعِ وَأُورِدَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ فِي عَمَلِ الْعَامِ
 مِنْ تَرْجُمَةِ الْبَحَارِ أَيْ الْحَدِيثِ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ عَنْ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
 مَنْ سَمِعَهُ صَوْتَ الْغَنَاءِ لَا يُؤْذِنُ لَهُ أَنْ يَسْتَمِعَ إِلَى صَوْتِ الرُّوحَانِيَّةِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْحَكِيمُ لُتْفُزِي
 فِي نَوَائِلِ الْأَصُولِ الْحَدِيثِ الثَّلَاثُونَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصُّفَّارِ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ
 صَوْتَ الْمَلَأِهُ مَصْتَبِرٌ وَالْجُلُوسُ عَلَيْهِمْ فَسَقٌ وَالثَّلَاثُونَ ذِكْرًا عَنْ الْكُفْرِ وَهُوَ الشَّيْخُ الْأَمَامُ حَسَامُ الدِّينِ عَلِيُّ
 بْنِ الْحَاجِّ السَّخْلَاقِي فِي النِّهَايَةِ وَالشَّيْخُ الْأَمَامُ الصَّدْرُ الشَّهِيدُ فِي الْوَقَائِعِ وَهُوَ مَا اسْتَدَلَّ بِهِ كَثِيرٌ
 مِنْ أُمَّتِنَا عَلَى تَحْوِيلِ عَمَلِ الْغَنَاءِ وَالْمَزَامِيرِ الْحَدِيثِ الثَّلَاثُونَ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ حَدِيثِهِ أَنْ يَقُولَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ بِالْعَرَبِ صَوَاتُهَا وَأَيُّكُمْ وَلَيْسَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْفَسَقِ فَانْزِعِي عَنْ
 قَوْمٍ يَرْجِعُونَ الْقُرْآنَ جَمِيعَ الْغَنَاءِ وَالرَّهْبَاءِ وَأَنْوَاحِهَا وَخُجَّاجِهِمْ مَقْبُورَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ يَحْيِيهِمْ شَاهِدٌ
 رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصُّفَّارِ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ
 الْعُلَمَاءُ أَنْ تَجِدَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ قِدَمُونَ أَحَدُهُمْ لَيْسَ بِقَوْمِهِمْ وَلَا أَفْضَلُهُمْ لَا يُعْنِيهِمْ بِرَغْنًا
 رَوَاهُ سَلِيمُ الرَّازِيُّ فِي التَّقْرِيبِ الْحَدِيثِ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ
 أَنْ يَحْسَنَ النَّاسُ قُرْآنَهُ مِنْ ذَا قَوْلٍ تَجِدُنَ بِهِ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صِيحَةِ الطَّبْرِيِّ فِي الْكَبِيرِ الْحَدِيثِ
 السَّادِسُ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُولَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ يَتَغَنَّى
 بِالْقُرْآنِ وَهُوَ الْبَزَازِيُّ وَالطَّبْرِيُّ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ سَعْدُ
 كَبِيرٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ تَغَنَّى
 بِهِمْ وَقَدْ جَاءَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ تَفْسِيرُ تَغَنَّى بِالْقُرْآنِ أَنْ يَجْزِيَهُ وَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنْهُ الْقَوْلُ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ
 أَهْلِ الصُّوْفَا بِزَعْمِ الْمَلَا حِدَةٍ فِي زَمَانِنَا الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصُّفَّارِ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ ذَارِ قُصَّ الرُّفَا مِنْ الشَّيْطَانِ يَنْفَخُ فِي أَسْرِهِ رَوَاهُ الشَّيْخُ الْجَمَّةُ فِي زَيْدِ الصَّالِحِينَ رَوَاهُ
 الْبُسْتِيُّ وَفَوْعَا لِلْبُحْثِ ذَارِ قُصَّ الصُّوْفِ جَمِيعُ الشَّيْطَانِ يَنْفَخُ فِي أَسْرِهِ وَنَزَلَتْ فِي نَشْرِ الطَّبِيعَةِ
 وَثَبَّتْ بَيْنَنَا وَثَمًا لَا قَالَ لَعْنُ الضَّعِيفِ ﷺ هَذَا هَذَا أَوْ رَوَاهُ الْبُسْتِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ وَطَقَّ
 مِنْ أَهْلِ الْعَالَمِ كَقَوْلِهِ عَلَى صُلِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ الْحَدِيثِ الثَّامِنُ وَالْثَلَاثُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ

ابن عمر ورضي الجارية صغيرة تعرف فقال لو ترك الشيطان احد لترك هذا رواه ابن بيه الدنيا في مكان
الشيطان الحديث التاسع والثلاثون عن رجل من الثقات عن ابن عمر رضي الله عنهما انه قال ان
الله يغفر لكل ذنب غير طيرة وكويد رواه سليم الرازي في التقريب الحديث الاربعون
عن عائشة الصديقرة انها قالت دخل ابو بكر وعندي حيا كسبا بانقا ولسانها يوم
بعا قالت ليستا بمغنيات فقال فلير الشيطان في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك في يوم
عيد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعها يا ابا بكر ان لكل قوم عيد وهذا عيدنا والنجاري
قال جمع من الامم قوما وليستا بمغنيات اي ليستا ممن يحسن ويغير فانهما كانتا تشدان بانقا
الا نصايوم بشا نسقط الاجالجه من الصوة على جاز الفاصول جوة اخرى ذكرتها في كتاب السراج المنير
في تحريم الضام والمزاج فانه هم جد الحديث الحادي والاربعون عن عبد بن عباس رضي الله عنهما
صلعم قال كان يوم القيامة قال تعاغر رجل ابن الذي كانوا ينزحوا اسماعهم وابصاهم عن نواير الشيطان
منهم فبينهم وهم في كتيب المسك والخبز ثم يقول الملائكة اسمعوا لهم تسبيح وتحميد ويسمعون
با صوت لم يسبق السامعين بشكاد رواه الديلمي الحديث الثاني والاربعون عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لان يتلى جوف احدكم قيا خيرا من ان يتلى شعرا رواه الامم احمد
والنجاري وسليم وابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجه انتهى مختصر الصلحار مممت

درود کبریتا احمد منسوب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَواتِكَ أَبَدًا وَأَعْلَى بَرَكاتِكَ سُرْمَةً وَأَزْكى أَهْلياً
فَضْلاً وَعَدَةً وَأَوْسَى سَلاَمِكَ أَيْدِئاً مُجَدِّدَةً عَلَى أَشْرَفِ خَلْقِكَ الْإِنْسَانِيَّةِ وَحُجْمِ الدُّعَاةِ
الْإِيمَانِيَّةِ وَطُورِ التَّجَلِّيَّاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ وَمَحَبَّةِ الْأَسْرَارِ الْإِخْوَانِيَّةِ وَاسِطَةِ عَقْدِ الْبَيِّنِينَ وَ
مُقَدِّمِ جَيْشِ الْمُتَمَلِّينَ وَقَائِدِ رُكَبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَكْرَمِينَ وَأَفْضَلِ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ وَحَالِيهِ
الْعِزِّ الْأَعْلَى وَمَالِكِ أَنْتَ الْمَجْدِ الْأَشْيِ شَاهِدِ سُرُورِ الْأَذَلِّ وَمُشَاهِدِ نُورِ السَّوَابِقِ الْأَوَّلِ
تَرْجَانِ لِسَانِ الْقَدِيمِ وَمَعْدَنِ الْعِلْمِ وَالْحُجَامِ وَالْحَكِيمِ مظهرِ سِرِّ الْخُودِ الْخُودِيَّةِ وَالْأَكْلِ وَالنَّاسِ
عَيْنِ الْوُجُودِ الْخُلُوعِيِّ وَالْبُغْيِ رُوحِ حَسَنَةِ الْكَوْنِيِّينَ وَسِرِّ حَيَاتِ الدِّينِ الْمُتَّقِيْنَ بِأَعْلَى
رُتَبِ الْبُودِيَّةِ وَالْمُخْلِيقِ بِأَسْرَارِ الْمَقَامَاتِ الْأَصْطِفَاءِيَّةِ سَيِّدِ الْأَشْرَافِ وَجَامِعِ الْأَوْصِيَاءِ

وَقَدْ رَفَعْنَا فِي ذُنُوبِهِمْ أَسْفَارًا
فَإِذَا هُمْ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ
ذُرِّيَّةً مَّا زَادُوا فِي آثَارِهِمْ
وَقَدْ رَفَعْنَا فِي ذُنُوبِهِمْ أَسْفَارًا
فَإِذَا هُمْ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ
ذُرِّيَّةً مَّا زَادُوا فِي آثَارِهِمْ

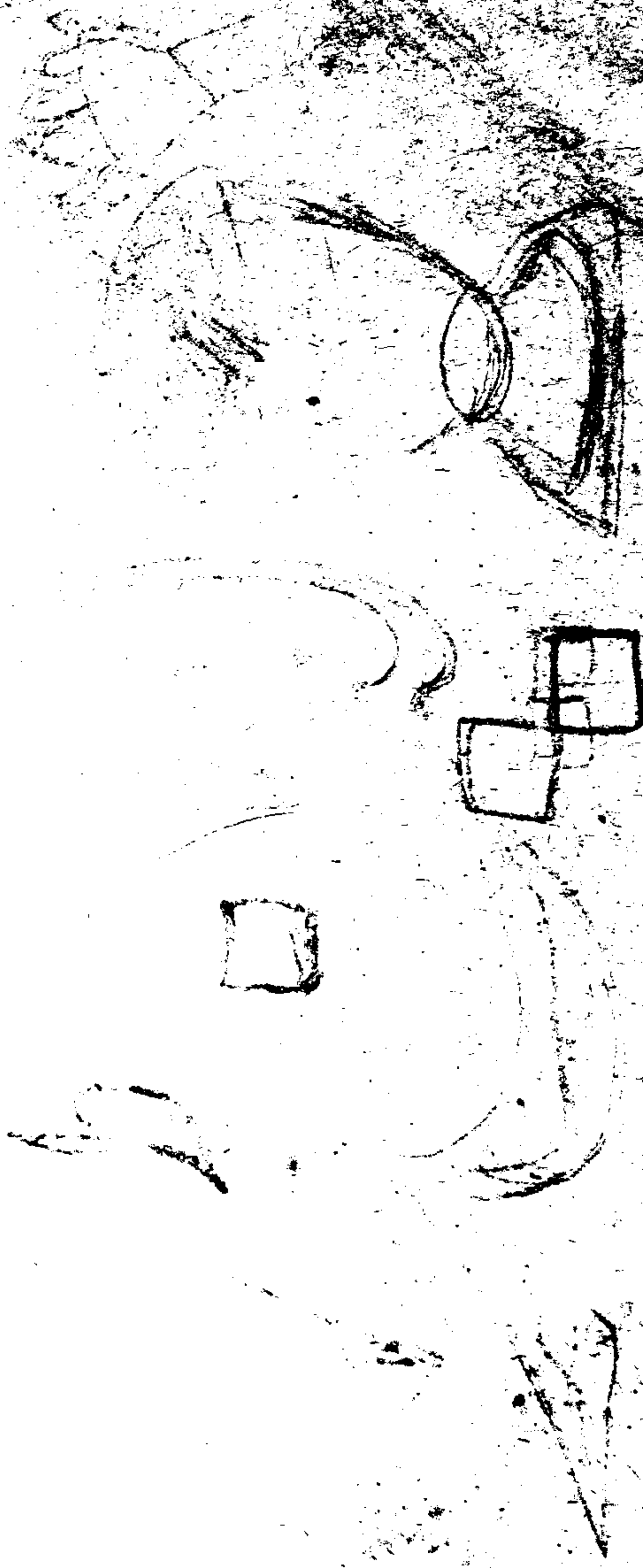
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلام ای صاحب کرم	اسلام ای معدن لطف عظیم	اسلام ای سرور عالیجناب	اسلام ای سافح یوم الحساب
اسلام ای مقتدای سلفین	اسلام ای رحمتہ للعالمین	اسلام ای پیشوای انبیا	اسلام ای پس و نوا و لیا
اسلام ای قد و بستان بیک	اسلام ای غار فائز مقتدی	اسلام ای آنکھ ابیر رحمتی	اسلام ای آنکھ کان نعمتی
اسلام ای بحر علم من لدن	اسلام ای غرن سر کرکن	اسلام ای مشرق انوار غیب	اسلام ای حاجی ظلمات سب
اسلام ای مطلع نور دنیا	اسلام ای معدن علم حیا	اسلام ای نجم ثاقب سلام	اسلام ای عارضت و تمام
اسلام ای صقل مرآتیل	اسلام ای کاشف برغش و ظ	اسلام ای روی تو بدستیر	اسلام ای بے تو مشک و سیر
اسلام ای منبع جود و عطا	اسلام ای نور بخش ابر صفا	اسلام ای قاقب سینت مقام	اسلام ای بنیا کردہ امام
اسلام ای هدایت اللہ	اسلام ای خاتم پیغمبران	اسلام ای چشمہ آب حیات	اسلام ای نور تو برش جہا
اسلام ای کور چمن از دل	اسلام ای صاحب خلق جیل	اسلام ای بیکساز از دستگیر	اسلام ای راز دان و شفیع
اسلام ای سرور ہر دین	اسلام ای بنماے گمران	اسلام ای خستہ رام رسم نبی	اسلام ای تشہ را شربت نبی
اسلام ای کور تو خشت بای	اسلام ای فکر تو طلعت دای	اسلام ای چاہے بیچارگان	اسلام ای مونس غمخوارگان
اسلام ای فخر ہر منجیب	اسلام ای دلبر ہر لبرے	اسلام ای معطر ہر آرزو	اسلام ای فیض تو ہر جای
اسلام ای حدود مندر از دوا	اسلام ای مایہ ہر بنوا	اسلام ای جلوہ گرد سینم	اسلام ای مصقل آئینم
اسلام ای ذکر توایمان	اسلام ای فکر تو دران من	اسلام ای نام تو در زبان	اسلام ای حب تو دل بین
اسلام ای مصل مطلوب ہا	اسلام ای منعم مرغو ہا	اسلام ای دستہ افتادگان	اسلام ای لبر و دادگان
اسلام ای تاج عزت بر سر	اسلام ای فیض احسان بر سر	اسلام ای حل مشکل السلام	اسلام ای کار سن از تو تمام
اسلام ای عزیز خواہ نہیں	اسلام ای لطف فرما بر گناہ ماہین	اسلام ای بے رحمت فیض باہ	اسلام ای بر تو ہم بر چار شمشیر ہم
اسلام ای از ما و از تو یک	اسلام ای سوال از ما و از تو یک	اسلام ای از ما بہر ہم صدم و شام	اسلام ای بر تو ہم بر آل و اصحاب ہم
اسلام ای آنکھ ای عالیجناب	اسلام ای لب شیرین تو آید جواب	اسلام ای طیب غیب	اسلام ای رنج ما و یاب از بخت پناہ
اسلام ای حیات تو نیکو آگے	اسلام ای دایہ و مدد ہم تو دی	اسلام ای دست دردی دل بیاکن	اسلام ای شربت وصل تو ای دلدار من
اسلام ای چرخان کج و مراد جام	اسلام ای پیش ازین گذار ما و مال	اسلام ای ہر کان بہرہ و درج	اسلام ای رحم کن بر باحق ہفت پنج
اسلام ای رسول اللہ ہے در ماندہ ام	اسلام ای ہر دو کفک بے سر کردہ ام	اسلام ای بیکساز کس توئی در ہنر	اسلام ای من ندارم در دو عالم خیر تو
اسلام ای سوی من غمخوار کن	اسلام ای چارہ کار من بچاہ کن	اسلام ای مرچ ضایہ رہم عمل از گناہ	اسلام ای تو بہ کردم مندن من ہی بخواہ

روز و شب ہر شستہ در خدمت تامل خواہ باشی یکدم قال الشیخ الدلیل الخلیفۃ برہان المسعودی

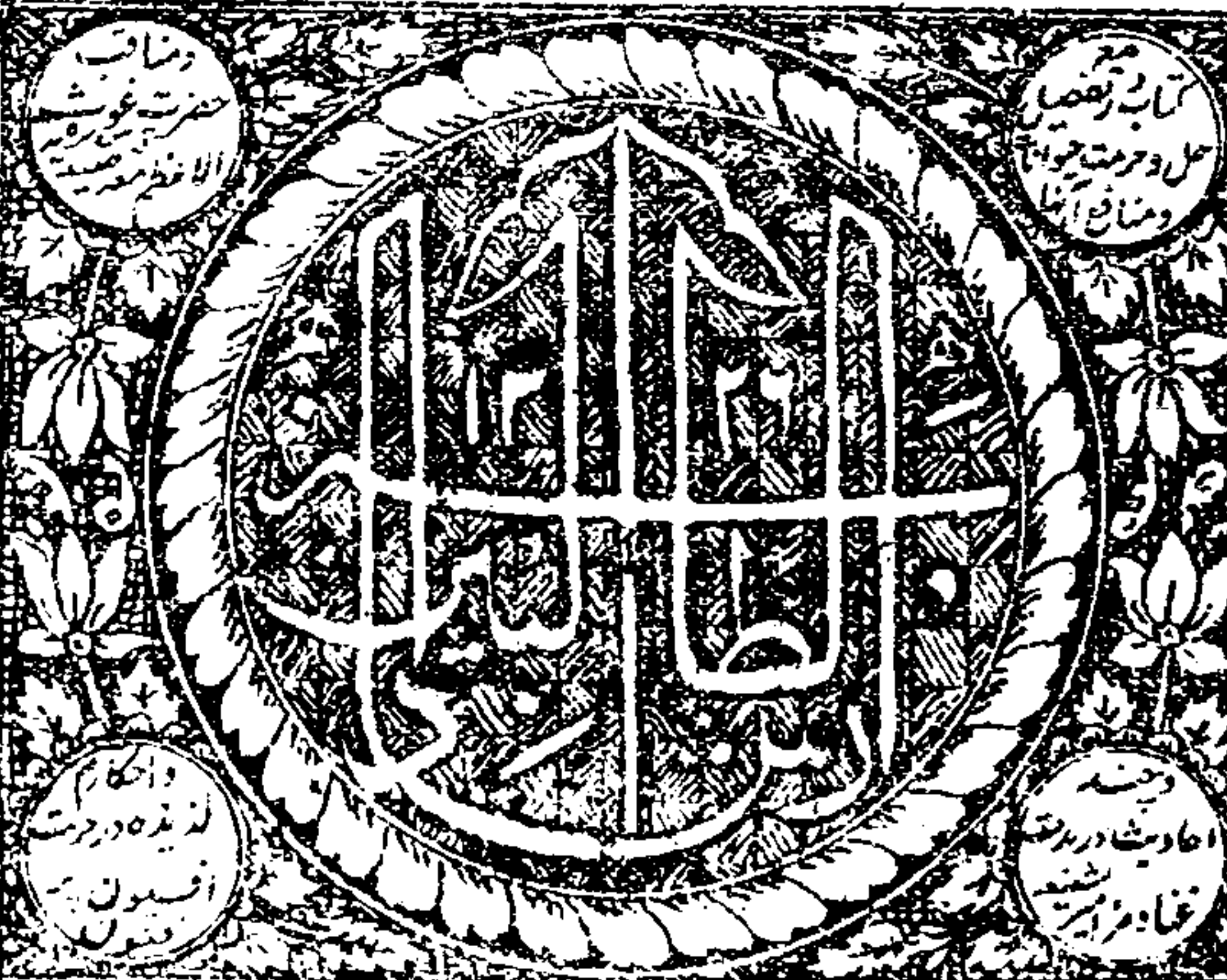
اللهم صل علی محمد و آل محمد و علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد

و علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد



وَكَلِمَاتُ الْإِيمَانِ وَالْجَنَّةِ وَالْكَافِرِينَ

حمد وافر قادر الایزالی کہ کتاب ستطاب تصنیف مکتب کامل الدہر سالک العصر حضرت
انوند دہر وینہ حب شگبار می قدس کے تصنیف شمس الدین حبیب الرحمن پانچم



حسب فرمایش کترین بندگان احد الصمد نیازمند فضل احد و ابنہ
میان عبد الرحیم جان سلمہ المنا تاجر ان کتب شہر شیاور بازار قصہ الی محلہ

مُضْعَةٌ لِكُنُوزِ الْأَهْوَى